بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو صاحب ہی تمام عالم کا اور درود وسلام محمدؐ پر جو سردار ہین تمام پیغمبرون
کے اور اُنکی آل پر جو وسیلے ہین عاصیونکی نجات کے اور انکے اصحاب پر جو ستارے ہین بیچ ہدایت کے
بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہی بندہ گنہگار صبغۃ اللہ بن محمد غوث کان اللہ لہما ولاسلافہما کہ نواب عالیجناب
فلک رکاب عدل پرور داد گستر مسند آرای ریاست وکامرانی حامل لوای عظمت وجہانبانی خلاصہ
خاندان انوریہ زبدہ سلسلہ فاروقیہ حاتم زمان ردای غربا ومسکینان عمدہ دولت ودنیا ودین
مدار ملک وملت ومسلمین فخر امرا تاج رؤسا نواب محمد منور خان اعظم جاہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ
مثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ ایک کتاب سیر واحوال مین
[illegible]ف موجودات خلاصہ کائنات سید انبیا سرور اصفیا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان مین ترجمہ کرے اور اس مہم کے تئین جلد
[illegible]رام کو پہنچانے کیواسطے مبالغہ کئے پھر یہہ عاصی ایک رسالہ مختصر فارسی زبان مین تالیف
[illegible]از بسکہ نواب صاحب مغفور نے بکمال محبت وعقیدت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible]تھے نہایت اشتیاق سے ہر جز جو تیار ہوا کرتا تو اسکو حرز جان سمجھہ کے مطالعہ

فرمانے اور اسکو اپنے وظائف کے ساتھ مقرر رکھتے ہر روز اسکو بطریق ورد کے پڑھا کرتے کتاب
جب اختتام کو پہنچی تو مختصر ہونے کے سبب سے خواہشمند ہوئے کہ اسمین اور بھی مطالب اور
معجزے وغیرہ کے بطور بسط کے لکھا اور از راہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس عاصی کے
رکھتے تھے بہت سی رغبت کے ساتھ فرمائے عاصی اس کتاب کو مبسوط لکھنے کے درپے تھا کہ اسی
عرصے مین وہ یگانۂ آفاق دار فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گئے انکی رحلت سے سبھونکے
نظرون مین جہان تاریک ہو گئی اور راحت جاتی رہی پھر عاصی کا وہ ارادہ بھی ملتوی رہگیا لیکن
چونکہ اللہ سبحانہ اپنے فضل اور عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگربند یعنے آفتاب فلک
عزت و جلال مطلع جاہ و اقبال مدار ملک و ملت مرکز دائرۂ دولت و عزت نواب والا جاہ محمد
غوث خان بہادر دام اقباله و مجده کو ایام طفلی مین مسند موروثی پر بٹھایا اور اس دیار کے
تئین ریاست اور حکمرانی کے سر کا طرہ کیا دل کا پھول جو پژمردہ ہوا تھا نئے سر سے کھلا اور باغ
خوشی و خورمی کا سرسبز ہوا اللہ تعالی اس رئیس نامدار کو بحر جود و کرم کی اور منبع احسان و حسن شیم
کا کرے اور نصفت و عدالت کی توفیق دیکر انکی راہ مستقیم دکھاوے اور جہان کے سارے لوگ انکے سایے مین
سکھ چین سے رکھے آمین پھر دل چاہا کہ حسب خواہش اس مغفرت رحمت کے رسالے کو بسط کرون
لیکن دیکھا کہ بازار علم کا بہت کاسد ہو گیا ہی اور علم کے جاننے والے دنیا سے گذر گئے اب کوئی
کتاب زبان عربی یا فارسی مین تصنیف کیجے تو کچھ فائدہ اسپر مترتب نہین جنکو ان زبانونکی
معرفت حاصل ہی انکے لیے بہت سی کتب موجود ہین اور کسی کو خواہشمند بھی نہین پایا تب زبان
ہندی مین یہہ کتاب لکھنا شروع کیا تا عوام مومنون کو اس سے فائدہ حاصل ہووے اور پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کے احوال سے واقف ہو کر انکی پیروی خوبی کے ساتھ کرین اور اسکی تالیف
کا سبب حقیقت مین نواب مغفور تھے تو اللہ تعالی انکی روح کو بھی اسکا اجر پہنچاوے پھر معتبر کتابون
سے مثل عیون الاثر تالیف ابن سید الناس کی اور زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم کی اور فتح الباری
تصنیف حافظ العصر شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی اور خصائص الکبری تالیف خاتم المحدثین شیخ

جلال الدین سیوطی کی اور مواہب اللدنیہ تالیف شیخ قسطلانی کی اور مدارج النبوۃ تالیف شیخ عبدالحق دہلوی کی اور اسکے سوائے اور بھی معتبر کتابون سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام **فوایدِ بدریہ** رکھا اور اسکے مطالب کو چار باب مین حصر کیا **پہلا باب** بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے وفات تک **دوسرا باب** حضرت کی باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین **تیسرا باب** حضرت کی نبوت کے دلایل اور معجزات مین **چوتھا باب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ مین جو اُمت پر لازم ہین **پہلا باب** بیان مین حضرت کی پیدایش سے وفات تک اس باب مین **دو فصل** ہین پہلا فصل حضرت کے ابتدائے خلقت سے ہجرت تک صحیح احادیثون مین آیا ہی اول جو اللہ سبحانہ پیدا کیا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا پھر اسی نور سے لوح اور قلم اور عرش اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان اور زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کئے بعد اول قلم کو پیدا کیا پھر لوح کو صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی خلق کے تقدیرون کو آسمان و زمین کی پیدایش کے پچاس ہزار برس کے آگے لکھہ چکا اور عرش اُسکا اسوقت پانی پر تھا از انجملہ ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین جو لکھا سو یہہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہی خاتم الانبیا کا معنی سب پیغمبرون کی مُہر سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرونکے مُہر ہین انکے بعد کوئی پیغمبر نہین اور مسند مین امام احمد کے عِرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اللہ کے یہان خاتم النبین تھا اور آدم ہنوز اپنی مٹی مین پڑا ہوا تھا یعنے اسکے جسد مین روح نہین بھری تھی اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہے جب اللہ تعالی نبی آدم کے صلبون سے انکی اولاد نکالا اور اونسے اقرار کروایا انکے جانون پر کہ کیا مین نہین ہون تمھارا رب تو سب بولے البتہ ہم قایل ہین اوران سبھون مین اول جو اقرار کئے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہی کہ اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو حکم کیا کہ دوسرے

انبیاء کے نوروں کو دیکھے تو حضرت کے نور انکو ڈھانپ لیا تب سب کہے ای رب یہہ کسکا نور ہے
جو ہم کو گھیر لیا اللہ تعالی کہا یہہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی اگر تم اوسپر ایمان لاؤگے تو میں تمکو
پیغمبری دونگا سب کہے ہم اوسپر اور اوسکی پیغمبری پر ایمان لائے اور اس آیت میں اسی طرف
اشارہ ہی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا
اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ یعنے جب اللہ نے لیا
اقرار پیغمبروں کا کہ جو کچھہ میں نے تمکو دیا کتاب او حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول کہ سچ بتاوے
تمہارے پاس والے کو تو اس پر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا او
اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھہ
شاہد ہوں اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ تعالے
کے یہاں نور تھا آدم پیدا ہونے کے چودہ ہزار برس کے قبل انتہی اور اللہ تعالی جب آدم کو پیدا کیا
انکی کنیت ابو محمد رکھا آدم علیہ السلام پوچھے ای پروردگار میری کنیت ابو محمد کر کس [illegible]
اللہ تعالی فرمایا ای آدم تو اپنا سر اٹھاکے دیکھہ سو دیکھے ایک نور عرش [illegible] میں ہی آدم
کہے ای رب یہہ کیا نور ہی اللہ تعالے کہا یہہ نور ایک پیغمبر کا ہی [illegible] اولاد میں اسکا نام محمد ہی
اگر وہ نہ ہوتا تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو اور نہ [illegible] کو پھر اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی
پشت میں رکھا اور وہ نور آدم علیہ السلام کی پیشانی [illegible] تھا پھر اللہ تعالی ملائکہ کو حکم کیا آدم کو تحیت
کا سجدہ کرو سو سب فرشتے حکم بجا لائے مگر ابلیس سجدہ [illegible] سو اللہ تعالی اسکو رسوا کر کر دور کیا اور اللہ تعالے
آدم کو بہشت میں داخل کیا آدم علیہ السلام کو خواہش [illegible] کہ اپنا کوئی رفیق ہو سو اللہ تعالی آدم کے
سوتے پر انکی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا آدم [illegible] ہوشیار ہوئے اور حوا کو دیکھہ کر چاہے کہ
اسپر ہاتھہ دراز کرنا تو فرشتے کہے ہاں خبردار آدم علیہ السلام کہے کسلیئے تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالے
نے اسکو میری واسطے پیدا کیا فرشتے کہے تو اسکا مہر ادا کرے تک اس سے قربت نکرنا آدم علیہ

کہے پھر کیا ہی کہے اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ پر بیس بار درود بھیجنا غرض اللہ تعالی
ان دونو پر بہشت کے میوے سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہون کے جھاڑ پاس مت جاؤ پھر بہشت مین
خوشی سے پھرنے لگے ابلیس کو انھونکا حال دیکھہ کے حسد ہوا سو مکر و فریب سے بہشت مین داخل ہوا
اور ایک کونے مین بیٹھہ کے بلانا شروع کیا آدم اور حوا اسکا رونا بلانا سنکے پوچھے تو کیا واسطے روتا ہی
کہا مین تمھارے لئے روتا ہون کہ تم مر جاؤگے اور یہہ سب نعمتین تم سے چھوٹ جائینگے مگر ایک درخت
بتاتا ہون اگر اسکو کھاوینگے تو ہمیشہ جیتے رہینگے اور جھوٹے قسمان کھانے لگا کہ مین تمھاری بھلائی کیواسطے
کہتا ہون غرض بھوند بھاند کے اول حوا کو کھلایا حوا آپ کھا کے آدم کو بھی کھلائی سو اللہ تعالی
غصہ ہو کے کہا اتنے نعمتین تمکو کفایت نہین کرتے تھے سو اس جھاڑ کا دانہ کھائے آدم کہے سچ ہی
لیکن مجھے گمان تھا کہ تیرے نام سے کوئی جھوٹھہ قسم کھاوے اللہ تعالی کہا میری غزت اور جلال
کی سون تجھے زمین پر اُتارونگا اور تجھے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے اور حوا کو کہا تجھے حمل نہ ٹھیریگا
مگر سختی سے اور نہ جنیگی مگر سختی سے غرض دونو کو بہشت سے باہر کیا آدم سرندیپ مین پڑے
اور حوا جدے مین آدم علیہ السلام پشیمانی سے تین سو برس تک روتے تھے اُنکے اَشک نہین
سکھے بعد اللہ تعالی آدم کو چند کلمونکا الہام کیا اسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوئی بیہقی عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم تقصیر
کئے بعد کہے ای پروردگار [illegible] تجھہ سے سوال کرتا ہون محمد کیواسطے تو میری تقصیر معاف
کر اللہ تعالی فرمایا آدم مین محمد [illegible] نہین کیا سو تو اسکو کیسا جانا آدم کہے ای رب جب
تو مجھے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح [illegible] مین پھونکا مین سر اٹھا کے دیکھا تو عرش کے پایون
پر لکھا ہوا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] تو اپنے نام کے پاس نہین لکھا مگر اسکو جو دوستترین
خلق ہی تیرے پاس اللہ تعالی فرمایا ای آدم تو [illegible] محمد میرے پاس بہت دوست ہی اب
تو اسکے وسیلے سے سوال کیا تو تیری تقصیر مین معاف کیا اگر محمد نہوتا تو مین تجھے نہ پیدا کرتا پھر
تعالی آدم اور حوا کی تقصیر معاف کرکر عرفات کے جنگل مین ملایا حوا کو آدم سے بیس بار حمل ہوا

سو اسیمین بچے چالیس ہوے اور شیث کو تنہا جیسے شیث آدم علیہ السلام کے وصی اور ولی عہد ہوئے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آدم سے شیث کی طرف نقل کیا آدم نے شیث کو وصیت کی کہ اس
نور کو بجز پاک عورت کے کہیں نہ رکھے اور شیث نے اپنے فرزند انوش کو بھی اسی بات کی وصیت کی
اسی طرح ہر ایک سے یہ وصیت جاری رہی یہانتک کہ اللہ تعالی اس نور کو عبد المطلب تک پہنچا اور انکے بعد انکے
فرزند عبد اللہ میں آیا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالی زمانہ جاہلیت کے حرام کرنے سے محفوظ رکھا طبرانی
حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم
سے لیکر میری ماں کے جننے تک سب نکاح سے پیدا ہوئے اور حرام سے کوئی پیدا نہوا اور مسلم نے
واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اللہ تعالی اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد میں قریش کو اور قریش کی اولاد
میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا نسب کا سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ
ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن
کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر
بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن
عدنان یہانتک سلسلہ مضبوط ہی اسکے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ میں اختلاف
ہی غرض اسمعیل کے فرزند جو قیدار تھے انکی اولاد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب نزار
پیدا ہوا تو اسکا باپ دیکھا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہی بہت خوش
ہوکے فقیروں کو کھانا کھلایا اور مضر بہت خوش آواز تھا اور سیلے اونٹوں کو چلاتے وقت راگ گاتا تھا
اور مضر میں تھا ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر اور الیاس کے پیٹ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حج کا تلبیہ بولتے تھے سو آواز آتا تھا اور کعبے کو ہدی بھیجنا اسی نے شروع کیا اور مدرکہ کا نام
عامر تھا یا عمرو تھا ایک روز خرگوش کے پیچھے دوڑ کے اسکو پکڑا سو اسکا باپ اسکو مدرکہ کر کے لقب کیا اور
فہر کا لقب قریش کر کے بعضی تاریخ والوں نے لکھا ہی انکے قول سے فہر کی اولاد میں جو ہو سو اسکو قریشی

نکھینگے کنانی ہو لینگے اکثر تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہین قریش لقب نضر کا ہی نضر کی اولاد مین جو ہو سو اسکو قرشی کہینگے اور مُرّہ قریش کو جمعہ کے روز جمع کرکر خطبہ پڑھتا تھا اور انکو پند و نصیحت کرتا اور اپنی اولاد مین پیغمبر آخر الزمان ہو گا کرکر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کرکر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکو عبد المطلب اس لئے کہتے ہین اُسنے اپنی والدہ کے ساتھ جاکے مدینے مین چند روز اپنے ماموں پاس رہا انکا باپ ہاشم اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا تیرا عبد یعنے غلام یثرب مین ہی اسکو اپنے پاس لے آسو شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعضے کہتے ہین مطلب مدینے کو جاکے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس درست نتھا سو راہ مین کوئی پوچھتا یہہ کون لڑکا ہی تو کہتا ہو عبد ہی یعنے وہ میرا غلام ہی جب مکے مین لایا تب اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہہ میرے بھائی کا بیٹا ہے لیکن اول جو کہا تھا وہی لقب اس پر جاری ہو گیا مطلب کے وفات کے بعد کعبے کی حجابت اور سقایت عبد المطلب پر قرار پائی اور اسکا نام اطراف و اکناف مین مشہور ہوا اور قریش سب اُسکے مطیع و منقاد تھے بہت تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے اسکو اپنا مقتدا سمجھتے تھے اسکے بدن سے مشک کی بو آیا کرتی تھی اور اسکی پیشانی پر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا قریش کو جب کوئی مُہم درپیش ہوتی تو عبد المطلب کو ثبیر پہاڑ پر لیجاکے اللہ کے یہان اسکو وسیلہ گردانتے اللہ تعالی اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا اور اسکی وقت ابرہہ یمین کا حاکم حبش کے پادشاہ نجاشی کیطرف سے کعبے کو خراب کرنے آیا اُسکے آنے کا باعث یہہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم مین بہت لوگ کعبے کی زیارت واسطے آتے ہین اُسنے نصرانی تھا سو ضد سے ایک گیرجا صنعا مین بنایا اسکے در و دیوار مین سونا روپا لگایا اور موتی جواہر کا اسکو جڑاؤ کروایا اور جبر سے لوگونکو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا مکے کے لوگون سے ایک شخص وہان جاکے ولول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار انھونمین بڑہایا آخر ایکروز قابو پایا اسمین پائخانہ پھرا اور اُسکے دیوارونکو نجاست لگاکے خراب کیا اور آپ وہانسے بھاگ گیا ابرہہ کو اس حرکت سے بہت غصہ آیا حبشیونکی فوج لیکے کعبے کو توڑنے نکلا اسکے ساتھ ایک سفید ہاتی تھا اسکا نام محمود و بھی بہت سے ہاتیان تھے چنانچہ بعضے لکھتے ہین بارہ ہزار اور راہ مین عرب کے چند حاکمان اسکے مقابلہ کو آئے سو انکو شکست دیا اور مکے کے نزدیک جا اترا اور قریش کے تمام بکریون اور اونٹون کو لوٹ لیا اس مین عبد المطلب کے بھی چار سو اونٹ پکڑے گئے تب

عبدالمطلب قریش کو لیکے ببیر پہاڑ پر گئے انکے پیشانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا دائرہ
چاند کے مثال چمکا اور اسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا عبدالمطلب یہہ دیکھ کے کہے ای قریش
اب چلو یہہ نور میرے سے جب پڑتا ہی تو ہمکو فتح ہوتی ہی پھر سب وہان سے پھرے اور عبدالمطلب
کو ابرہہ کے بعضے عمدگون سے معرفت تھی سو انکے واسطے ابرہہ کی ملاقات کئے ابرہہ دیکھ کر انکی بہت
تعظیم و توقیر کیا عبدالمطلب اپنے اونٹون کو اس سے مانگے ابرہہ کہا تجھہ سے بہت تعجب ہے کہ تمہارا
عبادت گاہ جس سے تمکو عزت ہی اسکے ویران کرنے آیا ہون سو تو اسکے لیے کچھہ نکہا اور اپنے اونٹون
کو مانگتا ہی عبدالمطلب جواب دئے مین اونٹون کا مالک ہون اس لئے اپنے اونٹ مانگتا ہون اس
گھر کا مالک خداوند تعالی ہی وہی اپنے گھر کی محافظت کریگا تب ابرہہ نے انکے اونٹون کو دلوا دیا
کہتے ہین عبدالمطلب جب ابرہہ کے پاس گئے اُسکا سفید ہاتھی انکو دیکھتے ہی سجدہ کیا حالانکہ وہ
ہاتھی دوسرے ہاتھیون کے سا ابرہہ کو سلام بھی کدھی نہین کیا تھا غرض عبدالمطلب اپنے اونٹون
کو لیکے مکے کو آئے دوسرے دن ابرہہ فوج لیکے مکے کی طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ہاتھی بیٹھ گیا
بہت سے آنکس مار کے اٹھانا چاہے پر نہین اُٹھا جب یمن کا قصد کرتے ہی ہاتھی اُٹھکے چلدیا اس غصے مین
اللہ تعالی ایک پرندونکی جماعت دریا طرف سے بھیجا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتھر تھے مسور کی
دال کے دانے برابر دو پتھر انکے دونون پنجون مین اور ایک پتھر انکی چونچھہ مین اور اون پتھرون کو لشکر والون
پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتھر پڑھتا تو وہ مرجاتا پھر تو تمام لشکر تلف ہو گیا مگر ایک شخص بچ کے حبش کو
بھاگا تو ایک پرندہ اسکے سر پر لگا تھا اننے اپنے پادشاہ کو یہہ قصہ بیان کرتے ہی اسپر پتھر ڈالکے
ہلاک کیا اور ابرہہ کو آزار ہو کے اسکے انگلیان جھڑ جھڑ کے مر گیا اسکے بعد عبدالمطلب ایک خواب
دیکھے اس سے گھبرا کر قریش کے کاہنون کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہہ خواب راست ہو
تو تیرے پشت مین ایک شخص ہوگا اسپر آسمان اور زمین کے لوگ ایمان لاوینگے اور وہ شخص معروف
ومشہور ہوگا پھر انھون نے فاطمہ کو جو بیٹی عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کی تھی نکاح کئے ان سے
عبداللہ ذبیح والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے صحیح قول یہہ ہی کہ یہہ خواب

پیش از اصحاب فیل کے قصے کے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح اسلئے کہتے ہین کہ عبد المطلب انکو ذبح کرنا چاہتے تھے اور اسکا سبب یہہ تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنا ئے اسکا متولی اسمعیل علیہ السلام کو کئے انکے بعد انکے بڑے فرزند قیدار قایم مقام ہوئے اور انھین کی اولاد مین تولیت کعبے کی چلی آتی تھی چند روز کے بعد اسمعیل کی اولاد مین اور انکے ننہیال کے لوگ بنی جرہم مین مناقشہ پڑا آخر مصالحت کئے اور بنی جرہم مکے پر مسلط ہوئے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تھا سو بہت ظلم اختیار کیا مسافرون کو ایذا دینا اور مکے کو آتے سو نذر نیاز اپنے تصرف مین لانا شروع کیا عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہوکے اس سے جنگ کو چلے عمرو نے جنگ کی مقاومت نہ لاکے یمن کے طرف بھاگا اور بنی اسمعیل کے حسد سے حجر اسود کو اور سونے کے دو ہرن کے تئین جو اسفندیار پادشاہ کعبے کو نذر بھیجا تھا اور چند ہتھیار وغیرہ کو جو کعبے مین تھے زمزم کے کوئے مین ڈال کے ایسا موچھ دیا کہ کچھ اسکا نشان باقی نہ رہا تب پھر بنی اسمعیل اپنی خدمت پر معمور ہوئے مگر زمزم کا کوا اس روز سے چھپ گیا جب حکومت کعبے کی عبد المطلب کو ہوئی ایک روز خواب مین دیکھے کہ ایک شخص کہتا ہی کہ برّہ کو کھود پوچھے برّہ کیا ہی کہ اسمین خواب سے چونک پڑے دوسرے روز بھی خواب مین کوئی کہا کہ مضنونہ کو کھود پوچھے مضنونہ کیا ہی کہ ویسے ہی آنکھین کھل گئین تیسرے روز بھی خواب مین کسی نے کہا کہ زمزم کھود پوچھے زمزم کیا ہی بولا کوا ہی جسکا انت نہین لگتا اور پانی نہین سوکھتا اور وہ سرخ بتون کے نزدیک خون اور پوٹھے کے درمیان جہان کوا چونٹیونکے بل کھودیگا وہان ہی عبد المطلب خواب سے بیدار ہوکر مسجد حرام مین منتظر نشانیون کے بیٹھے قضارا بازار مین ایک گائی کاٹی ہوئی اٹھ کے بھاگی اور کعبے کے نزدیک جا کھڑی رہی تو انسکو وہان ہی پچھاڑ کے کاٹے اور گوشت لیگئے پوٹھا جو وہان پڑا تھا اسکے پاس کوا آکے بیٹھا اور ٹھکور کے چونٹیونکی بل نکالا عبد المطلب وہان کھودنا شروع کئے قریش پوچھے یہہ کیا کھودتے ہو بولے زمزم کھودتا ہون تھوڑا کھودے بعد کوے کی نشان نمود ہوئی قریش کہنے لگے اس مین ہمارا بھی حصہ ہی عبد المطلب کہے تمکو کچھ تعلق نہین مجھکو اسکے کھودنیکا سپنا ہوا ہی غرض

ہابکید بگر مناقشہ کرکہ یہہ ٹھہرا ہے شام کے ملک مین بنی سعد بن ہذیم کے کاہنہ پاس جاکر انصاف چکا لا تجہ پر عبد المطلب اور انکے بھائی ہند اور قریش کے ہر قبیلے سے تھوڑے تھوڑے لوگ شام کیطرف نکلے حجاز اور شام کے مابین جہان ایک بڑا جنگل تھا وہان پہنچے عبد المطلب کے پاس کا پانی سر گیا سو قوم سے پانی مانگے تو وے کہے ہمکو بھی احتیاج ہوگی اور کچھ نہ دئے عبد المطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے مر جاوین تو گاڑھنے والا کون ہی بہتر ہی کہ ہر آدمی ایک ایک گڑھا کھود لینا جو مرے سو اسکو اس گڑھے مین دفن کر دینا سب کے بعد کا ایک شخص ضائع ہونا بہتر ہی سب ضائع ہونے سے انکے حکم کے موافق سب گڑھے تیار کئے پھر عبد المطلب کہے اسطرح بیٹھنا گویا ہاتھ سے موت کو بلانا ہی بہتر یہہ ہی پانی ڈھونڈھتے چلنا جب اونٹون کو تیار کر کر اٹھے تب عبد المطلب کے اونٹ کے پاؤن کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوا تو سب پانی پئے اور برتنون مین بھر لئے اور مخالفون کو بھی بلوا کے پانی پلائے پھر تو سب کہے ای عبد المطلب اب ہمکو تمھارے ساتھ کچھ خصومت باقی نہین جسنے تمکو اس بن پانی زمین مین پانی دیا زمزم بھی تمھین کو دیا ہی اور سب وہان سے پھر کے مکے کو آئے اور عبد المطلب کوے کو پورا کھودے تو جتنے چیزین کہ اسمین ڈالے گئے تھین سو سب نکلین اسوقت عبد المطلب کو اعانت کیواسطے ایک فرزند حارث نام کے سوائے دوسرا نتھا اسوقت منت مانے اگر اللہ تعالی مجھے دس فرزند دیگا اور وہ دس بھی جوان ہوکے میرے معین و مددگار ہوگے تو مین ایک فرزند کو اللہ کی راہ مین ذبح کرونگا جب عبد المطلب کو دس فرزند ہوکے جوان ہوئے تب ایک شب کعبے کے پاس سوتے ہوئے خواب دیکھے کہ کوئی کہتا ہی ای عبد المطلب تیری منت ادا کر تو نیند سے چونک کر اندیشمند ہوئے اور ایک بکرا ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہی اس سے بڑے کو ذبح کر تب اُٹھکے گائی کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ تو اونٹ کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ پوچھے اس سے بڑا کون ہی کہا تیرا فرزند جو تو منت کیا تھا عبد المطلب بہت غمگین ہوکے اپنے فرزندون کو جمع کئے اور یہہ کیفیت انکو کہے سب فرزندان کہے تم مختار ہو جسکو چاہو اسکو ذبح کرو ہم راضی ہین عبد المطلب خوش ہوکے قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ کے نام پر پڑا تین بار قرعہ ڈالے تو انکے ہی نام پر پڑا عبد اللہ بہت خوبصورت اور بڑے شجیع اور

باپکے بہت پیارے تھے بارے عبدالمطلب انکا ہاتھ پکڑ چھری لے ذبح کرنے قربان گاہ کو چلے قریش
اور بنی مخزوم جو عبداللہ کی ماکے قرابت والے تھے سو مانع ہوئے اور کہے کہ حجاز مین ایک کاہنہ
ہی سب کاہنون سے عقل و فراست زیادہ رکھتی ہی سو اسکے یہان جا کے تجویز کرنا غرض جا کے اسکو
اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کہی کہ صبا آؤ مین جن سے پوچھ کے جواب دیونگی دوسرے روز
گئے تو کہی کہ تمھارے یہان آدمی کا خون بہا کتنے اونٹ دیتے ہین بولے دس اونٹ کہی دس اونٹ
کو اور اسکو مقابلے کر کر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون کے نام سے نکلے تو بہتر انکو ذبح کرو اگر اس فرزند کے
نام سے نکلے تو پھر دس اونٹ افزایش کرو ایسا ہی اونٹون کو افزایش کرتے جاؤ جبکہ قرعہ اونٹون کے
نام سے پڑے تو جانو اللہ تعالی اونٹون کے فدیے سے راضی ہوا پھر لوگ مکے کو مراجعت کئے اور دس
اونٹ کو عبداللہ کے مقابلے مین کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا پھر دس اونٹ اضافہ کئے
تو بھی قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا غرض جب پورے سو اونٹ ہوئے قرعہ اونٹون کے نام سے پڑا
عبدالمطلب کو شبہہ ہوا سو مکرر قرعہ ڈالے تو انھین اونٹون کے نام پر پڑا تب سو اونٹ کو قربان
کئے اور آدمی کا خون بہا اس روز سے سو اونٹ مقرر کئے اسلام کا جب دورہ آیا تو اسی سو اونٹ
کو بحال رکھا اور اس روز سے عبداللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے **رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم** کو ابن الذبیحین کہتے ہین یعنے فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمعیل علیہ السلام دوسرے
ذبیح عبداللہ مشہور یہی ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کے تئین انکے بڑے فرزند اسمعیل کو قربانی کرنے
کا حکم ہوا تھا مگر یہود کہتے ہین کہ ذبیح اسحق علیہ السلام تھے اور ہمارے بعضے علما بھی ایسا ہی کہتے ہین لیکن
یہہ قول ضعیف ہی اور ابن القیم اپنی کتاب زاد المعاد مین اس قول کو دس وجہ سے رد کئے ہین غرض
جب کہ عبداللہ کا حسن و جمال مشہور تھا اور اس قصے سے بھی انکا نام زیادہ چمکا قریش کے رند عورتان
انکے عاشق جمال و طالب وصال ہو کر انکی آمد و رفت کی راہ مین کھڑے رہ وہ انکو اپنی طرف بلاتین
لیکن اللہ تعالی انکو اپنے پردہ عصمت و عفت مین محفوظ رکھا اور اہل کتاب کو چند علامتون سے ظاہر
ہوا تھا کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام عبداللہ کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اس سے کمال عداوت

رکھا کرتے اور اسکے ہلاک کے درپے ہوتے چنانچہ ایک روز عبداللہ شکار کو گئے تھے تو شام
کے یہودیون کی ایک جماعت تلوار ان لئے ہوئے انکے مارنے کا قصد کئی یکایک غیب سے چند
سوار ظاہر ہوکے یہودیون کو دفع کئے وہب بن مناف بھی اُس روز حاضر تھا سو یہہ دیکھ کے
اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو اسکے نکاح مین دینا مصمم کر کر بعضے دوستون کی معرفت سے عبدالمطلب
کو ترغیب دئے عبدالمطلب کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت حسب و نسب مین ممتاز اور عفت
و عصمت مین بے مثال نکاح کیا چاہیئے دیکھے کہ وہب کی لڑکی بی بی آمنہ مین وے سب صفات
موجود ہین انسے بیاہ کئے **روایت** ہی کہ ایک عورت بنی خثعم کی کہانت کے علم مین خوب مہارت
رکھتی تھی اور بڑی مالدار تھی عبداللہ کو دیکھکے کہی تجھے سو اونٹ دیتی ہون آجکی ایک شب میرے پاس
آجا عبداللہ اس عورت سے احرام کا حیلہ کر کر نکلے اور گھر جاکے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی اُنسے
نکل کر آمنہ مین آیا اور آمنہ حاملہ ہوئی دوسرے روز عبداللہ اس عورت کے یہان گئے تو اسنے دیکھی
کہ وہ نور عبداللہ کی پیشانی پر نہین پوچھی کیا تو دوسری عورت پاس گیا تھا کہے میری بی بی آمنہ پاس
گیا تھا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تھا سو مجھے ہونا کر کر چاہی تھی پر وہ دوسری کے نصیب ہوا
اب تیرے سے کچھ کام نہین اور عبداللہ کی عمر نکاح کے وقت تیس برس کی تھی اور آمنہ کا نکاح
ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط مین ہوا اور جمعہ کی شب رجب کے مہینے مین حمل ٹھہرا اور عبداللہ
تجارت واسطے گئے سو راہ مین بیمار ہوئے اور مدینے مین اپنے مامون بنی عدی بن النجار کے پاس
ایک مہینہ رہ کے انتقال کئے **احادیث** مین آیا ہی جس شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا حمل ٹھہرا اللہ تعالی ندا کیا کہ عالم کو قدس کے نورون سے منور کرو اور بہشت کے دروازے کھولو اور
خوشبویون سے ملک ملکوت معطر کرو اور آسمانون مین اور زمین مین بشارت دیا کہ محمد کا نور آج
کی رات آمنہ کے رحم مین قرار پایا اور اس شب کی صبح کو روئے زمین کے بتان اوندھے پڑ گئے اور
تمام سلاطینون کے تخت اُلٹ گئے اور شیاطین آسمان پر چڑھنے سے موقوف ہوئے اور مشرق کے
پرندے مغرب کے پرندون کو اس بات کی بشارت دئے اور قریش کے تمام جانوران اُنس

سب کو پکار اٹھے کہ رسول اللہ کا حمل ہوا وہ چراغ ہی اہل دنیا کا اور امام ہی انکا اور اس
ایام مین قحط تھا سو جاتا رہا اور روئے زمین کے درختان بار دار ہوے اور بی بی آمنہ کو
ایک شخص خواب مین آکے کہا تو حاملہ ہوئی بہترین عالم کو اور حمل کے مہینون مین آسمان و زمین
مین آواز ہوتی تھی کہ خوش ہوجیو **ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم** کا ظاہر ہونا یمن و برکت کے
ساتھ قریب ہی اور حمل کے نون مہینون تک بی بی آمنہ کو درد وغیرہ تکلیفین جو حاملہ کو ہوتے
ہین سو کچھ عارض نہوئے حمل کے بعد دو مہینون کے عبداللہ کا وفات ہوا تو فرشتے عرض کئے ای
ہمارے صاحب ای ہمارے الٰہ تیرا یہہ نبی یتیم ہوا اللہ تعالی کہا مین اسکا والی ہون اور نگاہبان
سو تم اسکی پیدایش کو یمن و برکت جانو بی بی آمنہ کہتی ہین جب حمل چھٹے مہینے کا ہوا ایک شخص
خواب مین کہا ای آمنہ تو **سید العالمین** کو حاملہ ہوئی ہے جب جنیگی تو اسکا نام **محمد** ﷺ کر رکھ
جب درد زہ شروع ہوا کسی کو خبر نہوئی عبدالمطلب کعبے کے طواف کو گئے تھے اور مین گھر مین اکیلی
تھی سو مجھے ایک بڑا آواز کوئی چیز زمین پر گر نیکا آیا اور اس سے مجھے خوف ہوا دیکھتی ہون کہ ایک
سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور سب اندیشے میرے دل سے جاتے رہے اور درد موقوف
ہوگیا اور مجھے تشنگی بشدت تھی دیکھتی ہون کہ ایک شخص پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید لیکے
آیا مین اسکو لیکے پی ایک نور بہت بلند میرے سے روشن ہوا اور چند عورتان اونچے اونچے عبد مناف
کے بیٹون کے مانند مجھے گھیرے ہوئے ہین مجھے تعجب ہوا کہ انھون کو میری کیفیت کسطرح معلوم
ہوئی وہ بی بیان مجھے کہے ہم آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی ہین اور یہہ حوران
ہین اور مین لحظہ بلحظہ زمین پر کوئی چیز گرنے کا آواز سنتی تھی اس عرصے مین دیباج کا کپڑا سفید
رنگ آسمان و زمین کے درمیان بچھائے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو لوگونکی آنکھ سے
لیلیو اور چند مرد ہاتھون مین روپے کے آفتابے لیکر ہوا مین کھڑے ہین اور پرندونکی
ایک ٹکڑی جنکی چونچہ زمرد کی اور پکھوٹے یاقوت کے تھے میری گود کو ڈھانپ لئے اور اللہ تعالے
میری آنکھ روشن کیا او مین دیکھے تمام مشارق و مغارب کو دیکھی اور تین جھنڈے ایک مشرق

مین اور ایک مغرب مین اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہین پھر مجھے درد زہ ہوا سو محمد صلعم کو
جنی اللہم صلی وسلم علیہ جب انکو دیکھی تو سجدے مین ہی اور کلمے کی انگلیان دونون ہاتھون
کے آسمان طرف اٹھائے ہین گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ہی بعد دیکھی کہ ایک ابر کا سفید
ٹکڑا آکے انکو ڈھانپ لیا اور میری نظر سے غایب ہوگئے اور اسمین سے آواز آئی کہ اسکو پھراو
مشارق او مغارب مین او لیجاؤ دریاؤن مین تا اسکا نام و نشان جانین اور اسکی صورت اور اوصاف
معلوم کرین اور سمجھین اسکے نامون سے ایک نام ماحی ہی یعنے مٹانے والا سوا اسکے شرک کی نشانیونکو
مٹایگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد صلعم کو دیکھی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک صوف
کے کپڑے مین لپیٹے گئے ہین اور انکے نیچے ایک سبز پھالی ہی اور ہاتھ مین موتی کے تین کنجیان ہین
اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئے کنجیان نصرت کی اور کنجیان باریکی اور کنجیان نبوت کی
اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا اسمین آواز گھوڑون کی ہنہناٹ کا اور پکھوٹون کی سفسنات
کا اور آدمیون کی بات کا آتا تھا اور محمد صلعم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد صلعم کو تمام
روئے زمین پر پھراؤ اور جتنے ذی روح ہین جنات انسانات فرشتے پرندے درندے سبھون
پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت شیث کی اور شجاعت نوح کی اور خلت ابراہیم کی اور زبان
اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی اور حکمت لوط کی اور بشارت یعقوب کی
اور جمال یوسف کا اور شدت موسیٰ کی اور صبر ایوب کا اور طاعت یونس کی اور جہاد یوشع
کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحیٰی کی اور زہد عیسیٰ کا اور اسکو
غوطہ دیو پیغمبرونکی اخلاق مین پھر وہ ابر جاتا رہا اور دیکھی **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** کو ایک
حریر کا لپیٹا ہوا کپڑے مین اور اس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ واہ محمد تمام
دنیا کا قابض ہوا اور اہل دنیا سے کوئی مخلوق باقی نرہی سب سب اسکے قبضۂ اختیار مین آئے پھر
مین انکو دیکھی تو گویا چودہین رات کا چاند ہی اور انسے مشک کی بو آتی ہی اور تین شخص کو دیکھی
ایک کے ہاتھ مین روپے کا آفتابہ ہی اور ایک کے ہاتھ مین زمرد کا سبز طشت اور ایک کے ہاتھ

مین حریر کا سفید کپڑا اچھ محمدؐ کو اُس آفتابے سے اس طشت مین سات بار دھویا اور مُہر نکال کے
دونون شانون کے درمیان مہر کیا اور اس حریر مین لپٹا اور اٹھاکے ایک ساعت اپنے پنکھون
مین رکھکر پھر میرے حوالے کیا اور عبد المطلب سے منقول ہی کہ کہے مین محمدؐ کی ولادت کی شب کعبے
کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی دیکھا کہ کعبہ مقامِ ابراہیم طرف جھککے سجدے مین گیا ہی
اور اس سے یہہ آواز آئی کہ اللّٰہُ اَکْبَر اللّٰہُ اَکْبَر رَبِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفیٰ اب مجھے پروردگار بتونکی
اور مشرکون کی نجاست سے پاک کیا اور غیب سے آواز آئی کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اسکو
قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک کیا اور کعبے کے گرد جو بتان تھے سو ٹوٹ گئے اور ہُبَل کو کر جو بڑا بت
تھا اوندھا گر گیا اور ایک آواز آئی کہ محمدؐ کو آمنہ جنی اور اسپر ابر رحمت اُترا اور ابن عباس
وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ کہے جب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے گھر تمام روشن
ہو گیا اور ایک نور چمکا اور آمنہ کو شام کے حویلیان نظر آئے اور اکثر اہل سیر اس بات پر ہین کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف کٹے ہوے پیدا ہوئے اور بیہقی روایت کیا ہی حسان
بن ثابت کہے کہ میری عمر سات آٹھ برس کی تھی ایک روز صبح کو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود
آیو تب سب جمع ہوکے پوچھے کیون پکارتا ہی تو کہا احمد پیدا ہوئے سو اسکا ستارا آج شب کو
نکلا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہے ایک یہودی مکے مین رہتا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے سو صبح کو کہا ای قریش تمہارے یہان شبکو کوئی
لڑکا پیدا ہوا ہی لوگ کہے معلوم نہین کہا دریافت کرو کیونکہ آج شب کو اس امت
کا نبی پیدا ہوا اور اسکے دونون شانون مین نشانی ہی لوگ دریافت کر کر کہے عبد المطلب
کے فرزند عبد اللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہی پھر وہ یہودی لوگون کے ساتھ آکے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا اور غش کھاکے گر پڑا اور بولا نبوت نبی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے
کو ایسی سطوت ہوگی کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اسکا اشتہار ہوگا اور بھی ثابت ہوا کہ جس
شبکو حضرت صلعم پیدا ہوے کسرے کی حویلیونکو زلزلہ ہوا اور اسکے چودہ کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک ہو گیا

اور سماوے کی ندی ہزار سال سے سوکھی تھی سو جاری ہوئی اور فارس کا آتشکدہ جس کی آگ ہزار
سال سے سلگی تھی سو بجھ گئی بیہقی روایت کئے ہین کہ جب کسری کے حویلیون کو زلزلہ ہوکے اُسکے
چودہ کنگرے گر گئے کسری کو بہت ہول ہوا پر دل کو مضبوط کر کر ظاہر نکیا آخر صبر نہو سکا پھر اپنا تاج پہنا
اور تخت پر بیٹھکے ارکان دولت سے اپنا احوال ظاہر کیا اس عرصے مین آتشکدہ بجھا سو سنکے بہت
ہی مغموم ہوا اور اُسکے یہان کا موبدان یعنے قاضی القضات خواب دیکھا سو کسری سے عرض کیا کہ
بڑے سرکش اونٹان عربی گہوڑون کو کھینچتے ہین اور دجلے سے پار ہوکے ملکون مین پھیل گئے ہین بادشاہ
پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر ہی موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک حادثہ ہوگا کہ
اُس سے عجم کو ہزیمت ہوگی کسری نے نعمان بن منذر کو جو عرب کا حاکم تھا لکھا کہ کسی دانا شخص
کو میرے پاس بھیج تا مین جو سوال کرون سو اُسکا جواب دے سکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حسّان
غسّانی کو بھیجا کسری اسکو اپنی سرگذشت بیان کیا عبد المسیح کہا اس کا علم میرا ماموں جس کا نام سطیح ہی
اور علم کہانت مین بے نظیر اور شام کے سرزمین مین رہتا ہی سو اسکو ہوگا کہتے ہین کہ سطیح کی
عجیب و غریب شکل تھی اُسکے بدن مین ہڈی نہ تھی مگر سر کی ہڈی تھی اُسکو اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی
اور ہاتھونکی انگلیان گوشت کے لوتھڑے تھے اُسکو کہین لیجانا چاہے تو کپڑیکو لپیٹے جیسا لپیٹ کر لیجاتے
اور اُسکا سر سینے پر تھا اور گردن نہ تھی چھ سو برس کی عمر ہوئی تھی کچھ کیفیت پوچھے تو اول اُسکو خوب
ہلاتے تب ہوشیار ہوکے خبر دیتا قصّہ کوتاہ عبد المسیح کسری کے حکم سے سطیح پاس گیا سطیح بیمار اور سکرات
مین تھا عبد المسیح اسکو سلام کیا سطیح سر اٹھاکے کہا عبد المسیح اونٹ پر سوار ہوکے سطیح پاس دوڑتا
آیا اور سطیح مرنے کو پہنچا تجھے بنی ساسان کا بادشاہ حویلیان گرین اور آتش بجھی سو دریافت کرنے
اور موبدان کے خواب کی تعبیر جو سرکش اونٹان گھوڑون کو کھینچے اور دجلہ پھر کے شہرون مین منتشر
ہوے سو پوچھنے بھیجا ہی ای عبد المسیح جب تلاوت بہت ہوگی اور چھری والا ظاہر ہوگا اور سماوے
کی ندی بھیگی اور سماوے کا تالاب سکھیگا اور فارس کا آتش کدہ بجھیگا تو سطیح کے لئے شام کا ملک
شام نہین اور دنیا مین اسکو بسنا نہین اور بہی ساسان کے راجے اور رانیان کنگرون کے شمار پر

ہوگئے اور جو ہونا ہی سو ہو گا یہہ کہہ کر سطیح جان دیا اور عبد المسیح کسری پاس حاضر ہوکے یہہ کیفیت بیان
کیا کسرے کہا ہمارے چودہ آدمی بادشاہ ہوئے تک بہت عرصہ ہی اور بہت کام ہونا ہی
سو چار برس کے عرصے مین انھون کے یہان دس شخص تخت نشین ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی خلافت مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فارس کا ملک فتح ہوا اور یزدجرد فارس کا بادشاہ
ہزیمت کھاکے خراسان طرف بھاگا اور چند مرتبہ لشکر جمع کرکے جنگ کیا آخر سنہ ۳۱ اکتیس ہجری خلافت عثمان
رضی اللہ عنہ مین مارا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کون سے سال ہوئی سو اسمین
اختلاف ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ ابرہہ کی فوج غارت ہوئی سو پچاس روز کے بعد ربیع الاول کی بارھوین
دوشنبے کے روز بیش از طلوع آفتاب پیدا ہوے کہتے ہین نیسان کا مہینا تھا اور آفتاب حمل کے برج
کے بیسوین درجے مین تھا اور غفر ستارہ طالع تھا کہتے ہین وہ اپریل کا مہینا تھا سنہ پانسو چھتر
عیسوی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے بعد ثوبیہ نے ابی لہب کی باندی دودھ
پلائی روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے ثوبیہ نے ابولہب کو
خوشخبری سنائی ابولہب خوشی سے اُسکو آزاد کیا اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوی نبوت کا کئے ابولہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر
کافر ہی موا اور عباس رضی اللہ عنہ ابولہب کو موئے بعد ایکبار خواب مین دیکھے کہ نہٹ بدحال ہی پوچھے
تیرا کیا حال ہی کہا مین آتش مین جل رہا ہون مگر دوشنبے کے شب کو عذاب مین تخفیف ہوتی ہی
اور ان دونون انگلیون کے درمیان سے پانی چاٹتا ہون اس لئے کہ مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو خبر سُنکے ثوبیہ کو آزاد کیا اور دودھ پلائی مقرر کیا ای مومنو ابولہب
کافر جسکی مذمت مین تبت کا سورہ اترا ہی اُسکے عذاب مین جب تخفیف ہوتی ہی تو مسلمان جو
حضرت کے امتی ہین حضرت کی پیدائش کی خوشی کرین تو اُن پر کس قدر اللہ تعالی کی عنایت ہوگی
سو اُسپر قیاس کر لیجئے اور عادت ایسی چلی آئی ہی کہ مسلمانان مولد کے مہینے مین کھانا پکاتے اور
غربا کو کھلاتے ہین اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے اور خوشی مناتے اور حضرت

کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالی انکو جزاے خیر دیوے لیکن ضرور ہی کہ بدعتون اور گناہ کے کامونسے جو عوام الناس اندنون مین نکالے ہین باز رہین جیسا ڈھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغان روشن کرنا وغیرہ کیونکہ ان کامون سے ثواب تو کہان بلکہ گناہ گار بن جاتے ہین اللہ تعالی مسلمانون کو نیک توفیق دیوے اور بدعتون سے بچاوے القصہ حضرت سات روز اپنی والدہ کا اور چند روز ثویبہ کا دودھ پیئے بعد حلیمہ سعدیہؓ حضرت کو دودہ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحق اور بیہقی وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت کئے ہین سو انکا خلاصہ لکھتا ہون سنئے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والی حارث کی بیٹی حلیمہ چند عورتون کے ساتھ مکے مین دودھ پلانے آئی اُن ایام مین بنی سعد کی زمین مین قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ اُنکے شوہر حارث بن عبد العزی اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹ اور گدھی تھی اور دودھ نہ ہونے کے باعث وہ لڑکا تمام شب سونے نہین دیتا تھا تمام عورتان لوگون کے بچون کو دودھ پلانے کیلئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہی سنکر کوئی عورت حضرت کو دودھ پلانے قبول نکئی مگر حلیمہ اپنے شوہر سے کہی کہ سب عورتان بچون کو لیجاتئین ہین اور مین خالی جانا بہت بد معلوم ہوتا ہی بہتر ہی کہ اسی یتیم لڑکے کو لینا غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی دیکھی سفید سوف مین لپیٹے ہوئے ہین اور نیچے سبز بچھائی ہی اور بدن سے مشک کی بو آتی ہی حلیمہ دیکھکے بہت خوش ہوئی اور اپنا ہاتھ حضرت کے سینے پر رکھی حضرت آنکھہ کھولکے دیکھے اور تبسم کئے اُسوقت حضرت کی آنکھہ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا پھر حضرت کو گود مین لیکے دودھ پلائی سو حضرت ایک طرف کا دودھ پیکے دوسرے طرف منھہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی کہ ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسرے طرف کا اپنے دودھ بھائی واسطے چھوڑ دیتے القصہ حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنی منزل گاہ کو آئی اُنکے شوہر بھی رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھکے بہت خوش ہوئے اور خدا کو شکر کا سجدہ بجالائے اور اپنی اونٹنی پاس جاکے دیکھے تو

کاسے دودھ سے بھرے ہین دودھ نچوڑکے سب فراغت سے پئے حلیمہ کے شوہر یہہ دیکھکے کہے
ای حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لائی جو ہم رات کو فراغت سے آرام کئے پھر چند روز مکے مین رہے
ایکبار رات کو حلیمہ دیکھی کہ ایک نور اُنکو گھیر لیا ہی اور ایک شخص سبز پوشاک پہنکے اُنکے سرہانے کھڑا
ہی حلیمہ اپنے شوہر کو بیدار کرئی کہ دیکھ یہہ کون کھڑا ہی اُنکے شوہر کہے ای حلیمہ خاموش رہ یہہ باتین
ظاہر مت کر جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہی یہود کو کھانا پینا خوش نہین آتا غرض جب حضرت کو
لیکے اپنے گاؤن طرف چلی تو اُنکی گدھی سب کے جانورون سے آگے رہتی اُنکے ساتھہ کے لوگ
کہنے لگے حلیمہ کیا یہہ وہی گدھی ہی حلیمہ جواب دیتی ہان وہی ہی تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی
زمین پر پہنچے تو حالانکہ وہان جانورون کے واسطے کچھہ چارا نتھا لیکن حلیمہ کی بکریان چرکے آئین تو
پیٹ بھرا رہتا اور دوسرونکے جانوران بھوکھے آتے تو چرواہون کو کہتے حلیمہ کے جانور جہان چرتے
ہین وہان ہی چراؤ وے کہتے کہ ہم وہان ہی چراتے ہین پر اُنکے جانورونکا پیٹ بھرتا ہی اور دوسرون
کے جانورون کو کچھہ نہین اسی طور پر دو برس بہت فراغت سے گذرے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑھتے دو برس کے ہوئے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور پہلے
جو بات کئے سو یہہ فرمائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً
اور حلیمہ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کپڑون مین پیشاب پاخانہ
نہ کئے اور ایک وقت معین پر قضاء حاجت فرماتے اور کسی وقت شرمگاہ ظاہر ہوتی تو پکارتے اور
مین جلد جاکے ڈھانپتی اگر مین ڈھانپنے مین تاخیر کرتی تو غیب سے ڈھانپے جاتی اور جب چلنے
لگے تو بچون کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نہ کھیلتے اور فرماتے ہمکو کھیلنے پیدا نہین کئے ہین
اور بھی روایت ہی کہ ہر روز دو سفید جانور آتے اور حضرت کے گریبان مین جاکے غیب ہوتے
اور پھر نہ نکلتے اور حضرت کی مزاج مین رونا اور بدخلقی نہ تھی جیسا دوسرے بچے کرتے ہین اور ہاتھہ
جس چیز پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتی ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور
جانے نہین دیتی ایک روز مین غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھہ حضرت دور گئے سو مین

ڈھونڈھنے نکلی نور راہ مین مجھے ملے مین شیما کو کہی تو دھوپ مین اتنے دور کیا واسطے لیگئی شیما کہی
اسکو دھوپ نہین لگی جہان کہین پھرتا تھا وہان اُسپر ابر سایہ کرتا تھا اور ایک روز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیون کے ساتھ چراگاہ کو کیون نہین بھیجتے تا مین
بھی چراؤن پھر حلیمہ حضرت کے سر کے بالون کو کنگی کر کے آنکھون مین سرمہ لگا کے پاک کپڑے پہنا کے
گلے مین دفع نظر کے لئے جزع یمانی کا ہار ڈالی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس ہار کو توڑ کے پھینک
دئے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہبان ہے اور اپنے رضاعی بھائیون کے ساتھ چرانے کو گئے
دوپہر کے وقت حلیمہ کا لڑکا ضمرہ روتا ہوا آکے کہا محمدؐ پاس جلد جاؤ کیونکہ ہم کھڑے تھے یکایک شخص
آکے اسکو ہمارے بیچ مین سے اٹھا لیگیا اور پہاڑ پر جا کے اُسکو سُلایا اور اُسکا پیٹ چیرا تو حلیمہ اُسکے
شوہر ملکے دوڑ گئے دیکھے تو حضرت پہاڑ پر بیٹھے ہین اور آسمان طرف دیکھ رہے ہین پھر اُن دونوکو
دیکھ کے تبسم کئے اور فرمائے دو شخص آئے اور میرا پیٹ چیرے اور اُسمین سے کچھ نکال پھینکدئے
پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھ مین روپے کا آفتابہ
تھا ایک کے ہاتھ مین زمرد کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا اور مجھے لیکے پہاڑ پر گئے اور آہستہ لٹائے
اور میرا پیٹ سینے سے ناف تک چیرے تو مین دیکھا کرتا تھا اُس سے مجھے کچھ درد نہوا اور ایک شخص
پیٹ مین ہاتھ ڈالکے آنتین نکالا اور اُس برف سے اُسکو دھویا پھر دوسرا آکے کہا اللہ تعالی جو فرمایا
تھا سو تو بجالایا اب تو ہٹھ جا اور اُن نے آکے اپنا ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالکے میرا دل نکالا اور
اسکو چیر کے اسمین سے ایک سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا ای حبیب اللہ تیرے مین
یہہ حصہ شیطان کا تھا سو اُسکو دور کئے ہین اور اُسکے پاس کچھہ چیز تھی سو اُس سے دل کو بھر دیا
اور اسکے ٹھکان پر اسکو رکھ دیا اور نور کے مہر سے اسکو مہر کیا اب تک مین اُسکی خنکی اپنی رگون مین
اور مفصلون مین پاتا ہون تیسرا شخص آکے اسکو کہا اللہ تعالی تمکو جو کہا سو تم کر چکے اور اپنا ہاتھ میرے
سینے پر پھرایا سو وہ زخم مل گیا اور کہا اسکو اسکے امت کے دس آدمیون کے ساتھ تولو سو مین بڑھ گیا
اُن نے کہا چھوڑ دو اگر تمام اُمت کے ساتھ تولوگے تو وہ بڑھ جایگا پھر مجھے اُٹھا کے کھڑے کئے اور میرے

سر کو بوسہ دئے اور کہے ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھہ جو خوبیان کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری
آنکھین ٹھنڈھی ہوتین پھر وے سب اُڑھتے آسمان پر چلے گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئی
لوگ کہے اسکو کاہن پاس لیجاؤ تا کچھہ دوا دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کچھہ
آزار نہین میرا جی بھلا چنگا ہے لوگ کہے اسکو شیطان کا سایہ ہوا ہی غرض حلیمہ کاہن پاس لے گئی اور ماجرا
بیان کئی کاہن کہا تم خاموش رہو مین اس لڑکے کا احوال اُسکے زبانی سنتا ہون کیونکہ وہ اپنے حال سے
خوب واقف ہی اور حضرت سے کیفیت پوچھا حضرت سب بیان کئے کاہن اچھل کے کھڑا ہوا اور
پکار کے کہا ای عرب تمہاری بُرائی کے دن قریب پہنچے اس لڑکے کو مار و اور اسکے ساتھہ مجھی بھی
مار و اگر اسکو چھوڑ دوگے اور وہ بڑا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہرایگا اور تمہارے دینون کو جھوٹھہ کریگا
اور تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہین بلائیگا حلیمہ یہہ بات سنکے لڑکے کو اُس پاس سے کھینچ
لئی اور کہی مُوا تو بڑا احمق دیوانہ ہی اگر تو ایسا کہیگا سو معلوم ہوتا تو مین اسکو تیرے پاس نہ لاتی ہم
محمدؐ کو نہ مارینگے اور تو اپنے مارے جانے کسی اور کو بلوالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اٹھاکے لے آئی اور حلیمہ سے روایت ہی کہ اُس روز سے مین حضرت کو جس مکان مین لیجاتی وہان
اُنسے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے لگے اس لڑکے کو اُسکے لوگون پاس دینا بہتر ہی مبادا
اسکو کچھہ آفت نہ پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب پہنچی اور ایک مکان پر بیٹھاکے قضاء حاجت
کو گئی جب فراغت پاکے آئی تو حضرت کو نہ پائی حلیمہ گھبراہٹ سے ادھر ادھر دیکھنے لگی تو کہین نہ پائی
آخر ناامید ہوکے اپنے ہاتھہ سر پر رکھہ پکارنے لگی کہ وا محمداہ وا ولداہ یکایک ایک بوڑھا ہاتھہ مین
عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعدیہ تجھے کیا ہوا جو ایسا پکارتی ہی حلیمہ کہی عبد المطلب کا فرزند
محمدؐ جسکو مین ایک مدت دودھہ پلاکے اسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہوگیا ہی اُن نے کہا
تو رومت مین تجھے ایک شخص کے پاس لیجاتا ہون اگر وہ چاہے تو تجھے اُسکو دیگا حلیمہ بولی مین تیرے
صدقے وہ کون ہی سو بتلا اُن نے کہا یہان ایک بت ہی جسکا نام ہُبل اور بہت عالی قدر بلند مرتبہ ہی
وہ تیرا فرزند کہان ہی سو جانتا ہی حلیمہ بولی ایا تو سنا نہین وہ لڑکا پیدا ہونے سے سب بتان اوندھے

ہوگئے پھر حلیمہ کو وہ شخص نزد ہبل پاس لیگیا اور اُسکے گرد صدقے ہوا اور اُنکا قصہ اُسکو کہا ہبل اوندھا
گر پڑا اور دوسرے بتان وہان کے سرنگون ہوے اور اُنکے اندر سے آواز آئی کہ ای بوڑھے
تو ہمارے نزدیک سے جا اور اُس لڑکے کا نام یہان مت لے کیونکہ تمام بتان اور بت پرستان اُسکے
ہاتھ سے ہلاک ہونگے سو اُسکا خدا اُسکا نگاہبان ہی اُسکو ہلاک نکر یگا حلیمہ وہان سے نکل کے عبد المطلب
پاس آئی عبد المطلب اُسکو دیکھ کے کہے ای حلیمہ کیون تو بہت غمگین ہی اور تیرے ساتھ محمدؐ نہین حلیمہ
کہی ای ابو الحارث مین محمدؐ کو خوب طرح سے لے آتی تھی سو مکے کے قریب ایک جگہہ بیٹھا کے قضاء
حاجت واسطے گئی تو محمدؐ وہان سے گم ہوگیا ہر چند مین تلاش کی پر نہ پائی عبد المطلب صفا پر
چڑھ کے پکارے ای غالب کی اولاد جلد آؤ سب قوم جمع ہوئی عبد المطلب کہے میرا لڑکا محمدؐ گم ہوگیا
ہی تو سب ڈھونڈھنے لگے آخر نہ پائی عبد المطلب کعبے کا طواف کر کر اللہ سے مناجات کرنے لگے
ہاتف سے آواز آئی لوگو غمگین مت ہو محمدؐ کا خدا ہی اُسکو نہ چھوڑیگا عبد المطلب کہے بھلا کہہ محمدؐ
کہان ہی آواز آئی تہامہ کے بیابان مین جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہی عبد المطلب تہامہ کے بیابان
کو گئے اثناء راہ مین ورقہ بن نوفل ملے انھون بھی ساتھ ہوے جب تہامہ کے بیابان مین آئے
دیکھے موز کے درخت کے نیچے بیٹھ کے اُسکے پتون کو چُنتے ہین عبد المطلب دیکھ کے پوچھے تو کون
ہی حضرت فرمائے مین محمدؐ ہون فرزند عبد اللہ بن عبد المطلب کا پھر عبد المطلب کہے مین تیرا دادا
ہون اور اپنے اونٹ پر بیٹھا کے مکے کو لے آئے اور بہت سے اونٹان اور سونا تصدق کئے اور
حلیمہ کو بہت سا انعام دیکے روانہ کئے دوسری ایک روایت مین آیا ہی حلیمہ لے آتے وقت
وادی سرر کو پہنچی تو وہان حبشیون کی ایک جماعت اُنکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھور گھور
کے دیکھنے لگے پھر مہر نبوت کو دیکھی اور آنکھون کی سرخی کو دیکھ کے پوچھی آیا اسکے آنکھون کو کچھہ آزار
ہی تو حلیمہ کہی کچھہ آزار نہین لیکن یہہ سرخی اسکی آنکھ سے جاتی نہین وے کہے اللہ کی سوگند یہہ نبی
ہی پھر وے لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت کو والدہ پاس مکے مین لائی از بسکہ حلیمہ کو حضرت کے
قدم کی برکت سے بہت خیر و برکت تھی آمنہ سے کہی اس لڑکے کو مکے کی ہوا موافق نہوگی چند روز

میرے ملک مین رکھتی ہون پھر آمنہ اجازت دئی انھون حضرت کو لیکے اپنے منزل کو آئی ایک
روز ذوالمجاز نام ایک بازار تھا اور وہان ایک نجومی رہتا تھا لوگ بچون کو اُس پاس لیجاتے
حلیمہ بھی حضرت کو اُسکے پاس لیگئی جب حضرت کو دیکھا اور آنکھون کی سرخی کو نظر کیا او رمہر
نبوت کو نگاہ کیا سو پکار اُٹھا ای عرب اس لڑکے کو قتل کرو کیونکہ اگر وہ بڑا ہوگا تو تمھارے دین
والونکو قتل کریگا اور بتون کو توڑیگا اور تم سب پر غالب آیگا حلیمہ لڑکے کو اُسکے پاس سے چھین
لے آئی پھر بعد کسی کو نبتاتی نہین تھی ایک بار ایک نجومی آیا قوم کے بچون کو اُسکے پاس لے گئے اور
حلیمہ حضرت کو نہ لے گئی لیکن کچھہ کام مین مشغول ہوئی اس عرصے مین حضرت منڈویکے باہر نکلے
نجومی دیکھکے حضرت کو بلوایا حضرت اُسکے پاس تشریف نہ لے گئے پھر نجومی بہت چاہا حضرت کو
دیکھنے مگر حلیمہ نے نہ بتائی آخر نجومی کہا یہہ لڑکا نبی ہی اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ حضرت کے
سینے کو شق جو کیئے سو حلیمہ دوسرے بار لیگئی بعد ہوا تھا پھر حلیمہ اندیشے سے حضرت کو اُنکی والدہ پاس
لاکے دئی تو عبداللہ کی باندی اُمّ ایمنؓ حضرت کی خدمت کرتی تھی روایت ہی اُمّ ایمنؓ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھوکھہ پیاس کی شکایت نہین کیئے صبح ہوتی تو زمزم کا ایک پیالہ
پیتے پھر شب تک نہ کھاتے اور اکثر صبح کو کھانا کھاؤ کہے تو فرماتے مجھے کھانے کی اشتہا نہین
جب عمر شریف حضرت کی چھے برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے اپنے قرابت والون کو دیکھنے
مدینے کو گئی او رنبی نجار جو قرابت والے تھے انھون کے یہان ایک مہینا رہے اور اُمّ ایمنؓ بھی
حضرت کی خدمت مین تھی جب وہان سے نکلکے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابو نام تھا پہنچے
تو آمنہ کا انتقال ہوا روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تھا سو بیان فرماتے
اور نابغہ کے گھر کو دیکھکے فرماتے میری والدہ مجھے لیکے یہان اُتری تھی اور مین نبی عدی بن
النجار کے کوے مین پیرنا اچھا سیکھا روایت ہی اُمّ ایمنؓ رضی اللہ عنہا سے کہ جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اُنکی والدہ مدینے مین اُترے تھے وہ حضرت کو دیکھکے

ہے یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہہ شہر اسکی ہجرت گاہ ہے **فایدہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے والدین کی نجات مین اختلاف ہی بعضی علما کہتے ہین انھون کو نجات نہین اور بعضی توقف کئے ہین یعنی
نجات ہی یا نہین سو ہم کہہ نہین سکتے محققین کا مذہب یہہ ہی کہ وہ ناجی ہین پھر اُنکی نجات کس باعث ہی سو
اسمین تین قول ہین ایک تو یہہ ہی کہ اللہ تعالی اُن دونون کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ اس
مضمون مین چند احادیث وارد ہین اگرچہ وہ احادیث ضعیف ہین پر سب طریقون کو جمع کرکے دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اصل ہی دوسرا قول انھون اہل فترت مین ہین جو قبل بعثت کے موے ویسے
لوگون کو اشاعرہ پاس نجات ہی اس دلیل پر اللہ تعالی کا قول ہی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى
نَبْعَثَ رَسُولًا یعنے ہم کچھ بلا نہین ڈالتے جب تک نہ بھیجین کوئی رسول تیسرا قول یہہ کہ والدین
اور اجداد حضرت کے مومن تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مین پاک پشتون
سے پاک رحم والیون مین آیا تھا اور کافر تو نجس ہی چاہیئے کہ حضرت کے آبا مین کوئی کافر نہونا اگر اعتراض
کرین کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر کافر تھے چنانچہ قرآن مین مذکور ہی سو اُسکا جواب دیتے ہین
کہ وہ اُنکا باپ نتھا بلکہ چچا تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور ہی اور حافظ جلال الدین سیوطی نے
تینون دلیلون کو خوب کھولکے اپنے رسالون مین لکھے ہین اور اس بیان مین چھے رسالے تصنیف
کئے ہین اللہ تعالی اُنکو جزای خیر دیوے غرض آمنہ کے وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اُنکے دادا عبد المطلب پالتے تھے اور اپنے فرزندون سے اُنکو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے
تھے اور عبد المطلب اُنکے واسطے مسند بچھاتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آکے اُسپر تشریف
رکھتے لوگ اگر منع کرین تو عبد المطلب کہتے میرے لڑکے کو چھوڑدو کیونکہ وہ آپکو بزرگ سمجھتا ہی اور
مجھے اُمید ہی کہ وہ ایسے بڑے مرتبے والا ہوگا کہ عرب مین کوئی ویسا نہوا تھا اور نہوگا اور قیافے
والے عبد المطلب کو کہتے تھے کہ اس لڑکے کی بہت محافظت کر کیونکہ ہم ابراہیم کے قدم سے جو مقام
ابراہیم مین ہی کسی کے قدم کو مشابہ نہین دیکھتے مگر اسکے قدم کو اور عبد المطلب ام ایمن کو کہتے اے
برکہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب کہتے ہین کہ وہ اس امت کا نبی ہی اور ایکبار عرب کے

ملک مین قحط ہوا سو عبدالمطلب ہاتف کے اشارے سے ابوقبیس پہاڑ پر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر بٹھا کے مینہہ مانگے سو اللہ تعالی مینہہ برسایا اور قحط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھہ برس کی ہوئی عبدالمطلب کا وفات ہوا اور اُنکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرتے وقت اپنے فرزند ابوطالب کو جو حضرت کے سگے چچا تھے عبداللہ مین اور اُن مین بہت اُلفت تھی کفیل حضرت کا کئے تو ابوطالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت محافظت کرتے اور حضرت آئے بغیر کھانا نہ کھاتے اور اپنے سے جدا نہین کرتے اور ایک بار عرب کے ملک مین قحط ہوا قریش ابوطالب سے مینہہ کی التجا کئے ابوطالب مینہہ مانگنے نکلے اُنکے گرد قریش کے لڑکے تھے اور اُن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کے سا چمک رہے تھے ابوطالب حضرت کو پشت کعبے طرف کر کر مینہہ مانگنے واسطے اشارہ کئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمان طرف اپنی اُنگلی سے اشارہ کئے تو آسمان پر کچھہ ابر نتھا سو یکایک ابر کے ٹکڑیان جمع ہو کے اسقدر مینہہ برسا کہ ندیان نالے بھر گئے اور ابوطالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک قصیدہ کہے چنانچہ اُسمین کی ایک بیت یہہ ہی **بیت** وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ * ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ * یعنے گورے رنگ والا مینہہ مانگے جاتا ہی اُسکی ذات سے جو فریاد رس ہی یتیمون کا اور پناہ بیواؤنکے جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس کی ہوئی ابوطالب حضرت کو لیکے شام طرف تجارت کو نکلے بصری کے قریب پہنچے وہان ایک راہب تھا جسکا نام بحیرا اور زہد و تقوی سے ممتاز و موصوف اور نصاری کے علما مین مشہور و معروف تھا اور شہر کے باہر ایک گرجی مین رہتا تھا قریش کا قافلہ جب وہان پہنچا تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا اُن پر سایہ کیا ہی جب حضرت درخت پاس تشریف رکھے تو وہ ابر کا ٹکڑا حضرت پر سایہ کیا ہی بحیرا یہہ دیکھ کے کہا یہہ رسول ہی رب العالمین کا اسکو بھیجیگا اللہ تعالی رحمۃ للعالمین قریش کے بوڈھے اُسکو پوچھے کہ تو کیسا سمجھا تو کہا جب تم سب گھاٹھہ پر چڑھے اُن نے کسی درخت پر یا پتھر پر نہین گذرا جو وے اُسکو سجدہ نہین کئے اور یہہ چیزین بجز نبی کے دوسرے کو سجدہ نہین کرتے اور

دیکھو ابر کا ٹکڑا اسپر سایہ کیا ہی اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہی اُسکے شانے پر اور حضرت کو
تکنے لگا اور مہر نبوت کو دیکھا اور ابوطالب کو قسمین دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ رومیان
اگر اسکو دیکھین تو قتل کرینگے یہی گفتگو تھی کہ نو شخص روم سے آئے بحیرا اُنسے پوچھا کہ تم کسواسطے آئے
وے کہے پادریان کہے ہین کہ اس مہینے مین نبی نکلنے والا ہی سو ہر طرف لوگ کو روانہ کئے اور ہمکو اس
طرف بھجوائے بحیرا کہا اللہ تعالی جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اُسکو پھیر سکتا ہی اور حضرت کی نبوت
بدلائل اُن پاس ثابت کیا اور بولا توریت انجیل زبور مین ایک نبی کا آنا ضرور ہی کر کر جو ہی سو وہ
یہی نبی ہی اور اُنکو پھیر دیا اور ابوطالب کو جتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاری سے محافظت کرو
کیونکہ یہہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگا اور اسکو شام کے ملک طرف
مت لیجاؤ یہود اُسکے بہت دشمن ہین پھر ابوطالب اپنا اسباب بصرے مین فروخت کر کر مکے کو آئے
جب سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس سال کی ہوئی تجارت کے واسطے شام
طرف روانہ ہوئے سبب روانگی کا یہہ ہوا کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ چاہی کہ کسی امین پاس اپنا مال
تجارت واسطے دیوے اور قریش مین کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نتھا اور سب حضرت کو محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا
مال تجارت واسطے لیجاؤ منافع حاصل ہووے تم اُس سے جسقدر چاہتے ہو سو لیو حضرت قبول فرما
کے شام طرف روانہ ہوئے خدیجہ اپنا ایک غلام جسکا نام مَیسَرہ اور اپنا ایک قرابتی جسکا نام خُزَیمہ
تھا حضرت کی خدمت واسطے ہمراہ کی جب بصرے کو پہنچے ایک گیرجے کے قریب درخت کے نیچے
بیٹھے وہ درخت خشک اور بے برگ تھا بمجرد حضرت بیٹھنے کے سبز اور بار دار ہوگیا اُس گیرجے مین
ایک راہب تھا اسکا نام نسطورا یہہ حال مشاہدہ کرکے حضرت پاس آیا اور کہا اس درخت
کے نیچے بیٹھا سو نبی ہی اور حضرت کو لات و عزی کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہی حضرت خفا
ہوکے فرمائے میرے پاس مت آ کہ ان بتون کا نام لینا مجھے خوش نہین لگتا اور حضرت کی آنکھون
کی سرخی دیکھ کے میسرہ سے پوچھا کیا یہہ سرخی کچھ مرض کے سبب ہی میسرہ کہا نہین بلکہ اُسکی پیدائش سے

ہی پھر نسطورا کے ہاتھہ مین ایک کتاب تھی سو اسمین دیکھتا تھا اور کہتا تھا قسم ہی اُسکی جو عیسی پر انجیل نازل کیا کہ یہہ وہی نبی ہی القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس سب بصرے مین فروخت کیئے تو اسمین بہت سا نفع حاصل ہوا جب مکے مین آئے خدیجہ دوپہر کے وقت بالاخانی پر عورتون کے ساتھہ بیٹھی تھی سو دیکھی کہ حضرت تشریف لاتے ہین اور حضرت کے سر مبارک پر دو پرندے سایہ کیئے ہین اور میسرہ بھی حضرت کے خرق عادات اور کرامات جو راہ مین مشاہدہ کیا تھا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوئی کہ اس شمع شبستان رسالت سے اپنا گھر روشن ہووے اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناوے اور وہ بی بی بہت ہشیار تھی اور قریش مین حسب و نسب اُسکا مشہور تھا اور مال و متاع بھی بہت سا رکھتی تھی اور قریش کے اکثر اشراف اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے واسطے پیام کیئے تو کسی کو قبول نہین کرتی سو کسی عورت کو حضرت کی مرضی دریافت کرنے بھیجی وہ عورت آکے حضرت سے استمزاج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین شادی واسطے کچھہ ساز و سامان نہین رکھتا ہون وہ عورت کہی اگر کوئی اشراف کی لڑکی مال و جمال مین ممتاز رہے اور شادیکا سب سامان اپنے طرف سے مہیا کر دیوے تو آپ کو قبول ہی حضرت فرمائے ویسی کون ہی وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہی اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین اُسکی نسبت مقرر کرواتی ہون حضرت اُسکو اجازت دیئے اُن نے آکے یہہ خوشخبری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اُسکو بہت غنیمت جان کے اپنے والیون کو اطلاع کی پھر قریش کے تمام اشراف جمع ہوئے اور ابو طالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو بیٹا اسد کا نکاح کر دیا اور مہر مین بیس اونٹ باندھے اسوقت عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب عمر شریف پینتیس برس کی ہوئی قریش کعبے کو جو ضایع ہوا تھا نئے سر سے بنائے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے پتھرون کو اٹھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُٹھانے مین شریک ہوئے قریش اپنی عادت کے موافق کام کے وقت جیسا لنگ کھاندے پر ڈالتے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس شفقت کی راہ

سے کہی کہ تم بھی لنگ نکالو حضرت لنگ نکالنے کا ارادہ کئے کہ اسمین بیہوش ہوکے گر گئے جب
ہوش مین آئے کہنے لگے لنگ دیو لنگ دیو اور فرمائے اپنے کو غیب سے ندا ہوئی کہ تیری شرمگاہ
ڈھانپ پھر اسکے بعد کبھی شرمگاہ حضرت کی ظاہر نہوئی جب کعبہ تیار ہوا حجر اسود رکھنے واسطے
قریش جھگڑا شروع کئے ہر شخص چاہتا کہ آپ ہی رکھے اور قریب تھا کہ آپس مین تلوار چلے آخر سب
مقرر کئے کہ حرم کے دروازے سے جو پہلے آتا ہی سو اُسکو حکم کرنا پھر پہلے جو آئے سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تھے سب دیکھ کے کہنے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی ہوئے حضرت اپنی
چادر بچھاکے حجر اسود کو اُسپر رکھ کے فرمائے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص آتا اور اس چادر کا پلو پکڑ کے
اُٹھانا پھر سب ویسا ہی پکڑ کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُسکو اُٹھا کے
مقام پر لگا دئے جب ایام نبوت کے قریب پہنچے حضرت کو لوگون سے گوشہ اختیار کرنا خوش
آیا سو حرا کے پہاڑ پر جو جبل نور کرکے اب مشہور ہی جاکے عبادت الٰہی مین مشغول ہوتے اور اپنے ساتھ
توشہ لیجاکے اکثر وہان رہتے اور خوابان بہت ہی بہتر اور راست حضرت کو پڑنے لگے جب عمر شریف
چالیس برس کی ہوئی آٹھوین کو ربیع الاول کی دوشنبے کے روز حضرت پاس فرشتہ یعنے جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حضرت کو رسالت کی خوش خبری دی اور پڑھو کر کہے حضرت فرمائے مین پڑھنے نہین
جانتا جبرئیل حضرت کو پکڑ کے دابے اور کہے پڑھ حضرت فرمائے مین پڑھنے نہین جانتا پھر اول سے
زیادہ قوت سے دابے او چھوڑ کے کہے پڑھ حضرت فرمائے مین پڑھنے نہین جانتا پھر اور قوت
سے دابے اور کہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنے پڑھ اپنے رب کے نام
سے جسنے بنایا آدمی لہو کے پھٹکے سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہی جسنے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی
کو جو نہین جانتا تھا۔ بعضے روایات مین آیا ہی جبرئیل علیہ السلام ایک کتاب نکالے جو بہشت کے
حریر پر لکھی ہوئی تھی اور اُسمین موتی اور یاقوت کا کام کیا ہوا تھا اور حضرت کو کہے پڑھ سو
حضرت نے فرمائے مین پڑھنے نہین جانتا پھر جبرئیل حضرت کو دابے اور پڑھائے غرض جبرئیل پڑھاکے

گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے اُٹھ کے اپنے دولت سرا کا قصد کئے
توراہ مین کسی جھاڑ یا پتھر پر گذرے تو وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ کہتا تھا اور حضرت کا
دل ہیبت سے دھڑکتا تھا اور محل مین آئے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي یعنے مجھ پر کپڑا
اڑھاؤ تو حضرت پر کپڑے اُڑھائے جب تسکین ہوئی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اپنا احوال بیان
فرمائے کہے کہ مجھے اندیشہ ہی کہ میری جان پر کیا آفت آتی ہی بی بی خدیجہ کہی اندیشہ مت کرو اللہ تعالی
تم کو آفت مین نہ ڈالیگا اور اللہ تعالی تمھارے ساتھ بجز نیکی کے اور کچھ نکریگا کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور
عیال کا بار اُٹھاتے ہو اور کسب کرتے ہو اور مہمانون کی ضیافت کرتے ہو اور حق کے کامون پر لوگون
کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو جگہہ دیتے ہو اور راست بات کہتے ہو اور امانت مین خیانت نہین کرتے
ہو اور عاجزونکی دستگیری کرتے ہو اور فقیرونکے ساتھ نیکی اور لوگون کے ساتھ خوش خلقی کرتے ہو
پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل پاس لیگئی وَرَقَہ جاہلیت کے رسوم ترک کر کر
دین نصرانی مین آیا تھا اور انجیل پڑھا کرتا تھا اور اسکو عربی مین ترجمہ کیا تھا اور بہت بوڈھا تھا
سو اسکو کہی تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے احوال دریافت کیا حضرت اپنا ماجرا بیان
فرمائے ورقہ بولا یہہ وہ ناموس ہی جو موسی پر نازل ہوئی اور عیسی جو ایک نبی آویگا کر کر بشارت
دیئے تھے سو وہ یہی ہی کاش مین زندہ رہتا اسوقت جو تیری قوم تجھے نکالدیگی تو تیری بڑی تائید
کرتا حضرت پوچھے کیا وے مجھے نکالدینگے ورقہ کہا کوئی نہ لایا وہ جو تو لایا مگر اُسکے لوگ دشمن
ہوئے اور ایذا پہنچائے یعنے سنت آلہی جاری ہی کہ جو پیغمبر ہوتا ہی تو اُسکو قوم ایذا دیتے ہین پھر
چند روز کے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے مین فترت یعنے تاخیر ہوئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا غم ہوا یہان تک کہ کئی بار پہاڑ پر گئے اور ارادہ کئے کہ اپنے تئین وہان
سے گرا کر ہلاک کرلین لیکن جب وہ ارادہ کرتے تو جبرئیل ظاہر ہوکے کہتے یا محمد تو سچا اللہ کا رسول
ہی پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور الٹے آتے۔ ابن اسحق کہتا ہی کہ فترت وحی تین سال تک تھی
اسکے بعد دم بدم آنا شروع ہوئی روایت کئے ہین بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے کہ بعد فترت کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تھے کہ آسمان طرف سے آواز آئی
حضرت سر اُٹھاکے دیکھے تو وہی فرشتہ جو حرا مین آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر
معلق بیٹھا ہی حضرت گھبراہٹ سے گھر مین تشریف لائے اور فرمائے زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي
تو حضرت پر چادر اُڑہائے پھر یہہ آیتین اُترین يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنے اے لحاف مین لپیٹے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول
اور اپنے کپڑے پاک کر اور کھڑی کو چھوڑ دے اسکے بعد وحی پی درپی آنا شروع ہوئی اور اللہ تعالے
حضرت پر نماز فرض کیا صبح کو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبرئیل بہت ہی خوش صورت سے آکے
حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالی تجھے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ تو ہمارا رسول ہی جن و انس طرف
سو اُنکو دعوت کرتا مانے کہ کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے پھر جبرئیل اپنا پاؤن زمین پر مارے وہان
سے پانی کا چشمہ جاری ہوا جبرئیل اس سے وضو کر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھائے
اور نماز پڑھکے حضرت کو نماز کی تعلیم کئے اور اول حضرت پر ایمان لائے سو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
تھی اُنکے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہین ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پرورش پاتے تھے اُنکے بعد زید بن حارث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی فرزند
تھے ایمان لائے اُنکے بعد ابو بکر صدیق اور اُنکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام
آشکارا کئے اور لوگون کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ اُنھی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور
زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انھون
کے بعد عبد اللہ بن مسعود اور ابو عبیدة بن الجراح اور ارقم بن ابی الارقم اور ابو سلمہ بن عبد الاسد
اور عثمان بن مظعون اور اُنکے دو بھائی قدامہ اور عبد اللہ بن مظعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن
زید اور فاطمہ بنت الخطاب اور چند شخص غرض تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مخفی دعوت کرتے تھے بعد یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ
یعنے پھر کھول کر سنا دے جو تجکو حکم ہوا اور دھیان نکر شرک والونکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہین ہوتے تھے چوتھے سال نبی صلی
اللہ علیہ وسلم بتون کی مذمت اور انکی عبادت کرنیوالونکی حماقت بیان فرمانے لگے قریش یہہ سنکے
حضرت سے مخالفت شروع کئے اور ایذا کے درپی ہوئے اور مسلمانونکو عذاب دینا شروع کئے اور
ابوطالب حضرت کی حمایت مین آئے تو بنی ہاشم مین اور قریش مین عداوت ہوگئی اور بنی ہاشم
اور بنی مطلب سارے حضرت کی تائید مین تھے مگر ابولہب حضرت کا چچا دشمنون کے ساتھہ موافقت
کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ پاس جاکے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت کرو اور
اسکا شریک نہ ٹھہراؤ تو ابولہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ ای لوگو یہہ تمکو اپنے آبا کا دین چھوڑوا
کر کرکہتا ہی سو اُسکے نزدیک مت آؤ اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضے کاہن اور بعضے جادوگر ٹھہرانے
جب حج کا موسم قریب آیا تب قریش جمع ہوکے مشورت کئے کہ اب عرب کے قبائل اطراف سے جمع ہونگے
اور اس شخص کا چرچا لوگو مین ہوگا تو البتہ لوگ اُس پاس آوینگے اور اسکا کلام سنکر البتہ معتقد ہونگے چاہیے
سب اتفاق سے اُسپر ایک عیب لگادین تا کوئی اُسکے نزدیک نہ پھٹکین تو بعضے کہے اُسکو کاہن ہی
بولنا ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی سن والا اور بہت عاقل تھا سو بولا ہم بہت کاہنونکو دیکھے ہین مگر
اسکا کلام کاہنون کے سجع وغیرہ سے کچھہ نسبت نہین رکھتا اگر لوگ سنینگے تو تمکو جھوٹے ٹھہرا وینگے اور
بعضے کہے اسکو دیوانہ بولنا ولید کہا ہم جانتے ہین کہ وہ دیوانہ نہین اسکا حال دریافت کریتو جنون کے
سا کچھہ نہین پائے جاتا ہی اور بعضے کہے اُسکو شاعر کہنا ولید بولا ہمکو شعر کے بہت اقسام معلوم ہین
لیکن اسکا کلام شعر سے کچھہ مناسبت نہین رکھتا اور بعضے کہے اسکو ساحر کہنا ولید بولا تان اسکی پاکی
ولطافت سحر سے باہر ہی اور وہ جو کلام لاتا ہی سو اسمین ایک حلاوت اور رونق ہی اور اس
کلام کو دلونمین ایسی بڑی تاثیر ہی کہ باپ بیٹے مین اور بہن بھائی مین اور عورت مرد مین جدائی ڈالتا
ہی اسلئے اسکو ساحر کہین تو ممکن ہی پھر تو سب یکجھٹے ہوکر تمام قبیلون مین مشہور کئے کہ وہ ساحر
ہی غرض کفار حضرت کے اور مسلمانون کے درپی ہوئے چنانچہ ایک بار عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ
علیہ حضرت کے گلے مین کپڑا ڈالکے گلا دبا یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آکے اسکو دفع کئے اور ایکبار

اونٹ کا پوٹھالا کے حضرت سجدے مین جاتے ہی پیٹھہ پر رکھ دیئے اور فقرا ضعفا جو ایمان لائے تھے
انکو لوہے کے بکتر پہنا کے دہوپ مین ڈالتے اور بلال کو دھوپ مین ڈالکر گرم پتھر اُنکے سینے پر رکھتے
اور اُنکو جانور کے پوست مین ڈالکر اوپر سے کوٹتے اور بلال اَحَدٌ اَحَدٌ یعنے اللہ ایک ہی ہی کرکر پکارتے
اور عمّار اور انکے باپ یاسر اور اُنکی ماں سُمَیّہ کو اقسام کا عذاب دیتے یہانتک کہ سُمَیّہ اور یاسر کو
جان سے مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ طلب کئے سو حضرت اپنی انگلی سے
اسکے طرف اشارہ کئے تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا یہہ معجزہ اور اُسکے سوائے دوسرے معجزون کے
بیان مین انشاءاللہ ہم ذکر کرینگے **پانچوین سال** بعثت کے ایذا از حد زیادہ ہوی اس لئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم کئے کہ حبش طرف ہجرت کرین بموجب حکم کے رجب کے مہینے مین گیارہ
بارہ مرد اور چار یا پانچ عورت حبش طرف روانہ ہوے سبسے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی رقیہ کو
لیکے روانہ ہوے حبش کا پادشاہ مسلمانون کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش مین مشہور ہوا کہ
مسلمانون مین اور کفار قریش مین صلح ہوا ہی یہہ کیفیت سنکے حبش سے پھر مکے کو آئے تو دیکھے کہ
وہ خبر غلط تھی پھر دوسرے بار حبش کو ہجرت کئے تو اور بھی بہت سے مسلمان ہجرت کئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کئے تک جو مسلمان مکے مین ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا
چھٹوین سال بعثت کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا **رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم** کے ایمان لائے اُنکی قوت و شجاعت مشہور تھی اسلئے قریش کو بہت سی ہیبت ہوئی چنانچہ ابوجہل
لعین کے سر پر کمان سے مارکے اُسکا سر پھوڑے بعد تین دن کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام
لائے اُنکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پورے ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کفر کی حالت مین بھی کبھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ایذا نہین پہنچائے ایک روز ابوجہل کہا ای قریش محمد تمھارے خدایون کو
بدبولتا ہی اور ہمکو احمق بنایا ہی اور ہمارے بزرگون کو دوزخ مین جاوینگے کہہ رہا ہی جو شخص محمد کو مارے
تو مین اُسکو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ سونا دونگا یہہ سنکے عمر تلوار لیکے چلدئے ایک شخص بنی زہرہ کے قبیلے
والا راہ مین ملکے بولا ای عمر تو کہان جاتا ہی عمر بولے مین محمد کو مارنے جاتا ہون وہ کہا پھر تو بنی

ہاشم اور بنی زہرہ کے ہاتھہ سے کیسا بچیگا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہی اور اپنا دین چھوڑ دیا
ہی وہ شخص کہا تیرے بہنوئی اور بہن بھی صابی ہوے اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصّے سے
اپنی بہن کے یہان چلدیے راہ مین ایک گائی ذبح کرتے تھے سو اُسکو دیکھنے کیواسطے کھڑے ہوئے تو اُسکے
پیٹ مین سے یہہ آواز آئی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو کر کے جو کہتا ہی سو بہتر بات
ہی عمر وہان سے ایک بکریون کے منڈے پر گذرے ہاتف سے آواز آئی کہ ای جسیم لوگو تم خفیف العقل
کیا واسطے ہوئے احکام کو بتون طرف کیون نسبت کرتے ہو مین دیکھتا ہون تو تم جانور ہی کیا مین رو برو
دیکھتا ہون سو تم نہین دیکھتے دیکھو نور چمک رہا ہی اور تاریکی کو دور کر رہا ہی کیا عمدہ پیشوا ہی جو کفر کے بعد اسلام اور صلہ رحم کو لایا
عمر کہے واللّٰہ یہہ مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمار کر کر ایک بت تھا سو وہان گئے اُسکے پیٹ مین سے یہہ آواز
آئی شعر ؎ تُرِكَ الضِّمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ وَحْدَهٗ ؎ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ؎ یعنے متروک
ہوا ضمار جو وہی معبود بنا تھا بعد نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھہ اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ
وَالْهُدٰى ؎ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِيْ مقرر وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم
کے بیٹے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہی سَيَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الضِّمَارَ وَمِثْلَهٗ ؎ لَيْتَ
الضِّمَارُ وَمِثْلُهٗ لَمْ يُعْبَدِ ؎ اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تھا ضمار اور اُسکے امثال کو کاش ضمار
اور اُسکے مثل عبادت نکئے جاتے فَاصْبِرْ اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّكَ اٰمِنٌ ؎ يَاْتِيْكَ عِزٌّ
غَيْرُ عِزِّ بَنِيْ عَدِيْ ؎ سو تو صبر ای ابو حفص کیونکہ تو ایمان لانیوالا ہی ملیگی تجھکو عزت بنی عدی
کی عزت کے سوا لَا تَعْجَلَنَّ فَاَنْتَ نَاصِرُ دِيْنِهٖ ؎ حَقًّا يَقِيْنًا بِاللِّسَانِ وَبِالْيَدِ ؎ تو جلدی
مت کر کیونکہ تو اُسکے دین کو مدد کرنیوالا ہی بیشک یقیناً زبان سے اور ہاتھہ سے عمر یہہ سنکر کہے واللّٰہ
میرا ہی ارادہ کیا ہی پھر اپنی بہن کے یہان آئے اُسکے گھر مین خباب بن الارت رضی اللّٰہ عنہ طٰہٰ کا سورہ
پڑھتے تھے سو عمر کا آواز سنکے چھپ گئے عمر گھر مین آ کے کہے یہان کچھہ آواز آتی تھی سو کیا تھا کہے ہم
باتان کر رہے تھے عمر کہے شاید تم صابی ہوئے انکے بہنوئی سعد بن زید کہے ای عمر اگر تیرے دین کے
سوا سے حق اور دین ہو تو عمر خفا ہو کے اُنکو مارے عمر کی بہن چھڑانے آئی تو اُنکو بھی مارے اُنکا سر

پھوٹ کے خون جاری ہوا انھون رونے لگے اور خفگی سے کہے ہان ہم مسلمان ہوے اب تو کیا کرتا ہی
سو کر پھر عمر کا غصہ کچھ تسکین پایا پلنگ پر جاکے بیٹھے دیکھے وہان ایک جزو دھرا ہوا ہی اُسکو لیکے
دیکھنا چاہے اُنکی بہن کہی تو کافر اور ناپاک ہی اس کتاب کو نہ چھینا مگر پاک آدمی پھر عمر وضو کرکر
آئے اُسمین طٰہ کا سورہ لکھا ہوا تھا سو پڑھنے لگے جب اس آیت کو پہنچے إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي یعنے مقرر مین اللہ ہون کسی کی بندگی نہین سوا سے
میرے بندگی کر اور نماز کھڑے کر میری یاد کو تب عمر کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کسی کی بندگی نہین
سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون محمد بندے ہین اُسکے اور رسول بعد کہے محمد کہان ہی سو مجھے بتاؤ خباب
جو پوشیدہ تھے نکل کے کہے ای عمر مین تجھے بشارت دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پنجشنبے کے شب کو دعا مانگے کہ یا اللہ دین کو قوت دے عمر بن الخطاب سے یا ابوجہل بن ہشام سے سو مین سمجھتا ہون
کہ وہ دعا تیرے حق مین مقبول ہوئی پھر عمر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کئے عمر اپنا
ایمان ظاہر کئے اور مسلمان خوشی سے تکبیر کہے عمر وہان سے نکل کے لوگون کو کہنے لگے کہ مین مسلمان ہوا تو لوگ
اُنکو مارنے لگے اُنھون بھی لوگون کو مارتے تھے آخر سب پر عمر غالب آئے اور لوگ اُنکا خیال چھوڑے
ساتوین سال قریش دیکھے کہ حمزہ اور عمر اسلام لانے سے دین کو قوت ہوئی سو حضرت کو قتل کرنا چاہے
ابو طالب کا ایک شعب یعنے ڈرا تھا سو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیجا چھوڑے اور
تمام بنی ہاشم و بنی مطلب کو وہان جمع کئے کفار قریش یہہ دیکھ کے آپس مین ایک عہدنامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور بنی
مطلب مین کوئی نکاح نکرنا اور اُنکے ساتھ خرید و فروخت وغیرہ نکرنا اور ان سے مصالحت نکرنا جب تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کرین اور محرم کے غرّے کو یہہ عہدنامہ لکھ کے کعبے مین لٹکا دئے
تو دو برس تک نہایت انھون پر تکلیف تھی اور اُنکو کوئی چیز میسر نہین ہوتی تھی مگر چوری چھپی سے دسوین
سال قرابتدار بنی ہاشم اور بنی مطلب کے اُنکی تنگی دیکھ کے چاہے کہ وہ عہدنامہ توڑین پر مفسدان اُسکو نہ توڑنے
کر کر اصرار کرنے لگے غرض انمین نزاع ہوا ابوطالب کہے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اُس عہدنامہ
مین جو ظلم کے اور قطع رحم کے باتان تھے سو اُسکو دیمک کھا گئی ہی اور اللہ و رسول کے نام کو چھوڑ دئی اگر

محمد اس بات مین جھوٹا ہی تو اُسکو جو چاہئے سو کرو اگر سچا ہی تو اس عہدنامہ کو توڑ ڈالو پھر اس
عہدنامہ کو سب آکے دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے تھے ویسا ہی دیمک چر گئی تھی
قریش شرمندے ہوئے با این ہمی ابوجہل اور اسکے تابعدار عہدنامہ نہ توڑنا کر کر بہت سعی کئے لیکن
دوسری جماعتان ہتھیار باندھکے بنو ہاشم و بنو مطلب کو شعب سے نکالے اُسکے چند روز کے بعد ابوطالب
کا وفات اور تین روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
ان دونون کے وفات سے بڑا غم ہوا پھر بعد تھوڑے دنون کے بی بی سَوْدَہ زمعہ کی بیٹی کو اور بی بی
عائشہ ابی بکر صدیق رضی کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن
حارث کو ہمراہ لیکے طایف کو تشریف لیگئے اور ایک مہینا وہان رہ کے ثقیف کے قبیلے کو اسلام
کی دعوت کئے وہ ایمان نہ لائے اور اُنکے نادانان پتھر مار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاؤن کو زخمی کئے تو حضرت وہان سے نکلے اور راہ مین بطن نخلہ کر کر ایک جگہہ تھی سو وہان
اُترے تو نصیبین کے جن آکے ایمان لائے گیارھوین سال حج کے ایام مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عقبے کے پاس کھڑے ہوکے لوگون کو دعوت کرتے تھے تو چند شخص خزرج
کے قبیلے والے مدینے کے باشندے حضرت پاس آئے حضرت انکو دعوت کئے اور قرآن پڑھکے سنائے
اور فرمائے اللہ تعالی مجھے رسالت دیکے بھیجا ہی اگر میری متابعت کروگے تو تمکو دنیا و آخرت کی
سعادت حاصل ہوگی وہ لوگ مدینے کے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان کی بعثت کا زمانہ قریب
ہی سو حضرت کا جمال باکمال مشاہدہ کر کر اور قرآن کا طور بشر کے کلام کے سا نہین سمجھ کر باہدیگر مشورت
کئے اور کہے اللہ کی سوگند یہہ وہی پیغمبر ہی جو یہود کہا کرتے تھے بہتر ہی کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے
ہم پر سبقت نکرین سو ایمان سے مشرف ہوکے حضرت کی بیعت کئے اور وے یے چھے شخص تھے اسعد
بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن
عبداللہ بن رباب اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہین یعنے عقبے کی پہلی بیعت بارھوین
سال ربیع الاول کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اسکا خلاصہ یہہ ہی

کہ حضرت بیت اللہ پاس آرام کرتے تھے جبرئیل آئے اور حضرت کو ہشیار کرکر شکم چیرے اور دل نکال کر دھوئے اور ایمان وحکمت بھردے پھر اُسکے مکان پر رکھکے شکم کو درست کئے اور ایک سفید جانور خچر سے کوتاہ اور گدھے سے بلند اور ایک قدم مین نظر کی دوڑ کی مسافت طے کرنیوالا جسکو براق کہتے ہین لاکے حضرت کو اُسپر بیٹھا کے بیت المقدس کو لیگئے اور جس حلقے سے کہ انبیا بُراق کو باندھا کرتے تھے وہین باندھے اور مسجد مین جاکے دو رکعت نماز پڑھے بعد جبرئیل ع دو ظرف حاضر کئے ایک مین شراب تھی اور ایک مین دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کا برتن لیلئے تو جبرئیل ع کہے تم فطرت یعنے دین کو اختیار کئے اگر شراب لیتے تو تمہاری اُمّت گمراہ ہوتی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آسمان طرف لیگئے اور دروازہ کھلانا چاہے دربان پوچھا تو کون ہی کہے جبرئیل ہون پوچھا تیرے ساتھ کون ہی کہے محمد ہی پوچھا کیا اُنکو بلائے ہین کہے ہان تب دروازہ کھولا دیکھے کہ وہان آدم علیہ السلام ہین جبرئیل کہے یہہ تمہارا باپ آدم ہی اس پر سلام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کئے آدم سلام کا جواب دئے اور مرحبا کہے اور دعائین دئے پھر دوسرے آسمان پر لیگئے وہان کے دربان بھی ویساہی سوال وجواب کئے اور ہر آسمان پر جاتے تو دربانون سے ویساہی سوال وجواب ہوتا تھا اور ہر آسمان پر وہان کے مقیم پیغمبر سے ملکے سلام کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور مرحبا کہتے اور دعا کرتے تھے چنانچہ دوسرے آسمان پر عیسیٰ مریم کے فرزند اور یحییٰ زکریا کے فرزند علیہم السلام اور وے دونون خلیرے بھائیان ہوتے ہین اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام اور شطرِ حُسن یعنے آدھا حسن عطا کئے گئے تھے اور چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام جب موسیٰ علیہ السلام حضرت کو دیکھے تو روے ندا آئی ای موسیٰ کیا واسطے روتا ہی کہے ای رب اس لڑکے کو تو میرے بعد بھیجا سو میری اُمت سے اُسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت مین جاوینگے اور ساتھوین آسمان پر ابراہیم علیہ السلام اپنی پیٹھہ بیت المعمور کو لگائے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہی جسمین ہر روز ستّر ہزار فرشتے عبادت واسطے جاتے ہین اور نکلے بعد پھر وے نہین جاتے پھر وہان سے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لیگئے وہ بیر کا درخت ہی اُسکے پتے ہاتھی کے کان کے مانند ہین اُسکے پھل ہجر کے قلتے کے برابر اور وہان سے چار ندیان نکلین ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین بہتی ہین ایک تو نیل دوسری فرات اور وہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر الٰہی سے وہ چیز ڈھانپ لئی جسکا بیان نہین ہوسکتا اور جبرئیل کا مقام اسی جای پر تمام ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر پہنچے جو وہان قلمون سے لکھنے کی آواز آتی تھی اور اللہ تعالیٰ حضرتؐ سے جو جو باتان وحی کرنا تھا سو کیا اور حضرتؐ پر اور اُنکی اُمت پر پچاس نماز رات دن مین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پھر کے جب موسیٰ علیہ السلام پاس پہنچے موسیٰ حضرتؐ سے سوال کئے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری اُمت پر کیا فرض کیا حضرتؐ فرمائے رات دن مین پچاس نماز موسیٰ علیہ السلام کہے اللہ تعالیٰ پاس جاکے تخفیف چاہو تمھاری اُمت اتنی نمازونکی طاقت نہ رکھیگی اور مین بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے گئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف چاہے تو پانچ نماز کم کیا جب موسیٰ پاس آئے تو کہے اور تخفیف چاہو پھر حضرت جاکے تخفیف چاہے تو پھر پانچ نماز کم کیا پھر موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ کہے اور تخفیف چاہو غرض موسیٰ پاس بار بار آتے اور اُنکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہانتک کہ پانچ نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالیٰ فرمایا یا محمد ہر روز رات دن مین پانچ نماز ہین ہر نماز کو دس نماز کا ثواب ہی پس ثواب کے رو سے پچاس نماز ہوئے پھر جب موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام کہے اور تخفیف چاہو رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے مین بہت بار جاکے تخفیف چاہا اب مجھے جانیکو شرم آتی ہی مین ان نمازون پر راضی ہون اور اُنکو قبول کیا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کہہ کے چلے تو منادی آواز دیا میرے فرض کو جاری کر چکا اور میرے بندون پر تخفیف کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرا مین تشریف لائے اور صبح ہوئی حضرتؐ متفکر ہوے کہ یہہ کیفیت لوگون کو کہون تو جھٹلا لینگے اور کنارے جاکے مغموم بیٹھ رہے اسمین ابوجہل آیا اور مسخری سے پوچھا کیا کچھ تازی خبر ہی سو حضرتؐ یہہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جاکے پھر اب یہان موجود ہی تب حضرت فرمائے ہان وہ بولا

تیری قوم کو بلاتا ہون اُنکے روبرو تو یہہ قصہ کہیگا حضرت فرمائے البتہ کہونگا اُس شقی نے پکارا کہ اے کعب بن لوی کی اولاد جلد آؤ سو سب جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمائے کوئی تو مسخری سے تھالیان بجانے لگا اور کسی نے تعجب سے سر پر ہاتھ رکھا اور بعضے بولے وہان کے مسجد کا نقشہ بیان کرو اور اُسکو دروازے کتنے ہین سو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو گئے سو وقت دروازے وغیرہ سوجھنا اور مسجد کا نقشہ دیکھنا اتفاق نہوا تھا متحیر ہوے اس مین جبرئیل علیہ السلام مسجد اقصی کو حضرت کے روبرو لاکے رکھدے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو دیکھے تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان کیا ہے اور بعضے کافران کہے ہمارا قافلہ کہان تھا سو بیان کر حضرت فرمائے وہ قافلہ فلانے مقام مین تھا اناج لے آتے ہین اور اُنکے ساتھ ایک اونٹ پر دو خرجی ہین ایک سفید ایک سیاہ اور مین جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹان مجھے دیکھکے چمکے اور حلقہ بن گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور ایک اونٹ گم ہوا تھا سو اُسکو فلانا شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور مین قافلے کے لوگونکو سلام کیا سو وے کہنے لگے یہہ آواز محمد کی ہی پھر قریش اُس قافلے کے منتظر تھے کہ وہ قافلہ پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے تھے قافلے کے لوگ ویسا ہی خبر دئے اور جب کیفیت معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پہنچی انھون بولے محمد جو کہے سو سچ ہے اُس روز سے اُنکا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ مین مدینے سے بارہ شخص آئے سو اُنمین پانچ شخص سال گذشتہ کے آئے ہوئے تھے جناب ابو امامہ اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث جسکو عوف بن عفرا بھی کہتے ہین اور رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور نئے سات شخص معاذ بن عفرا اور ذکوان بن عبد قیس اور عبادہ بن صامت اور ابو عبد الرحمن بن زید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور ابو الہیثم بن التیہان اور عویم بن ساعدہ حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوئے اور اُس بیعت کو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کی تعلیم کو مصعب بن عمیر کے تئین روانہ کئے انھون نے مدینے کو پہنچکے چالیس آدمی کے ساتھ جمعہ کی

نماز پڑھے اور مدینے والوان کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے ایک روز اسعد بن زرارہ مصعب کو اپنے
ساتھہ لیکے بنی عبد الاشہل کے ایک باغ مین جاکے بیٹھے اور تلاوت قران شروع کئے سعد بن
معاذ جو اُسکے قبیلے کے سردار تھے اور ہنوز ایمان سے مشرف نہین ہوئے تھے آپ نے پہنچے اُسید بن
حضیر کو کہے یہہ شخص ہمارے باغ مین آکے لوگون کو بگاڑتا ہی تو جاکے منع کر میرا خلیرا بھائی اسعد
بن زرارہ اسکے ساتھہ ہونیکے باعث مین منع نہین کر سکتا اُسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ
کرنے لگے مصعب کہے تم ذرا بیٹھہ کے میری بات سنو اگر بہتر ہی تو قبول کرو نہین تو مجھے منع کرو
اُسید کہے تو راہ کی بات بولا پھر اپنا حربہ گاڑکے بیٹھے مصعب قرآن کے آیتان پڑھکے سنائے اُسید
کہے یہہ بہت نیک بات ہی پھر اسلام لاکے اپنی قوم کے پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے مین جاکے
اس شخص کا احوال دریافت کیا تو کچھہ خراب بات نہین کہتا ہی با این مین اسکو منع کیا ہون لیکن
بنی حارث اسعد بن زرارہ کو مارنا چاہتے ہین سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور اُنکے پاس جاکے
غصہ کرنے لگے مصعب کہے مین جو کہتا ہون سو اسکو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو
قبول کرو نہین تو تمکو جو مناسب معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پھر اپنا حربہ گاڑکے
بیٹھے اور مصعب شروع کئے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حٰمٓ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا
لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ وَاِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِيٌّ حَكِيۡمٌ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ
قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِيٍّ [illegible]
کی کہ ہمنے رکھا اُسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو اور یہہ بڑی کتاب مین ہم پاس ہی اونچا محکم
کیا پھر دینگے ہم تمہاری طرف سے نصیحت موڑکر اُس سے کہ تم ہو لوگ حق پر نہین رہتے اور بہت
بھیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین پھر سعد یہہ سنتے ہی اسلام لائے اور اپنی قوم پاس آکے کہے ای بنی
عبد الاشہل مین تمہارے مین کیسا ہون کہے تم ہمارے سردار ہو اور بڑے عقلمند اور ہوشیار
سعد کہے تمہارے مردون اور عورتون سے بات کرنا مجھہ پر حرام ہی جب تک تم اللہ پر اور اُسکے
رسول پر ایمان نہ لاؤگے پھر مغرب نہین ہوئی تک بنی عبد الاشہل کے سب مرد و زن اسلام سے

مشرف ہوئے مگر ایک شخص عمرو بن ثابت بن وقش اُسوقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ کے روز ایمان
لا کے شہید ہوئے پھر مصعب اسعد بن زرارہ کے یہان رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تھے اکثر لوگ
مدینے کے جنھون کو اوس اور خزرج کہتے ہین ایمان سے مشرف ہوئے اور کوئی گھر خالی نہ رہا جس مین چند
مرد و عورت مسلمان نہ ہوئے روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ کی کتاب مین کہ سعد بن معاذ
اسلام لانے کے چند روز کے آگے مکے مین ہاتف سے آواز آئی شعر فَاِنْ یُسْلِمِ السَّعْدَانِ یُصْبِحُ
مُحَمَّدٌ ؛ بِمَکَّۃَ لَا یَخْشٰی خِلَافَ مُخَالِفٍ ؛ یعنے اگر اسلام لاوین دونون سعد تو رہیگا محمد
مکے مین بے اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد سے قبیلہ سعد ہُذَیم کا جو قضاعہ مین تھا
اور قبیلہ سعد بن زید مناۃ کا جو تمیم مین تھا سو مراد ہی پھر ہاتف پکارا فَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ کُنْ
اَنْتَ نَاصِرًا ؛ وَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ ؛ یعنے ای سعد اوس کے
اور ای سعد جوانمرد خزرجون کے ہو تم مددگار اَجِیْبَا اِلَی دَاعِی الْھُدٰی وَتَمَنَّیَا ؛ عَلَی اللّٰہِ فِی
الْفِرْدَوْسِ مُنْیَۃَ عَارِفٍ ؛ قبول کرو تم ہدایت طرف بلانیوالے کو اور چاہو اللہ سے بہشت
کی نعمتون کو جیسا جاننے والا چاہتا ہی تیرھوین سال ماہ ذیحجہ مین مدینے کے ستّر آدمی سے
زیادہ حج کو آئے اور مصعب بھی اُنکے ہمراہ تھے اور تشریق کے راتون مین پہاڑ کے درے
مین عقبے کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرر ہوا پھر اُس شب کو
تمام مدینے والے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کو ہمراہ
لیکے وہان تشریف لیگئے اور عباس اُن ایام مین ایمان سے مشرف نہین ہوئے تھے لیکن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تھے پھر عباس مدینے والون کو کہے ای اوس و
خزرج محمد ہمارے قبیلے مین جو ہی سو تمکو معلوم ہی اور ہم آج تک اُسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے شہر مین
اپنی قوم مین عزت سے ہی اب وہ چاہتا ہی تمھارے ساتھ رہے ہرچند ہم اسکو منع کئے کہ تمھارے
ساتھی نہو پر وہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفاداری اور موافقت کرنا مصمم اور مستحکم ہی اور تم کو
اپنی ذات سے اعتماد ہی کہ جو جو وعدہ کرینگے سو وفا کرینگے تو بہتر ہی نہین تو ابھی کہدیوین تا آخر کو نپشیمان

نہووین اور ہمکو اپنا دشمن نکرلین انصار کہے تم جو بولے سو معلوم ہوا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سے جو عہد لینا منظور ہی سو لیوے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند آیت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالی کے طرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر ترغیب دئے بعد فرمائے مین تم سے عہد لیتا ہون کہ تم جیسا اپنی عورت بچونکی محافظت کرتے ہین ویسا ہی میری محافظت کرنا براء بن معرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑکر عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے سپاہگری چلی آتی ہی اور ہمارے جنگان شہرۂ آفاق ہین ہم آپکی محافظت ویسا ہی کرینگے اسمین ابو الہیثم بن التیہان کہے یا رسول اللہ ہمارے اور یہود مین دوستی و مصالحت ہی اب ہمکو تو اُن سے قطع دوستی اور مخالفت کرنا ضرور ہوگا پھر شاید آپ فتح و نصرت پائے بعد ہمکو چھوڑ کے اپنی قوم پاس جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے مین تمہارا ہون اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان اور تن کے ساتھ تن ہی زندگی تمہارے ساتھ ہی اور موت بھی تمہارے ساتھ تمسے جو جنگ کرین تو اُسکے ساتھ جنگ کرون اور جو صلح کرین تو اُنکے ساتھ صلح کرون القصہ انصار سب بیعت کئے اُس بیعت کو بیعت عقبۂ ثالثہ کہتے ہین اور حضرت اُنھون مین سے بارہ شخص کو قوم کا سردار بنائے جب بیعت تمام ہوئی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار اُنکے ہاتھ چابنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے مین تمہاری ہجرت گاہ کو خواب مین دیکھا ہون کہ خرمیکا بن ہی مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہی یا ہجر یکایک دیکھا تو وہ یثرب ہی یہہ سُنکے اکثر لوگ جو مکے مین تصدیع پاتے تھے یثرب کو یعنے مدینے کو ہجرت کئے کہتے ہین اول جو ہجرت کئے سو ابو سلمہ بن عبد الاسد جو حبش کو جاکے مکے کو آئے تھے اُنکے بعد عامر بن ربیعہ اور اُنکی عورت لیلی بعد عبد اللہ بن جحش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھپھیرے بھائی اپنے تمام لوگون سمیت پھر تو لوگونکے ٹکڑے کے ٹکڑیان جانے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس شخص کے ساتھ ہجرت کئے کہتے ہین کہ لوگ مکے سے جو نکلتے تھے تو مخفی نکلتے جب عمر رضی اللہ عنہ جانا چاہے تلوار باندھکر اور ہاتھ مین تیر کمان لیکر کعبے کا ساتھ بار طواف کئے اور

مقام ابراہیم پاس دو رکعت نماز پڑھے اور کہے کیا یہ لوگ ہین جو پتھرون کو اپنا خدا سمجھتے ہین اور کعبے کے گرد کفار بیٹھے تھے سو اُنکو کہے کہ جو چاہتا ہی کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت رانڈ ہو سو میرے مقابلے مین آوے کسیکو جرأت نہوئی کہ اُنکو کچھ کہین بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے مستعد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جلدی مت کر امید ہی کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا اور تو میرا رفیق رہیگا القصہ قریش جان لئے کہ مسلمانون کو روز بروز ترقی ہی اور امن کے واسطے اُنکو ایک ٹھکان بھی ٹہرا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاوینگے اس لئے کچھ تجویز کے درپے ہوئے چنانچہ قصی بن کلاب کے گھر مین جسکو دار الندوہ کہتے ہین اور مشورت کیواسطے وہان جمع ہوا کرتے تھے سب جمع ہوئے ابلیس بھی اپنے تئین بہت ہی بڑے بزرگ کی صورت بنا کے آیا اور دروازے پر کھڑا ہوا لوگ کہے تو کون بزرگ ہی بولا مین نجد کا شیخ ہون سنا کہ تم مشورت کرتے ہو سو مین بھی آیا ہون تا تمھاری مشورت سنون بعضے کہے محمدؐ کو بیڑیان ڈال کے قید کرنا ہی قید مین مر جاوے جیسے سابق مین چند شاعرون کو ایسا ہی کئے تھے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اُسکو کتنا ہی مخفی قید کرینگے تو اُسکے دوستان اسکا سراغ لگا کے شبخون کرکے اُسکو چھڑا لیجاوینگے ایک شخص کہا اُسکو ہمارے شہر کے باہر کر دینا وہان کچھ ہی ہو ہمکو کام نہین شیخ نجدی بولا یہہ بھی پکی بات نہین کیونکہ تمکو تو محمد کی خوش تقریری اور شیرین سخنی اور اسکی تاثیر معلوم ہی جب کسی عرب کے قبیلون مین جاکے اُنسے کلام کریگا اور وے اسکے تابع ہو جاوینگے تو اُنکو لیکے تمھارے سے لڑیگا اور تم پر غالب آکے جو چاہے سو کر گذریگا ابوجہل کہا مین ایک تجویز کیا ہون کہ ہر قبیلے سے ایک ایک چالاک جوان کو جو سب مین عزیز رہے جمع کرنا اور انھون کے ہاتھون مین بہتر تلواران دینا اور وہ سب اتفاق سے محمدؐ کو قتل کرنا اور مارنے مین سبھون کا ایک ہی ہاتھ رہنا اس صورت مین محمدؐ کا خون سب قبیلون پر ہوتا ہی پس عبد مناف کا قبیلہ تمام قبیلون کے ساتھ مقابلہ کرنا ممکن نہین اُسکے قرابتی لاچار ہوکے اُسکا خون بہا چاہینگے تو ہم سب اُسکی دیت دیوینگے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز بہت مناسب ہی پھر تو لوگ وہان سے نکل کے جمع ہوکر آنے کا ارادہ کئے جبرئیل علیہ السلام

آکے حضرت کو کہے آجکی شب تم اپنے بچھونے پر مت سو جب شب ہوئی کفار قریش حضرت کے درواز پر جمع ہوئے اور حضرت کے سونے کا انتظار کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہے تو میری چادر اوڑھکے میرے بچھونے پر سو اور ڈرمت تجھے اُنسے کچھ ایذا نہ پہنچیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت مٹی لیکے اُنکے سرون پر پھینکے اور یسٓ کا سورہ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک پڑھتے ہوئے دولتسرا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہین دیکھے ایک شخص جو انھون کے ساتھ نہین تھا سو آیا اور کہا تم یہان کسواسطے بیٹھے ہو محمد تو تمھارے سرون پر مٹی ڈالکے چلا گیا تب سرون پر ہاتھ پھیرکے دیکھے تو مٹی ہی گھر مین جھانکنے لگے اور علی مرتضی کو بچھونے پر دیکھکے کہے کہ محمد بچھونے پر سوتا ہی صبح کو دیکھتے ہین تو وہ علی ہی اُنسے پوچھے محمد کہان ہے وہ کہے مجھے معلوم نہین پھر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت کر اور ابوبکر کو رفاقت مین رکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے اطلاع کئے اور لوگون کی امانتان وغیرہ جو آپ پاس تھے سو اسکو ادا کرو کر کہ فرمائے اور دوپہر کے وقت دھوپ سخت پڑتی تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کو چادر سر پر اوڑھکے تشریف لے گئے اور فرمائے یہان کوئی لوگ ہو تو اُنکو نکال دو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیے یہان غیر نہین تمھارے ہی لوگ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے ہجرت کرنیکا حکم ہوا ہے ابوبکر عرض کئے مین آپکی رفاقت مین رہونگا حضرت فرمائے بہتر ہی پھر ابوبکر دو اونٹ چارسو درم کو خرید کر چار مہینے سے اُنکو چارا ڈالکے پالتے تھے سو حاضر کئے اور کہے یا رسول اللہ اُن مین سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اسکو قیمت سے لونگا اور نو سو درم کو ایک ناقہ جسکا نام قصوا تھا خریدئے اور بنی دیل کے ایک شخص جسکا نام عبداللہ بن اُرَیقط اور اپنی قوم کے دین پر اور بڑا امانت دار تھا اور راہون کی خوب شناخت رکھتا تھا نوکر رکھکے اسکو تاکید کئے کہ تین روز کے بعد اونٹون کو ثور کے پہاڑ پر حاضر کرین پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگ جلد جلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے توشہ تیار کر کے دئے اور توشہ باندھنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی اسما اپنی دامنی آدھی پھاڑکے دئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثور کے پہاڑ مین

ایک غار تھا سو اُسمین چھپے پنجشنبے کے روز ربیع الاول کے غرہ کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبد اللہ
کو جو جوان اور ہشیار تھے تاکید کیئے کہ مکے مین دن کے وقت رہکے شب کو آکے قریش کے اخبار بولا
کرین اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس پانچ ہزار درم تھے سو اُسکو ساتھ لیئے اثناء راہ مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کانٹون سے زخمی ہوے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ حضرت کو اپنے کاندھے پر بیٹھا کے غار پر لیجاکے چھوڑے اور اول آپ غار مین جاکے اُسکو
جھاڑے اور ایک بیش قیمت چادر اوڑے تھے سو پھاڑکے غار مین کے سوراخون کو بند کیئے تو ایک
سوراخ کو کپڑا بس نہ آیا سو اُسکو اپنی ایڑی لگاکے مضبوط کرکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر
بلائے حضرت اندر جاکے ابی بکرؓ کی مانڈھی پر سر رکھکے سوئے اُس سوراخ مین سانپ تھا سو ابوبکر
کو کاٹا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہونے کے خوف سے حرکت نہ کیئے آخر آنکھون سے اشک
جاری ہوکر چہرۂ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹپکے حضرت ہوشیار ہوکے پوچھے تو عرض
کیئے یا رسول اللہ میرے ماباپ تم پر سے فدا مجھے سانپ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
لعاب اسکو لگائے سو زہر اُتر گیا اور اُس غار پر ایک جھاڑ کیکر کا اُگا اور مکڑی اُسکے منھہ پر جالا بنی اور
جنگلی کبوتر آکے انڈے ڈالا اور قریش حضرت کو ڈھونڈھنے لگے تو ایک قیافے والا پاؤن کے نشان
پر ثور کے پہاڑ تک پتا نکالا وہان سے نشان گم ہوگیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے کہ غار مین
دیکھین اُمیّہ بن خلف بولا وہان نہ ہونگے کیونکہ یہہ جالا محمدؐ کی پیدایش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر
غار مین جاتے تو جالا ٹوٹ جاتا اور انڈے پھوٹتے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگون کو غار پاس
دیکھکے گھبرائے اور کہے یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن تو کیا مضائقہ کہ ایک شخص مارا گیا اگر آپ
مارے جائینگے تو اُمت ہلاک ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو غم نکھا اللہ ہمارے
ساتھہ ہی پھر اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی تسکین اُتارا اور کفار حضرت کو وہان نہین سمجھکے پھر گئے اور
حضرت اُس غار مین جمعہ شنبہ یکشنبہ تین روز رہے عبداللہ بن ابی بکر شب کو غار پاس آکے رہتے
اور سحر کے وقت نکلکے مکے کو جاتے اور مکے کی کیفیت آکے بولتے اور عامر بن فُہیرہ ابی بکر کے غلام بکریان

چراتے اور شبکو دودھ لاکے پلاتے تیسرے روز وعدے کے موافق عبداللہ بن الاریقط اونٹون کو
حاضر کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما اُس راہ
بتانیوالیکے ساتھہ دوشنبے کے شبکو وہان سے چلے اُسنے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیچلا تمام روز
اور تمام شب اور دوسرے روز آفتاب گرم ہوئے تک چلتے تھے بعد ایک مقام پر اُترے اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانیکو ایک پتھر کے سائے نیچے جھاڑ جھوڑکر
بچھونا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر آرام کئے بعد ایک چرویا بکریون کو لایا سو اسکے پاس سے
دودھ مول لئے اور ٹھنڈا ہونے اوسمین پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پئے پھر کوچ کرکر قدید پاس پہنچے ایک عورت جسکا نام اُم معبد تھا سو اُسکے
ڈیرے مین اُترے اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہئے وہ عورت کہی قحط ہونے سے اپنے یہان
کچھہ نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے کہ خیمے کے کونے مین ایک بکری ہی اُم معبد سے
پوچھے یہہ بکری کیسی ہی بولی یہہ لاغری کے باعث چرنے نہ جاسکی رہ گئی ہی حضرت فرمائے اگر
تو اجازت دیوے تو مین اُسکا دودھ نچوڑونگا بولی مین صدقے اس مین دودھ کہان ہی اگر ہو تو
نچوڑو حضرت بکری منگواکے اُسکا پاؤن پکڑے اور اللہ کا نام لیکے اُسکے کاسے کو ہاتھہ لگائے
اور ایک بڑا برتن منگواکے بہت سا دودھ نچوڑے اور تمام خیمے والون کو پلائے بعد اپنے ہمراہیون
کو پلائے سب کے بعد آپ پئے پھر دوسرے بار نچوڑے تو خیمے کے تمام باسن بھر دئے اور وہان سے
روانہ ہوے بعد اُم معبد کا شوہر ابو معبد اپنی دبلی بکریون کو ہکالتا ہوا آیا اور باسنون کے
مین دودھ بھرا ہوا دیکھکے بہت متعجب ہوا اور کہا یہہ دودھ کہانسے آیا گھر مین کوئی دودھ کا
بکری تو نہین ام معبد کہی ایک شخص مبارک قدم کا آیا اور اُسکا چہرہ ایسا اور اُسکے شمایل ایسے
سو اُن نے اس بکری سے دودھ نچوڑا ابو معبد کہا یہہ قریش کا صاحب ہی جو اُسکو ڈھونڈتے ہین
اگر مین ہوتا تو اسکے تابع ہوتا کہتے ہین کہ پھر ام معبد اور اُسکا شوہر دونون مدینے کو ہجرت
کئے اور اسلام سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹھارہ برس دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ

عنہ کی خلافت مین جو بڑا قحط ہوا تھا اور اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہین سو صبح شام اُس بکری کا
دودھ نچوڑ کر پیا کرتے تھے **روایت** ہی اسما رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روانہ ہوے بعد کتنے روز تک کچھہ کیفیت معلوم نہوئی بعد ایک روز ہاتف سے آواز آئی شعر
جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ ؛ رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ ؛ یعنے جزا دیوے اللہ پروردگار لوگون
کا اپنی نیک جزا دونون رفیق کو جو اُترے خیمے مین ام معبد کے هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا ؛ فَأَفْلَحَ
مَنْ أَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ ؛ وے دونون اُترے خوبی کے ساتھہ پھر روانہ ہوئے سو مراد کو پہنچا جو
ہوا رفیق محمد کا فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ ؛ بِهِ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازَى وَسُودَدِ ؛
پھر اے قصی کی اولاد کیا دور کیا اللہ بسبب اُنکے نکلنے تمہارے سے وے کام اور سرداریان
جو بدل نہین رکھتے تھے لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ ؛ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ ؛
سو مبارکباد دیا جاوے بنی کعب کو بیٹھنے سے اپنی قوم کے جوان عورت کے اور اُسکے بیٹھنے سے مومنون
کے تاک مین سَلُوا أُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَإِنَائِهَا ؛ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ ؛
یعنے پوچھو تمہاری بہن سے اُسکی بکری اور برتن کے حال سے پھر بیشک اگر تم پوچھوگے بکری سے
تو گواہی دیگی دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهُ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ ؛ منگوایا اُس سے
پاٹ بکری سو وے کاسہ بکری کی خالص دودھ کف بھرا ہوا فَغَادَرَهَا رَهْنًا
لَدَيْهَا بِحَالِبٍ ؛ يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ ؛ یعنے پھر چھوڑ دئے اُس بکری کو
اُسکے پاس اسی حال سے جو آنے جانے والے کے لئے دودھ نچوڑتے رہے بی بی اسما کہی یہہ
آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے طرف روانہ ہوئے اور کفار قریش
اشتہار دئے کہ جو کوئی محمد کو اسیر کر کر لے آوے یا اُسکو قتل کرے تو اُسکو سو اونٹ دینگے سو
سراقہ بن مالک بن جُعشُم اپنی قوم بنی مُدلج مین بیٹھا تھا کہ ایک شخص آ کے کہا مین دریا کے ساحل
پہ چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہی کہ وہ محمد ہی تھا سراقہ کہتا کہ مین دل مین سمجھا کہ وہ
محمد ہی ہی مگر یہہ بات لوگون کو معلوم ہو تو بہت سے لوگ اُسکو لے آنے جاوینگے سمجھ کے

اونٹون کی لالچ سے اُس شخص کو کہہ دیا کہ وہ محمد نہین ملکہ وے فلان فلان تھے جو ہمارے روبرو سے
گئے پھر سراقہ مجلس مین تھوڑا بیٹھ کے اُٹھا اور گھر مین جاکے باندی کو کہا میرا گھوڑا لیجا کے فلانے ٹیکرے
کے تلے کھڑا کرا اور آپ نیزہ لیکے گھر کے اوپر سے اُتر کر نیزہ دبایا ہوا ٹیکرے کے پاس جاکے گھوڑے پر چڑھ
دوڑاتا ہوا نکلا اور راہ مین حضرت کو ملایا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے
کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کے نہین دیکھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
اکثر پھر پھر کے دیکھ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھ کے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو پکڑنے لوگ آپہنچے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ڈر مت اللہ ہمارے ساتھ ہی جب بہت ہی قریب پہنچا یہانتک کہ اُسکے اور
حضرت کے درمیان دو تین نیزہ کا فاصلہ رہا حضرت دعا کئے اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ یعنے یا اللہ تو ہمکو
اس سے کفایت ہو جیسا تو چاہتا ہی تو گھوڑے کے سامنے کے دونون پاؤن زمین مین دھس گئے
اور اُن نے گھوڑے پر سے گر گیا پھر اُٹھکے گھوڑیکو ڈانٹ کے نکالا پھر سوار ہو کے حضرت کا قصد کیا گھوڑے
کے چارون پاؤن زمین مین دھسگئے سراقہ فریاد کیا اور حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا مین سمجھا
ہون کہ تمہاری دعا سے یہہ ہوا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توقف فرمائے اور سراقہ حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوا سراقہ کہتا ہی تب مین سمجھا کہ عنقریب حضرت کا امر ظاہر ہوگا اور عرض کیا آپ
کو جو لاوے سو اُسکو سو اونٹ دینا کر کر قریش مقرر کئے ہین اور قریش جو جو تجویز کئے تھے سو بیان کیا اور
اپنے پاس کا توشہ اسباب لیؤ کر باعث ہوا حضرت فرمائے کچھ درکار نہین مگر یہہ ہماری خبر
کسی سے مت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ لکھ دو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے تو
ادھوڑی پر امن نامہ لکھ کے عنایت کئے اور وہان سے روانہ ہوئے سراقہ صبح کو جاتے وقت
حضرت کے مخالفون سے تھا سو تین پہر کو پھر کے آتے وقت دوستون مین ہو گیا اور راہ مین
جسکو ملا تو اُس سے کہتا تھا مین محمد کو ڈھونڈھ چکا اور اب تم جانا کچھ احتیاج نہین اور جانے
والون کو پھر لیجاتا تھا اسی قصے مین سراقہ ابو جہل سے جسکی کنیت ابو الحکم تھی مخاطب ہو کے
کہتا ہی **شعر** اَبَا حَكَمٍ وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتَ شَاهِدًا ۔ لِاَمْرِ جَوَادِيْ اِذْ تَسِيْخُ قَوَائِمُهْ

یعنے ای اباحکم اللہ کی سوگند اگر تو دیکھا ہوتا حال میرے گھوڑیکا جب دھسگئے زمین مین اُسکے پاؤن عَلِمْتَ وَلَمْ تَشُكُّ بِاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلٌ بِبُرْهَانٍ فَمَنْ ذَا يُقَاوِمُهٗ؛ تو جانتا اور شک نکرتا کہ مقرر محمد رسول ہی دلیل کے ساتھہ سو کون اسکا مقابلہ کرے اور سراقہ مکہ فتح ہوئے بعد اپنی قوم کو ہمراہ لے آکے مسلمان ہوے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکلے سو خبر مدینے والون کو معلوم ہوئی تو ہر روز مسلمانان صبح کو نکل کے حرہ کر کرایک مقام ہی سو وہان منتظر کھڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوے بعد اپنے گھرون کو پھرتے ایک روز بہت دیر تک انتظار کر کر پھرے تب ایک یہودی اپنے کچھ کام کیواسطے ٹیلے پر سوار ہوا تھا سو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین بے اختیار ہوکے پکار اٹھا ای بنی قیلہ تم جسکی انتظار کرتے تھے سو آتا ہی یہہ سنکے بنی قیلہ یعنے اوس و خزرج ہتھیار لئے ہوے حضرت کی خدمت مین پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوے اور حضرت قبا مین بنی عمرو بن عوف پاس کلثوم بن الہدم کے گھر مین اُترے اور مدینے کے بڑے اور بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کر کر خوشی کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین دوشنبے کے روز ربیع الاول کی بارھوین کو داخل ہوے **فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے وفات تک کا بیان** ہجرت کی معنی لغت مین وطن چھوڑنا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چھوڑکے مدینے کو تشریف لیگئے سو اُسکو ہجرت کہتے ہین بعضے کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکھنا ربیع الاول کے مہینے سے شروع کئے لیکن مشہور یہہ ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سنہ مقرر ہوئی اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوئی کر کر سنہ کو ہجرت سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے مہینے مین ہوئی پر عرب محرم کو شروع سال لیتے تھے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بھی تدہی سے تھا اس لئے سال ہجری محرم سے مقرر کئے **پہلا سال ہجری** اُس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین مسجد بنائے اور جماعت سے علانیہ نماز پڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکلے بعد

علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام امانتان وغیرہ ادا کرکر ہجرت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبا مین اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قبا مین چودہ روز رہکے پھر جمعہ کے روز دن چڑھے بعد وہان سے نکلے اور راہ مین رانوا
کرکر ایک مقام تھا اور اسمین بنی سالم بن عوف رہتے تھے سو وہان نماز جمعہ پڑہکے پھر سوار ہوے
اور مدینے کیطرف روانہ ہوئے پھر انصار کے ہر ہر قبیلے والے اپنے گھرونمین اُترنے کی خواہش
کرنے لگے حضرت فرمائے اپنی اونٹنی خدا کیطرف سے مامور ہوئی ہی اُسکی راہ پر چھوڑدو جہان
بیٹھیگی وہی مقام ہی اور حضرت بھی اُسکی مہار چھوڑ دئے اور چلنے کیواسطے حرکت بھی نہین
دیتے تھے وہ اونٹنی سیدھی بائین طرف دیکھہ رہی تھی آخر مالک بن نجار کے گھرونکے مقابل
آکے مسجد کے دروازے پر بیٹھہ گئی اُسوقت وہان مسجد نتھی ایک مربد یعنے خرما جمع کرنیکا موضع تھا
ملک سے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام رافع کے فرزندون سے پھر اونٹنی اُس مقام سے اُٹھکے
تھوڑے دور تک جا جہان اول بیٹھی تھی تہان آکے بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر رکھکے آوازکئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہی مقام ہی اور اُس پر سے اُتر پڑے وہان ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ کا گھر بہت قریب تھا حضرت اپنا اسباب اُنکے گھر مین بھیج کے آپ بھی اُنھی کے یہان
رہے ابو ایوب چاہے کہ حضرت بالاخانے پر تشریف رکھے لیکن حضرت نیچے کے درجے مین اُترے
بعد ایک دو روز کے ابو ایوب بہت باعث ہوکے عرض کئے آپ بالاخانے پر تشریف رکھنا کیونکہ
آپ پر ملائکہ اور وحی اُترتی ہی اور مجھے اوپر رہنے سے نیند خوش نہین آتی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوپر تشریف فرمائے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس مربد کو ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے پیسون سے دس دینار دیکے خرید فرمائے وہان خرمیکے چند درخت اور مشرکون کے قبور
تھے اور جابجا گڑھے بھی سو قبرون کو کھود کے پھکوادئے اور زمین ہموار کرکے خشت تیار کئے اور
سارے اصحاب اُسکے بنا کرنے مین کام کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی خشت سب
کے ساتھ اُٹھاتے تھے دیوار تیار ہوئی بعد خرمیے درختون کو کاٹ کے ستون کئے اور شاخ

اور ستون سے چھت بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کئے مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلندی ساتھ گز کی تھی اور مسجد کے بازو سے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کیواسطے ایک گھر اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کیواسطے ایک گھر تیار کئے اور مسجد مین مسکینون کو رہنے ایک صفہ بنایے وہان کے رہنے والون کو اہل صفہ کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے بعد اپنے لوگون کو لے آنے اپنے متبنی زید بن حارث کو اور اپنے غلام ابو رافع کو مکے بھیجین روانہ کئے سو وے جاکے حضرت کے دونون صاحبزادیان فاطمۂ زہرا اور ام کلثوم اور حضرت کا محل بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی اور زید کے فرزند اسامہ کو اور ام ایمن کو لے آئے اور عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنے لوگون کو بھی انھی کے ساتھ ہی لے آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے گھر سے نکل کے اپنے دولتسرا مین تشریف لیگئے ابی ایوبؓ گھر مین جملہ ساتھ مہینے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال یہود سے عہد و پیمان لئے کہ مسلمانون کے ساتھ آشنائی اور دوستی رکھنا اور مخالفون سے ساخت نہ کرنا اور یوسف علیہ السلام کے اولاد سے عبد اللہ بن سلام کر کر ایک یہودی حضرت سے ملاقات کرکے چند چیزونکا سوال کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دئے تو وہ سنکر ایمان لائے اور کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود بڑی جھوٹی قوم ہی مین ایمان لایا سو سنین تو جھوٹھ کہینگے آپ میرا اسلام ظاہر ہونے کے پیش از انسے پوچھنا کہ مین کیسا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بلواکے وعظ و نصیحت کئے اور اسلام لاؤ کر کر ارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہین جانتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے عبد اللہ بن سلام تمھارے مین کیسا ہی کہے بڑا عالم ہی اور بڑے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور پیشوا کا بیٹا حضرت فرماے اگر عبد اللہ بن سلام ایمان لاوے تو تم بھی ایمان لاوگے کہے خدا کی پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار فرمائے تو ایسا ہی جواب دئے پھر عبد اللہ بن سلام کو جو چھپکے بیٹھے تھے بلواے عبد اللہ بن سلام آکے کلمۂ شہادتین پڑھے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے ڈرو

اور محمد پر ایمان لاؤ یہود کہنے لگے عبداللہ بن سلام ہمارے بیچ بڑا جاہل ہی اور بڑے جاہل کا بیٹا اور
ہمارے بیچ بڑا خراب آدمی ہی خراب آدمی کا بیٹا اور اُسی سال نماز کے واسطے اذان دینا
مقرر ہوا حقیقت اسکی یہہ ہی کہ پہلے لوگ نماز کو شمار سے آتے تھے تو لوگوں کو وقت معلوم ہونے
کے باعث وقت پر پہنچتے نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے پوچھے وقت معلوم
ہونے کے لئے کیا تدبیر کرنا بعضے کہے نصاریٰ کے سریکا ناقوس بجانا بعضے بولے نرسنگا پھونکنا یہود کے مانند
بعضے کہے آتش روشن کرنا لیکن اُن سبھوں مین کفار سے مشابہت ہوتی ہی کر کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی جنکا نام عبداللہ بن زید بن ثعلبہ خواب مین دیکھے کہ ایک شخص
ناقوس لیجاتا ہی اسکو کہے یہہ ناقوس مجھے بیچ اُن نے پوچھا تو اسکو لے کے کیا کریگا کہے نماز کیوقت
اسکو ہم بجایا کرینگے وہ کہا نماز کیواسطے اس سے بہتر ایک چیز تجھے سکھاتا ہوں اور اذان سکھایا
اور اقامت بھی سکھایا عبداللہ خواب سے ہوشیار ہوکے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حاضر ہوئے اور یہہ خواب بیان کئے حضرت فرمائے یہہ خواب حق ہے اور بلال کا آواز بہت
بلند ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکے اسکو الفاظ کی تلقین کرو تو بلال اذان دے اور اسی
سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے حقیقت انکی یہہ ہی کہ اُنکی عمر دو سو پچاس
برس کی ہوئی تھی اور اپنے ملک سے دین کی تلاش مین نکلے تھے اور نصاریٰ کے علما پاس نصرانی
دین قبول کئے تھے تو انکی زبانی معلوم کئے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہی اور مولد حضرت
کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہی سو دریافت مین نکلے تھے بعضے حرامیاں اُنکو پکڑ کے مدینے کے یہود
پاس بیچے تو مدینے مین رہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو سُنکے حضرت پاس
آئے اور ایک طبق مین خرما ڈالکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی بولے صدقہ
ہی حضرت فرمائے اُٹھا لے کہ ہم صدقہ نہین کھاتے سلمان اوسکو لیگئے اور دوسرے روز پھر
طبق مین خرما لاکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی سلمان کہے یہہ ہدیہ ہی آپ کے
لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اُسکو کھائے اور سلمان حضرت کی پشت

مبارک پر مہر نبوت تھا سو دیکھکے اسلام لائے حضرت انکو یہود یا جانکے سول لیکر آزاد کئے اور اسی
سال ربیع الآخر کی بارھوین کو سشنبے کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوئی
اور اسی سال رجب کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار مین بھائی
پنے کی دوستی لگائے سو مہاجرین کے پینتالیس آدمی تھے اور انصار کے پینتالیس آدمی تھے یہہ لوگ بایکدیگر
بھائیون کے سا الفت و دوستی رکھا کرتے تھے اور اسوقت میراث وارثون کو بانٹنے کا حکم
نہین ہوا تھا سو اسی دوستی سے مرے پر وارث ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے مین تشریف لائے بعد وہان کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر ہی رہگئے اور
چند شخص ظاہر مین ایمان لائے باطن مین منافق بن یہود کے ساتھ ملکے مسلمانون کی ایذا کے درپے
ہوئے اور یہود کو یقین تھا کہ محمد اللہ کا رسول ہی پر بدبختی سے ایمان نہ لائے چنانچہ حیی اور یاسر
فرزندان اخطب یہودی کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوکے اپنے گھرون کو گئے اور نہایت متفکر و مغموم بیٹھے یاسر نے حیی کو پوچھا کہ یہہ شخص
پیغمبر آخر الزمان ہی کہ جسکی تعریف ہم توریت مین دیکھے ہین حیی بولا اللہ کی قسم وہی ہے
پوچھا کیا تجھے کو یقین ہی بولا واللہ وہی ہی پوچھا اب تیرے دل مین کیا ارادہ ہی بولا جب تک
کہ مین زندہ رہون اُسکی عداوت مین قصور نکرون اور اسی سال کفار سے جہاد کرنے کا حکم ہوا
پھر رمضان کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
کو تیس آدمیکا سردار کرکر اور سفید نشان دیکر قریش کے ایک قافلہ کو غارت کرنے کو کہ جس مین
تین سو آدمی تھے اور اُنکا بڑا ابو جہل تھا روانہ کئے پھر صحابہ دریا کے کنارے اُنسے مقابل ہو جنگ
کے تہیے مین تھے کہ مجدی بن عمرو جُہنی دونون جماعتون کے درمیان آکے جنگ نہ ہونے دیا
تو صحابہ جنگ نہ کرکے مدینے کو آئے اور شوال کے مہینے مین عبیدہ بن حارث کے ہمراہ ساٹھ
آدمی کرکے اور مسطح بن اثاثہ کے ہاتھ مین سفید نشان دیکر رابغ کیطرف کفار کے دوسو آدمی کے
قافلے کو غارت کرنے کو کہ جسکا سردار ابو سفیان تھا روانہ کئے لیکن قافلہ بڑھگیا اور جنگ کا اتفاق

نہ ہوا اور اسی شوال مین بی بی عایشہ کا زفاف ہوا اُنکی عمر اُسوقت نون برس کی تھی بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مکے سے آئے بعد ابی بکر رضی اللہ عنہ خُبیب بن یساف کے گھر مین جو سُنح مین تھا رہتے تھے اتفاقاً مین تپ زدہ ہو کے اچھی ہوئی بعد میرے سر کے بال جھڑ جا کے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور مین ایکروز جھولا باندھکے لڑکیو نکے ساتھہ جھولتی تھی میری والدہ آکے جلد مجھے کنگی کی اور مانگ نکالی اور منہہ دھلوائی اور جلد گھر کو لیگئی اور دروازے پر جا کے تھوڑا توقف کئی تو چلنے سے دم چڑا تا تھا سو تسکین پایا پھر گھر مین لیگئی دیکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور انصار کے مردان عورتان جمع ہین والدہ مجھے لیجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھائی اور لوگ مبارکباد دینے لگے پھر لوگ نکل گئے اور حضرت میرے سے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہان سے ایک قدح دودہ کا آیا تھا سو اُسکو ولیمہ یعنے شادی کا کھانا کئے اور ذی قعدہ کے مہینے مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ بیس آدمی کر کر اور سفید نشان مقداد بن عمر کے ہاتھہ مین دیکر خرار مین روانہ کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کرین سو پانچوین روز وہان پہنچے پر کفار انھون کے آنے کے قبل وہان سے جا چکے تھے **دوسرا سال ہجری** اس سال محرم مین بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ ہوا اور صفر کے مہینے مین ودان کا غزوہ ہوا اور اُسکو ابوا بھی کہتے ہین یہہ پہلا غزوہ ہے جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لے گئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتھہ مین دیکر اور مدینے مین سعد بن عبادہ کو نایب کر کر ساٹھ آدمی کے سات نکلے مگر اتفاق جنگ کا نہ ہوا اور بنی ضمرہ صلح کئے اِس شرط سے کہ حضرت سے جنگ نکرینگے اور مخالفون کی اعانت مین نہ رہینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پندرہوین روز مدینے کو تشریف لائے اور ربیع الاول مین بواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہے رضوی کے جانب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین صایب بن عثمان کو نایب کر کر دوسو آدمی سے قریش کے قافلے کو جسکا سردار اُمیۃ بن خلف تھا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور جمادی الاولی مین عُشَیرہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو سلمہ بن

عبد الاسد کو نایب کرکر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر ڈیڑ سو آدمی سے
اور ایک قول سے دوسو آدمی کے ساتھہ روانہ ہوئے تا قریش کے قافلے کے آڑ واڑ ہوین لیکن
پیش از پہنچنے کے قریش کا قافلہ شام طرف روانہ ہوا اور اُسی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت
متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشاء اللہ عنقریب اُسکا بیان آئیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہان بنی مدلج سے صلح کئے اور مدینے کو تشریف لائے اور دس دن وہان نہین رہے ہے کہ کُرز بن جابر
فہری مدینے کے اونٹون کو لوٹ لیگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارث کو
مدینے مین نایب کرکر اور علی مرتضی کے ہاتھہ مین نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان
وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر دستیاب نہوا پھر کے مدینے کو آئے اور جمادی الاخری مین قبلہ
کعبے طرف مقرر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین تشریف رکھتے تھے کعبے کی ایسی جہت
مین کھڑے ہوتے کہ مواجہہ بیت المقدس اور کعبے کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت
نہ بن سکی بیت المقدس طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبے کیطرف ہونا کرکر بہت آرزو کرتے اور وحی نازل
ہونے آسمان طرف اکثر دیکھتے سو مدینے کو آئے بعد سولھوین مہینے مین یہہ آیت نازل ہوئی
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ یعنے ہم دیکھتے ہین پھر پھر جانا تیرا منہہ آسمان مین سو
البتہ پھیرینگے تجھکو جس قبلے کیطرف تو راضی ہی اب پھیر منہہ اپنا مسجد الحرام طرف اور جس جگہہ تم ہوا کرو
پھیرو منہہ اسیکے طرف اور یہہ آیت نازل ہوئی سو اس روز سے نماز مین منہہ کعبے کیطرف کرنا
مقرر ہوا اور رجب کے مہینے مین عبد اللہ بن جحش کو آٹھہ آدمی کے ساتھہ روانہ کئے اور خط لکھدئے
اور فرمائے کہ یہان سے دو منزل جاکے اس خط کو کھول اور اسمین جدھر جانا لکھا ہی اودھر
جا اگر لوگ جانے راضی نہ ہوین تو جبر مت کر عبد اللہ بن جحش بموجب حکم کے دو منزل جاکے اُس
خط کو کھولے تو اسمین یہہ لکھا تھا کہ موضع نخلہ جو مکے اور طایف کے درمیان ہی سو اُسمین قریش
کے قافلے کے منتظر رہو اور اُنکی کیفیت سے ہمکو اطلاع کرو خط کا مضمون دیکھکے سب راضی سے چلے

جب نجران کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کے سوار یمین ایک اونٹ تھا سو
گم ہوگیا تو سردار سے رخصت لیکے اونٹ کی تلاش مین رہے دوسرے لوگ رجب کی اٹھائیسوین
کو اُس مقام پہنچے تو وہان قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمان بایکدیگر مشورت کئے کہ اگر ہم اُن
سے جنگ کرین تو شہر حرام کی حرمت ٹوٹتی ہی اگر جنگ نہ کرین تو قافلہ ہاتھ سے جاتا ہی آخر
واقد بن عبد اللہ تیر چلائے تو قافلے کا بڑا عمرو بن الحضرمی کو جالگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص عثمان
بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان اسیر ہوئے اور باقی کفار بھاگ گئے مسلمانان قافلے کا اسباب
لے لیئے اسوقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہین آیا تھا پر عبد اللہ بن جحش اپنی رائے سے غنیمت کا
خمس یعنے پانچوان حصّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے رکھکے باقی غنیمت اپنے ساتھ کے
لوگون کو تقسیم کیئے جب مدینے کو پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر ملامت کیئے اور فرمائے مین تمکو
جنگ کا حکم نہین دیا تھا اور خمس کو اور قیدیون کو قبول نہین کیئے اور دوسرے مسلمانان بھی اُن پر طعن
وملامت کرنے لگے اور سریہ والون پر اس حرکت سے بہت ملال ہوا اور اندیشہ مند ہوئے کہ اللہ تعالے
اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہی اور قریش بھی طعن شروع کیئے کہ محمد اور اُسکے لوگ حرام مہینے مین
خون ریزی کیئے اور مال لوٹے اور لوگون کو اسیر کیئے مکّے کے مسلمانان جواب دینے لگے کہ وہ حرام
مہینے مین نہ کیئے بلکہ وہ شعبان کا مہینا تھا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ
اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنے تجھسے پوچھتے ہین حرام
کے مہینے کو اُس مین لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اُسمین بڑا گناہ ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اسکو
نہ ماننا اور مسجد الحرام سے روکنا اور نکال دینا اُسکے لوگونکو وہان سے اس سے زیادہ گناہ ہی اللہ
کے یہان اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ مسلمانون کو اس آیت کے نازل ہونے سے خوشی ہوئی
اور غنیمت اور قیدیون کو قبول کیئے پھر قریش اپنے قیدیون کو چھڑانا چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ہمارے یہان کے دو شخص ہنوز نہین آئے ہین وے آئے تک ہم اُن قیدیون کو نچھوڑینگے

اگر تم انکو قتل کروگے ہم بھی اُنکے بدلے انکو قتل کرینگے بعد سعد اور عتبہ خیریت سے آئے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونون اسیرون کو چھوڑ دیئے ایک قیدی حکم بن کیسان اسلام لا کے
حضرت کی خدمت مین رہا اور بیر معونہ کے جنگ مین شہید ہوا دوسرا قیدی عثمان بن عبد اللہ مکے کو جا کے
کفر پر موا اور شعبان مین حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھنا تم پر فرض ہوا ہی تو سب رمضان کا چاند دیکھ
کے روزہ رہے اور رمضان کی سترھوین کو جمعہ کے روز بدر کا جنگ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہنچی کہ ابو سفیان شام کے ملک کو تجارت کے لئے گیا تھا سو آتا ہی اور اُسکے ساتھ قریش کا مال و متاع
بہت سا ہی قافلے کے ستر آدمی ہین اور اسباب کے ہزار اونٹ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو
فرمائے اس قافلے کا قصد کرین تو شاید اللہ تعالیٰ تمکو غنیمت دیگا اور مدینے مین ابو لبابہ انصاری کو نائب
کر کر اور مہاجرین کا نشان علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ مین اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو
دیکے جنڈا اول پر قیس بن صعصعہ مازنی کو اور دوسرا نقارہ پر زبیر کو اور چوتھا نقارہ پر مقداد کو مقرر فرما کر رمضان
کی بارھوین کو شنبے کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے مین تھوڑے لوگ رہنے سے جنگ کی
نوبت نہو گی سمجھکر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کئے اور ہمراہ حضرت کے ستر اونٹ اور تین گھوڑے
تھے مدینے سے ایک میل پر آکے ابی عتبہ کے کوے پاس لشکر کی موجودات لئے تو تین سو تیرہ آدمی تھے
اور تھوڑے لوگون کو کم عمر ہونیکے باعث پھیر دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کی تیاری
کرتے ہین سو سُنکر ابو سفیان بہت ہراسان ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دیکے مکے کو روانہ
تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمہارے قافلے کا متعرض ہونے والا ہی تم ہماری جلد کمک
حضرت بدر کو پہنچنے کے آگے ابو سفیان جا چکا اور ضمضم مکے کو پہنچکے اونٹ کے کان کاٹا اور
پالان پھرایا اور اپنی قمیص پھاڑ کے پکارا کہ ای قریش تمہارا اسباب جو ابو سفیان
سو اسکو محمد غارت کرنیوالا تھا شاید اتبک غارت کر چکا ہوگا تم جلد اپنے قافلے
جنگ کا سامان مہیا کر کے جلدی سے روانہ ہوئے جسکو طاقت نہ تھی
فرزند کو بھجوایا اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو نکلے مگر ابو لہب ا

بن المغیرة کو جو ابولہب کے چار ہزار درم دینا تھا سو معاف کر کر روانہ کیا جملہ نو ۹ سو پچاس آدمی
تھے سوا نمین ایک سو سوار گھوڑون کے اور سات سو اونٹ کے اور اُمیّہ بن خلف جب سعد بن معاذ رضی
اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اسکو قتل کرینگے تب اُمیّہ کہا تھا
کہ محمد جھوٹھہ بات نہین کہتا ہی سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلنے آبا کیا ابوجہل کہا تو اس بیابان
کا سردار ہی تو نہ آوے تو اکثر لوگ رہجاوینگے اگر مرضی نہ آنی پر ہو تو ایک دو منزل آکے اُلٹ
جا آخر اسکا اصرار دیکھہ کے عقبہ بن ابی معیط عود سوز مین آتش اور عود ڈالکے امیہ کے روبرو جو
مسجد الحرام مین اپنی قوم پاس بیٹھا تھا لا رکھا اور کہا ای ابا علی تو عورت ہی بخور لیتا بیٹھہ اُمیّہ عقبہ
کو گالیان دیکے جنگ کو نکلا اُمیّہ کی عورت اُسکو نکلنا دیکھہ کے کہی کیا تو سعد بولا سو بات بھول
گیا تو اُمیّہ کہا مین ایک دو منزل جاکے اُلٹ آتا ہون اور ہر منزل مین پھرنیکا ارادہ کرتا تو اُسکو
پھسلا کے دوسری منزل لیجاتے غرض اُسکو کشتان کشتان لیگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روحا
کو پہنچے خبر آئی کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک کے واسطے نکلے ہین حضرت صحابہ سے مشورت کئے کہ ہم
قریش کے قافلے کے متعرض ہووین یا کمک آنیوالونکا مقابلہ کرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اُٹھکھڑا ہو حضرت کو خوش آنیوالی بات عرض کئے پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی ویسا ہی کہے پھر مقداد
ورضی اللہ عنہ اُٹھکے عرض کئے یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالی کدھر جانیکا امر کیا ہی اُدھر چلیا
ٹھہرا ہین واللہ ہم موسی کی قوم کے سریکا نہ کہینگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا
...دُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین
... فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونون لڑو
ہوے لڑتے ہین یا رسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت کو جسے برک الغماد
ن حضرت اُنکے حق مین دعا دیکے پھر فرمایے ای لوگو تم کیا مشورت دیتے
کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تھا کیونکہ بیعت کے وقت کفار
بلکہ یہہ تھا کہ مدینے کو آئے بعد اپنی زن و فرزند کو جیسا محافظت کرتے

ہین ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا پھر سعد بن معاذ انصار کے سردار عرض کیے یا رسول اللہ شاید
آپ ہماری مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے اور رسالت کی تصدیق کیے اور جو جو
لائے سو اسکو حق جانے اور آپکی اطاعت کرنے پر عہد کیے جدھر ارادہ ہی اودھر چلنا ہم آپکے
ہمراہ ہین قسم ہی اُسکی جو آپ کو رسول برحق کیا اگر آپ دریا مین کودے تو ہم بھی کودینگے ہمارے سے
کوئی شخص پیچھا نہو گا دشمن سے مقابلہ کرنے مین ہمکو کچھ اندیشہ نہین جنگ مین ہم بڑے صابر ہین اور
مقابلے مین مردانہ اللہ تعالی کی برکت پر روانہ ہونا ہم کو امید ہی کہ اللہ تعالی ہم سے ایسا دکھاویگا
جو آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو حضرت یہہ سُنکے خوش ہوئے اور فرمائے قریش کی دونون جماعتون سے ایک کا وعدہ
مجھسے اللہ تعالی کرچکا ہی واللہ اُنکے مردے پڑھنے کی جگہہ مین دیکھہ رہا ہون پھر وہان سے کوچ کرکر
نکلے اور بدر جو ایک قریہ مدینے سے چار منزل پر تھا وہان پہنچے تو قریش بھی وہان تک آچکے
تھے جب قریش مکے سے نکلے تو پہلی منزل مین ابوجہل لوگون کے واسطے دس اونٹ نحر کیا دوسرے
روز عُسفان مین صفوان بن اُمیہ نو ۹ اونٹ نحر کیا تیسرے روز قدید مین سہیل بن عمرو دس
اونٹ نحر کیا قدید سے ایکطرف دریائی راستہ چلے سو راہ بھول کے ایک روز مقام کیے تو اُس
روز شیبہ بن ربیعہ نو ۹ اونٹ کاٹا پھر پانچوین روز جحفے کو پہنچے تو عتبہ بن ربیعہ دس اونٹ نحر کیا
چھٹوین روز ابوا کو پہنچے تو مقیس جمحی نو ۹ اونٹ نحر کیا ساتوین منزل مین عباس دس اونٹ
نحر کیے آٹھوین منزل مین حارث بن عامر بن نوفل نو ۹ اونٹ نحر کیا نوین روز بدر کو پہنچے تو
ابو البختری دس اونٹ نحر کیا اور دوسرے روز مقیس جمحی نو ۹ اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع
ہوا تو ساتھہ کے توشے کھائے اور ابوسفیان بدر کے قریب پہنچکے راہ چھوڑ ساحل کی راہ لے
قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ بچ گیا ہی تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تھے اب اُلٹے جائے
ابوجہل کہا ہم بدر کو پہنچکے تین روز وہان رہینگے اور اونٹان نحر کرینگے اور شراب پی کے گاکی بجاکر وہان
سے نکلینگے تا تمام عرب کے قبیلون پر ہماری ہیبت پڑے بنی زہرہ کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے
تھے اب وہان جانا صرف اوقات ضایع کرنا ہی اور تمام بنی زہرہ اُلٹ گئے اور ابی طالب کے

فرزند طالب اور دوسرے بن قضیہ ہو گیا تو قریش کہے واللہ بنی ہاشم تم اگرچہ ہمارے ساتھ ہین پردل
تمہارا محمدؐ کے ساتھ ہی طالب خفا ہو زہریون کے ساتھ مکے کو الٹ گیا اور قریش بدر مین
پہونچے کے نالے کے پر ریگ تودے اور نالے کے نیچے اُترے اور مسلمانان ورے کے نالے پر جو ریتی
کی زمین تھی اُترے تو آدمی اور جانور کے پاؤن زمین مین دھستے تھے اور کفار سبقت کرکے بدر
مین ایک کوا تھا سو اُسکو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانون کو پانی نہ تھا سو شیطان بعضون کے
دلونمین یہہ وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے ساتھ رسول اللہ ہین
دیکھو مشرکان پانی پر غالب آگئے اور ہم پیاسے اور محدث اور جنب ہین اور ہمارے دشمنان
انتظار کر رہے ہین جب ہم تشنگی سے بیطاقت ہو جاوین تو جیسا چاہین ویسا ہم حکم کرین تب اللہ
تعالی مینہہ برسایا نالے مین پانی بہنے لگا مسلمانان پانی پیئے اور وضو بنائے اور غسل کئے اور جانورون
کو پانی پلائے مشکون کو بھر لئے اور زمین ریگ کی سخت ہو گئی دلون سے وسوسہ جاتا رہا اور قریش
اترے سو زمین پانی پڑھنے سے کیچڑ ہوا پاؤن پھسنے لگے اور حُباب بن المنذر رضی اللہ عنہ عرض کئے
یا رسول اللہ اس مقام مین جو اُترے ہین سو اللہ تعالی کے حکم سے ہی یا اپنی رائے اور جنگ کے داؤگھاؤ
سے حضرت فرمائے یہہ امر الٰہی نہین مین اپنی رائے سے اُترا ہون حُباب عرض کئے یا رسول اللہ
یہہ موقع مناسب نہین یہان سے بڑھکے کوے کے قریب اُترنا اور ایک گڑھا کھود کے اسکو مینڈ
باندھنا تا تمام پانی کوے کا ہمکو ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت مناسب تجویز کیا
اور وہان سے کوچ کرکر پانی کے قریب اُترے اور گڑھا کھودے تو سب پانی اُس مین آیا اور
سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکھنے ایک منڈوا باندھکے دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بدر کو پہنچے سو روز شام کے وقت علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور انکے
سوا چند شخص کو کیفیت دریافت کرنے روانہ کئے تو قریش کے دو سقے اسلم اور یسار گرفتار ہوئے
سو انکو حضرت پاس حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین مشغول تھے صحابہ انسے کیفیت
دریافت کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہین صحابہ اُنکی بات راست نہ سمجھ کے کہنے لگے راست

کہو کہ تم ابوسفیان کے سقے ہو وے کہے نہین پھر اُنکو مارنے لگے تو بولے کہ ہان ہم ابوسفیان کے سقے
ہین پھر پوچھے تم کسکے سقے ہو کہے قریش کے پھر اُنکو مارنے لگے غرض اُن سے پوچھتے تم کسکے سقے ہو
اگر قریش کے ہین کہے تو اُنکو مارتے اور ابوسفیان کے ہین کہے تو چھوڑ دیتے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکے فرمائے کہ وے سچ کہین تو تم اُنکو مارتے ہو اور جھوٹھ کہین تو تاتھ رکھتے
ہو سچ ہی کہ وے قریش کے سقے ہین اور اُن سے پوچھے قریش کہان ہین بولے اس ٹیک کے نیچے ہین
پوچھے وہ کتنے لوگ ہین کہے ہمکو شمار معلوم نہین مگر جماعت بڑی ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ نحر
کرتے ہین کہے ایک روز نون اونٹ ایکروز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سو اور ہزار کے مابین ہین
پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہین کہے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابو البختری بن ہشام اور حکیم بن حزام
اور نوفل بن خویلد اور طعیمہ بن عدی بن نوفل اور حارث بن عامر بن نوفل اور نضر بن حارث اور زمعہ
بن الاسود اور ابوجہل بن ہشام اور اُمیہ بن خلف اور نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج اور سہیل بن عمرو اور عمرو
بن عبدود یہہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینکا
ہی اور قریش صبح کو نکلے سو دیکھکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ قریش اپنے غرور و تکبر
سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہین اب تو نصرت دینیکا جو وعدہ کیا ہی
سو اُسکو پورا کر یاادھر قریش عمیر بن وہب جمحی کو مسلمان کسقدر ہین سو دریافت کرنے بھیجے
عمیر گھوڑے پر سوار ہوکے مسلمانون کے لشکر کے گرد پھرا اور قریش کو جا کہا کہ تین سو آدمی سے کچھہ کم
و زاید ہوگے لیکن پھر جاکے دیکھتا ہون کہ کمین مین بھی کچھہ فوج ہی یا نہین اور اطراف و نواحی سب
دیکھکے جا بولا کہ اُسکے سواے کچھہ فوج نہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ بلا موت کو اُٹھائی ہی اور یثرب
کے اونٹون پر زہر قاتل سوار ہی اور اُن قوم کو اُنکے تلوارون کے سواے کچھہ پناہ و قوت نہین ہی
اُنکا ایک ایک آدمی ہمارے ایک دو شخص کو مارے سواے نہ مریگا پھر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا
پھل پاؤگے آپ اُسکی کچھہ تجویز کیجیے حکیم بن حزام یہہ سنکے عتبہ بن ربیعہ پاس آکے بولا ای ابو الولید
تو قریش کا سردار بزرگ ہی اور جنگ کرنے سے کچھہ حاصل نہین اگر تو قوم کو جنگ نہ کرنے دیکے پھیر

لیجاویگا تو ایک مدت تیرا نام نیکی سے یاد کرینگے تب عتبہ کھڑے ہوکے خطبہ پڑھا اور بولا ای قریش
اس جنگ مین تمکو کیا فایدہ ہی اگر تم محمد کو اور اُسکے ساتھہ والون کو مارے تو اپنے ہی بھائی
بند کو مارے اور ایک دوسریکا مُنہہ دیکھنا بد جانیگا کیونکہ کسی کا بھتیجا مارے جائیگا کسی کا بھانجا کسی کا
بیٹا کسی کا قرابتی پس ہم اُلٹ جانا اور محمد کو چھوڑ دینا تا دوسرے عربون کے ساتھہ مقابلہ ہوجاوے
اگر محمد مارے پڑے تو تمہارا مقصود حاصل ہوا اگر غالب آجاوے تو اُسکی عزت تم سبھون کی
عزت ہی پھر حکیم نے ابوجہل پاس جاکے اُسکو بھی ویساہی کہا اور عتبہ کے خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے
سے بھی اطلاع کیا ابوجہل غصہ سے بولا محمد کو اور اسکے لوگون کو دیکھکے عتبہ کا پھیپسا پھول گیا ہے
یعنے وہ نامردی لیا ہی اور ہم یہانسے نہ پھرینگے جب تک اللہ ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نکرے
لیکن عتبہ دیکھا کہ محمد اور اُسکے ساتھہ والے اونٹون کو کھاتے ہین اور اُنکے ساتھہ عتبہ کا
بیٹا بھی تو ہی سو تمکو اُس بات سے ڈراتا ہی اور عامر بن الحضرمی کو کہلا بھیجا کہ عتبہ تیرا
حلیف لوگون کو پھیرنا چاہتا ہی اور تجھکو اپنے بھائی عمرو مارے جانیکا بدلہ لینا ضرور ہی تب
عامر برہنہ ہوکے پکارا وَاعَمْرَاهْ وَاعَمْرَاهْ کفار کو اُسکے پکارنے سے حمیت دامنگیر ہوئی اور جنگ کے
واسطے مستعد ہوگئے اور عتبہ ابوجہل کا کلام سُنکے غصہ ہوا اور بولا اسکا پھیپسا پھُلا ہی سو پیلی چوتڑ والے
کو معلوم ہوجاویگا ابوجہل کو پیلی چوتڑ والا اسلئے بولا اسکی چوتڑ کوڑھ کے باعث سفید تھی سو اُسکو زعفران سے رنگا کرتا
تھا غرض عتبہ پہننے واسطے خود منگوایا اُسکا سر بڑا رہنے کے باعث لشکر مین کسیکا خود اُسکے
سر کے برابر نہوا آخر سر پر ردیانی لپیٹ کے میدانمین نکلا اسکے ساتھہ اُسکا بھائی شیبہ اور اُسکا
بیٹا ولید بھی نکلے اور کہنے لگے کون آتا ہی سو آوے پھر مسلمانون کے بہادرونمین سے عوف بن عفرا اور معوذ
بن عفرا اور عبداللہ بن رواحہ اُنکے مقابلے مین آئے وے پوچھے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار ہین بولے
ہمکو تمہارے سے مقابلہ نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارکے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ
کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگون کو بھیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور حمزہ اور
علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یے بزرگان گئے تو انھون پوچھے تم کون ہو کہے فلانے

فلانے بوئے ہان برابر کے بھائیان ہین پھر عُبَیدہ عُتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے اور علی ولید کے مقابلے مین آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کر گئے اور عُبَیدہ اور عتبہ دونون کا ہاتھ چلا سو دونون زخمی ہوکر گرے اسمین حمزہ اور علی دوڑکے عتبہ کا کام تمام کرڈالے اور عبیدہ کو اُٹھاکے اپنے لشکر مین لائے پھر دونون لشکر باہم قریب ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرماے تھے کہ مین حکم کئے تک کفار پر حملہ متکرو اگروے تمسے نزدیک ہون تو تیر ان مار کے ہٹادیجو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکی کثرت دیکھکے منڈوے مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوائے کوئی نتھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہوکے ہاتان اوٹھا دعا مانگنے لگے اور فرمائے یا اللہ اگر یہہ ٹکڑی مسلمانون کی مارے جاوے تو پھر زمین پر تیری عبادت کدھی نہ ہوگی یا اللہ تو اپنا وعدہ پورا کر اور مجھے رسوا متکر اور یہانتک دعا مانگے کہ حضرت کے کاندھے پر سے چادر گر پڑی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھاکے حضرت کے کاندھون پر ڈالے اور کہے یارسول اللہ اب دعا بس کرو یقین ہیکہ اللہ تعالی جو آپ سے وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کریگا اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچھ جھپک آکے بیدار ہوئے تو تبسم کرتے چونکے اور فرمائے ای ابوبکر خوش ہو اللہ کے یہان سے نصرت آئی یہہ دیکھ جبرئیل آیاہی اور اسکے دانتون پر غبار ہی اور اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ یعنے جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمھاری پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگاتار آنیوالے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منڈوے سے یہہ آیت پڑھتے ہوے نکلے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے اب شکست کھاویگا میل اور بھاگینگے پیٹھ دیکر اور جبرئیل علیہ السلام ہزار فرشتے آدمیون کی صورت سے ابلق گھوڑون پر سوار سر کو سفید شالان باندھے ہوئے لیکے نمود ہوئے بعد پھر اللہ تعالی جو کمک بھیجا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور اسرافیل ہزار فرشتے بعد اُسکے پھر دو ہزار فرشتے آئے سو کل پانچ ہزار فرشتے تھے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے نکلے تو انمین اور بنی بکر مین مخالفت رہنیکے

سبب سے قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیچھے سے کہین آ جاوے تب ابلیس بنی کنانہ کا
سردار سُراقہ بن مالک بن جُعْشُم کی صورت لیکے آیا اور بولا مین تمھارے ساتھ ہون تم بنی بکر اور
کنانہ سے کچھ اندیشہ نکرو اور شیطانون کی فوج سمیت جھنڈا لیا ہوا منزل بمنزل آتا تھا اور
جنگ کے روز ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کے کہتا تھا آج تمپر کوئی غالب ہوگا کہ مین تمھارا رفیق ہون
جب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہاتھ چھڑا کر اپنی ایڑیون پر اُلٹے پاؤن پھرا وہ شخص کہنے لگا سراقہ
کہان جاتا ہی بولا مین وہ دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اللہ کا سخت عذاب
ہی اور مسلمانون مین عمر کا مولا مِہْجَع تیر لگ کے شہید ہوے تھے اور حارث بن سراقہ حوض مین
پانی پیتے ہوے تیر کھا جام شہادت پیئے تھے ایسے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
لوگون کو حکم فرماے کہ اب جنگ شروع کرو اور اُنکو ترغیب دینے لگے عمیر بن الحمام ہاتھ مین خرملیئے
کھاتے تھے سو پھینک دیکے تلوار کھینچے اور کافرون مین دھس گئے اُنکو مار کے شہید ہوئے اور عوف بن
عفرا بھی بہت سے کافرون کو مار کے آخر شہید ہوئے اور اُمیہّ بن خلف مین اور عبد الرحمن بن
عوف مین بڑی دوستی تھی سو عبد الرحمن چاہے کہ اُمیہّ کو بچاوے لیکن بلال کے مین اُسکے ہاتھ
سے بہت ایذا پائے تھے سو پکارنے لگے اُمیہّ بن خلف کفر کا سر بچے تو مین نہین بچتا تو مسلمانان تلوارین
لیکے حملہ کیئے اور اُمیہّ کو قتل کیئے اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اپنے دونون بازو پر انصار
سے دو لڑکے جوان مُعَوِّذ اور معاذ عَفرا کے بیٹے کھڑے تھے سو انمین سے ایک پوچھا ابوجہل کون ہی
مین اُسکو کہا تو کس لئے دریافت کرتا ہی کہا مین سنا ہون کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین
بڑی بے ادبی کرتا ہی اگر مین اُسکو پاؤن تو اُسکے سامنے سے نہ ٹلون جبتک کہ وہ یا مین نہ مرون اور
دوسرا لڑکا بھی ویسا ہی پوچھا تھوڑے وقت کے بعد مین ابوجہل کو دیکھا کہ لوگون مین پھر رہا ہی
تو اُن دونون لڑکون کو بتلا دیا کہ ابوجہل یہی ہی تب وے دونون شاہین شکار پر ٹوٹے سرکیا اُسپر حملہ کیئے
اور اُسکو گھائل کر کے خاک پر گرا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکے عرض کیئے ہم ابوجہل
کو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود کو فرماے کہ ابوجہل کا کیا حال ہی سو دیکھ

آئیو عبداللہ بن مسعود جاکے دیکھے تو اُسکا جان حلق مین کھیل رہاہی عبداللہ بن مسعود جو مکے مین اُسکے ہاتھ سے بڑی ایذا دیکھے تھے سو اُسکو کہے کیا اللہ تعالی تجھے رسوا نہین کیا بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مار ڈالے اور تو کچھ زیادہ نہوا لیکن مجھے بڑا افسوس ہی کہ ان کمینون کے ہاتھ سے مین مارا گیا کاش دوسرا کوئی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چھاتی پر چڑھکے سر کاٹ ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لا رکھے حضرت اللہ کا شکر کئے اور فرمائے اس اُمّت کا فرعون تھا سو موا اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن عفرا کے ہاتھ پر تلوار کا ایک ہاتھ جھاڑا کہ اُنکا ہاتھ کٹ کے تسما باقی رہگیا معاذ حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گئے حضرت اُنکے ہاتھ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو اُنکا ہاتھ اچھا ہو گیا پھر جنگ مین شریک ہو گئے اور لڑائی مین عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو ایک لکڑی دئے سو وہ تلوار ہوگئی پھر عکاشہ جبتے تک اُسی تلوار سے جنگ کرتے تھے اور ملائکہ جو حاضر ہوے تھے سو اُنکو آدمیون کے قتل کا ڈھب معلوم نتھا اس لئے اللہ تعالی اس آیت سے اُنکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے پھر تم مارو اُنکے گردنون کے اوپر اور کاٹو اُنکے پور پور پھر فرشتے جسکو مارتے تھے اُنکی گردنون پر اور سانڈھون پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو بیش از اُنکی تلوار لگنے کے فرشتے کی مار سے اکثر کفار مرکے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا یکایک آواز آئی اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ یعنے ای خیزوم تو بڑھ پھر ایک کوڑا مارنیکا آواز آیا تو وہ کافر مرکے گر پڑا اور اسکا منہہ اور ناک کوڑے کے مار سے پھٹ کر اُسکا رنگ سیاہ ہو گیا تھا جب جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت کنکر اُٹھا کے قریش کے طرف پھینکے اور کہے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنے منہہ برے ہو اور صحابہ کو حکم کئے کہ ان پر حملہ کرو تو کفار کو ہزیمت ہوئی ستر شخص مارے گئے اور ستر شخص بند مین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرمائے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل مت کرو کیونکہ وے جبر سے آئے ہین سو عباس اور ابی طالب کے فرزند عقیل اور حارث بن عبد المطلب کے فرزند نوفل بھی بند مین آئے اور عباس کو ابوالیسر اسیر کئے تھے

لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابوالیسر ایسا دُبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اُسکو ایک ہاتھ مین اٹھا لیتے کہے کیا کرون ہین اور وہ ملتے ہی وہ میرے آنکھون مین خندمہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا اور قیدیون کو باندھ کے لانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کئے تو عباس کو بہت جکڑ کے باندھے تھے سو اُنکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنے حضرت کو نیند نہ آئی اور انصار یہہ سُنکے اُنکو کھولدئے پھر فتح کے بعد حضرت حکم کئے کہ کافرون کے مردون کو بدر کے کوے مین ڈالو تو سب کو کھینچ کے اُجاڑ کوے مین ڈالدئے مگر اُمیہ بن خلف پھول گیا تھا اُسکو اسمین نڈالکے مٹی مین داب دئے اور مسلمانون سے چودہ شخص شہید ہوے اُنمین مہاجرین چھے تھے اور انصار آٹھ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگون کو خوشخبری سنانے عبداللہ بن رواحہ اور زید بن حارث کو روانہ کئے مدینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ اُنکے دفن سے فراغت پاکے پھرے تھے کہ زید مدینے مین پہنچکے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک بدر مین مقام کرکے مدینے طرف پھرے اور بندیون کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلئے مگر وادی صفرا مین پہنچکے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الضبیعہ مین پہنچکے عقبہ بن ابی مُعیط قیدی کو قتل کئے باقی دوسرے اسیرون کو مدینے مین لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیرون کو کیا کیا چاہیے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبھون کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے انھون سے پیسے لیکے چھوڑ دینا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چھوڑ دئے تو یہہ آیت عتاب کی اُتری لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے تو تمکو آپڑتا اس لینے مین بڑا عذاب اور عباس سے سونے کے سَو اوقئے فدیہ لئے عباس کہے ہین مسلمان تھا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم سچ کہتے ہو تو تمکو اللہ تعالی جزا دیگا لیکن ظاہر مین تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنے ساتھ سونے کے سو اوقئے لائے تھے سو جنگ مین اُن پاس سے چھین لئے تھے تو عباس چاہے کہ اُن پیسون کو بھی فدیہ مین شمار کرنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے دشمنون کی اعانت کیواسطے پیسے لائے سواسکو ہم اُس مین
نہ گنینگے عباس کہے کیا میرے سے اتنے پیسے لیکے مجھے قریش پاس بھیک مانگنے لگاتے ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا اُم الفضل کے حوالے کئے تھے سو کیا ہوا
عباس کہے تمکو وہ پیسے ہین سو کیسا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اللہ تعالے
خبر دیا عباس کہے مین گواہی دیتا ہون کہ تم صادق ہو کیونکہ یے پیسے جو مین دیا سو کسی کو اس
پر اطلاع نہین تھی اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ ایک ہی اور تم اُسکے رسول ہو غرض عباس
دل سے مسلمان تھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو مکے مین رہکے اخبار لکھنے کی تاکید فرمائے
تھے سو مکے مین رہا کرتے تھے اور سہیل بن عمر جو قریش کا خطیب تھا وہ بھی قیدیون مین تھا اُس
سے بھی پیسے لیکے چھوڑ دیے عمر عرض کئے یا رسول اللہ سہیل خطبہ پڑھکے آپ پر لوگون کو طیش
کراتا ہی حکم ہو تو مین اسکے دانت اکھاڑتا ہون تا پھر کدھی خطبہ نہ پڑھے حضرت فرمائے مین مُثلہ
نہ کرونگا کہین اللہ تعالی مجھے بھی مُثلہ نکرے اور مجھے امید ہی کہ ایک روز وہ کھڑے ہوکے خطبہ
پڑھیگا تو پھر تم اُسکی مذمت کدھی نہ کروگے اور اُس روز کا بیان گیارہوین سال ہجری مین
آئیگا غرض جب کفار مارے گئے سو خبر مکے کو پہنچی تو مکے مین عورات ایک مہینے تک نوحہ کرتی
رہین اور ابوسفیان بن حارث جب مکے کو پہنچا ابولہب آکے پوچھا کیا خبر ہی بولا ہم اُن سے مقابل
کئے تو وے ہمارے مالک ہوئے سر کیا ہمکو چاہے تو مارتے تھے چاہے تو پکڑ لیتے تھے اللہ کی قسم لوگونکا
کچھہ قصور نہین پر گورے گورے آدمیان ابلق گھوڑون پر بیٹھکے آسمان زمین کے بیچ مین الگ کھڑے
تھے سو یہہ سب کیا کرتے تھے اور اُنکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا تھا عباس کے گھر والے دل سے سب
مسلمان تھے سو عباس کا غلام ابورافع کہا واللہ وہ فرشتے تھے یہہ سنتے ہی غصہ سے ابورافع کو
طمانچہ مارا عباس کی عورت ام الفضل غصے مین آکے موسل اُٹھاکے ابولہب کے سر پر ماری اور کہی
کیا اُسکا صاحب نہین کر کر تو اُسکو کم زور سمجھا اور ابولہب اُسکے بعد ایک ہفتہ نہین
جیا کہ اُسکو بُرا پھوڑا ہوا تو اُس پھوڑے کی بو جب سے لگے تو اُسکو بھی وہی پھوڑا ہوتا کرکے عربون کا

اعتقاد تھا اُسکے بچے وغیرہ سب کے سب اُسکے نزدیک سے دور ہوگئے اور وہ موا تو تین روز تک
میت پڑی رہی آخر گڑا کھود کے دور دور سے اُسکو لکڑیون سے اسمین ڈھکیلے اور دور دور سے پتھر
پھینک کے گڑا موچے اور رمضان کی پچیسوین کو عصماء بنت مروان کے قتل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہجو کرتی تھی سو عمیر بن عدی کو روانہ کئے تو وہ صاحب جا کے شب کے وقت اُسکو قتل کئے اور
اسی مہینے کے آخر کو زکوۃ فطرہ دینا مقرر ہوا اور عید الفطر کی نماز پڑھنا مقرر ہوا اور شوال کے مہینے
مین ابو عفک یہودی جو حضرت کا دشمن تھا اُسکو قتل کرنے سالم بن عمیر کو روانہ کئے تو وہ صاحب
جا کے اُسکو قتل کئے اور اسی مہینے مین بعضون کے قول سے قرقرۃ الکدر کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہے
مدینے کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے آئے بعد مدینے مین ساتھ روز رہکے سباع
بن عرفطہ کو وہان کا نایب کرکر اور علی مرتضی کے ہاتھ مین نشان مرحمت فرما کر بنی سلیم کے واسطے روانہ
ہوئے وہ قوم حضرت کے آنے پر اطلاع پا کر بھاگ گئے سو اُنکے پانسو اونٹ کی غنیمت ملی اور یسار چرواہا
گرفتار ہوگیا اور حضرت اس مقام مین تین روز رہکے پھر مدینے کو تشریف لیگئے اور اُسی مہینے کی پندرھوین
کو بنی قینقاع کو کر جو یہود تھے اُنکا غزوہ ہوا وے لوگ سابق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مصالحت کئے تھے جنگ بدر کے بعد ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو نصیحت
کئے اور ایمان لانے پر ترغیب دئے تو وے لوگ کہے تم قریش پر غالب آنے سے مغرور مت
ہو اُنکو جنگ کرنیکا سلیقہ نتھا اگر ہمسے مقابلہ ہو تو معلوم کروگے کہ مرد کون ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ سُنکے اغماض کئے اتفاقا ایک عورت مسلمانون کی بنی قینقاع کے بازار مین جا کے سنار کے
یہان کچھہ زیور تیار کرواتی بیٹھی یہود یان چاہے کہ اُسکا منہہ دیکھے پر وے عورت منہہ ندکھائی سُنار
آہستہ اُٹھکے اُسکا تہ بند پیٹھہ پر باندھ دیا وہ عورت اُٹھی تو ننگی نظر آئی یہود ہنسنے لگے اور وہ لگی رونے
ایک مسلمان وہان تھا سو سنار کو جان سے مار ڈالا اور یہودیان اُس مسلمان کو قتل کئے تو یہود و مسلمان
مین جنگ کا نقشہ ٹھہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کو نائب کرکر
اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر ان سے لڑنے نکلے یہودیان خوف سے قلعے مین جا کے

دروازے بند کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ کئے پندرا روز تک محاصرہ تھا
بعد اللہ تعالی اُنکے دلون مین مسلمانون کا رعب ڈالنے سے وہ عاجز ہوکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے آپ جیسا فرماتے ہین ویسا ہمکو قبول ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سبکو قتل کرنا چاہے تب عبداللہ بن اُبی بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش
کرنے لگا حضرت اُنکا اسباب اور ہتھیار چھین لیے کے اُنکو زن و فرزند سمیت شہر سے بدر کئے اور
اُسی سال ذی الحجہ مین غزوۂ سویق ہوا سبب اُسکا یہہ ہی کہ بدر کے جنگ کے بعد ابو سفیان قسم کیا
تھا کہ جب تک محمدؐ سے بدلا نہ لیوے آپ عورت پاس نہ جاوے اور سر کے بالون کو تیل نہ لگاوے
اس لئے دو سو آدمی کے ساتھ آکے مدینے سے تین کوس پر عریض پاس اُترا اور خرمے کے چند درخت
جلادیا اور ایک انصاری کو قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوئی کرکر روانہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُسکے آنے پر اطلاع پاکے مدینے مین بشیر بن عبدالمنذر کو نائب کرکر دو سو آدمی کے ساتھ اُسکا
پیچھا کئے کفار کو حضرت کے نکلنے سے ہیبت ہوئی سو بوجھا کم ہونے کے واسطے ستو کے توشہ دان
ڈالکے بھاگ گئے تو وہ ستو مسلمانان کے خرچ مین آیا اسی لئے اُس غزوے کا نام غزوۃ السویق کرکے
مشہور ہوا کہ عربی مین ستو کو سویق کہتے ہین پھر حضرت اُنکا تھوڑے دور تک پیچھا کرکر پانچوین
روز مدینے مین داخل ہوئے اور اسی مہینے مین عید الاضحی کی نماز اور قربانی مقرر ہوئی اور علی مرتضی
حضرت بی بی فاطمہ سے ملے **تیسرا سال ہجری** ربیع الاول کے مہینے مین محمد بن مسلمہ کے ساتھ
چند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کئے وہ یہودی بدر کا جنگ ہوئے بعد
مکے کو جاکے وہانکے لوگونکو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا اور مسلمانون کی عورتون کے حق مین
بتیان بنانا ہجو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کعب بن اشرف کو کون مارےگا
محمد بن مسلمہ کہے کہ مین مارتا ہون لیکن اُس سے کچھ بناکے کہنا ضرور ہوگا اُسکی اجازت دینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو مین آتا ہی سو کہہ پھر محمد بن مسلمہ اور ابو نایلہ اور عباد بن بشر اور حارث
بن اوس اور ابو عبس بن جبر ملکے روانہ ہوئے اور اسکے یہان جاکے اخلاص سے باتان کرنے

لگے باتون باتون مین اسے کہے کہ محمدؐ کے آنے سے ہمارے شہر مین بڑی بلا ہوئی کہ تمام عرب سے ہمکو عداوت ہو گئی اطراف سے اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگونکا قوت چلنا دشوار ہی کعب یہہ سنکے کہا مین تمکو اول ہی جتا دیا تھا پر تم نہ مانے یہہ تو کیا آیندہ اس سے زیادہ تم ملول ہوگے پھر یہہ لوگ کہے کہ ہمکو کچھہ اناج ضرور ہی قرض دے کہا قرض دیتا ہون لیکن کچھہ چیز گرو رکھو کہے کیا رکھنا بولا اپنے بچون کو گرو دیو وے کہے بچون کو گرو مین ڈالنا بہت عیب ہی کہ لوگ کہینگے تم وہی ہین جو من دو من اناج کے لئے گروی پڑے تھے بولا تمہارے عورتون کو گرو رکھو کہے تو بہت حسین ہی تیرے پاس عورتون کو کیسا رکھنا یہہ بہت فضیحتی کی بات ہی لیکن ہم ہتھیار گرو رکھتے ہین کہا بہتر ہی پھر یہہ صاحبان شب کو ہتھیار لیکے اُسکے یہان گئے اور گھر پر جاکے پکارے اُٹھکے آنیکا قصد کیا اُسکی عورت کہی اتنی شب کو کہان جاتا ہی کہا وہ میرا دودھ بھائی ابو نایلہ اور فلانے فلانے شخص ہین عورت کہی تو مت جا کہ انکے آواز سے لہو ٹپک رہا ہی کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلائین تو قبول کرتی ہی پھر ان نے باہر آکر باتان کرنے لگا اسمین ابو نائلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبوئی ہی کہا میری عورت کو عطر بنانے آتا ہی سو اُن نے بنائی ہی کہے مجھے سونگنے دے کہا کیا مضائقہ سونگو سونگے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سونگا چاہتا ہون توان نے سر جھکایا بالونکو اُسکے مضبوط پکڑکے لوگون کو اشارہ کئے تو تلواران کھینچ کے اُسپر تان چلاے اور اُسکا سر کاٹ لئے اور حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لا رکھے یہہ پہلا سر ہی جو اہل اسلام کے ہاتھہ سے کٹکے حضور مین آیا اور اُسپر تلواران چلاتے وقت آپسمین سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو لگی تو وے چلنے سے عاجز ہوے سو اُنکو اٹھاکے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے زخم پر پھونکے تو وہ زخم درست ہو گیا اور اُسی مہینے مین غطفان کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ اور محارب کی قوم ذی امر مین جمع ہوتے ہین تب حضرت مدینے مین عثمان رضی اللہ عنہ کو نائب کرکر چارسو پچاس آدمی سے بارھوین کو نکلے جب اس مقام پر پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہوکے بھاگ کے پہاڑون مین چھپ گئے پھر وہان مینہہ برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے نکال کے سوکھنے

ڈالے اور آپ جھاڑ کے سایہ مین ارام کئے ایک شخص کافرون سے دعثور نام تلوار کھینچ کے حضرت کے سرانے آیا
اور بولا تجھے آج کون بچاویگا حضرت فرمائے اللہ بچاویگا سو جبرئیل علیہ السلام اُسکے سینے پر مارے تلوار
اُسکے ہاتھہ سے گر گئی حضرت وہ تلوار اٹھا لیکے فرمائے تجھے اب کون بچاویگا اُس نے کہا کوئی بچانیوالا
نہین تو حضرت اُسکی تقصیر معاف کئے اور اُسنے اسلام لایا اور حضرت بارہ روز کے بعد مدینے مین داخل
ہوئے اور جنگ نہوا اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا
نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ربیع الآخر مین بحران کا غزوہ ہوا اُسکو بنی سلیم کا غزوہ بھی کہتے
ہین حضرت کو خبر پہنچی کہ بحران کے قریب فرع مین بنی سلیم جمع ہوتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب مقرر فرما کے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی
خبر سُنکے کفار بھاگ گئے جنگ نہوا حضرت دسوین روز مدینے مین تشریف لاے اور جمادی الآخری
مین زید بن حارث کا سریہ روانہ کیا کیون کہ قریش بدر کا جنگ ہوے بعد مارے اندیشے کے
شام کو اُس راہ سے جانا موقوف کر کر عراق طرف سے جانا اختیار کئے سو تجارت کو جاکے آتے ہین کر کر
خبر پہنچی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو سو آدمی کے ساتھہ روانہ کئے سو قروہ مین پہنچکے
قافلے پر گرے کفار اسباب چھوڑ کے بھاگ گئے تو وہ اسباب مسلمانون کے ہاتھہ لگا روپے کے باسنون
کا وزن فقط تیس ہزار درم تھا مدینے کو لا کے سب اسباب کی قیمت کئے اور خمس بیس ہزار درم نکالے
باقی جنگ کو گئے سو لوگون مین تقسیم کئے اور شعبان مین حضرت عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرہوین کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور
شوال مین اُحد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ مین قریش کی ہزیمت ہوئی اور اُنکے اکثر عمدہ لوگ مارے
گئے سو ابو جہل کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبد اللہ اور اُنکے سوائے دوسرے لوگ جمع ہوکے تجویز کئے
کہ محمد سے جنگ کیا چاہئے اور ابو سفیان کے ساتھہ تجارت کا مال جو محافظت سے آیا تھا سو اُس
مین سے کچھہ لشکر کے اخراجات کیواسطے دینا تب سب اتفاق کر کر اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ
کے ساز و سامان کیواسطے دئے تجارت کے ہزار اونٹ تھے اور مال پچاس ہزار دینار کا تھا اور

دینار کو دینار نفع آیا تھا غرض قریش اور بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوکے تین ہزار جنگی آدمی نکلے اِن مین سات سو بکتر پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورت تھے اور حضرت عباس یہہ اخبار لکھکے جلد مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو جنگ کی تیاری کا حکم فرمائے پھر کافرونکی فوج مدینے کے قریب عینین پہاڑ پاس آکے اُتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کی دسوین کو جمعے کے دن لوگون کو فرمائے مین خواب دیکھا ہون کہ گایان ذبح ہوتے ہین اور ایک ٹکر بکری کو مارا ہون اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جھڑا ہی اور مین اپنا ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالا ہون سو گایان ذبح ہونے کی تعبیر میرے طرف کے چند لوگ شہید ہونگے اور تلوار کا دانت جھڑنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہوگا اور ٹکر بکری کو مارنا سو مخالفون کا کوئی بڑا لڑویا مارے جاےگا اور ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالنا سو مدینہ ہی کہ ہم شہر مین رہنا جب دشمنان شہر کے اند[illegible] توگھرون پر سے انکو تیر و پتھر سے مارنا عبداللہ بن اُبَی بن سلول جو منافقون کا پیشوا تھا یہی بات پسند کیا لیکن صحابہ مین چند جوانمرد جو بدر مین حاضر نہین ہوئے تھے سو اپنی جوانمردی معلوم ہونا کرکے عرض کرنے لگے کہ ہم شہر مین رہین تو کافران کہینگے کہ ہم سے ڈرکے میدان مین نہ آئے بہتر ہی کہ میدان مین نکلکے مقابلہ کرنا اور حضرت کے نکلنے پر بہت باعث ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پاکے لوگون کو نصیحت کئے اور جنگ کے وقت صبر کرنا اور بہت سی کوشش کرنا کرکے تاکید کئے اور یہہ بھی فرمادئے کہ اگر تم صبر کروگے تو تمکو فتح ہوگی اور جنگ کو نکلنے کے واسطے تیار رہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے پڑھکے محل مین تشریف فرمائے پھر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد بن معاذ اور اُسَید بن حضیر لوگون کو کہے کہ تم نکلنے کیواسطے جو جِد ہوئے سو بہت بیجا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی مرضی تھی ویسا ہی کرنا غرض لوگ منتظر تھے کہ اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکتر پہنکے تلوار باندھکے نکلے لوگ نادم ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ ہم کو آپ کی مخالفت کرنا کسی وقت مین روا نہین حضور کی مرضی مبارک

جیسی ہی ویساہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ نبی کو نہین پہنچتا کہ پہنے سو بکتر کو پھر
نکالے جب تک کہ اللہ تعالی اُسکے اور دشمن کے بیچ فیصلہ نکرے پھر مہاجرین کا نشان مُصعَب بن عُمیر کے
ہاتھ مین اور اوسکا نشان اُسید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان حباب بن منذر کے پاس دیئے
اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کیے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ
بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تھا کہا میری بات نہ سنے ہم مفت مین جان کیا واسطے دین اور اپنے
تین سو تابعدار کو لیکے پھر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر کیوقت اُحد پہاڑ کے دامن
مین جا اُترے او صبح کی نماز جماعت سے ادا کر کے بکتر پر دوسرا بکتر پہنے اور سر پر خود رکھے اور
عبداللہ بن جبیر کے ہمراہ پچاس تیر انداز دیکے پہاڑ کے جانب مین ایک موقع پر کھڑا کر کر فرمائے
تمکو مین جب تک نہ بلواؤن تم یہان سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارے جاوین یا ہمکو جانور لیکے
پرواز کرین یا ہم غالب ہوکے دشمنون کو کھندل دین بعد صفان آراستہ کر کر مقابلے مین آئے
او رکفار تخمینًا پہاڑ کے پاس مدینے کے مقابل اُترے تھے سو نشان طلحہ بن ابی طلحہ کے حوالے
کئے اور برنغار پر خالد بن ولید کو اور جرنغار پر عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر کے مقابلے مین کوٹے
رہے کفار کیطرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے والا تھا جو پیش از بعثت کے
عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین کر کے کہا کرتا اور بعد حضرت پر ایمان
نلا کے قریش کی رفاقت اختیار کیا تھا اور حضرت اُسکو فاسق کہا کرتے تھے سو اُسکے پچاس غلام
لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ کرنے پر ترغیب دیا اور اُن سے وعدہ کیا کہ میری قوم سے جب
ملاقات کرون تو ان سبہون کو میرے طرف پھیر لیؤن جب صفان کھڑے سو دیکھا تو پکارا
ای اوسیو مین ابو عامر ہون اوسیان کہے ای فاسق اللہ تیری آنکھ ٹھنڈی نکرے یہ سنکے
کہا میرے بعد میری قوم بگڑ گئی اور اُسکے ساتھ کے غلامان تیرون سے اور پتھرون سے مسلمانون کو
مارنے لگے مسلمان بھی اُسکو تیران لگے مارنے ابو عامر جنگ کی تاب نہ لاکے بھاگا ہند عتبہ کی بیٹی
اور دوسرے عورتان دف بجاکے دلیر ہونے کے بیتیان پڑھنے لگے پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک تلوار تھی سو فرمائے اس تلوار کو لیکے کون اُسکا حق ادا کریگا کئی
شخص اُسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے حوالے نہین فرمائے بعد سماک بن خرشہ جو
ابو دجانہ کرکے مشہور تھے عرض کئے یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے دشمنون کے مقابل ہوکے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے انھون نے عرض کئے یا رسول اللہ
مین اُسکا حق ادا کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو اُنکے حوالے کئے وہ بڑے جوانمرد
تھے ایک سرخ پٹھا نکالکے اپنے سر پر باندھے یہہ دیکھکے انصار کہنے لگے ابو دجانہ موت کیواسطے
مستعد ہوا ہی پھر یہہ صاحب کافرون سے مقابل ہوکے لڑنے لگے قریش کا نشان بردار طلحہ بن
ابی طلحہ پکارا میرے سے کون مقابلہ کرتا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نکلکے اُسکو قتل کئے اور حضرت خواب
مین ٹکر ٹکر یکو مارے تھے سو اوس سے یہی شخص مراد تھا پھر کافرون کا نشان اُسکا بھائی عثمان لیا
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اُسکو تلوار کا ایک ہاتھ لگائے سو اسکا ہاتھ اور بازو اور پسلیان
کٹکے پھیپسا نظر آنے لگا اور نشان ابو سعد بن ابی طلحہ لیا اُسکو سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ تیر مار کے
قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اُسکو تیر مارکے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر حارث
بن طلحہ نشان لیا تو اُسکو بھی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ قتل کئے
پھر جلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر ارطاۃ بن شرجبیل لیا اُسکو
حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر شرجبیل بن ابی قارظ لیا اُسکو کسی نے مارا پھر صواب کرکرا ایک غلام تھا سو
لیا تو اُسکو قزمان قتل کیا کافرون مین بڑا ایک شجیع تھا سو ابو دجانہ کے مقابلے مین آیا ابو دجانہ
اسکو قتل کئے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے مقابلے مین آئے شداد بن اوس کمین سے آکے اُنکو
شہید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حنظلہ کو فرشتے غسل دیتے ہین انکی عورت سے
انکا احوال دریافت کئے تو کہی وہ جنب تھا جنگ ہوتا ہی سنکے غسل نہ کرکے جلدی سے
آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسیواسطے فرشتے اسکو غسل دیتے ہین اور حمزہ رضی اللہ
عنہ چند شخص کو مارکے عبد العزی کا بیٹا سباع جسکی مان مکے مین عورتون کی ختنہ کیا کرتی تھی

سو اُسکو بولے بظر کاٹنے والی کا بیٹا ادھر آاُن نے مقابل ہوا حضرت حمزہ اُسکو قتل کیئے وحشی
بن حرب جُبیر بن مُطعم کا غلام پتھر کے پیچھے چھپ کے حمزہ کو تکتا بیٹھا تھا سو اپنے داومین آتے
ہی حضرت کو حربہ پھینک کے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض حضرت حمزہ اور علی مرتضی اور
طلحہ اور ابو دجانہ اور نضر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ مین بہت کوشش کیئے
شجاعت کا داد دیئے آخر اللہ تعالی مسلمانون کو فتح دیا کافرون کی ہزیمت ہوئی اور بھاگنے لگے
بعضے لوگ غنیمت لوٹنے کے طرف متوجہ ہوئے وے تیر اندازان کہ جنکو حضرت درے سے
کافران نہین آنے کیواسطے کھڑے کروائے تھے اور دو تین بار کافران اُدھر سے آنیکا قصد کیئے
تو وے اُنکو تیران مارکے ہٹا دیئے تھے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوئی ہم یہان کیا واسطے رہنا
چلو ہم بھی اُنکے شریک ہووین عبداللہ بن جبیر اُنکے سردار کہے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیا تاکید کیئے تھے تم یہان سے نکلنا مناسب نہین وہ لوگ نہ مان کے نکلے اور عبداللہ بن
جبیر دس آدمی سے رہگئے اور وے تیر اندازان قریب ہوتے سو دیکھ کے ابلیس پکارا پیچھا سنبھالو
مسلمانان اُنھون کو غنیم کے لوگ سمجھ کے مارنے لگے اتنے مین پہاڑ کا راستہ خالی دیکھ کے
خالد بن ولید مشرکون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ جونغار کی فوج لیکے ادھر سے آئے اور اُس دس
شخص کو قتل کرکے سر پر پہنچے دونون لشکر مخلوط ہوگئے اور اپنا شعار بھول گئے اور مصعب بن
عمیر جو مسلمانون کا نشان اٹھائے تھے انکو ابن قمیئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سمجھ کے
مارا اور پکارا مین محمد کو مارا ہون لوگون مین نہایت اضطراب ہوا ایک جماعت بھاگ کے مدینے
کی راہ لئی چنانچہ حضرت عثمان بھی انھین مین تھے اور بعضی لوگ کہے اب ہمارا یہان کیا کام
ہی اپنی قوم پاس جاکے اُنکی وساطت سے قریش سے امان لینا اور جنکا ایمان قوی تھا وہ کہے
اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو کیا ہوتا ہم ہمارے دین کیواسطے لڑنا ضرور ہی کرکے
جنگ سے ہاتھ نرکھے اور عمر فاروق اور چند مہاجر و انصار ایک مقام پر اکٹھا ہوکے مقابلہ کرتے
ہوئے کھڑے رہے اور ابوبکر صدیق اور ابو عبیدہ اور چند صحابہ اپنے اپنے مقام پر ثابت قدم رہکے

جنگ کرنے لگے اور ایک فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جھنڈا اٹھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین سے دو شخص تھے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابو دجانہ اور حباب بن المنذر اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ پھر ابو بکر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر اور ابو عبیدہ اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ستر زخم لگے اور عتبہ بن وقاص پتھر پھینکا سو حضرت کو لگ کے روبرو کا دندان مبارک ٹوٹ گیا اور عبد اللہ بن شہاب زہری کے مارے سے حضرت کی پیشانی پھوٹ کے خون جاری ہوا حضرت فرمائے کیون بھلائی پاوگی قوم جو اپنے نبی کے ساتھ یہہ کام کئے سو اللہ تعالی حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہہ آیت نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یعنے تیرا اختیار کچھہ نہین یا انکو توبہ دیوے یا اُن پر عذاب کرے کہ وے ناحق پر ہین پھر بعد حضرت خون کو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے خدایا میری قوم کو بخش کیونکہ وے جانتے نہین اور فرمائے خون اس لئے پونچھتا ہون کہ اگر زمین پر میرے خون کا کوئی قطرہ پڑے تو آسمان سے اُن پر عذاب پڑیگا اور ابن قمئہ کے مارے سے رخسار مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو ٹکڑیان اسمین دھنس گئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ کے گڑہے کھود ایا تھا اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر گئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کا دست مبارک پکڑنے اور طلحہ پیچھے آکے اٹھانے سے حضرت سیدھے ہو کے کھڑے ہوئے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کا لہو چوسے سو حضرت انکو فرمائے میرا لہو جسکے خون کے ساتھ ملیگا تو اسکو آتش دوزخ نہ لگے گی اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ دونون ٹکڑیون کو اپنے دانتون سے کھینچ کے نکالے سو انکے دو دانت گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ بھی جنگ کئی اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ حضرت کے روبرو کھڑے تھے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لیتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کو تیران اٹھا کے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مار میرے ماباپ

تیرے پر سے فدا ہین اور قتادہ بن نعمان کی آنکھ مار سے نکل پڑی اسکو لیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اُس آنکھ کو لگا دئے پھر اول سے بہتر آنکھ آئی اور کلثوم بن الحصین کی حلق مین تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف لگائے تو وہ درست ہو گیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانے سو کعب بن مالک تھے رضی اللہ عنہ دیکھے کہ چشم مبارک خود کے نیچے سے چمک رہے ہین سو خوشی سے پکارے ای مسلمانان خوش ہو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو کہے خاموش ہو پھر مسلمانان حضرت کو دیکھکے جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتھ پہاڑ پر چڑھنے واسطے چلے اُبَیّ بن خلف حضرت زندہ ہین سو سُنکے حضرت طرف چلدیا اور کہتا تھا کہ محمد کہان ہی اُن بچا تو مین نہین بچتا چند صحابہ اسکو مارنیکا قصد کئے حضرت اُنکو منع کئے اور فرمائے اُسکو آنے دو جب قریب پہنچا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے حربہ لیکے اسکے ہنسلی کے ہاڑ پر جو خود و بکتر کے درمیان سے دستا تھا مارے وہ ملعون گھوڑے پر سے گر گیا اور بہت بیقراری کرنے لگا بولنے لگا مین مرتا ہون لوگ کہے زخم تو کچھ زیادہ نہین لگا اتنی بیقراری کیون کرتا ہی کہا محمد مجھے مکے مین کہتا تھا کہ تجھے مارونگا اللہ کی قسم اگر مجھپر تھوکتا تو مین مر جاتا اور اس زخم کا درد ذو المجاز کے تمام لوگون پر بانٹے تو سب مر جاوینگے اسی ہی درد سے سرف کو پہنچکے مر گیا اور کافرون کی ایک جماعت پہاڑ پر چڑھنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کی ایک جماعت ساتھ لے اُنکو مار اُتارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھنا چاہے تو بکترون کے بوجھے اور زخمون کے تعب سے چڑھ نہین سکے آخر طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھنے سے حضرت اُنکی پشت پر پاؤن رکھکے سوار ہوئے اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بیٹھکے ادا کئے اور ابو سفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی ہندہ اپنے ساتھ کی عورتون کو لیکے مسلمانون کے ناک کان کاٹ کے ہار پرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ

چیر کے کلیجا چابی اور ابو سفیان نمود ہو کے پوچھا کیا ان لوگون مین محمد ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے جواب مت دو پھر پوچھا کیا ان لوگون مین ابی قحافہ کا بیٹا ہی حضرت فرمائے
جواب مت دو پھر پوچھا کیا اُنھون مین خطاب کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب نہ کہو پھر کوئی
جواب نہ دینے سے کہا کہ یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ عنہ
خاموش نرہ سکے کہے ای عدو اللہ تو جھوٹھا ہی کہ جنکے نام ان لیا سو وے سب جیتے ہین تجھے
رسوا کرنیوالون کو اللہ باقی رکھا ابو سفیان اپنے دیو کی تعریف مین بولا اُعْلُ هُبَلُ یعنے ہبل
دیو اونچا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب کیون نہین دیتے عرض کئے ہم کیا
جواب دین فرمائے کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ اللہ بہت اونچا اور بڑا ہی پھر بولا لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى
لَكُمْ یعنے عزّیٰ ہمارا ہی اور تمھاری عزّیٰ نہین آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب
دین حضرت نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلٰىنَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ یعنے اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہین
اور ابو سفیان کہا یَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ یعنے یہہ روز بدر کے روز کے عوض ہی
او جنگ کے نوبت ہین اور تم دیکھو گے مُردون کے ناک کان کٹے ہوئے حالانکہ مین اُسکا حکم نہین کیا اور وہ کام
مجھے برا بھی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تمسے کچھ کہتا ہون ذرا ادھر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرمائے جاکے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچھا سچ کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتے
سے ہین اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے ہین ابو سفیان کہا کہ ابن قمیہ کہا تھا کہ محمد کو مارا ہون لیکن مجھے اُسکی بات
سے تیری بات کا اعتبار ہی بعد ابو سفیان وہانسے پھرا اور جاتے جاتے یہہ کہدیا اب ہمارا تمھارا مقابلہ بھی اگلے سال
ہی حضرت فرمائے کہو بہتر ہی جب کفار وہانسے نکلنے کا تہیہ کئے سو مسلمانون کو اضطراب ہوا کہ شاید مدینے
کو جاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضہ کو فرمائے تم جاکے دیکھو کہ اگر وے اونٹون پر سوار ہوکے گھوڑونکو کنار
کرتے ہین تو مکے کا قصد ہے اگر گھوڑون پر سوار ہو کے اونٹون کو چھوڑ دیتے ہین تو مدینے کو جاتے ہین قسم
ہی اُسکی جو میرا جان اسکی قدرت مین ہی اگر مدینے کو جاوینگے تو مین بھی جاکے اُن کا مقابلہ کرونگا
علی مرتضی رضی اللہ عنہ دیکھہ کے آکر عرض کئے کہ اونٹون پر سوار ہین اور گھوڑون کو

بازو سے رکھے ہین اور مکے کا راستہ لئے ہین جب جنگ سے فراغت ہوئے لوگ اپنے
مردونکی تلاش کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہے
سو دریافت کرو ایک صاحب انصار کے اُنکو دیکھنے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ زخمان لگے پڑے
ہین اور کچھہ جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھیجے ہین سعد کہے میریطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرکے کہو اللہ
تعالی آپکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمھارا ایک شخص بھی زندہ رہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن حملہ کرے سو اُسکو دفع نکرے تو اللہ تعالی کے یہان اُسکا عذر مقبول
نہوگا یہہ کہے سو تھوڑے وقت مین اُنکا روح قبض ہوا اور وہ کیفیت حضور مین حضرت کے وہ
صاحب عرض کئے حضرت اُنکو بہت دعا دیئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ
کو دیکھنے کیواسطے نکلے سو اُنکا پیٹ چیرے ہوئے اور ناک کان کاٹے ہوئے دیکھے اور فرمائے
مجھے کسی مقام مین اتنا غصہ نہ آیا جو یہان آیا ہی اللہ کی قسم اگر قریش پر دستیاب ہوگا تو اُسکے
درعوض اُنکے ستر آدمی کو مُثلہ کرونگا اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو
اس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہی صبر والون کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مین صبر کیا اور اُنکے بدلے سے درگذرا اور شہیدونکو دیکھکے فرمائے یا اللہ مین
گواہ ہون انکا اور فرمائے یہہ سب لوگونکے واسطے قبران علیحدہ علاحدہ کھودنا دشوار ہی دو دو
شخص کو ملاکے ایک قبر مین دفن کرو اور جسنے قرآن زیادہ پڑہا ہی اسکو آگے کرو اگر صفیہ کا
غم زیادہ ہونیکا اور لوگون مین سنت جاری ہونیکا اندیشہ نہوتا تو مین حمزہ کو دفن نہ کرتا
ویساہی اُسکو چھوڑ دیتا تا پرندون اور درندون کے پیٹ سے اُسکا حشر ہووے پھر حضرت
حمزہ کو اور اُنکے بھیجے عبد اللہ بن جحش کو ایک ہی قبر مین دفن کئے اور انس بن النضر پر اتنے
زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نہین جاتے تھے مگر انکی بہن اُنکے انگلیون کو دیکھکے سمجھی اور مصعب جنکا باپ عمیر

بڑا مالدار تھا سو دنیا کا خیال نہ کرکے وہ سب مال ترک کرکے مسلمان ہوئے تھے سو اسی جنگ مین شہید ہوئے اُنکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نہ تھا سر ڈھانپے تو پاؤن دستے پاؤن ڈھانپے تو سر دستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا یہہ حال دیکھکے آنکھون مین اشک بھر لائے اور فرمائے چادر سر پر اُڑھاؤ اور گھانس ڈالو اور مدینے مین خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے بی بیان سُنکے وہانسے دیکھنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائے اور حضرت کے زخمون کو دھونے لگے علی مرتضی رضی اللہ عنہ ڈھال مین پانی لاتے تھے لہو بند نہین ہوتا سو دیکھکے بی بی حصیر جلا کے انپر ڈالی اور کفارہ کے تیئیس آدمی جہنم مین داخل ہوئے اور ایک شخص ابو عزہ اسیر ہوا وہ مرد وہ بدر کے جنگ مین اسیر ہوا تھا تو اسکو دوسرے بار جنگ مین نہ آنا کر کر شرط لیکے چھوڑ دئے تھے آخر شرط پر نہ رہ کے پھر آیا تھا سو اسیر ہوکے کہنے لگا یا محمد میرے بیٹون کو پالنے مجھے چھوڑ دے حضرت فرمائے کیا تجھے اس لئے چھوڑون کہ مکے کو جاکے موچھون پر تاؤ دیکے لوگون مین بولتا پھرے کہ مین محمد کو دوبارہ دغا دیکر آیا ہون مومن ایک سوراخ سے دو بار نہین کٹا لیتا پھر اسکو قتل کروائے اور ابن قمئہ حضرت کو مارتے وقت یہہ کہا تھا خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ قِمْئَةَ یعنے یہہ مارے مین قمئہ کا بیٹا ہون حضرت اسکو کہے اَقْمَاکَ اللہُ یعنے اللہ تجھکو ذلیل کرے جنگ سے گئے بعد ابن قمئہ اپنے بکریون کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اسکو ٹکر مارکے پہاڑ پر سے گرا دیا تو اسکے اعضا ٹوٹ کے مر گیا القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہیدون کو دفن کرکے پھرے راہ مین حضرت کی پھوپیری بہن جحش کی بیٹی حمنہ ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس بی بی سے کہے تیرا بھائی عبداللہ مارا گیا کہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ اسکو بخشے بعد حضرت فرمائے تیرا ماموحمزہ بھی شہید ہوا تد بھی ویسا ہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارے گیا یہہ سنتے ہی صبر نہ لاکے بے اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھو عورت کو مرد سے کیا الفت رہتی ہی بھائی اور ماموھے سو سُنکے صبر کی پر مرد موا سو سنکے صبر نہ کر سکی اور حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر آکے کھڑی ہوئی اور لوگان ٹکڑیان

باندھکے آتے سو دیکھہ کے اپنے والد بزرگوار کو تلاش کی تو نہ دیکھی اور صدیق رضی اللہ عنہ کو پوچھی
میرے باپ کہان ہین کہ دیکھتے نہین صدیق کی آنکھہ اشک سے بھر آئی پھر اُسکو جواب ایسا کہے
کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے باپ
نہین سو دیکھہ کے جانور کی باگ پکڑی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کہان
ہی حضرت فرمائے مین تیرا باپ ہونگا وہ کہی اسبات سے خون کی بو آتی ہی اور رونے لگی صحابہ بھی
اُسکو دیکھہ کے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ کیسا شہید ہوا سو بیان کرو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹی اگر مین اُسکا احوال بیان کرون تو تجھے برداشت نہ آیگا اُس غریب کا
رونا اور پلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے قبیلے والی ایک عورت راہ مین منتظر کھڑی تھی لوگ اسکو
اطلاع کئے تیرا باپ اور بھائی اور مرد شہید ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین
سو مجھے کہو لوگ جواب دئے حضرت خیریت سے آتے ہین سو حضرت کو دیکھہ کے کہی یا رسول اللہ
تمھاری سلامتی کے آگے دوسرے مصیبتان کچھہ نہین جب حضرت عبد الاشہل کے گھرون پرسے گذرے
تو عورتون کے رونے اور پلانے کا آواز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روکے فرمائے
مگر حمزہ پر کوئی رونے والا نہین سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر یہہ بات سنکے اپنی قوم کی عورتون
کو تاکید کئے کہ تم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا پر روؤ پلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد
کے دروازے پر آکے حضرت حمزہ پر پلانے لگین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا آواز سنکے پوچھے کیا ہی
وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو دعا دیکے رخصت کئے اور اُس روز
سے مردے پر پلانے سے منع فرمائے اور اس جنگ کے دوسرے روز حمراء الاسد کا غزوہ ہوا
اسکا سبب یہہ تھا کہ قریش کے کفار جنگ سے پھر کر چلے تو راہ مین ایک دوسرے کو ملامت
کرنے لگا کہ فتح ہمکو ہوتی ہوے اُنکو چھوڑ کے آنا بہت نادانی ہی انھون کے سب سردار موجود
ہین آیندہ بھی جنگ کیواسطے مستعد ہوکے آئینگے ہم اُنکی بستی مین جاکے بار ثانی سبھون کو
قتل کرنا یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت یکشنبے کے روز صبح ہی لوگون کو

حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہوکے جلد نکلنا اور کل کے روز جو شخص جنگ مین حاضر تھا وہی
آنا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود قلت کے اور زخمی ہانیکے جنگ کو نکلنے جمع ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر کاہی کا نشان جو اُسکو ہنوز کھولے نہ تھے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیکر ستر آدمی سے جو کل کے روز جنگ کئے تھے نکلے طلحہ رضی اللہ
عنہ کو ستر زخم لگے تھے اور انگلیون پر زخم تھے اور ہاتھ ضایع ہوا تھا اور عبدالرحمن بن عوف کو بیس
زخم سے زیادہ تھے اور ایسے ہی اکثر لوگ زخمان کھائے تھے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ ٹالکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوے اور حمراء الاسد مین جو مدینے سے ساٹھ میل پر تھا جا
اُترے اور تاکید کئے شب کو چولے بہت سلگاؤ تا کافرون پر رعب پڑے سو پانسو چولا سلگائے
پھر خزاعہ کی قوم کا ایک سردار معبد بن ابی معبد اُسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا تھا باین اُن
اور اُسکی تمام قوم حضرت کی دوستی مین تھے سو حضرت سے ملاقات کرکر ابوسفیان پاس گیا اور روحا مین اس سے ملاقات
کیا دیکھا تو اُنکا ارادہ پلٹ کے آنے کا ہی اُنسے کہا مین دیکھا محمدؐ کو بڑی جمعیت سے
آتا ہی اُنکے جو لوگ جنگ مین حاضر نہین ہوے تھے سو وہ بھی پشیمان ہوکے بدلا لینے آتے
ہین ابوسفیان کہا کیا سچ ہی تو بولے واللہ سچ کہتا ہون تو یہان سے نکلے نہین تک اُنکے گھوڑے
نمود ہونگے ابوسفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہان سے کوچ کرکر آگے روانہ ہوا اور اپنے
اُس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس مقام مین تین روز رہکے چوتھے روز
مدینے کو تشریف لائے **چوتھے سال ہجری** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم
ہوا کہ خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ حضرت سے جنگ کرنے لوگون کو جمع کرتے ہین سو محرم کے غرے
کو ابوسلمہ بن عبدالاسد کے ساتھ دیڑھ سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید فرمائے تم راہ کتر
کرجا کے اُنکو غارت کرو یہہ لوگ ویسا ہی جاکے اُنکے جانورون کو لوٹ لئے تین شخص اُنکے
اسیر ہوے باقی بھاگ گئے اور محرم کی پانچوین کو دوشنبے کے روز عبداللہ بن اُنیس کو روانہ
کئے اور فرمائے تم عرنہ کو جاؤ وہان خالد ہذلی کا بیٹا سفیان لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے

جمع کر رہا ہی اسکو قتل کرو عبد اللہ بن اُنیس عرض کئے اسکی نشانی کیا ہی حضرت فرمائے نشان
یہی ہی کہ تو اُسکو دیکھتے ہی تجھہ پر اسکی ہیبت ہو گی عبد اللہ نخل کے اس مقام کو پہنچکر اُس سے
ملاقات کئے عبد اللہ کو کسیکے دیکھنے سے خوف نہین ہوتا تھا سو اسکو دیکھتے ہی اُنکو خوف ہوا
غرض سفیان نے اُنکو دیکھہ کے پوچھا تو کون ہی کہے مین خزاعہ کے قبیلے والا ہون سنا ہون
کہ تو محمدؐ سے جنگ کا ارادہ رکھا ہی سو مین آیا ہون تا تیرا شریک رہون اُنکے باتان اسکو
خوش لگے سو اُنکو اپنے پاس رکھا فرصت کا وقت دیکھکے اُسکا سر کاٹ لیکے بھاگے اور ایک غار
مین جا کے چھپے مکڑی اسکے منھہ پر جالا باندھی لوگ جستجو کر کر گئے بعد عبد اللہ نکلکے مدینے
کو آئے اور اُسکا سر حضرت کے روبرو رکھے اور صفر کے مہینے مین عضل اور قارہ کے قبیلے والے
چند شخص آکے عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوئی ہی اُنکی تعلیم کیواسطے کسی کو روانہ کرنا سو
حضرت عاصم بن ثابت کے ساتھہ نو شخص کو روانہ فرمائے عسفان کے نزدیک پانی
جسکا نام رجیع تھا پہنچے ہذیل کے قبیلے والون کو اُنکے آنے پر اطلاع ہوئی سو دو سو شخص تیر انداز ڈھونڈنے
نکلے اور مدینے کے خرمے کے تخم کو دیکھکے کہے یہہ یثرب کے خرمے کے تخم ہین وہ لوگ
یہان ہی ہونگے اور صحابہ ایک غار مین چھپے ہوئے تھے سو اُنکو گھیر لے کے کہنے لگے ہم تمکو مارتے
نہین تم ہماری پناہ مین آؤ عاصم اور چھے شخص کہے ہم کافرون کی پناہ مین ہا نہین آتے کفار اُنکو
سمجھانے لگے آخر راضی نہین ہوتے سو دیکھہ کے اُنکو تیرون سے قتل کئے باقی کے تین شخص کو عہد کر کے
نکالے غار سے بعد کمانون کے چلے اُتار کر اُنکو باندھنا چاہے اِن تینون صاحبون مین سے
ایک صاحب کہے یہہ پہلی دغا ہی اب مین تمھاری پناہ مین نہین آتا اُسکو بھی مارے خبیب اور
زید بن الدثنہ دو شخص رہ گئے سو اُنکو لیجا کے مکے مین بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت
دعا کئے یا اللہ میرے بدن کو کافرون کا ہاتھہ مت لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو
پہنچا جبرئیل آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کئے حضرت لوگون کو اسیوقت اُنکے احوال
پر اطلاع دئے اور عاصم کافرون کے بڑے سردار کا سر کاٹے تھے تو اس کافر کی ماں نذر کی تھی

که اگر وه ہمارے دستیاب ہو تو اسکی کھوپری مین شراب پیونگی اور اسکا سر جسنے لا دیا تو اسکو سو اونٹ دونگی اس لیئے کافران چاہے کہ اُنکا سر کاٹ لین لیکن اللہ تعالی شہد کے مکھیون کو بھیجا تا عاصم کے گرد آکے جمع ہووے اور اُنکے پاس کوئی نہ جا سکا پھر آکے لیجاوینگے سو اللہ تعالی پانی کی سیل بھیجا اور اُنکا جسد پانی کے ساتھہ جاتا رہا اور خُبَیب بن عدی بدر کے جنگ مین حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تھے سو انکو مکے مین لیجا کے حارث بن عامر کے بچون کے پاس بیچے اور زید بن الدثنہ امیہ بن خلف کو مارے تھے سو اُسکا بیٹا صفوان خرید کیا اور ان دونون کو قید مین رکھکے حرام مہینے گذرے بعد انکو قتل کیئے حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی مین خُبَیب سے بہتر قیدی نہین دیکھی لوہے کے بیڑون مین تھا اور انگور کھایا کرتا تھا حالانکہ وه انگور کا موسم نہین تھا مگر اللہ اُسکو غیب سے دیتا تھا القصہ خُبَیب کو مارنے مکے کے حرم سے باہر نکالے تو خُبَیب رضی اللہ عنہ کہے مجھے چھوڑو مین نماز پڑھتا ہون پھر دو رکعت نماز پڑھکے کہے مین زیاده نماز پڑھتا لیکن تم سمجھینگے کہ موت سے ڈر کر نماز پڑھتا ہی اس لیئے نہ پڑھا اسکے بعد کافرون کے حق مین یہہ بد دعا کیئے اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے یا اللہ تو انکو گن اور انکو جدا جدا مار اور انسے کسی کو مت چھوڑ بعد یہہ بنیان کہے فَلَسْتُ اُبَالِي حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ؁ عَلٰی اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ ؁ یعنے مجھے پروا نہین جب مین مارا جاؤن مسلمان کسی پہلو پر رہون تو ہی اللہ ہی کے واسطے میرا مرنا وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ ؁ يُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ ؁ اور یہہ موت اللہ کی رضامندی مین ہی اگر چاہے تو برکت دین جسد کے کٹے ہوئے ٹکڑون مین اور کہے یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع کر کافران انکو دار پر چڑھاتے وقت کہے کیا تجھے خوب لگتا ہی کہ تیرے عوض مین محمدؐ کو ہم دار پر کھینچے اور تو اپنے گھر مین رہتا خُبَیب رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر مین گھر مین رہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبھے تو مجھے خوب نہ لگیگا یہہ سنکے ابوسفیان کہا مین کسیکے اصحاب کو نہین دیکھا جو اسکو دوست رکھین جیسا محمدؐ کے اصحاب اسکو دوست

رکھتے ہین اور موے بعد اُنکا جسد ویساہی دار پر تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر
بن اُمیہ ضمری کو روانہ کئے سو اُنھون آکے دار پر چڑھکے خُبیب کو اسپر سے اُتارے اور
زمین پر رکھکے تھوڑے وقت کے بعد دیکھے تو خبیب کا جسد غیب ہو گیا اور اُسی مہینے
مین منذر بن عمرو کا سریہ روانہ ہوا اُنکی روانگی کا باعث یہہ ہوا ابو برا جسکا نام عامر مالک
کا بیٹا اور مشہور ملاعب الاسنہ مدینے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ایمان لانے
پر ترغیب دئے اُسنے ایمان نہ لاکے عرض کیا آپکے طرف سے چند لوگ کو نجد کیطرف روانہ
فرماوے تو مجھے اُمید ایسی ہی کہ وہان کے لوگ مسلمان ہوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے مجھے اندیشہ ہی نجد والون سے ابو برا کہا آپکے طرف سے جانیوالون کو کچھ اندیشہ
نہین مین اُنکا حمایتی ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر قاری کو منذر بن
عمرو کے ہمراہ روانہ کئے وہ لوگ نکلکے مکے اور عُسفان کے درمیان بیر مُعونہ مین جاکے
اُترکر عامر بن طفیل عامری کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایت نامہ حرام بن
ملحان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیکر روانہ کئے وہ شقی بدبخت حضرت کا عنایت نامہ ندیکھ
کے حُرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ ان تمام لوگون کو مارنے چلو بنی عامر کہے اُنھون کو
ابو برا اپنی پناہ مین لیا ہی ہم اُنھونکو نہ مارینگے پھر عامر عُصَیَّہ اور رِعل کے قبیلے والون کو جمع کر کر
اُن ستر آدمی کو گھیر لیا یہہ بھی تلوار ان کھینچ کے سیدھے ہوئے اور جنگ مین سب شہید ہوگئے مگر کعب
بن زید بخاری رضی اللہ عنہ زخمی ہوکے پڑے تھے سو بچ گئے اور عمرو بن اُمیہ ضمری اور منذر بن
محمد اونٹون کو چرانے گئے تھے سو بھی بچ گئے اور دیکھے کہ لشکر کی طرف پرندے اُڑ رہے ہین کہے
یہہ جانور اُڑنا آفت سے خالی نہین جاکے دیکھنا اُنکا کیا حال ہے اور آکے دیکھے تو سب مرکے لہو مین
تڑپ رہے ہین منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو مقام مین نہ مرکے جینا مجھے آرزو نہین
سو آپ بھی جنگ کرکے شہید ہوا اور عمرو بن اُمیہ اسیر ہوا عامر اُسکی پیشانی کے بال کترکر آزاد

کیا عمرو وہان سے نکل کر قرقرہ کو پہنچے وہان بنی عامر کے قبیلے والے دو شخص آکے اترے تھے سو عمرو انھون کو قتل کئے بعد معلوم ہوا کہ ان دونون شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امان دئے تھے پھر عمرو بہت نادم ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انھون کی کیفیت معلوم ہوئی فرمائے یہہ ابو برا کا کام ہی مجھے اول ہی اندیشہ تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک نماز مین رِعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عُصَیَّہ کی قوم پر بددعا کرتے تھے اور اسی جنگ مین عامر بن فہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو عامر بن طفیل نے عمرو بن اُمیہ ضمری سے پوچھا یہہ کون شخص تھا جو موے بعد مین دیکھا اُسکی لاش کو آسمان پر لیجاکے پھر اُتار لائے کہتے ہین کہ شہیدون کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو ڈھونڈھے تو نہ ملی کیونکہ ملائکہ انکو دفن کئے جب یہہ کیفیت ابو برا کو معلوم ہوئی بہت نادم ہوکے ربیعہ بن عامر بن مالک کو جاکے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو قتل کر سو ربیعہ عامر کے ران مین نیزہ مارا عامر گھوڑے پر سے گر گیا اور اپنے لوگون کو کہا یہہ ابو برا کا فتنہ ہی اگر مین مرجاؤن تو میرا خون میرے چچا کو بخشدیا تم اُس سے بدلا نہ لیؤ اگر مین جیؤن تو میرے راے مین جو آویگا سو کرونگا اور ربیع الاول مین بنی نضیر کا غزوہ ہوا اُسکا سبب یہہ تھا کہ وے دو شخص جنکو عمرو بن اُمیہ راہ مین مارے تھے سو اُنکو امان تھا کرکے حضرت دیت دلانا چاہے دیت تو قبیلے والے دیتے تھے اگر قبیلہ نہو تو حلیفان دینے کا دستور ہی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر یہود پاس تشریف لیگئے اور انکو فرمائے عمرو بن اُمیہ دو شخص کو خطا سے مارا اور اُن تمہارا حلیف ہی دیت دینے مین تم اُسکی اعانت کرو یہود اُسکو قبول کئے اور باہم جمع ہوکے کہنے لگے محمد دیوار کے نیچے بیٹھا ہی ایسا قابو پھر نہ ملیگا اب گھر پر چڑھکے اُن پر بڑا سا پتھر ڈالنا تا ہمکو اُنکے ہاتھ سے نجات ہو سلام بن مِشکم جو یہود کا بڑا تھا کہا اللہ تعالی اُسکو اس ہمارے ارادے پر مطلع کریگا پھر ہمارے اور اُسکے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو توٹ جایگا ہرگز یہہ کام مناسب نہین سب اُسکی بات نہ مانکے عمرو بن جَحَّاش کو گھر پر چڑھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے

اللہ تعالیٰ خبردار کیا تو وہان ابو بکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تھے انکو حضرت
فرمائے مین قضاء حاجت کیواسطے جاتا ہون اور وہان سے نکل کر مدینے کو تشریف لائے
صحابہ حضرت کی انتظار دیر تک کر کر بعد حضرت کو ڈھونڈھنے نکلے ایک شخص راہ مین ملکے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کے خدمت مین حاضر
ہوئے حضرت فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تھے اسلئے مین وہان سے نکل آیا اور محمد بن مسلمہ
کی زبانی انکو کہلا بھیجے تم ہمارے ساتھ باوجود عہد رکھنے کے یہہ ارادہ کئے سو تم نہایت دغا کئے
مین تمکو دس روز کی مہلت دیتا ہون اسمین تم اپنے معاملے صاف کر کر نکل جاؤ نہین تو
مین تم کو قتل کرونگا یہود جانیکے واسطے مستعد ہوے لیکن عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بڑا
منافق تھا اُنکو دم دیا کہ مین دو ہزار آدمی کے ساتھ تمھاری کمک کرتا ہون سو اسکے بل
سے حضرت کو جواب کہے ہم یہان سے نہین نکلتے تمھارے ہاتھ سے کیا ہوتا ہی سو کرو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کر کر فوج لیکے نکلے اور چھے روز
اُنکو محاصرہ کئے اللہ تعالیٰ یہود کے دلو نمین رعب ڈالا اور منافقون کی کمک سے ناامید ہوئے
تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ اونٹون پر جسقدر اسباب اٹھائے
جاتا ہی اُسقدر لئے جانا باقی اسباب اور ہتھیار نہ لیجانا یہود اُس حکم پر راضی ہو کے چھے سو
اونٹ اسباب لیگئے تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ تھا [illegible] اسباب زمین باغان پچاس
[illegible] ہتھیار [illegible] حضرت [illegible] آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند قطعے
زمین کے اپنے اخراجات واسطے رکھلے باقی زمینات مہاجرین مین بانٹ دئے اور انصار
اپنے گھر ان زمینات جو مہاجرین کو دئے تھے پھر وہ انھون کو پھیر دئے اور انصار پر
مہاجرین کی اخراجات سے تکلیف تھی سو دفع ہوئی اور یہود کے دو شخص یامین بن وہب
اور ابو سعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کر کے ایمان لائے حضرت انکے اسباب کو
ہاتھ نہ لگائے اور اسی مہینے مین شراب حرام ہوئی اور جمادی الاولی مین بی بی رقیہ

کے فرزند حضرت عثمان سے عبداللہ نام اُنکی عمر چھے برس کی تھی انتقال پائے اور اسی
مہینے مین ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور ثعلبہ کے
قبیلے والے فوجان جمع کرتے ہین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو ذر غفاری کو مدینے مین
نایب کرکر چارسو ۴۰۰ آدمی کی جمعیت سے نجد کیطرف متوجہ ہوے اور غطفان کی زمین مین نخل کرکر
ایک موضع تھا وہان پہنچے تو جنگ نہ ہوا کافران ڈرکے بھاگے اُنکے چند عورتان اسیر ہوئے
مسلمانون کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑھتے وقت کافران یورش کرتے ہین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خوف کی نماز پڑھے اور پندرھوین ۱۵ روز حضرت مدینے مین داخل ہوے اور راہ مین ایک
شخص کافر جسکا نام غورث تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے دیکھ کے حضرت کے سرہانے
آیا اور جھاڑ پر حضرت کی تلوار لگی تھی سو اُسکو کھینچکے کہا اب تجھے کون بچا لیگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اللہ بچا لیگا تو تلوار اُسکے ہاتھ سے گر گئی حضرت اُسکو اٹھا لئے وہ شخص عاجزی
کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوہ سے آتے وقت جابر بن عبداللہ کا اونٹ
سُست ہوا تھا سو حضرت اُسکو چھڑی سے مارے پھر جلد ہوکے سب اونٹون کے آگے رہنے لگا
اور لوگون کے پاؤن کو پیادہ چلنے کے باعث زخمان لگے تو اُسپر چندیان باندھتے تھے چندیون کو
تو رقاع کہتے ہین اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا کا مالا گم گیا تو اسکو ڈھونڈھنے مقام کئے وہان پانی نتھا وضو کی حاجت
ہوئی سو تیمم کرنا کر کر آیت اُتری بعد اونٹ کو اٹھانے مین اُسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا مالا
نکلا اور شعبان مین بدر الموعد کا غزوہ ہوا اُسکا سبب یہہ ہی کہ اُحد کے جنگ مین ابو سفیان
کہا تھا کہ سال آیندہ بدر مین ہم مقابلے کو آوینگے اور حضرت بھی اُسکو قبول کئے تھے جب وعدے
کے دن قریب ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین عبداللہ بن رواحہ کو نایب کرکر
اور نشان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیکر ایکہزار پانسو آدمی کی جمعیت سے نکل کے
بدر کو پہنچے اور ابو سفیان قریش کو لیکے مر الظہران کیطرف سے مجنہ تک پہنچا اور مسلمانون کا رعب

اُسکے وہین پڑنے سے قریش کو کہا اس سال خشک سالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے
ایام مین جنگ کو جانا مناسب نہین اب پھر جاؤ آیندہ مقابلہ ہو رہیگا تب سب پھر کے
چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز اُنکی انتظار فرما کر بعد مدینے کو تشریف لائے
اور اسی مہینے مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور رمضان مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کئے اور شوال مین ابی امیہ
کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور ذی القعدہ
مین جحش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اُنکے نکاح کی
دعوت مین لوگ کھانا کھاکے باتان کرتے ہوئے حضرت کے دولتخانہ مین بیٹھے سو عورتون کو
چھپنے کا حکم ہوا اور اسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا والدہ علی مرتضی کی انتقال
پائی اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال بھی اسی سال ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ
زنا کرے تھے سو انکو حضرت کے خدمت مین حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے
پوچھے توریت مین زنا کا کیا حکم ہی کہے مہنہ کالا کر کے اونٹ کے دم طرف مہنہ کئے بٹھلا کر شہر
مین پھرانا حضرت فرمائے تم جھوٹھ کہتے ہو توریت مین یہہ حکم نہین اور توریت منگوا
کے دیکھے تو اسمین لکھا ہی کہ رجم کرنا پھر تب اُن دونون کو سنگسار کر کے مارے اور اسی
سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت وخواند کا اتفاق ہوتا ہی اور
اُنکے سخن کا اعتماد نہین تم اُنکا خط لکھنا سیکھو موجب حکم کے زید نے پندرہ روز مین وہ
خط لکھنا سیکھے **پانچوان سال ہجری** ربیع الاول مین دُومۃ الجندل کا غزوہ ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی دُومۃ الجندل جو مدینے سے پندرہ روز کے راہ
پر ہی اور دمشق مین اور اسمین پانچ روز کا فاصلہ ہی سو وہان لوگ جمع ہوکے راہزنی
کرتے ہین اور مدینے کا بھی قصد رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین سباع
بن عرفطہ کو نایب کر کر ہزار آدمی سے پچیسوین کو نکلے شب کو چلتے اور دن کو راہ چھپا کے

جنگل مین اُترتے دومہ کے قریب پہنچکے اُنکے جانورون کو جو وہان چرتے تھے سو غارت کیئے تو کفار بھاگ گئے حضرت دومہ مین مقام کرکر لوگون کو انکی تلاش مین اطراف روانہ کیئے پر کفار کی سراغ نہ لگی سو وہان سے نکل کے ربیع الآخر کی بیسوین کو مدینے مین داخل ہوئے اور جمادی الاخری مین چاند گران ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھے اور شعبان مین مریسیع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق کے قبیلے والے مسلمانون سے جنگ کرنے مستعد ہوتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین زید بن حارث کو نایب کرکر سات سو صحابی سے روانہ ہوئے لشکر مین تیس گھوڑے تھے قدید کے قریب ایک چشمہ جسکا نام مریسیع تھا پہنچے بنی مصطلق کا سردار حارث بن ضرار جنگ پر مستعد ہوا حضرت مہاجرین کا نشان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین عنایت کیئے اور جانبین سے تیر چلنا شروع ہوا حضرت حکم کیئے کہ ان پر یورش کرو مسلمانان اُنپر یورش کیئے دس شخص اُنکے مارے گئے باقی تمام اسیر ہوئے اور اُنکا اسباب غنیمت آیا سو دو ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریان اور لوگ دو سو گھر والے تھے اور حارث کی بیٹی جویریہ بھی بند مین آئی اور ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ مین گئی ثابت اُس سے پیسے لیکے آزاد کرنا مقرر کیئے وہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیسونکی اعانت واسطے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیسے دیکر آزاد کروائے اور آپ نکاح کیئے حضرت نکاح کیئے سو سنکے تمام صحابہ سب قیدیون کو جو اُنکے بند مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال کے لوگ ہوئے کرکر آزاد کیئے وہ ساری قوم کی قوم مسلمان ہوئی اور رمضان کے غرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین داخل ہوئے اسی غزوے سے پھر کر آتے وقت جہجاہ اور سنان مین قضیہ ہوا جہجاہ مہاجرین کو اپنی اعانت کیواسطے پکارا اور سنان انصار کو پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سُنکے منع کیئے اور فرمائے کیا جاہلیت کے وقت کے سا اب پکار رہے ہین پھر یہہ کیفیت عبد اللہ بن ابی بن سلول کو جو بڑا منافق تھا پہنچی سنکے کہا مہاجرین کو ہمارے سبب سے تقویت ہوئی سو ہمارے ساتھ ہمسری شروع کیئے کوئی مثل کہا ہے تھا سو ویسا ہی کُتے کو موٹا کرنا

تجھکو پھاڑ کھاوے واللہ ہم مدینے کو جاوینگے تو زور والا بے قدر لوگون کو وہان سے نکالدیگا
اور اپنے دوستون کو کہا یہہ بلا تم اپنے ہاتھون سے کئے جو اُنکو اپنے شہر مین بلوائے اور اپنے
مالون مین سے انکو تقسیم کر دئے اب بھی کچھہ نہین گیا مدینے کو گئے بعد تمہارا دیا ہوا انسے چھین
لیو تو نکل کے اور کہین جائینگے اس مجلس مین زید بن ارقم بیٹھے تھے سو سُنکے صبح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو آکے اطلاع کئے حضرت کی خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے عرض کئے
آپ عباد بن بشر کو فرمائو تا اُس منافق کو قتل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قتل کرے
تو لوگ کہا کرینگے کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو مارتا ہی لیکن لوگون مین ندا کر دیو اسیوقت یہانسے کوچ
کرین عبد اللہ بن ابی کو معلوم ہوا کہ زید اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدیا
سو حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کے قسم کھایا کہ مین کچھہ نہ بولا وہ منافق لوگون پاس ذی
اعتبار تھا اِس لئے انصار عرض کئے عبد اللہ بن اُبی یہہ نہ کہا ہوگا وہ لڑکا نہ معلوم کیا سنا ہی اور کچھہ
بے سمجھی سے کہا ہی غرض زید کو جھوٹا ٹھہرائے جب حضرت کی سواری نکلی اُسید بن حُضیر رضی
اللہ عنہ آکے عرض کئے یا رسول اللہ کیا واسطے آج بیوقت خلافِ عادت تشریف فرماتے ہین
حضرت فرمائے کیا تم نہین سُنے جو تمہارا صاحب کہا اُسید پوچھے وہ کون صاحب حضرت فرمائے
عبد اللہ بن اُبی بن سلول اُسید کہے وہ کیا بات حضرت فرمائے ایسا کہا اُسید عرض کئے یا
رسول اللہ اب چاہے تو اُسکو نکال دیتے ہین کہ آپ ہی کو زور ہی اور بیقدر وہی ہی
اور اُسکی قوم چاہی تھی کہ اسکو اپنا سردار بناوے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارا سردار بنایا
سو اسکو اپنے تئین ریاست نہوئی سو جلاپے کے سبب سے ایسا کہتا ہی آپ اُسکی بات
کا خیال نہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلکے دوسرے روز دھوپ
خوب گرم ہوئی بعد اُترے بہت چلکے ماندے ہوسے تھے زمین پر اُترتے ہی سو گئے اتنا کچھہ یاد
محض اسواسطے چلے تا لوگون کے دلون سے قضئے کی بات دفع ہو جاوے پھر وہان سے نکل کے
حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر اُترے ہوا بہت شدت سے چلی لوگ کو گھبراہٹ ہوئی

حضرت فرمائے کچھ اندیشہ مت کرو ایک بڑا کافر مرنے کیواسطے چلا ہی جب مدینے کو آئے تو معلوم ہوا کہ اس روز رفاعہ بن زید بن تابوت جو مسلمانون کا بڑا دشمن تھا سو موا اور عبد اللہ بن اُبَیّ جو زید کو جھٹلایا تھا انکو سچا کرنے اللہ تعالی سورہ منافقون نازل کیا عبد اللہ بن اُبَیّ کے فرزند پکے مسلمان تھے سو یہہ کیفیت سُنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کیئے یا رسول اللہ مین سنا ہون کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہین اگر مرضی مبارک اُسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد فرمانا مین اُسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہون اگر دوسرا کوئی میرے باپ کو قتل کرے تو میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپ کو قتل کیا سو شخص لوگون مین پھرتا رہے پھر کافر کے لیئے ایک مسلمان کو قتل کرون تو مین دوزخمین جاؤنگا حضرت فرمائے مین تیرے باپ کو نہ مارونگا بلکہ جب تک وہ زندہ ہی اسکے ساتھ ملایمت کرتا رہونگا یہہ معاملہ ہوے بعد عبد اللہ بن اُبَیّ کچھ نالایق بات بولا تو اُسکی قوم ہی اُسپر لعن طعن کیا کرتی یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کہے سو روز ہم اسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگ مین اضطراب ہوتا اگر اسکی قوم کو کہون تو وہی آپ اسکو مارینگی اور جب حضرت مدینے کے نزدیک پہنچے عبد اللہ بن اُبَیّ کے فرزند آکے اپنے باپ کو مدینے مین نہ جانے دیکے روک دئے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دینگے مین تجھے نچھوڑونگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکے اجازت دیئے تب اسکو چھوڑے اور اُسی سفر مین لوگ بی بی عائشہ پر بہتان کیئے سو اللہ تعالی اُنکی پاکی اور برات مین سورۂ نور کے دس آیت نازل کیا اور شوال مین خندق کا غزوہ ہوا سبب اُسکا یہہ تھا کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سلام بن مشکم اور حیی بن اخطب وغیرہ مکے کو جاکے قریش کو ترغیب دیئے اور کہے اس دفعہ تم ہم ملکے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانان کا بیخ وبنیاد باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والون کو بھی جاکے ترغیب دیئے ابو سفیان قریش کے چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا اُنکے ہمراہ تین سو گھوڑے دیڑہ ہزار اونٹ تھے جب مرّ الظہران کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے

ساتسو آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد کو لیکے ملا اور عُیَینہ بن حِصن بنی فزارہ کے ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن رُخَیلہ بنی اشجع کے چار سو آدمی کے ساتھ ہمراہ ہوا اور حارث بن عوف بنی مُرہ کے چار سو آدمی سے کمک کیا اور متفرق قبیلونکے لوگ بھی جمع ہوئے غرض ابوسفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانون کا قصد کرکے چلد یا یہی جماعتان جنگ کے لئے آنے سے اس جنگ کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین کیونکہ احزاب کا معنی عربی مین جماعتان ہین پھر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے اس ارادے پر مطلع ہوکے مسلمانون کو حکم کئے کہ جنگ کیواسطے مستعد ہوجاوین اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکے تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارث کے ہاتھ دئے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت کئے اور سلع پہاڑ کے پاس اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ادھوڑی کا خیمہ دئے کافرون کی جمعیت بڑی رہنے کے باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم مین دستور ہی کہ مخالف بہت رہین تو شہر کے گرد خندق کھودتے ہین چونکہ مدینے کے اطراف مین اکثر عمارتان تھے مخالفون کو اس جانب سے گذرنا ممکن نہ تھا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تھا سو اُس طرف خندق کھودنا شروع کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی پیمایش کرکر دس آدمی ملکے چالیس ہاتھ کھودنا مقرر کئے اور آپ بھی اُنکے ساتھ کھودا کرتے تھے اور مٹی اٹھاتے ایک روز پتھر آیا اُسکو پھوڑنے سے سب عاجز ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُترکے اُسپر کدال مارے تو بالو کے سا ہوگیا اور مسلمانون کو قوت سے نہایت تصدیع تھی ایکروز بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے باپ اور ماموں کیواسطے ایک لپ خرما لیکے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکے فرمائے کہ وہ کیا ہی سو یہان لے آ وہ بی بی خرما لاکے حضرت کے ہاتھ مین ڈالی وہ بہت ہی تھوڑا تھا جو حضرت کا دست مبارک اُس سے نہ بھرا بعد کپڑا بچھاکے اُسکو اسمین ڈالدیے اور لوگون کو کہے ناشتا کرنے آؤ سو تمام کھانے کو جمع ہوئے

اور سب پیٹ بھر کے کھائے پھر وہ جتنا تھا سو وتناہی باقی تھا اور ایک روز جابر رضی اللہ
عنہ ایک بکری کا ٹکرا اور تھوڑا سا آٹا روٹیان پکانے اپنی عورت کے حوالے دیکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیے مین کچھ کہانا پکایا ہون آپ اور
ایک دو شخص آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین ندا کئے جابر ضیافت کیا ہی
جلد آؤ اور اُنکی عورت کو کہلا بھیجے مین آئے تک روٹیا نمت پکاؤ اور آپ تشریف لا کے
اسپر دعا پڑھے اور روٹیان پکانیکا حکم کئے پھر تو دس دس آدمی کو کھلا کے روانہ کرتے
تھے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کھلوائے کھانا جیسا تھا سو ویسا ہی تھا القصہ بیس پچیس روز
کے عرصے مین خندق تیار ہوئی بعد ابو سفیان قریش کو لیکے مجمع السیول پاس جُرف
اور زغابہ کے مابین دس ہزار کی جمعیت سے اُترا اور غطفان آکے اُحد کے جانب
مین ذَنَبِ نقمی پاس اُترے اور حیی بن اَخطب بنی قریظہ پاس جاکے ورغلانا تو وہ بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کئے تھے سو توڑے مسلمانون کو نہایت تشویش
ہوئی دم ناک مین آیا عورتون کو مدینے کے گڑیون مین مضبوط جگہہ رکھے اور بنی قریظہ
کے اندیشے سے سَلمہ بن اسلم کے ہمراہ دو سو آدمی اور زید بن حارث کے ساتھ تین سو
آدمی دیکے مدینے کی حفاظت کیواسطے روانہ کئے اور اُنکو تاکید فرمائے کہ تکبیر پکارکے کہا
کرو تاکا فرون پر رعب ہووے اور عباد بن بشر کے ساتھ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے
وقت لشکر کی محافظت کیا کرین مسلمانون کا یہہ حال دیکھ کے منافقان بولی ٹھولی شروع
کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کسریٰ اور قیصر کے خزانے تمکو ملینگے اب
تو ہمارا یہہ حال ہو گیا قضائے حاجت کیواسطے جانا دشوار ہنگیا اور بنی قریظہ عہد توڑے سنکر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو اُنکے پاس بھیجے سو آکے عرض
کئے کہ بنی قریظہ عہد توڑے اور عَضَل و قارہ کے لوگ رجیع مین خُبیب کے ساتھ جیسا دغا
کئے تھے ویسا ہی یہہ بھی دغا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر چادر اوڑھکے دیر تک

لیئے لوگون کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اُٹھکے فرمائے اب خوش ہوا اللہ تعالیٰ ہمکو فتح دیگا دوسرے روز صبح کو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہی بہت متعجب ہوکے کہے کہ ہمکو معلوم نہین سو یہہ نیا داؤ نکالے جنگ تو نہین ہوا مگر جانبین سے تیر پتھر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تھا ایک روز نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ خندق پر سے گھوڑا اڑاکے آنا چاہا سو خندق مین گرکر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اُسکی لاش ہمکو دیوین تو ہم دس ہزار درم دیتے ہین حضرت فرمائے وہ بھی نجس تھا اور اُسکی قیمت بھی نجس ہی ہمکو اُس سے کچھ کام نہین تمہارے مردے کو تم نکال کے دفن کرو اور ایکروز عمرو بن عبدوَدّ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہُبیرہ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑون کو اڑاکے آئے عمرو بن عبدوَدّ ابڑا شجیع تھا ہزار آدمی پر بھاری اور بدر کے جنگ مین بہت زخم کھایا تھا سو اُحد کے جنگ مین نہ آیا تھا اسدفعہ اپنی شجاعت بتانے پکارا کہ کوئی مقابلے کیواسطے نکلو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ مین جاتا ہون حضرت فرمائے بیٹھو وہ عمرو ہی پھر اُسنے پکارا حضرت علی کھڑے ہوکے حکم چاہے حضرت فرمائے بیٹھو تیسری بار پکارا پھر علی رضی اللہ عنہ عرض کئے مین جاتا ہون حضرت فرمائے وہ عمرو ہی علی مرتضی کہے عمرو ہو تو کیا ہوتا مین جاتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دستار مبارک نکالکے علی کے سرپر باندھے اور اپنی تلوار اُنکو حمائل کئے اور دعا مانگے یا اللہ تو اُسکی اعانت کر علی رضی اللہ عنہ اُسکے مقابل ہوئے پوچھا تو کون ہی کہے علی ہون کہا کیا عبد مناف کا بیٹا تو فرمائے ابوطالب کا بیٹا ہون وہ کہا میرے ہاتھ سے تیرا خون ہونا مجھے خوب نہین لگتا تیرے چچا یون میں سے کوئی آتا تو بہتر ہوتا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے مجھکو خوب لگتا ہی کہ مین تجھے قتل کرون عمرو غصہ ہوکے گھوڑے پر سے اُترا اور اُسکے ٹانچے مار کے چھوڑدیا اور تلوار کھینچ کر آتش کے بگولے سا آیا پھر دونو کا مقابلہ ہونے لگا آخر ایک ہاتھ علی رضی اللہ عنہ پر مارا حضرت اُسکو ڈھال پہ اوڑے لئے ڈھال کٹکے زخم سر پہنچا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ اُسکے گردن پر مارے تو سر جدا ہوکے گرگیا اور علی مارتے وقت تکبیر جو کہے سو اُسکا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُنکے خوش

ہوئے اور سمجھے کہ اس کافر کا کام تمام کیا دوسرے کافران اسکا یہہ حال دیکھکے بھاگ گئے اور
ایکروز کافران ایک جماعت کو جنگ کے لئے بھیجے سو صبح سے شام تک تیر پتھر چلتے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ظہر اور عصر کی نماز کی فرصت نہ ہوئی تو نماز کو قضا کئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکا ہراس اور مخالفون کی کثرت دیکھکے عُیَینہ بن حصن اور حارث
بن عوف کو کہلا بھیجے تمکو اگر مدینے کے پہلون کا تیسرا حصہ دیوین تو تم اپنی جمعیت کو لیکے نکل جاؤگے
تو وے اس بات سے راضی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ کو بلاکے مشورت کئے وے کہے اگر امر آلہی انسے صلح کرنیکا ہوا ہی تو ہمکو دم مارنے کی جگہہ
نہین اگر حکم نہین اور محض ہماری بہتری کے واسطے ہی تو اسمین سخن کی گنجایش ہی حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے امر آلہی نہین مگر دیکھتا ہون کہ تمام عرب ایکھٹا ہوکے ہر طرف سے ہجوم کئے
ہین اس لیئے انسے صلح کرنا چاہتا ہون کافرون کی شوکت گھٹجائے سعد بن معاذ کہے یا رسول
اللہ ہم کفر کی ایام مین ہمارے شہر کے پہلون سے اُنکو ایک دانے کی آس نہ تھی اب کیا
ہم مسلمان ہوکے اُنکو ہمارا مال اُٹھاکے دینا ہم انکو تلوار ہی کا پھل دینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تمکو اگر اسقدر مضبوطی ہی تو صلح کی حاجت نہین ایکروز تیران چل رہے تھے کہ ایک تیر
سعد بن معاذ کو لگی تو سعد دعا کئے یا اللہ کسی قوم سے جنگ کرنا مجھے دوست نہین مگر اُس قوم
سے جو تیرے رسول کو جھٹلائے اور ایذا دیکر شہر سے نکالی اگر قریش سے جنگ باقی ہی تو مجھے
زندہ رکھہ اگر باقی نہین تو اسی زخم سے مجھے شہادت نصیب کر اور بنی قریظہ سے میری انکھہ
ٹھنڈی نہین ہونے تک مجھے موت مت دے القصہ اصحاب شدت اور محاصرے مین تھے
کہ ایک روز نعیم بن مسعود اشجعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کئے یا
رسول اللہ مین ایمان لایا ہون لیکن ہنوز میری قوم کو اسکی اطلاع نہین حضرت کی مرضی مبارک
مین جو ہوسو مجھے اطلاع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بھی ہمارے مین کا ایک آدمی
ہے لیکن کچھہ داؤ ہوسکا تو کر کیونکہ جنگ داؤ ہی نعیم بنی قریظہ پاس جاکے انکو کہے میری تمھاری

دوستی ظاہر ہی تمہاری بھلائی کی ایکبات کہتاہون اُسکو غور کیجئے تم یہان کے باشندے
ہین اُسکو چھوڑکے کہین نہین جا سکتے قریش اور غطفان کو قابو ملا تو جنگ کرینگے نہین تو اپنے ملک
کو چلا جائینگے وہ گئے بعد تمکو محمدؐ سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہین تم اُنکے چند عمدہ لوگ کو اپنے
پاس گرو رکھو تا وے جنگ سے باز نہ آوین بنی قریظہ اُنکی بات پسند کئے پھر نعیم ابوسفیان پاس
جاکے اسکو کہے میری تمہاری دوستی ہی بولنے کی حاجت نہین محض تمہاری خاطر سے مین محمدؐ
سے جدا ہوا مین ایک کیفیت سنا ہون اگر میرا نام نہ بتادینگے کر کر شرط کرین تو کہتا ہون ابوسفیان
بجد ہوکے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ اپنے کئے پر
پشیمان ہوکے محمدؐ کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت بیجا کئے لیکن اس تقصیر کے درعوض ہم
قریش کے چند عمدہ لوگون کو پکڑکے تمہارے حوالے کرتے ہین تم انکو قتل کرو باقی لوگون کو تم ہم ملکے
مارینگے چنانچہ محمدؐ مین اور یہود مین اس بات کا قول و قرار ہو چکا ہی مین جتا دیتا ہون اگر
یہود تم سے لوگون کو گرو مانگینگے تو تم ہرگز مت دیوا اور وہان سے غطفان پاس جاکے قریش کو
بولے سو یہا انھون کو بھی کہے قریش اور غطفان شنبے کی شب کو عکرمہ بن ابوجہل اور چند عمدہ لوگ
کے تئین بنی قریظہ پاس بھیجے کہ ہمکو یہان رہنیسے نہایت تصدیع ہی سرمے سے جانور ضایع ہوتے
ہین دانہ اناج بہم پہنچنا دشوار ہی صبح ہی جنگ کیواسطے نکلتے ہین اور اُنکے ہمارے بیچ فیصلہ
کر دیتے ہین تم بھی مستعد ہوکے اُس جانب سے نکلو بنی قریظہ کہے کل شنبے کا روز ہی ہم جنگ کر
نہین سکتے اسکے سواے تمہارا اعتماد ہمکو نہین چند عمدہ شخص کو ہمارے یہان گرو رکھو قریش سنکے
کہے نعیم سچ کہا تھا اور انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہین دیتے تمہاری اگر مرضی ہو تو شریک ہو نہین تو ہمارا
تمہارا عہد و پیمان باقی نہین غرض اُن مین مخالفت ہوگئی پھر اللہ تعالی قریش پر باد صبا بھیجا اُنکے
خیمے گرنا دیگان اوندھے ہونا آتش بجھنا شروع ہوا اور اللہ تعالی اُنکے دلو مین رعب ڈالا جبرئیل
علیہ السلام آکے حضرتؐ کو اطلاع کئے کہ اللہ تعالی ان پر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہین سکتے
سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسوقت جاکے قریش کی خبر کون لائیگا شب بہت تاریک

تھی ہوا نہایت سرد اور سر پر غنیم کا اندیشہ کوئی جانے واسطے جرأت نہ کیا تین[3] بار فرمائے لیکن
کوئی جواب ندیا آخر حذیفہ بن یمان کو پکار کے فرمائے تم جاؤ حذیفہ عرض کئے سرما بہت ہی اور
مخالف کے لوگ مجھے دیکھین تو اسیر کرلین حضرت فرمائے تجھے اسیر نکرینگے جا اور انکے واسطے دعا
کئے حضرت کی دعا کی برکت سے انکو سرما اور ہوا کا کچھ آسیب نہوا گویا حمام مین چلے جاتے تھے
قریش کے لشکر مین پہنچکے دیکھے کہ ابو سفیان لوگون کو کہتا ہی کہ جانور ضائع ہوئے بنو قریظہ پھر
گئے اب اس ہوا سے بچنا دشوار ہی مین روانہ ہوتا ہون تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر اچھل
کے بیٹھا اسقدر اسکو ہیبت ہوگئی بیٹھے بعد اونٹ کا بندن کھولا یہہ دیکھ کے حذیفہ رضی اللہ
عنہ پھرے تو راہ مین انکو سواران ملکے کہے تمھارے صاحب کو جا کے کہدیو اللہ تعالی انکو
کفایت کیا اور قریش بھاگ گئے سو سنکر غطفان بھی بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آیندہ سے ہم قریش
پر جاوینگے وے ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی ہوا اس جنگ مین مسلمانون سے چھے[6] شخص
شہید ہوئے کافرون کے بھی پانچ چھے[6] آدمی موئے ذی القعدہ کی تئیسوین[23] کو چہار شنبے کے روز
حضرت مدینے مین داخل ہوکے ہتھیار کھول کر غسل کئے کہ اس عرصے مین جبرئیل علیہ السلام استبرق
کی پگڑی باندھکے اور خچر پر دیباج کا زین پوش ڈالکے دحیہ کلبی کی شکل سے آئے اور حجرہ شریف
کے دروازے پر مارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اضطراب سے دوڑے بی بی
عائشہ بھی کون ہی سو دیکھنے پیچھے گئی سو حضرت خچر پر ٹیکا لگا کے اس شخص کا سخن سنے اسنے بات
کرکے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرا مین تشریف لاکے جنگ کا سامان پہنکے
مستعد ہوئے بی بی عائشہ پوچھی یہہ کون تھا حضرت فرمائے تم کیا اسکو دیکھے بی بی عرض
کی ہان دیکھی حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہی دحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبرئیل تھا آکے
کہا تم ہتھیار کھولے ہم تو ہنوز نہیں کھولے حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہی تو کہا بنی قریظہ سے جنگ کو چلئے
خدا کی قسم مین جاکے انکو چکنا چور کرتا ہون جیسا انڈا پتھر پر پھوٹتا ہی یہہ کہکے حضرت باہر تشریف
لائے اور لوگون مین منادی کردئے جو کوئی خدا اور رسول کے حکم کا مطیع و منقاد ہو تو عصر

کی نماز نہ پڑہے مگر بنی قریظہ مین آور علی مرتضی کے ہاتھہ نشان دیکر ہراول پر روانہ کئے اور مدینے
مین ابن ام مکتوم کو نیابت دے اور آپ بھی روانہ ہوے راہ مین دیکھے تو لوگ تیار ہوکے جاتے
ہین انھون نسے پوچھے تمھین کیسا معلوم ہوا کہے دحیہ بن خلیفہ سفید خچر پر بیٹھکے گیا اور ہم کو جانیکا حکم
کیا حضرت فرمائے وہ دحیہ نتھا جبرئیل علیہ السلام تھا غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
فرماکے بنی قریظہ کے کوے پاس اُترے عصر کی نماز کا وقت ہوا تو بعضے صحابہ نماز نہ پڑہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے تھے کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ مین پھر اُس نماز کو عشا
کی نماز پڑھکے قضا کئے اور بعضے صحابہ نماز راہ مین وقت پر پڑھ لئے کیونکہ حضرت کا ارادہ اُس مقولے
سے جلد نکلنے کا اشارہ تھا القصہ تین ہزار آدمی کے ساتھ اُنکو محاصرہ کئے لشکر مین چھتیس گھوڑا
تھا اور یہود قلعے کے دروازے بند کرکے بیٹھے اور حیی بن اخطب جو یہہ فساد برپا کیا تھا اسی
قلعہ مین سپر گیا یہود محاصرے سے تنگ آئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد سب یہودیون
کو جمع کرکر کہا مین تین بات بولتا ہون اُسمین سے ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہی
کہ محمد سچ رسول اللہ کا ہی توریت مین ایک نبی کا آنا ضروری کرکر جو لکھا ہی سو وہ بھی
ہی اسپر ایمان لاؤ امن پاؤ گے کہے ہم توریت کو کدھی نہ چھوڑینگے اُسنے کہا اگر یہہ بات نہین
سنتے ہو تو عورت بچون کو مارکے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم سب مارے جاوین تو بہتر ہی کہ
عورت بچون کی کچھہ فکر نہین اگر ہم غالب آئین تو نئے عورتین کر لینگے کہے یہہ سب غریبون کو ناحق
مارکے بعد ہم جینا کچھہ لطف نہین کہا یہہ بھی نہ مانے تو آج شب شنبہ ہی اور ہم آج جنگ نہ کرینگے
کرکر محمد اور اُنکے اصحاب بیفکر ہین سو ہم انپر شبخون کرکے انکو مار نلکہے اگلے لوگ شنبہ کی حرمت
توڑے سو اُنکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اُسکی حرمت توڑین تو کدھی بھلا ہوگا
کعب بولا تمھارے مین کا کوئی شخص ماجنی سو روز سے کیا ایک شب بھی ہوشیار رہا غرض
اُسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجے ابولبابہ بن
عبد المنذر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اس سے مشورت کرینگے پھر ابولبابہ جاتے ہی اُنکے مرد ان

عورتان بچے سب ملکے رونے لگے اور کہے ہم محمدؐ کے حکم پر اُترنا کیا مناسب ہی ابُو لُبابہ کو اُنکے
حال پر نہایت رقت آئی سو کہے اُترو اور اپنے ہاتھہ سے گلے طرف اشارہ کیئے یعنے محمدؐ کے
حکم پر جب تم اترینگے تو تم سبھونکا ذبح ہوگا ابو لبابہ کہتے ہین مین تو یہہ بولا لیکن ہنوز میرے
پاؤن زمین سے اٹھے نہین کہ مین سمجھا خدا و رسول کی مین خیانت کیا سو ابو لبابہ وہان سے
نکل کے سیدھا مدینے کو گئے اور اپنے پاؤن مین بیڑیان سنگین ڈالکے تھام سے مسجد کے
اپنے تئین باندھے اور کہے یہان سے مین نہ جاؤنگا جب تک کہ میرا توبہ خدا تعالی کے
پاس مقبول نہ ہووے اور یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک انتظار کھینچ کے دریافت
کئے تو معلوم ہوا کہ ابولبابہ مسجد مین اسطور سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے پاس آتا تو
مین اُسکے لئے مغفرت مانگتا اب وہ ایسا کر چکے بعد مین اسکو چھوڑ نہین سکتا اللہ تعالی ہی
اسکی تقصیر معاف کرنا ابولبابہ کھانا پینا چھوڑ دیئے اُنکے آنکھہ سے بینائی کان سے سماعت
جاتی رہی نماز کے وقت اُنکی لڑکی آکے زنجیر کھولتی بعد پھر ویسا ہی باندھتے سو پندرہ سولہ روز
کے بعد انکا توبہ مقبول ہوکے اللہ تعالی کے یہان سے تقصیر معافی کا حکم آیا القصہ بنی قریظہ کو بارا
روز کا محاصرہ رہا لاچار ہوکے حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول کیئے بنی قریظہ
اوسیون کے حلیف تھے سو اوسیان حضرت کی خدمت مین سفارش کرنے لگے کہ خزرج کے
حلیف بنی قینقاع کے ساتھہ جیسا کیئے ہمارے حلیفون کے ساتھہ بھی ویسا ہی کرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین ایک شخص کو مختار کرو اسنے جو کہا سو ویسا ہی کرنا سب
کا اتفاق اوسیونکے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور انھون غزوۂ احزاب مین زخمی ہونے سے
اس وقت حاضر نہین تھے سو اُنکو بلوائے جب سعد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کو کہے کہ تمھارے سردار طرف اٹھو پھر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمھارے حلفا ہونے
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مختار کیئے سعد کہے تم کیا خدا سے عہد اسبات کا کرتے
ہو کہ جو مین کہون سو اُسپر عمل کرینگے انصار کہے ہمکو قبول ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس جانب مین تھے ادھر ادب سے نہ دیکھکے سعد کہے ادھر کے لوگون کو بھی قبول ہی تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قبول ہی سعد کہے مین حکم کرتا ہون کہ تمام مردون کو قتل کرنا اور
عورت بچے مال متاع بانٹھ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی سات آسمان کے
اوپر سے جو حکم کیا سو وہی حکم تو کیا پھر سب کو قلعے پر سے اُتار کے ذی الحجہ کی پانچوین کو مدینے
مین لاکر حارث کی بیٹی کے گھر مین قید کیئے اور بازار مین گڑے کھودکے اُن مین کے جو انون
کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہان قتل کیئے جب اُنکے تھوڑی تھوڑے لوگ کو بلا کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے تو یہود اپنے بڑے کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہم کو
کسواسطے لیجاتے ہونگے بولا کیا ہر جگہہ تم نہین سمجھتے کیا دستا نہین بلاتا سو اُن چھوڑتا نہین
جاتا سو وہ آتا نہین پس واللہ یہہ قتل کرنے لیجاتے ہین جب اُن سبھون کے قتل سے فراغت
ہوے بعد حیی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا
تھا اور مرے بعد اُسکو کوئی نہ لینا کر کہ پہاڑ کے دھجیان کر دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ
کے کہا تیری عداوت سے میرے جی پر مین ملامت نہین کرتا لیکن اللہ جسکو ذلیل کرنا چاہے
تو وہ خوار ہوتا ہی پھر لوگون کو دیکھ کے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی تھا مقدر مین بنی اسرائیل
کے لکھ چکا تھا اس مین کچھ مضائقہ نہین پھر گردن دیکے بیٹھا تو اسکی گردن مارے اور اُن کے
اسباب مین ڈیڑہ ہزار تلوا تین سو بکتر پانسو ڈھال اور عورتان بچے اونٹان بکریان بہت سے
تھے سب مین سے خمس نکال کر باقی ہر اج کر کر جنگیون مین تقسیم کیئے اور ریحانہ شمعون کی
لڑکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکے اپنے تصرف مین لائے بعضے روایتون مین آیا
ہی اسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کیئے اور ذی الحجہ مین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا
زخم سوگ گئے تھے سو انھون اپنے کو شہادت ہونا کر کر پھر دعا مانگے تو زخم پھٹ کے وفات
پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکی موت کے واسطے اللہ تعالی کا عرش اہتزاز
کیا اور ستر ہزار فرشتے اُنکے جنازے کے ساتھ جانے کے لئے اُترے اور اُنکے جنازے کو فرشتے

اُٹھا لیکے چلے آور اسی سال بلال بن حارث مزنی بنی مزنیہ کے چار سو[۴۰۰] آدمی کے ساتھ آکے اسلام
لایا چھٹا سال ہجری محرم کی دسوین کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس[۳۰] سوار دیکے بنی ابی بکر بن
کلاب کا قرطا قبیلہ جو مدینے سے سات منزل پر تھا سو وہان روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو
چھپتے آخر اُنکو غارت کئے چند شخص مارے گئے باقی بھاگے تین ہزار[۳۰۰۰] بکری ڈیڑھ سو اونٹ غنیمت
ملی پھر اوسی مہینے کی انتیسوین[۲۹] کو مدینے مین داخل ہوئے راہ مین ثمامہ بن اُثال سردار یمامی کا جو
اسیر ہوا تھا اُسکو لاکے تھام سے باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پوچھے تیرا کیا ارادہ
ہے بولا اگر میرے تئین مار وگے تو خون والیکو مارے اور اگر بخشدوگے تو احسان فراموش نکرونگا
اگر مال چاہتے ہو تو جو مانگتے سو مانگو دیتا ہون دوسرے روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب
دیا تیسرے روز بھی سوال کئے ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو
چھوڑدیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع اول مین بنی لحیان کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کر کر دو سو[۲۰۰] آدمی کی جمعیت سے نکلے ہمراہ بیس گھوڑے
تھے عسفان کے قریب پہنچتے ہی کفار بھاگ گئے حضرت وہان دو روز مقام فرما کر اطراف و جوانب
مین لوگ روانہ کئے انکا سراغ نہ لگا وہان سے نکل کر عسفان مین اترے اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سوار دیکے قریش پر رعب پڑنے روانہ کئے اور فرمائے کراع الغمیم
تک جاکے آؤ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھوین روز مدینے مین داخل ہوئے اور
اسی مہینے مین ذی قرد کا غزوہ ہوا اسکو غابہ کا غزوہ بھی کہتے ہین اُسکا سبب یہ تھا عیینہ
بن حصن چالیس آدمی سے مدینے کے قریب پہنچکر دو شخص کو قتل کیا اور بیس اونٹ پکڑکے لیگیا وہان
کہین سلمہ بن الاکوع نجا نکلے دیکھے تو یہہ لوگ اونٹان لیجاتے ہین سلمہ غنیم آیا کر کر چلائے اور خود
انکا پیچھا کئے اور تیرون سے اُنکو مارنا شروع کئے سلمہ بڑے دوڑیال تھے کافران اُنکا قصد کرین
تو بھاگتے اور وہ پھرسے تو انکا پیچھا کرتے غرض تمام اونٹون کو اُن سے چھین لئے اور اُنکے
کچھ نیزے اور کپڑے بھی اُنکے ہاتھ لگے اِس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار

روانہ کئے سو وہ بھی کمک کو پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو جمع ہونے منادی کئے یا خیل اللہ ارکبی یعنے ای خدا کی جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود دکتر پہنکے تلوار کھینچ کے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہین کے نیزے پر نشان باندھ کے ہراول پر روانہ کئے او سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت واسطے مقرر کئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر چہارشنبے کے روز نکلے اور ذی قرد کو پہنچکے ایک رات دن مقام کئے سات سو شخص حضرت کے شریک ہوئے سو سو سو آدمی مین ایک ایک اونٹ کھانے کو دئے سعد بن عبادہ لوگون کے کہانے کے لئے دس اونٹ اور خرمے کے چند بستے روانہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصد ونکو اطراف مین روانہ کئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بھاگ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچوین روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین عکاشہ بن محصن کو چالیس آدمی کے ساتھ غمر کو بنی اسد پر روانہ کئے تو کفار بھاگ گئے دو سو اونٹ انکے ہاتھ لگے اور اسی مہینے مین محمد بن مسلمہ کے ساتھ دس آدمی دیکے مدینے سے بیس میل پر ذی القصہ کو روانہ کئے انکے آنے پر کفار مطلع ہوکے سو آدمی انکو گھیر لئے اول تیرون سے مارے بعد نیزہ لیکے حملہ کئے محمد بن مسلمہ زخمان کھاکے گر گئے باقی مسلمان شہید ہوئے ایک مسلمان راہ کا جانیوالا محمد بن مسلمہ مین جان باہی سو دیکھ کے مدینے کو اٹھا لایا اور ربیع الآخر مین حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پھر ذی القصہ کو روانہ کئے تو جا کے شبخون مارے کفار بھاگ گئے انکا اسباب اور جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید بن حارث کو بنی سلیم پر جموم کیطرف روانہ کئے تو کفار بھاگ گئے انکے عورتان اور جانور جو اسیر ہوے سو لیکے مدینے کو آئے اور جمادی الاولی مین زید بن حارث کے ساتھ ستر سوار دیکے مدینے سے چار روز کی راہ پر عیص کو بھیجے تو وہان پہنچکے قریش کا قافلہ جو تجارت کر کے جاتا تھا سو اسکو غارت کئے تمام اسباب ہاتھ لگا انکے ساتھ روپا بہت تھا اور اس قافلے کے چند لوگ اسیر ہوے چنانچہ ابو العاص بن الربیع

جو داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بھی اسیر ہوکے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا سو زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑھی بعد پکار کے کہی مین ابو العاص کو امان دئی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو امان دئی سو مجھے اطلاع نہ تھی تو جسکو امان دئی ہم بھی اسکو امان دئے پھر اُسکو چھوڑ دئے اور اسکے اسباب کو پھیر دئے ابو العاص مکے کو جاکے سب کے امانتان ادا کیا اور آپ آکے ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کئے اور جمادی الاخری مین زید بن حارث کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے مدینے سے چھتیس ۳۶ میل پر بنی ثعلبہ پر بھیجے ایک چشمہ پر جسکا نام طرف تھا پہنچکے اُنکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے بکریان اور بیس اونٹ اُنکے ہاتھ لگے اور چوتھے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید کو وادی القریٰ طرف حسمیٰ کو روانہ کئے سبب اسکا یہہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ بن خلیفہ کو قیصر روم کے پاس روانہ کئے تھے سو قیصر اُنکو خلعت وغیرہ دیکے بہت سلوک کیا حُسمیٰ کو جب پہنچے بنی خدام اُنکا اسباب لوٹ لیکے بدن پر ایک کپڑا چھوڑ دئے بنی ضُبیب کو معلوم ہوتے ہی وہ اسباب انسے چھین کر دحیہ کو دئے دحیہ مدینے کو پہنچکے حضرت کو اطلاع کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارث کے ہمراہ پانسو آدمی دیکے اُن پر روانہ کئے اور اُنکے ساتھ دحیہ کو بھی بھیجے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے پھر وہان پہنچکے اُن پر شبخون گرے تو چند لوگ انکے مارے گئے باقی بھاگ گئے اور انکے سو عورات اور ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریان ہاتھ لگی سو اسکو مدینے کو لائے زید بن رفاعہ اور چند لوگ بنی جذام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لائے اور اپنا اسباب درخواست کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کو زید پاس بھیجے تا انکا اسباب واپس کردین زید بموجب حکم کے تمام اسباب پھیر دئے اور رجب مین زید بن حارث لوگون کا مال لیکے تجارت واسطے نکلے وادی القریٰ مین بنی فزارہ کے ساتھ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانون کے شہید ہوئے زید زخمی ہوئے سو لوگ انکو اٹھاکے لے آئے زید نیت کئے مین اس قوم سے بدلا نہ لئے تک عورت

پاس نہ جاونگا اور شعبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف کو روبرو بٹھا کے اپنے
دست مبارک سے اُنکو پگڑی باندھے اور دُومۃ الجندل کو بنی کلب پر روانہ کئے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان
لاوین تو اُنکے سردار کی بیٹی کو تو نکاح کر عبدالرحمن دومہ کو پہنچکے تین روز رہے اور اُنکو اسلام کی دعوت کئے
انکا سردار اَصبغ بن عمرو کلبی جو نصرانی تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے مگر چند شخص ایمان نہ لاکے
جزیہ دینا قبول کئے اور اصبغ کی لڑکی تماضر کو عبدالرحمن نکاح کرکے مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھے روز کی راہ پر تھے
اور خیبر کے یہودون کی کمک کیواسطے تیاری کر رہے تھے روانہ کئے سو فدک کے قریب غمج کو پہنچکے اُنکے
جانورونکو غارت کئے بنو سعد بھاگ گئے اُنکے پانسو اُونٹ دو ہزار بکری غنیمت ملی اور رمضان
مین زید بن حارث کے زخمان درست ہوئے بعد پھر وادی القریٰ کو روانہ کئے شب کو چلتے دنکو چھپتے
آخر وہان پہنچکے انکو گھیر لئے اُنکی سردار ایک عورت نہایت بوڑھی جسکا نام اُم قرفہ اور اکثر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی سو اسیر ہوئی تو اسکو قتل کرکے دو اونٹون کے بیچ باندھکے چروا دئے
اور ام قرفہ کی لڑکی کو بند مین لائے اور اسی مہینے مین عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چار
شخص کو دیکے ابو رافع یہودی کو جو مسلمانونکا بڑا دشمن تھا قتل کرنیکو روانہ کئے وہ خیبر کے قلعے مین رہتا تھا
یہہ لوگ پوشیدہ جاکے شہر کے قریب اُترے عبداللہ بن عتیک اپنے ساتھوالون کو کہے تم یہان
رہو مین قلعہ مین جانیکی کچھ تدبیر کرتا ہون سو قلعے کے پاس گئے قضارا اُنکا گدھا گم گیا تھا سو اُسکی
تلاش مین یہود مشعلین لیکے نکلے قلعے مین اُلٹ کر جاتے وقت عبداللہ پیشاب کو بیٹھے سا بیٹھگئے وہ لوگ سمجھے
یہہ بھی ہمارے ساتھوالا ہے سو پکار کے کہے دروازہ بند ہوتا ہے جلد آؤ غرض بھیس بدلاکے قلعے مین گئے
اور کنجیان رکھنیکا موقع دیکھہ لئے بعد سب لوگ کو سونے دیکے آپ نکل کر کنجیان اٹھالئے اور دروازونکو
بندر سے موچتے ہوئے اُسکے مکان پر پہنچے تو وہ بہت رات تک باتین کرکے سو رہا تھا اور گھر مین اندھیرے
تھی اسلئے اُسکو پکارنے جواب دیتے ہی آواز کے شمار پر جاکے اُسکو مارے دہشت تو تھی مار پورا نہ
لگا اور وہ ملعون پکارنے لگا دیکھو مجھے کسینے مارا عبداللہ آواز بدل کے گویا اُسکی کمک کے واسطے آئے

سر کیا تو پوچھے ابو رافع کیا ہی بولا دیکھ کسینے آکے مجھے مارا پھر آواز کے شمار پر جاکے اُسکو مارے اور
تلوار اُسکے پیٹ پر رکھکے اتنا دبائے کہ اُسکے ہڈیان ٹوٹے سو آواز آئی وہان سے پھر کے آتے وقت
سیڑیان ہو گئین سمجھکے پاؤن دھرنا چاہے سو گر کے پاؤن ضائع ہوا پگڑی نکالکے اُسکو باندھے
اور قلعے کے نیچے جاکے بیٹھے اور کہے اُسکی موت متحقق ہوئی تک مین یہان سے نجاؤنگا صبح ہی اُنکا پکارنے
والا پکارا حجاز کا تاجر ابو رافع موا یہہ سُنکے عبداللہ اپنے لوگونکے پاس آئے اور جلدی وہان سے روانہ ہوکے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاؤن پر اپنا دست مبارک
پھیرے تو درست ہو گیا اور رمضان مین قحط ہوا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگنے سے مینہ
برسا اور شوال مین عبداللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ کئے سبب اسکا یہہ تھا کہ ابو رافع مارے گئے
بعد یہود سب اتفاق کرکر اسیر بن زرام کو سرپر دئے سو اُس نے لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہان جاکے اُنسے کمک چاہا یہہ
کیفیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کے ساتھہ دو
شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہان جاکے کیفیت دریافت کرکر آؤ عبداللہ وہان جاکے مفصل احوال
دریافت کرکر حضرت سے آکر اطلاع کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کے ساتھہ تیس
شخص دیکے روانہ کئے سو اُسکے یہان جاکے کہے ہم تیرے پاس کچھہ کیفیت کہنا ہی ہمکو امان دے اُسنے اُنکو
امان دیا سو کہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے یہان بھیجے ہین تو اگر اُنکی متابعت کرے
تو تجھی کو خیبر پر مقرر فرمائینگے اسیر اُسکو قبول کرکر تیس یہودیون کو لیکے نکلا ہر یہودی کے ساتھہ
ایک مسلمان بیٹھا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر اُنکے ساتھہ آنے سے نادم ہوا اور اپنا ہاتھہ عبداللہ
بن انیس کی تلوار پر ڈالا عبداللہ اپنے اونٹ کو سرکا لیکے کہے ای عدو اللہ کیا تو ہمارے ساتھہ
دغا کرنے پر ہی دوسرے بار بھی اُنکی تلوار پر ہاتھہ ڈالا عبداللہ اُسکو قتل کئے اور اُسکے سب ساتھہ والون
کو بھی مارے مگر ایک شخص اُنکا بچکے بھاگ گیا اور مسلمانون سے کوئی نہ موا اور اسی مہینے مین کرز
بن جابر کو عرنیین پر بھیجے سبب اُسکا یہہ تھا کہ عرینہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آکے اسلام لائے

اور مدینے کی ہوا اپنے مزاج کے موافق نہین کر کر حضرت کی اجازت سے نکلے حضرت اُنکو اونٹونکا
دودہ پینے اجازت فرمائے سو سر کار کے اونٹ مدینے کے باہر چرتے تھے اُنکا دودہ پینا شروع کئے
تو بیماری دفع ہو گئی بدن مین قوت آ گئی چرویے کو مار کر اونٹان لیکے بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اُنکو پکڑ لانے کر زکے ساتھ بیس سوار دیکے روانہ کئے پھر سب اسیر ہو کے آئے اُنکے آنکھو مین
سلائی پھیر ہاتان پاوان کاٹ حرّے کے جانب مین ڈالدئے وے اُسی حالت سے موے اُنکو اسطور
پہ مارنیکا سبب یہہ تھا کہ وہ مردودان ان چرویے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کئے تھے اور اسی ایام مین
عمرو بن اُمیّہ ضمری کو ابو سفیان کے قتل واسطے روانہ کئے کیونکہ ابو سفیان ایک شخص کو خرچ دیکے روانہ
کیا تھا کہ تو مدینے کو جا کے محمدؐ کو قتل کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اُسکو
دیکھکے حضرت فرمائے یہہ شخص دغا کرنے آیا ہے اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اُسکی لنگ پکڑ کر کھینچے تو
اُسمین سے خنجر نکلی گھبرا کے کہا میری تقصیر معاف کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو فرمائے اگر تو سچ
کہا تو تجھے چھوڑ دیتا ہون اُسنے اپنے آنیکا سبب کہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو چھوڑ دئے
اُسنے ایمان لایا اور عمرو بن امیہ اور سلمہ بن اسلم کو کہے تم مکے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابو سفیان کو قتل کرو
یے دونو صاحبان مکے کو گئے عمرو بن امیہ شب کو طواف واسطے نکلے معاویہ اُنکو دیکھکے لوگونکو اطلاع
کیا کفار اندیشے سے جمع بندی کرنے لگے یہہ دونو صاحبان وہان سے بھاگے اور راہ مین تین کافرونکو
کو قتل کئے اور ایک کو اسیر کر کے لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی کیفیت سنکے تبسم کئے اور
ذوالقعدہ مین حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو نملہ کو نایب کر کر
پندرہ سو آدمی کی جمعیت سے ذوالقعدہ کے غرّے کو دوشنبے روز عمرے کے ارادے سے نکلے اکثر تلوار کے سوا
دوسرے ہتھیار کچھہ نہ لئے اور ذوالحلیفہ کو پہنچکے عمرے کا احرام باندھے اور اونٹونکے گلو مین نعل لٹکا کے ہدیکا
نشان کئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس مکے کو روانہ کئے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا
کہ قریش بہت قبیلون کو جمع کر کر جنگ کا ساز و سامان مہیا کر کے طوی مین اُترے ہین اور حضرت کو
مکے مین نہ چھوڑنے پر عہد کئے ہین اور خالد بن ولید دو سو سوار سے کراع الغمیم پاس اترا ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورت کئے اور فرمائے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والونکے عیال و
اطفال پر جاکے انکو غارت کرنا مناسب ہی یا نہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم
مکے کو طواف واسطے عمرہ کی نیت باندھکے نکلے ہین کسی سے جنگ کرنے نہین آئے ہم سیدھا مکے کو جانا
اگر کوئی مانع ہوئے تو اس سے جنگ کرنا حضرت فرمائے بہتر اور وہان سے چل دہرے پھر حضرت
فرمائے خالد جو راہ مین اترا ہی اسکو چھوڑکے دوسری راہ چلو سو دوسری ایک راہ جو بہت ویران تھی
چلے لوگون کو بہت تصدیع ہوئی قریش کے ہراول لشکر آنے پر بالکل خبردار نہوے مگر لشکر کا غبار دیکھنے
سے انکو معلوم ہوا پھر جلد جاکے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب ثنیۃ المرار کو پہنچا حضرت کی سواری
کی اونٹنی قصوا بیٹھہ گئی لوگ کہنے لگے قصوا ماندی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
قصوا ماندی نہین ہوئی اور اسکو یہہ عادت بھی نہین لیکن اصحاب الفیل کو جسنے روکا تھا اُسنے
قصوا کو بھی روکا ہی میرا جی جسکے دست قدرت مین ہے اسکی قسم اللہ تعالی کے حرمتون کی تعظیم کی جو
بات قریش کہین تو مین اسکو مانونگا اور قصوا کو ڈانٹے اٹھکے چل دئی مکے سے نون میل پر حدیبیہ پاس
اترے وہان پانی نہونے سے لوگ شکایت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے
ایک تیر نکال کے دئے اور فرمائے کوئے مین اترکر اسکو چھوڑ دیو سو چھوڑتے ہی پانی جوش کھاکے
اُبلنے لگا تمام لوگ فراغت پائے اس عرصے مین بُدیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے چند شخص کو
لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہین سو بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم کسی کے
جنگ واسطے نہین آئے مخصوص عمرہ کرکر جانا منظور ہی اور ہمارے جنگونکے باعث قریش بہت
لاغر ہوے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیتا ہون اور دوسرے لوگون کے ساتھہ مقابلہ کرتا
ہون اگر مین غالب آؤن تو تمھاری مرضی چاہے تو میری تابع ہو نہین تو آرام پاوینگے اگر یہہ
بات نہ مانے تو میرے بدن پر سر رہنے تک مین دین کے واسطے جنگ کرونگا اللہ تعالی اپنے
امر کو غالب رکھیگا بدیل جاکے قریش کو کہا مین محمد کے پاس جاکے آیا ہون وہ ایک بات کہا ہی
اگر تمھاری مرضی ہو تو کہتا ہون احمقان کہنے لگے اسکی کچھہ بات ہم نہین سُننے عقلمندان پوچھے وہ

کیا بات ہی سو بدیل جو کچھہ سنا تھا سو بیان کیا عروہ بن مسعود ثقفی بولا یہہ بہت خوب بات ہی اسکو قبول کرنا اور مجھے اجازت دین تو مین انکے پاس جاتا ہون غرض وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمائے عروہ کہا اے محمدؐ اگر تو اپنی قوم کو مستاصل کرینگا تو ایسا کوئی نہ کیا تھا سو لو کیا اگر دوسرا کچھہ ہو تو اسلام کے لوگ تیرے پاس جمع ہین سو تجھے چھوڑ کے بھاگینگے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خفا ہوکے کہے لات کی فلان جنگ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے بھاگینگے سمجھا ہی عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے ابو بکر ہی بولا اسکا احسان میرے پر ہی سو اسکا بدلہ مین نہین کیا ہون والا مین اسکو جواب دیتا اور عروہ باتین کرتے وقت بعضے عربون کی عادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑنا چاہتا عروہ کا چچیرا بھائی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لئے ہوئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوے تھے سو اسکے ہاتھہ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھہ سرکا عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے مغیرہ ہی بولا ارے دغاباز تو دغا کیا سو اب تک اسکا مین پیسہ دے رہا ہون مغیرہ چند کافرون کو مار کر انکا مال لیکے بھاگے تھے اور مدینے مین آکے مسلمان ہوئے سو اسکا اُلٹھا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اسکا اسلام قبول کیا ہون مال سے ہم کو کچھہ کام نہین بعد عروہ صحابہ کو کوری آنکھہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوکے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پڑنے نہین دیتے جسکے ہاتھہ مین پڑا تو اسنے اپنے بدن پر منہہ پر ملتا ہی اور کچھہ کام فرمائے تو اسکو کرنے دوڑتے اور وضو کئے تو اُس پانی کو پی نے ایک پر ایک گرتے اور بات پکار کے نہین کرتے اور تعظیم سے حضرت کیطرف نظر جماتے نہین غرض انکا طریقہ دیکھکر عروہ گیا اور اپنے لوگون کو جاکے کہا مین بادشاہون کے دربار مین گیا ہون کسریٰ قیصر نجاشی کی مجلس دیکھا ہون لیکن کسی کی تعظیم اتنی کرتے نہین دیکھا جیسا کہ محمدؐ لو لوگ اُسکی تعظیم کرتے ہین اور جو جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمدؐ بہتر بات کہتا ہی اُسکو البتہ ماننا پھر قریش کیطرف سے حلیس بن علقمہ آیا حضرت وہ آتا سو دیکھکے فرمائے یہہ شخص ہدی کی بہت تعظیم کرتا ہی ہدیے اونٹون کو اُسکے روبرو کرو اور تلبیہ

تھو وہ بھی یہہ احوال دیکھہ کر گیا بعد مکرز بن حفص آیا لیکن یہہ لوگ آنے سے صلح کا کچھہ طور نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش پاس اپنے طرف سے عمر کو بھیجنا چاہے عمر عرض کئے کہ میرا وہان کوئی قرابتی نہین میری سختی اُنکے دلونمین نقش ہے سب میرے دشمن ہین میرے سے عزیز کے والوان پاس عثمان ہی اُنکے قرابتی بھی وہان بہت سے ہین اُنکو بھیجنا مناسب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کی زبانی کہلا بھیجے کہ ہم طواف کے واسطے آئے ہین تمہارے سے جنگ کرنے نہین آئے عثمان روانہ ہوئے راہ مین اُنسے آبان بن سعید بن العاص ملکے اُنکو امان دیا اور اپنے ساتھہ بٹھاکے مکے کو لیگیا عثمان جاکے حضرت کا پیام قریش کو پہنچائے ابوسفیان کہا تم چاہتے ہو تو کعبے کا طواف کرو عثمان کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہین کئے تک مین طواف نکرونگا قریش عثمان کو نچھوڑکے اپنے پاس رکھے یہان لشکر مین شہرت ہوئی کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہین تو مین جنگ کئے سوائے یہان سے نجاؤنگا اور لوگون کو بیعت کرو کرکر فرمائے تو سب لوگ بیر کے درخت کے نیچے بیعت کئے یعنے اُنسے عہد لئے کہ جنگ گٹ کے کرنا اور جنگ مین اپنا جان دینا اور اول بیعت ابوسنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کئے سب کی بیعت سے فراغت پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ اُٹھاکے سیدھے ہاتھہ پر مارے اور فرمائے یہہ عثمان کے طرف سے بیعت ہی اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین کیونکہ اللہ تعالی یہہ بیعت کرنیوالون کے شان مین یہہ آیت نازل کیا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا۔ یعنے اللہ تعالی خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھہ ملانے لگے تجھسے اس درخت کے نیچے پھر جانا جو اُنکے جی مین تھا پھر اُتارا اُنپر چین اور انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک قریش اُس بیعت پر مطلع ہوکے سہیل بن عمرو کو صلح کیواسطے روانہ کئے اُن آتا سو دیکھکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سہیل آتا ہی اب تمھارا کام سہل ہوگا وہ آیا تو بہت جواب وسوال ہوا آخر صلح نامہ لکھنا مقرر پایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم علی مرتضی کو فرمائے تم صلحنامہ لکھو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہیل کہا رحمن کو ہم نہین
جانتے تساؤن کے دستور کے سر پر لکھا بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اب بھی لکھنا حضرت فرمائے اوہی لکھو بعد یہہ
لکھے نوشتہ ہی محمد رسول اللہ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہوکر کر ہمکو یقین ہوتا تو ہم جنگ
کاہیکو کرتے محمد بن عبداللہ لکھو حضرت فرمائے ویسا ہی لکھو علی مرتضی کہے مین لکھ چکا اب نہ
بدلاؤنگا اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس نوشتے کو لیکے اپنے دست
مبارک سے مٹائے پھر تو اسمین محمد بن عبداللہ لکھے سو صلح دس برس کا ٹھہرا اسطور پر کہ ایک
دوسریکا متعرض نہونا مسلمانونمین کا کوئی شخص بھاگ کے قریش کے یہان جاوے تو اُسکو پکڑ
ندینا اور قریش کا کوئی آدمی اپنے والیونکے بے اذن مسلمانون مین آوے تو اُسکو پکڑ دینا اس بات پر
بہت تکرار چلی اس عرصے مین ابوجندل سہیل کا بیٹا بھاگ کے بیڑیون کے ساتھ آیا سہیل
اسکو طمانچہ مار کے اپنے طرف کھینچا اور بولا پہلی شرط یہی کہ اسکو پھیر دینا آخر حضرت اسکو پھیر دئے
اور صلحنامے مین اسکے کہے موافق لکھے ابوجندل پکارنے لگا کیا مین مسلمان ہوکے آیا ہون
سو مجھے بھی کافرون کے حوالے کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چندے صبر
کرو اللہ تم لوگون کی کچھہ راہ کر دیگا اور یہہ بھی صلحنامے مین لکھے کہ دلونسے سب صاف ہنا
باہمدیگر حسد و بغض و عداوت نکرنا اور جو چاہے محمد کے ذمہ مین رہے اور جو چاہے قریش کے ذمہ
مین یہہ سُنکے خزاعہ کہے ہم محمد کے ذمے مین رہینگے بنو بکر کہے ہم قریش کے ذمے مین اور یہہ بھی لکھے
کہ اس سال تم پھر کے جانا سال آیندہ آوین تو ہم شہر خالی کر دینگے تم اپنے لوگون کو لیکے آنا اور
تین روز سے زیادہ نرہنا اور بجز تلوار کے دوسری ہتھیار نہ لانا یہہ عہد تمام ہوئی بعد اوسپر گواہی
ابوبکر صدیق کی اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن سہیل اور
سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلمہ کی رضی اللہ عنہم اور مکرز بن حفص کی مشرکون کیطرف سے
لکھے گئی بعد سہیل کو اور اسکے ساتھ کے مشرکون کو جانے ندیکے رکھے اور فرمائے عثمان نہ آتے تک
تمکو نہ چھوڑونگا اور عثمان آنیکے بعد اُنکو چھوڑے صلح سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لوگون کو کہے احرام کھول دیو لوگ اندیشنے لگے اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خاطر پر ملال آیا محل سرا مین سدھارے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت کا
ملال دیکھ کے عرض کئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اول احرام کھولو حجامت کرو
اونٹون کو نحر کرو آپکو دیکھ کے لوگ بھی احرام کہولینگے تب آپ باہر تشریف لا کے اونٹون کو نحر
کئے اور حجامت لیے حضرت کو دیکھکے تمام لوگ احرام توڑے حدیبیہ مین اٹھارہ انیس روز کا
مقام ہوا بعد وہان سے پھرے مکے مین داخل نہونے سے صحابہ کو نہایت رنج ہوا کراع الغمیم کو جب
پہنچے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ انکی خاطر تسلی کیواسطے اترا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف
لائے بعد چند روز کے بعضے عورتان بھاگ کے مدینے کو آئین سو کافران انکو طلب کئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایسا جواب دئے کہ صلح مردون کو پھیر دینے کا تھا عورتون کو پھیر دینا
صلح مین داخل نہین بعد مردون سے ایک شخص اسکا نام ابو بصیر بھاگ کے آیا اسکے والیان
خط لکھ کے دو شخص کو روانہ کئے کہ اسکو پھیر دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بصیر کو بلا کے
کہے ہم جو صلح کئے سو تم کو خوب معلوم ہے صلح کا خلاف کرنا درست نہین اب تم انکے ہمراہ جانا انشاء
اللہ تعالی تم لوگون کی کچھ راہ کردیگا انکوان دونو آسامیکے ذمے کردئے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے
ابو بصیر اُن دونون شخصونکے ساتھ دوستی کی باتان کرتے کرتے کہے کہ تمہاری تلوار بہتر
ہی وہ بولا ہان بہتر ہے اور اسکی کاٹ بہت خوب ہی ابو بصیر تلوار کو کھینچ کے دیکھتے دیکھتے
اُنمین سے ایک پر ہاتھ چلا کے اُسکو جان سے مارے دوسرا بھاگ کے مدینے کی راہ لیا حضرت
دور سے اسکو دیکھکر فرمائے یہہ گھبراہٹ سے آتا ہی سو حاضر ہوکے اپنا ماجرا عرض کرتا تھا
کہ اس عرصے مین ابو بصیر بھی آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوگئے
اور اللہ تعالی مجھے نجات دیا حضرت فرمائے اسکے ساتھ چند ہوگئے تو جنگ کی آتش خوب سلگا
ابو بصیر اندیشکے دیکھے کہ مین اگر یہان رہون تو مجھے کافرون کے حوالے کردینگے سو مدینے
سے نکل کر قریش کی آمد و رفت کی راہ مین ساحل پاس عیص مین جا کے رہے کافرون سے

یکادکا ادھر آنکلا تو اسکو لوٹ لیتے اور مکے مین مسلمانان جو قریش کے قید مین تھے سو بھاگ نکل کے
ابوبصیر پاس جمع ہونے لگے اور سہیل کا بیٹا ابوجندل بھی بھاگ کر ستر آدمی کے ساتھ آکے انکا شریک
ہوا اور اسلم اور جہینیہ اور غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہوکر اونھین جا ملے تین سو آدمی تک ہوے
اور شام کو جاتے سو قریش کے قافلون کو غارت کرنے لگے قریش تنگ ہوکر ابوسفیان کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کئے کہ تمکو خدا کی اور قرابت کی قسم عہدنامہ مین وہ شرط جو لکھے تھے
سو اسکو توڑنا لوگ مختار ہین جسکا جی چاہے مدینے کو جاوے ہم اسکو طلب نکرینگے تب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو خط لکھکے طلب فرمائے ابوبصیر نزع کی حالت مین تھے ویسے وقت خط پہنچا
تو اسکو لیکے آنکھونکو لگائے ہنوز پڑھے تھے کہ انکا انتقال ہوا ابوجندل وغیرہ انکے جنازے پر نماز
پڑھکے دفن کئے اور اپنی جماعت کے ساتھہ مدینے مین آئے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بادشاہون کو نامے ایلچیون کے ہاتھہ سے روانہ کئے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب
بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ
کئے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس دحیہ بن خلیفہ کو روانہ فرمائے اور فارس کے بادشاہ کسرے
پاس عبداللہ بن خذافہ کو بھیجے اور یمامے کے حاکم ہوذہ بن علی پاس سلیط بن عمر کو اور حبش
کے بادشاہ نجاشی پاس عمر بن امیہ ضمری کو اور اسی سال حج فرض ہوا اور اسی سال اوس بن
صامت اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا سو انکے جھگڑے مین سورۂ مجادلہ اترا اور آفتاب کو گہن لگا
سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ جماعت سے نماز پڑھے اور اسی سال اونٹون
اور گھوڑون مین مسابقت کئے اور اسی سال بی بی عایشہ کی والدہ ام رومان کا انتقال ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قبر مین اترکر انکو دفن کئے اور اسی سال ابوہریرہ ایمان لاے
ساتوان سال ہجری محرم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو اطلاع کئے کہ ہم خیبر
کے جنگ کو نکلتے ہین لوگ جنگ کو نکلنے کی تیاری کرنا اور جسکو دنیا غرض ہی وہ ہمارے ہمراہ نہ آنا
سو کسی منافق کو ہمراہ نہ آنے دئے اور مدینے مین نمیلہ بن عبداللہ لیثی کو نایب مقرر فرمائے اور

دو سو سوار ایک ہزار چار سو پیدل سے نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محصن کو رکھے اور عصر نامی ایک موضع تھا سو وہان جاکے اُترے اور وہان ایک مسجد بنائے پھر وہان سے نکلکر صہبا پر سے ہوتے ہوئے رجیع مین آکر اُترے غطفان کے قبیلے والے یہود کی کمک کیواسطے نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت کرنے آئے ہین سمجھکر مارے خوف کے کمک نہ کرکے اپنے مقامون کی محافظت کیواسطے پھر کر آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے خیبر بڑا شہر تھا مدینے سے بتیس کوس پر شام کے جانب ہین اور اسمین وسن قلعے تھے کتیبہ ناعم صعب شق قموص وطیح نطاۃ براۃ سلالم ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کے وقت وہان پہنچے یہود کو اطلاع نتھی صبح ہی پھاوڑے ٹوکرے لیکر نکلے لشکر کو دیکھکے قلعے مین جاکر دروازے بند کئے سلام بن مشکم یہود کا سردار لوگون کو جنگ کے لئے تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اُس مین مال وذخیرہ بہت سا ہاتھ لگا بعد ابی الحقیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اسمین عورتان تھین چنانچہ صفیہ حیی بن اخطب کی لڑکی بھی اسی مین تھی سو دحیہ کلبی کے حصے مین گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو لیکے دحیہ کو اسکے عوض دو باندیان دئے اسکے بعد نطاۃ کا قلعہ فتح ہوا لوگون کو رسد نہونیکے باعث تکلیف ہوئی سو گدھون کو کاٹ کے پکانے لگے کسی نے آکے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یارسول اللہ گدھون کو کھانے کے لئے پکاتے ہین حضرت خاموش ہوئے دوسرے بار بھی آکے عرض کیا کہ گدھون کو کھا جاتے ہین پھر بھی خاموش ہوگئے تیسرے بار آکے عرض کیا یارسول اللہ گدھے سب فنا ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کئے کہ گدھون کو مت کھاؤ تو لوگ تمام پھینکدیئے القصہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا قلعہ فتح ہونے کے قبل ہی سہم کے قبیلے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکے عرض کئے یارسول اللہ ہمپر بہت سختی گذرتی ہی ہمارے ہاتھ مین کھانیکو کچھ نہین آپ کچھ عنایت فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی کچھ نتھا سو دعا مانگے یا اللہ تو اُن لوگون کا حال خوب جانتا ہی

اور انمین کچھ طاقت نہین اور انکو دینے کیواسطے میرے پاس بھی کچھ نہین سو جس قلعے مین کھانا
چربی بہت ہہی فتح کروا حضرت کی دعا کی برکت سے دوسرے روز منذر بن الحباب کے ہاتھ سے صعب
کا قلعہ فتح ہوا اور ذخیرہ اسباب وہانکا تمام مسلمانون کے ہاتھ آیا اور ہرا کا قلعہ بہت قلب تھا یہود
اسپر سے تیران مارنے لگے یہانتک کہ ایک تیر آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے
کو لگی حضرت کنکر ایک مشت اٹھاکے قلعے پر پھینکے قلعے کو زلزلہ ہوکے اُسکا حصار زمین مین دھس
گیا تو مسلمانان اُسکو فتح کئے مرحب یہودی بڑا شجیع تھا اپنے مقابلے واسطے بلایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے مقابلے مین کون جاتا ہے تو علی مرتضی جاکے اُسکو قتل کئے اُسکے بعد
مرحب کا بھائی یاسر نکلا اُسکے مقابلے کیواسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کی والدہ بی بی صفیہ
پھپی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آکے عرض کی یا رسول اللہ میرا ایکلوتا مارے
جائیگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے کہ نہین بلکہ اس یہودی کو وہماریگا ویساہی زبیر
اسکو قتل کئے اور بھی ایک قلعہ فتح کرنے ابوبکر صدیق کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہوگئی
دوسرے روز عمر کو روانہ کئے اُس روز بھی جنگ ہوتا رہا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کل ایک شخص کو روانہ کرونگا کہ جسکو اللہ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو اور
رسول کو دوست رکھتا ہے تو وہ فتح کریگا صبح ہوئی تو لوگ سب منتظر تھے کہ کسکے حوالے فرماتے
ہین حضرت پوچھے علی کہان ہے لوگ عرض کئے اُنکی آنکھ کو آشوب ہے اسلئے حاضر نہین ہوئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو بلواکے اُنکی آنکھ مین اپنا لعاب لگائے تو اسیوقت آنکھ
درست ہوگئی اور اُنکے ہاتھ مین نشان دیکے فرمائے تم جاکے اول انکو ایمان لاؤ کر کر دعوت کرو اگر
قبول نکرین تو جنگ کرو علی مرتضی قلعے کے پاس جاکے پتھرون مین نشان گاڑے اور یہود بھی مقابلہ
مین آئے لڑتے لڑتے آخر ڈھال علی مرتضی کی ضائع ہوئی سو قلعے کے دروازیکا ایک پاٹ اکھاڑ
لیکے اُسکو ڈھال بنائے بعد فتح کے اُس پاٹ کو آٹھ شخص لوٹانا چاہے سو لوٹا نہ سکے تمام قلعے فتح
ہوکے وطیح اور سلالم باقی رہے اُنکو پندرہ سولھ روز کا محاصرہ رہا آخر یہود کہنے لگے ہمکو جان سے چھوڑو ہم

قلعے تمہارے سپرد کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسے ایسا عہد لیئے کہ سونا روپا ہتھیار
ہمکو دیڈالنا اور اونٹ اُٹھائے اتنا اسباب ہر شخص لیجانا اور اسباب کچھہ نہ چھپانا اگر اسکا
خلاف کرین تو عہد وامان باقی نہین پھر یہود قلعے مسلمانون کے حوالے کئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کنانہ بن ابی الحقیق اور ربیع بن ابی الحقیق سے پوچھے ابو الحقیق کا خزانہ زیور تھا سو کیا ہوا
کہے جنگون مین تمام خرچ ہوا حضرت فرمائے اگر وہ خزانہ نکلے تو تمہارا امان باقی نہین اور فرمائے
فلانے ویرانے مین گاڑا ہی اُسکو لے آؤ وہ خزانہ وہان نکلا تو اُن دونون کو قتل کئے اور دوسرے
یہودیون کو وہان سے نکالنا چاہے تو عرض کئے اس زمینون کی زراعت کا ڈھب ہمکو معلوم ہی
اگر ہمارے سپرد کرین تو آدھا محصول تمکو دیا کرینگے حضرت اُسکو قبول فرماکے اُنہین کو باقی رکھے
اور یہہ فرمائے کہ ہم جب تک چاہین تمکو رکھینگے بعد نکالدینگے خیبر کے قلعونکا یہہ حال سنکر فدک کے
یہود صلح کا پیغام محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وساطت سے کئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انسے صلح کئے کہ آدھا محصول ہمکو دینا اور ہم جب چاہین تمکو نکالدینگے اُن جنگون مین مسلمانون
سے پندرہ شخص شہید ہوئے اور یہود کے ترانوے ۹۳ آدمی مارے گئے اور جب جنگ سے فراغت ہوئی
مسلمانونکا ضبط اور نسق ہوا حارث یہودی کی بیٹی زینب سلام بن مشکم کی عورت بکری کے گوشت
مین زہر ڈالکر حضرت کو بھیجی حضرت ایک ٹکڑا اٹھائے اور فرمائے یہہ گوشت کہتا ہی کہ اپنے مین زہر ہی
اسکو کوئی مت کھاؤ لوگ پھیکدئے مگر بشر بن البراء جو فرمانے کے اول ہی کھاچکے تھے سو اسی وقت
موے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام یہودیون کو جمع کرکر پوچھے تو پہلے انکار کئے پھر حضرت انکو غیب
کی دوسری بات پر اطلاع دئے سو سنکے اقرار کئے پھر انسے پوچھے تم کیا واسطے زہر ڈالے تو عرض کئے
کہ اگر تم جھوٹے ہو تو ہم کو نجات ہوگی اگر نبی ہو تو اُسکا کھانا تمکو ضرر ندیگا پھر اس عورت کو بشر کے
بدلے عوض قتل کئے اور غنایم لوگون مین تقسیم کئے سوار کو دو حصے پیدل کو ایک حصہ دئے اور بی بی
صفیہ کو حضرت اپنے نکاح مین لائے اور اُسی جنگ مین کوچلی والے درندون کو کھانے سے منع
کئے اور تاکید کئے غنیمت تقسیم نہوتے تک اُسکو بیچنا اور سبی کے باندیون کو استبرا ہوتے تک

وطی نه کرنا اور جعفر بن ابی طالب اور اُنکی کشتی والے حبش سے حضرت کی خدمت مین اسی مقام
مین آکے ملے اور ابو ہریرہ اور اُنکی قوم دوس بھی اسی مقام مین آکے ملے اور حجاج بن علاط سلمی
بھی آکے اسلام لائے اور عرض کئے یا رسول اللہ میرا مال اسباب لوگ تمام مکے مین ہین وہان
کے لوگون پر تجارت کا مال رہگیا ہے مین اسکو وصول کرنے جاتا ہون کچھ بات بناکے کرونگا آپ
مجھے اجازت فرمانا حضرت فرماے مضائقہ نہین کہہ پھر حجاج مکے کو گئے ثنیۃ البیضا پاس قریش کے
لوگ حضرت کی اخبار دریافت کرنے آکے رہے تھے اور انھون مسلمان ہوے سو اُنکو اطلاع نہین
سو انسے دریافت کئے محمدؐ خیبر جو گیا تھا سو کیا ہوا حجاج کہے اُسکی کیفیت مجکو خوب معلوم ہے
تم سنے تو بہت خوش ہوگے پھر یے سب اُنکے اونٹ کے ہمراہ ہوے حجاج کہے محمدؐ کے تمام لوگ
مارے پڑے اور محمدؐ اسیر ہوا وہانکے لوگ آپ نہ مار کے تمھارے پاس بھیجنا ارادہ کئے ہین تا
اسکو تمھارے روبرو قتل کرین قریش سُنکے بہت خوش ہوے اور تمام مکے مین اُسکی منادی
کئے پھر حجاج اُنکو کہا میرا مال لوگونپر ہی سو جلد وصول کرکے میرے حوالے کرو مین خیبر کو جلد جاکے
محمدؐ کا اسباب وہان ہراج ہوتا ہی سو خرید کرونگا تا میرے قبل دوسرے تاجران نہ لیوین پھر
سب ملکے اُنکا مال دئے یہہ خبر کہین عباس کو معلوم ہوئی سو انکو نہایت غم ہوا بیٹھے جگہہ سے
اُٹھنا انکو دشوار ہوگیا عباس اپنے غلام کو حجاج پاس بھیجے حجاج کہا میرا مال وصول کرکر تمھارے
سے تخلیہ مین ملاقات کرکے مفصل کیفیت بیان کرونگا سو جاتے وقت عباس سے ملاقات
کرکے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کئے تمام غنیمتان اُنکے حضرت کے ہاتھ لگے اور لُکے
سردار کی بیٹی اپنے نکاح مین لائے اور میرا مال یہان تھا سو وصول کرنیمین حضرت سے
اجازت لیکے آیا ہون مین گئے بعد تین روز تک تم یہہ کیفیت کسی سے مت کہو حجاج مدینے
کو گئے سو تیسرے روز حضرت عباس بہتر کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر ہاتھ مین عصا لیکر کعبے
کا طواف کرنے آئے قریش دیکھکر کہنے لگے ابو الفضل کیا مصیبت کا غم نہ معلوم ہونا کر کر استطور سے
نکلے ہو عباس کہے تم جھوٹھا بولتے ہو محمدؐ خیبر کو فتح کئے اور وہانکا سب اسباب غنیمت ملا اور

خیبر کا تمام ملک اُنکے اختیار مین آیا اور وہانکے حاکم کی بیٹی کو نکاح کئے قریش پوچھے تمکو یہہ کون کہا فرمائے تمکو جسنے خبر دیا تھا وہی شخص مجھکو کہا اور وہ مسلمان ہوکے اپنا مال لینے آیا تھا سو لیکے محمدؐ کے ساتھ ملنے گیا قریش سنکے کہے دیکھو ہمسے کیا دغا کیا اگر وہ رہتا تو اُسکو اسکا مزہ بتاتے بعد پانچ سات روز کے فتح کی خبر عباس کے کہے موافق آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کا بندوبست کر کر وہانسے نکلے جب صہبا کو پہنچے تو بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا پاک ہوئی سو حضرت اُنسے ملے اور لوگون کو کھانے کی دعوت کئے اور اُس مقام مین حضرت تین روز مقام کئے جب صفیہ کے ساتھ ملکے حضرت خیمے مین رہے تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تلوار لیکے خیمے کے گرد شب کو حضرت کی محافظت کرتے رہے صبح کو حضرت ابو ایوب کو دیکھ کے فرمائے کیون تم یہان ہو ابو ایوب عرض کئے یا رسول اللہ آپ اس عورت کے مرد اور باپ اور قوم والون کو قتل فرمائے اور یہہ تازہ ایمان لائی بھی شاید اُس عداوت سے کچھ بیوفائی کرے اس لئے مین آپکی محافظت کیواسطے یہان رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دئے یا اللہ ابو ایوب جیسا میری محافظت کیا تو اُسکی محافظت کر غرض بعد اُس مقام سے نکلکے روانہ ہوئے اور اُسی جنگ سے آتے وقت راہ چلکے پچھلی شبکو اُترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگادینے مقرر کئے سو اللہ تعالی سبھو پر نیند بھیجا جگنے نہین پائے مگر آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور جمادی الاخری مین وادی القری کو پہنچے اور وہانکے لوگون کو اسلام کی دعوت کئے اسلام نہ لائے جنگ کرنے پر مستعد ہوے اور چند لوگ انھون کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے پڑے چار روز انکو محاصرہ کر کر بیٹھے یہود خوف و ہراس سے عاجز ہوکر قلعہ مسلمانون کے حوالے کئے سو خیبر کے لوگونکے ساتھ جو معاملہ کئے سو اُنھون کے ساتھ بھی ویسا ہی کئے اور عمر بن سعید بن العاص کو وہان کی عملداری دئے خیبر وغیرہ کا احوال سُنکر تیما کے یہود حضرت سے مصالحت کر کر جزیہ دینا قبول کئے سو اُنکا مال و اسباب بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور شعبان مین عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیس ۳۰ آدمی دیکر تربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلتے اور دنکو چھپتے جب وہان پہنچے ہوازن کی قوم خبر پاکے بھاگ گئے اور اُسی

مہینے مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج دیکے بنی فزارہ پر روانہ کئے سو وہان پہنچ کے انکو غارت کئے اور ایک عورت اُنکی نہایت خوبصورت تھی سو اسکو سلمہ بن الاکوع کو دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو انسے مانگ لیکر مکے کو بھیجے اور چند مسلمان کافرون کے یہان اسیر تھے سو اُنکو چھڑوائے آور اسی مہینے مین بشیر بن سعد انصاری کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کے جانب مین بنی مرّہ پر روانہ کئے سو جاکے اُنکے جانورونکو غارت کرکے مدینے کی راہ لئے کافران اطراف کے قبیلے والون کو جمع کرکر مسلمانونکی پیٹھ چڑھے بشیر بھی اپنی ٹکڑی لیکے مردانگی سے انکا مقابلہ کئے آخر مسلمانونکے پاس کے تمام تیران ہوگئے اور تمام لوگ شہید ہوئے بشیر بھی زخمی ہوکے گرے کافران اپنے جانورونکو لیگئے بعد بشیر وہانسے اُٹھکر فدک کو یہود پاس آئے اور وہان دم لیکے مدینے کو پہنچے آور رمضان مین غالب بن عبداللہ لیثی کے ہمراہ ایک سو تیس جوان دیکر نجد کیطرف میفعہ کو روانہ فرمائے یہ لوگ جاکے اُنکے جانور غارت کرکر مدینے کو لائے اور اسی جنگ مین زید بن حارث کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص لا الہ الا اللہ کہنے پر اسکو مارے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُنکر نہایت خفا ہوئے اسامہ کہے وہ ڈرکر بولا تھا حضرت فرمائے کیا تو اسکا دل چیر کر دیکھا آور شوال مین بشیر بن سعد کے ہمراہ تین سو جوان دیکر یُمن اور جُبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہان پہنچے تو معلوم ہوا کہ غطفان مدینے پر ڈاکا پڑنے کے واسطے جمع ہورہے ہین اور عُیَیْنَہ بن حصن بھی اُنکی کمک کو آنیکا ارادہ رکھا ہے سو یے لوگ جاکے اُنکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے آور ذوالقعدہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابورُہم غفاری کو نایب کرکر دو ہزار کی جمعیت سے انمین ایکسو سوار گھوڑون کے تھے عمرۃ القضیہ یعنے سال آیندہ آکے عمرہ کرنا کہ جو صلح ہوا تھا اُسکو ادا کرنیکے لئے نکلے اور جنگ کے تمام ہتھیار خود بکتر نیزے وغیرہ ہمراہ لئے اور ہدی کے ساٹھ اونٹ تھے جب ذوالحلیفہ کو پہنچے سوارون پر محمد بن مسلمہ کو مقرر فرماکے قبل روانہ کئے اور ہتھیارونکو بھی انھی کے ہمراہ کئے اور آپ صحابہ کے ساتھ عمرے کا احرام باندھکے تلبیہ کہتے چلے اور محمد بن مسلمہ سوارون کیتئین لیکے مرالظہران کو پہنچے قریش

وہان رہتے تھے سو حضرت آئے سو سنکر مکے والون کو اطلاع کئے انکو نہایت گھبراہٹ ہوگئی بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران کو پہنچے اور بطن یاجج مین جو مکے سے نہایت قریب ہے
اور کعبے کے بتان وہانسے نظر آیا کرتے تھے تمام جنگی اسباب رکھے اور اُسپر اوس بن خولی انصاری
کو داروغہ مقرر کئے اور اُسکی محافظت کیواسطے دوسو آدمی کو متعین کئے قریش مکہ خالی کرکر پہاڑون
پر جا کے بیٹھے حضرت عمرے کے مراسم ادا کرکر دوسو آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی محافظت کے
واسطے روانہ کئے تا وہان تھے سو لوگونکی بدلی کردین غرض تین روز تک حضرت مکے مین رہے
بعد قریش حُویطب بن عبد العزّی اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے
کہ تمھارے وعدے کے ایام تمام ہوے صلح کے بموجب نکلنا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سرف
مین پہنچکے بی بی میمونہ کو نکاح کئے اور ذی الحجہ مین ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس جوان دیکے بنی
سلیم پر روانہ کئے کافران کو اطلاع ہوئی سو وہ بھی جمع ہوکے جنگ کو آئے دو نو فوج کا مقابلہ
ہوا کافران بہت تھے اکثر لوگ مسلمانون کے شہید ہوئے اور میرلشکر زخمی ہوے سو انکو اُٹھا
کے لے آئے اور صفر کے غرے کو مدینے مین پہنچے اور اُسی سال حبش مین ابوسفیان کی لڑکی ام
حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی
تشریف لائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے آکے بعد اُنسے ملے **آٹھوان سال ہجری** محرم
مین خالد بن ولید اور عمرو بن العاص مدینے کو آکے اسلام سے مشرف ہوے عمرو بن العاص کے اسلام
کا باعث یہہ ہوا کہ اُسنے غزوہ احزاب سے گئے بعد اپنے دوستون کو جمع کرکے کہا محمد کا کام روز
بروز عروج پر ہی میرا ارادہ ہی کہ یہان سے نکلکے حبش مین نجاشی پاس رہنا اگر محمد غالب آوے
تو اسکے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہان رہنا بہتر ہی اگر ہماری قوم غالب آوے تو میری
عزت و مرتبہ جو ہی سو ہی اُسکے دوستان اسباتکو پسند کئے غرض یہانسے تحفے بہت سے لیکے حبش
کو گیا اُس ایام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیہ ضمری کو نجاشی پاس روانہ کئے تھے
سو اسکو بن العاص دیکھا اور اسکو انکا بہت رشک ہوا ابن العاص اپنے ساتھ والون کو بولا

مین نجاشی پاس جاکے اسکو قتل کرواتاہون سو بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوکے عادت کے موافق اُسکو سجدہ کیا اور تحفے سب گذرانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص ذریعہ پاکے عرض کیا آپکے حضور جو فلانا شخص حاضر ہوا تھا سو ہمارے بڑے دشمن کے یہانکا ایلچی ہی جو ہمارے اکثر اشراف وعمدہ لوگون کو قتل کیا ہی بادشاہ اگر اس شخص کو میرے حوالے کئے تو مین اُسکو قتل کرونگا نجاشی غصہ ہوکے ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی مکھی مارا کہ سمجھا ناک ٹوٹ پڑی اور کہا اللہ کے یہانسے جس پر ناموس اکبر آتی ہی اُسکے ایلچی کو تو مار و کہتا ہی عمر بن العاص گھبراکے کہا کیا سچ وہ پیغمبر ہی بادشاہ کہا اُسمین کیا شک ہی موسی جیسا فرعون پر غالب آئی ویساہی انھون غالب آوینگے ابن العاص عرض کیا مین آپکے پاس اسلام لاتاہون اور اسکے ہاتھہ مین ہاتھہ دیکے اسلام لاے اور اپنا اسلام لوگون مین ظاہر نکرکے چند روز وہان رہکر حدیبیہ کے صلح کے بعد وہان سے مدینے کے ارادے سے نکلے راہ مین خالد بن ولید سے مکے سے آتے تھے ملاقات ہوئی اُنکے آنے کا باعث یہہ تھا کہ جب حدیبیہ کا صلح ہوا خالد اندیشہ کرکر دیکھے کہ قریش مین اب کچھہ قوت وقدرت باقی نہین اور نجاشی پاس جانا بھی مناسب نہین کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع بن گیا ہی قیصر پاس جاکے نصرانی ہونا بھی کچھہ ہی کہ یہ شہر کو جانے سے اپنے ہی شہر مین رہنا بہتر ہی دیکھون غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے مکے کو تشریف لائے خالد شہر چھوڑکے نکل گئے اُنکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوئے تھے سو اپنے بھائی خالد کو مکے مین دھونڈھے تو نہ پائے پھر خالد کے نام سے خط لکھے اُسکا مضمون یہہ تھا بھائی جان تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے ہین اور فرماتے ہین خالد ایسا شخص نہین جسکو اسلام کی حقیقت اب تک پوشیدہ رہے اگر مسلمان ہوکے اپنی شجاعت دین کی تقویت مین خرچ تو اُسکے حق مین بہتر ہی اور ہم اسکو دوسرون پر مقدم رکھینگے بھائی اب تو جلد آنا اس دولت کو اپنے ہاتھہ سے جانے مت دے اس خط کا مضمون دیکھنے سے خالد کو اسلام لانے کی رغبت ہوئی خالد مدینے کو جانیکا ارادہ مصمم کرکر صفوان بن امیہ پاس گئے اور اُسکو کہے ہم ایک لوالے کے سا ہوگئے اور محمد کا اقتدار بہت بڑھگیا اُنکی خدمت مین جاکے اسلام لائین تو دنیا و آخرت کی خوبی حاصل ہوتی

ہی اور انکی عزت سو وہ ہماری عزت ہی صفوان نہایت انکار کیا اور بولا قریش سب مسلمان ہوگئے
مین اکیلا باقی رہون تو بھی ایمان نہ لاؤن بعد عکرمہ بن ابی جہل کے پاس جاکے اسکو بھی بلائے اس
نے بھی انکار کیا خالد جی مین کہے چند روز مین مکہ فتح ہوجانگا اور یہہ لوگ لاچار ہوکے آخر ایمان لاینگے
ابھی مین کیون نہ جاؤن غرض ہجرت کرکے مکے سے نکلے ہدی کو پہنچے تو وہان عمر بن العاص سے ملاقات
ہوئی ابن العاص پوچھے کہان جاتے ہو خالد کہے راہ سیدھی ہی اور وہ شخص نبی برحق ہی ہم کب تک
کفر مین پڑے رہین مین مسلمان ہونے جاتا ہون ابن العاص کہے مین بھی مسلمان ہونے جاتا ہون
اور یے دونون ملکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اول خالد جاکے اسلام لائے
بعد عمر بن العاص اسلام لائے کہتے ہین کہ عثمان بن طلحہ حجبی بھی انھین کے ساتھ آکے ایمان لائے اور
یے لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اپنے جگر کے ٹکڑونکو تمھارے طرف ڈالا
اور صفر مین غالب بن عبد اللہ لیثی کے ساتھ بیس آدمی کے شمار دیکر بنی الملوح پر کدید کو روانہ کئے سو
انکے جانورونکو پکڑ لیکے پھرے اس عرصے مین کفار سب متفق ہوکے انکا تعاقب کئے وہ موسم نہ بارش کا
تھا اور آسمان پر ابر بھی نہ تھا لیکن اللہ تعالی پانی کی ایک سیل بھیجا دونون قوم کے درمیان پانی
حایل ہوا کفار انکے پڑے مسلمانان چین سے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زبیر بن العوام کے ہمراہ
دوسو آدمی دیکر فدک کو جہان بشیر بن سعد کے ساتھوالے مارے پڑے تھے روانہ کرنا چاہے اور
نشان بھی انکے نام سے باندھے کہ عرصے مین غالب فتحیاب ہوکے آئے سو انھین کو مہم لشکر کرکے
روانہ فرمائے تو وہان پہنچکے انپر شبخون کرے سو انکے بہت لوگ مارے گئے اور جانور غنیمت ملے
اور ربیع الاول مین شجاع بن وہب اسدی کے ہمراہ چوبیس ۲۴ آدمی دیکے مدینے سے پانچ روز پر ہوازن
کی قوم طرف جو کسی چشمے پر رہتے تھے روانہ کئے تو جاکر انپر شبخون کرے وہ لوگ بھاگ گئے انکے
اونٹان بکریان غنیمت ملے پھر پندرہوین روز مدینے مین داخل ہوئے اور غنیمت تقسیم کئے سو فی
نفر پندرہ اونٹ ملے اور اسی مہینے مین کعب بن عمیر غفاری کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے وادی القری
کے پرے شام کے علاقے مین ذات اطلاح کو روانہ کئے دیکھے کافرونکی جمعیت بڑی ہی انکو اسلام کی

دعوت کئے وے قبول نکرکے جنگ پر مستعد ہوے اور انکو تیران مارنے لگے مسلمانان بھی سینے کو سپر کرکے
انکا مقابلہ کئے اور سب شہید ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہوکے بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر
اطلاع کیا حضرت پر بہت شاق ہوا اُن پر بڑی فوج روانہ کرنا چاہے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اُس مقام
کو چھوڑکے دوسرے طرف جارہے ہین سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور جمادالاولی مین اُمراکا سریہ
روانہ کئے اُسکا سبب یہہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث بن عُمیر ازدی کو خط دیکے روم
بادشاہ کے یہان روانہ کئے شام کے علاقے مین مُوتہ کو جب پہنچا شام کا حاکم شرحبیل بن عمرو غسانی
پکڑکے اُسکو قتل کیا چونکہ ایلچی کو قتل کرنا قانون نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار آدمی کو
اُنسے جنگ کرنے روانہ کئے اور لشکر کی سپہ سالاری زید بن حارث کو دئے اور فرمائے اگر زید کام
آویتو سردار جعفر ہی وہ بھی کام آویتو عبداللہ بن رواحہ ہی اگر وہ بھی کام آویتو مسلمانان کسی
کو دیکھکے اپنا سردار کرنا اور سفید نشان باندھکے زید کے حوالے کئے اور اُنکو تاکید کئے کہ حارث
جس مقام پر مارا پڑا وہان جاکے کافرونکو اسلام طرف دعوت کرو اگر ایمان نہ لاوین اور جزیہ دینا
بھی قبول نکرین تو اللہ تعالی سے مدد مانگ کر جنگ ڈالو اور انکو رخصت کرنے آپ ثنیۃ الوداع تک
تشریف لیگئے پھر صحابہ سب لشکر کے امراکو رخصت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالی تمہارا نگہبان
رہے اور تمھاری بلا دفع کرے اور خیریت سے لاکے ملاوے عبداللہ بن رواحہ انکو جواب مین کہے
لٰکِنَّنِی اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً ؛ وَضَرْبَۃً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا یعنے لیکن مین مانگتا ہون اللہ سے
بخشش اور مار بہت کشادہ جو پھیکتا ہی کف اَوْطَعْنَۃً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْہِزَۃً ؛ بِحَرْبَۃٍ تُنْفِذُ
الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا یعنے جو زخم ظاہر کرتی ہی تشنگی وہ جو کاری ہی نیزے سے جو دھستا ہی پیٹ
اور جگر مین حَتّٰی یُقَالُ اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ ؛ اَرْشَدَہُ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا یعنے یہانتک کہ کہے
جاوے جب گذرین میری قبر پر کہ حق کی راہ بتایا اسکو اللہ کیا غازی تھا کہ مقرر نیک راہ پایا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن لوگون کو فرمائے کہ فلانے کے بعد فلانا امیر ہی تو اُس وقت
حضرت کے مجلس مین نعمان بن رہطی یہودی حاضر تھا سو کہا ہی اسرائیل کے انبیا جب کہین لشکر

روانہ فرماتے اور کہتے فلانا مارے جاوے تو امیر فلانا ہی وہ مارے جاوے تو فلانا ہی سو وہ سب مارے جاتے
اگر محمد سچ اللہ کے رسول ہین تو یے سب امیران مارے جاوینگے القصہ لشکر مسلمانونکا شام
کے علاقے مین مَعان کو پہنچا جاسوسان خبر لاے کہ نصارا کا بادشاہ ہرقل دو لاکھ آدمی
سے جنگ کیواسطے بَلقا کی سرحد پر آب مین اُترا ہی اور غسّانی لخم اور جذام وغیرہ قبایل کے لوگ جمع کر کر
لاکھ آدمی کی جمعیت سے جنگ کرنے پر مستعد ہی یہہ سنکر مسلمانان دو روز مَعان مین مقام کئے اور یہہ
ٹھہرائے کہ کافرون کی جمعیت اسقدر ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھہ بھیجنا یا کمک روانہ فرماوینگے
یا کچھہ دوسرا حکم کرینگے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہے واللہ جسکو تم مکروہ جانتے ہو اسی کو
طلب کرنے نکلے ہو یعنے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہین سو ہمکو قوت ہے یا ہم پاس فوج بہت ہی کر کر
ہمین کرنے محض دین کی قوت سے جو ہمکو اللہ تعالی کرامت کیا ہی لڑا کرتے ہین اب یہان کیا رہنے آگے
روانہ ہونا اور اُنسے مقابلہ کرنا دو خوبیون سے ایک ملیگی غالب آوینگے یا شہید ہونگے غرض سب کو ہمت
دیکے لیچلے اور عبد اللہ بن رواحہ راہ مین یہی آرزو کرتے تھے کہ آپ شہید ہونا چنانچہ ایکشب اونٹ پر پیچھے
کے جاتے تھے سو ناقے کو خطاب کر کے یہہ بیتان کہنے لگے اِذَا اَدْنَیْتِنِی وَحَمَلْتِ رَحْلِی مَسِیْرَۃَ اَرْبَعٍ
بَعْدَ الْحَسَاءِ جب تو مجھے پہنچا یگی اور اُٹھا یگی میری سواری چار روز کی راہ حسا کے بعد فَشَانُکِ
اَنْعُمٌ وَخَلَاکِ ذَمٌّ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِی وَرَائِی پھر تیرا حال بہتر ہے اور چھوٹ جاویگی تیرسے مذمت اور
پھر کر نہ آؤن مین اپنے لوگون پاس پیچھے وَجَآءَ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَادَرُوْنِی بِاَرْضِ الشَّامِ مُنْتَهِیَ الثَّوَاءِ
اور آگے مسلمانان اور چھوڑ دینگے مجھے شام کی زمین مین جو نہایت دو ہی وَرَدَّکَ کُلُّ ذِی
نَسَبٍ قَرِیْبٍ اِلَی الرَّحْمٰنِ مُنْقَطِعَ الْاِخَاءِ اور چھوڑ دینگے تجھے تمام نزدیک کے قرابت والے اللہ کے
طرح دوستی قطع کر کر هُنَالِکَ لَا اُبَالِی طَلْعَ بَعْلٍ وَلَا نَخْلٍ اَسَافِلُهَا رِوَاءٌ اُس جگہہ مین پروہ
نکرونگا خرمیکے درخت کے پھولکا اور نہ خرمیکے درختکا جو اُسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہین عبد اللہ بن ارقم
جو اُنکے ساتھہ سواری مین بیٹھے تھے اور یتیم رہنے کے باعث عبد اللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے
سو سنکے رونے لگے عبد اللہ بن رواحہ انکو ڈانٹ کے غصہ کئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالی مجھے شہادت

نصیب کریگا اور تو اونٹ پر بیٹھکے جایگا القصہ لشکر جب بلقا کی سرحد مین داخل ہوا تو رومیونکا لشکر مشارف
مین جمع تھا مسلمانان جاکے موتہ مین خیمہ دیئے اور رومیان زربفت وحریر کا لباس پہنکے گھوڑونپر
سونے روپے کا ساز ڈالکے اقسام کے ہتھیار لئے ہوئے صفان باندھکر اس کثرت سے آئے کہ جسکو انتہا
نہین مسلمانان بھی اپنی فوج آراستہ کرکر برنغار پر قطبہ بن قتادہ عذری کو رکھے اور جورنغار پہ
عبایہ بن مالک کو مقرر کرکر انکے مقابلے مین گئے اسقدر جنگ ہوا آخر زید بن حارث نیزونکے مار سے شہید
ہوئے اور نشان کئین جعفر بن ابیطالب لیکے جنگ پر مستعد ہوئے دونون لشکر جب باہم خبط ہوئے جعفر گھوڑے
پرسے اترکر اسکے ٹانچے مارکے جنگ شروع کئے سیدھا ہاتھ اڑ گیا بائین ہاتھ مین نشان لئے وہ بھی کٹ
گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوئے انکے بدن پہ سو زخم سے زیادہ لگے تھے بعد عبداللہ بن رواحہ نشان
لئے اور گھوڑے کو آگے بڑھاکے اترنا چاہے تو دل مین اترون یا نہ کرکر کچھ تردد ہوگیا انھون نے اپنے نفس پہ
ملامت کئے اور گھوڑے پرسے اترے اس مین انکے چچیرے بھائی کچھ گوشت لاکے کہے تم ان ایام مین کچھ
کھائے نہین ہو اگر اسکو کھائین تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکڑا توڑکے کھاے کہ اسمین لوگونمین اضطراب
ہوا وہ گوشت پھیککے اپنے کو آپ کہے افسوس تو ابھی دنیا مین ہی اور تلوار کھینچکے آگے ہوے اور جنگ کرکے
بھی شہید ہوگئے انکے بعد ثابت بن اقرم عجلانی نشان لئے اور لوگون کو کہے تم کسی امیر کو تجویز کرو لوگ کہے
تمھین ہو کہے مین نہین ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے اتفاق سے خالد بن ولید کو سردار کئے لیکن
کافران کی بڑی جمعیت رہنے اور سرداران مارے جانے کے باعث لوگ کے پاؤن اکھڑے دوسرے روز
خالد بن ولید فوج جمع کرکے اور ہراول کو چنڈاول چنڈاول کو ہراول اور جورنغار کو برنغار اور برنغار کو
جورنغار کرکر پھر جنگ کیواسطے آئے بڑا جنگ ہوا خالد بن ولید کے ہاتھ مین آٹھ تلوار توٹے کافران بہت
پاکے بھاگے مسلمانان انکا کچھ اسباب غنیمت ملا سو لیکے وہان رہنا مناسب نہ جان کے کوچ [illegible]
وقت راہ مین ایک قلعہ فتح کئے اور موتے مین جس روز جنگ ہوا اور امرا شہید ہوے اور اسی روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ممبر پر سوار ہوئے اور حضرت کے آنکھونسے اشک جاری تھے اور فرماے
تمھارے لشکر کی مین خبر دیتا ہون زید نشان لیا اور حق کو پہنچا اسکے بعد جعفر لیا سو وہ بھی پہنچا بعد عبداللہ

بن رواحہ لیا وہ بھی پہنچا اُسکے بعد اللہ تعالی کی تلوار و نسے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید لیا سو اللہ تعالی اسکو فتح نصیب کیا اس روز سے خالد بن ولید کا خطاب سیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے حقمین فرمائے کہ اللہ تعالی اُسکو دونون ہاتھونکے درعوض دو پر دیا کہ اُس سے بہشت مین جہان جی چاہے وہان اُڑتا ہے اُس روز سے اُنکو جعفر طیار کہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گھر مین تشریف لیگئے اُنکی بی بی اسما بنت عُمیس آٹا گوندھ کر اور بچون کو نہلا پاک کپڑے پہنا اور اُنکے بالون مین تیل ڈال بدنکو عطر لگا بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جعفر کے بچون کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھونمین اشک بھر کے آئے اسما کہی کیا جعفر کے یہانسے کچھ خبر آئی جو آپ روتے ہین حضرت فرمائے ہان آجہی کے روز مارے گئے اسما چلا کے رونے لگی اور تمام عورتان جمع ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت سرا کو سدھارے اور اپنے لوگون کو فرمائے جعفر کے لوگون کو یاد سے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت مین ہین غرض چند روز کے بعد خالد کے یہان سے یعلی بن مُنیّہ فتح کی بشارت دینے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو دیکھ کے فرمائے کہ لشکر کی کیفیت تم بیان کرتے ہو یا مین بیان کرون یعلی عرض کئے آپہی بیان فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلی کہے قسم ہے اُسکی جو آپکو رسول برحق کر کے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی اسوقت زمین کا پردہ اُٹھا دیا اور مین تمہارا جنگ دیکھ رہا تھا جب لشکر مدینے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے استقبال کیواسطے آپ تشریف لیگئے اور جمادی الآخری مین عمر بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ روز پر ذات السلاسل کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہان خزاعہ کے قبیلے والے مدینے پر ڈانکا پڑنے جمع ہو رہے تھے روانہ کئے اور اُنکے حوالے سفید نشان کئے اور عمدہ مہاجرین اور انصار کو اُنکے ساتھ روانہ فرمائے چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عامر بن ربیعہ اور صہیب بن سنان رومی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ انمین تھے وے شب کو چلتے دن کو اُتر پڑتے جب قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری ہے جلد رافع بن مکیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے حضرت اُنکی کیفیت سنکے ابو عبیدہ

بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار کے دو سو آدمیکو روانہ فرمائے تو انمین بھی اکثر عمدہ صحابہ چنانچہ ابوبکر
صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابو عبیدہ کو تاکید فرمائے عمر بن العاص پاس جاؤ اور
دونون اتفاق سے رہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابو عبیدہ جاکے لشکر مین داخل ہوئے اور نماز کا وقت
پہنچا تو امامت کرنا چاہے عمرو بن العاص کہے مین میر لشکر ہون اور تم میرے معین ہو مین امامت کرونگا
پھر اُنھی کو امام کئے اور وہان سے کوچ کر کر اُس مقام پر پہنچے اور اُنکی ایک جماعت شہر کے اخیر مین تھی
سو اس پر حملہ کئے تو کفار سب بھاگ گئے اور لشکر سلامتی سے مدینے کو آیا اور رجب مین ابو عبیدہ بن الجراح
کے ساتھ مہاجر اور انصار کے تین سو شخص ہکر مدینے سے پانچ روز پر جھینہ کا قبیلہ جو دریا کے ساحل پر رہتا
تھا روانہ کئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اُنکے ہمراہ تھے راہ مین کھانا آخر ہوگیا سو خبط یعنے کیکر کا پتا
کھائے اسلئے اس سریہ کو سریہ خبط کہتے ہین یہہ تصدیع دیکھکر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے نون اونٹ
نحر کئے بعد اوسکے ہان قرض لیکے نحر کرنے لگے سو ابو عبیدہ اُنکو اُس سے منع کئے کیونکہ تمام اونٹ کٹ جائین تو
بوجھا کاہے پر اُٹھا ینگے بعد ایک مچھلی اُسکا نام عنبر دریا سے نکل آئی لوگون نے اُسکو پندرہ روز کھائے
اور اسکا روغن بدن کو لگائے سب کے ہاتھو نمین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار مین بڑی تھی کہ اُسکی پسلی
کے ہاڑ کے نیچے سے آدمی اُونٹ پر بیٹھ کے گیا اور شعبان مین ابی قتادہ بن ربعی کے ہمراہ پندرہ آدمی
دیکر ایک مقام پر جسکا نام حضرت تھا اور بنی غطفان وہان رہتے تھے روانہ کئے شب کو چلتے دن
بھر چھپتے رہتے آخر ان پر شب خون کرکے مارے تو اُنکے چند عمدہ لوگ مارے پڑے اور دوسرے بھاگ گئے
انکو چند عورتان اور جانوران غنیمت ملے سو خمس نکالکے جنگ کو گئے سو لوگون مین تقسیم کئے تو فی نفر
پندرہ اونٹ ملے اور رمضان مین بھی ابی قتادہ بن ربعی کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اَضم کو روانہ کئے
وہان پہنچے تو کوئی نتھا پھر کے آتے وقت ذی خشب کو جب پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہین وو نہین پھر کر سقیا مین حضرت کی ملازمت حاصل کئے اور اسی
مہینے مین ابن ابی حدرد کے ہمراہ دو شخص دیکے غابی طرف روانہ کئے اور فرمائے بنی جشم کا سردار
رفاعہ بن قیس اپنی قوم کو جمع کر کر غابی مین اُترا ہی اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت کیواسطے

بلا تا ہی سو تم جاکے اُسکی کیفیت دریافت کرکر آؤ انھون وہان پہنچکے اپنے ساتھوالے دونو شخص کو ایک جگھہ
چھپاکے بٹھائے اور بولے مین تکبیر بولکے دوڑونگا تو تم بھی دوڑو اور آپ اُنکے گھرون کے نزدیک جاکے
چھپ رہے قضارا چرواہی جانورونکو نے نہین آیا سو اُسکو دیکھنے کو رفاعہ آپ ہی نکلا ہر چند لوگ منع کئے
پر نمانا اور اپنے ساتھہ بھی کسی کو نہ لایا ابن ابی حدرد کے مقابل ہوتی ہی اُسکے دل کے برابر تاک کے تیر لگائے
تو بات نہ کرکر وہین مرگیا اُسکا سر کاٹ لیکے تکبیر بولکے قوم پہ حملہ کئے تب اُنکو بھاگنے کے سوا اور کچھہ بھی
نہین عورت بچونکو لیکے مال متاع ہاتھہ لگا سو اُٹھا لیکے بھاگ گئے اور یہہ تینون صاحبان اُنکے بہت سے اونٹ
بکریان پکڑ لیکے مدینے کو آئے اور اُسی مہینے مین مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھہ دس برس کا
صلح ہوا تھا لیکن اُسکے توٹنے کا سبب یہہ ہوا ہی بکر جاہلیت مین خزاعہ کے قوم والون سے ایک شخص کو
قتل کئے تھے سو دونو قبیلے والونمین دشمنی اور جنگ تھا اُسمین کہین اسلام کا غلغلہ ظاہر ہوا اور کفار مسلمانون
کے جنگ مین مشغول ہوکر وہ خیال چھوڑ دئے اور حدیبیہ کے صلح مین بنو بکر قریش کے جتھے مین گھسنے اور خزاعہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مین آئے غرض ایک روز بنو بکر اپنا پُرانا پتنا لینا کرکر خزاعہ کے ایک شخص کو
قتل کئے خزاعہ بھی جمع ہوکر بنو بکر کو اتنا مارے کہ وہ بھاگ کے حرم مین پناہ لئے قریش بنو بکر کو ہتھیار وغیرہ
سے اعانت کئے اور شب کے وقت صفوان بن امیہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اپنے تابعدارون
کو لیکے بنو بکر کی کمک کو گئے اور جنگ کرکے خزاعہ کے بیس آدمیکو قتل کئے خزاعہ عاجز ہوکے چالیس آدمیکو فریاد کے
لئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کئے عمر بن سالم خزاعی اُنکو لیکے مدینے کو آئے اور
قریش کی بدعہدی عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری ذات کیواسطے جیسی حمایت کرتا ہون
ویساہی تمھارے واسطے نکرون تو مجھے نصرت مت ہو اور فرمائے یہہ ابر کا ٹکڑا بشارت دیتا ہی کہ بنی
کعب کی زمین فتح ہوتی ہی پھر خزاعہ روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا ہوگا کہ ابوسفیان
نیا عہد کرنیکے واسطے آیگا القصہ قریش اس بدعہدی سے اندیشمند ہوکر ابوسفیان کو نیا عہد کرنے مدینے
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین روانہ کئے ابوسفیان مدینے کو آکے اپنی بیٹی ام المومنین
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہان گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا تا ام حبیبہ اُسکو

اُسپر بیٹھنے نہ دیکر لپیٹ دئی ابوسفیان کہا اس بچھونے کو کیا تو میرسے دریغ کری ام حبیبہ کہی یہہ بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تو ناپاک کافر ہی اُسپر بیٹھنے کے لایق نہین خفا ہوکے کہا میرے یہان سے گئی بعد تو بگڑ گئی بعد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکے نیا عہد کرنا کو عرض کیا حضرت اسکو کچھہ جواب نہ دئے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جاکے کہا تم محمدؐ پاس نیا عہد کرنے سفارش کرو صدیقؓ کہے مین اس مقدمے مین کچھہ نکہونگا بعد عمر رضی اللہ عنہ کے یہان حاضر ہوکے کہا اپنی سفارش کرو عمر کہے اے ابوسفیان تو سفارش کیا کرو کہتاہی مین تو دیکھتاہون کہ اگر مجھے چونٹی برابر قدرت ہو تو تمسے جنگ کرون پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا وہان بی بی فاطمہ بھی تھی اور امام حسن رضی اللہ عنہ کھیلتے بیٹھے تھے اور اُنکو کہا اے علی یہان والو مین مجھے تمھی سے قرابت قریبہ ہی مین جسکام کے واسطے آیاہون وہ کام نکرجانا نہایت میری رسوائی ہی تم رسول اللہ پاس میری سفارش کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے اے ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبات کا عزم کرچکے بعد اسمین عرض کرنا ہمکو طاقت نہین یہہ سنکے ابوسفیان نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین عرض کیا تم اپنے اس لڑکے کو کہو کہ لوگون کو پناہ دین پھر تو زمانہ آخر ہوئے تک عربونکا سردار رہیگا فاطمہ کہی میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین جو لوگون کو پناہ دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پناہ دینا کسی کی مقدور نہین ابوسفیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا اے ابوالحسن مجھے احوال بہت مشکل معلوم ہوتاہی تم کچھہ تجویز بتاؤ حضرت فرمائے کچھہ تجویز بن نہین پڑتی جو تجھے فائدہ بخشنے مگر تو بنی کنانہ کی قوم کا سردار ہی تو جاکے لوگون کو پناہ دے اور اپنے شہر کو چلے جا ابوسفیان کہا کیا یہہ مجھے فایدہ دیگا تو فرمائے فائدہ تو نہین دیگا پر اسکے سوائے تیرے واسطے دوسری راہ نہین یہہ سنکے ابوسفیان مسجد مین گیا اور لوگون کو پکارکے کہا مین لوگون کو پناہ دیاہون اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکے مکے کی راہ لیا جب مکے کو پہنچا قریش پوچھنے لگے تم گئے سو کیا کرکے آئے ابوسفیان کہا واللہ مین محمدؐ سے نیا صلح کرنا چاہا تو کچھہ جواب نہ دئے بعد ابن ابی قحافہ پاس گیا تو وہان کچھہ اپنا بھلا نہ دیکھا بعد ابن الخطاب پاس گیا تو بڑا دشمن ہمارا وہی ہی بعد علی پاس گیا تو سبسے نرم اسکو دیکھا مجھے کچھہ تجویز بتایا تھا سو مین تو کیاہون معلوم نہین فائدہ کرتاہے

یانہین قریش پوچھے وہ کیا تو کہا علی مجھے کہا تو جاکے لوگون کو کہہ دے کہ مین تمکو پناہ دیا ہون پھر مین وہ نہین جاکے پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ جو دئے سو اسکو محمدؐ قبول کیئے یا نہین بولا نہین قریش کہے تو پناہ دینا کیا فائدہ کریگا علی تیرے سے مسخری کیا ابوسفیان کہا واللہ اُسکے سوائے دوسری کوئی راہ نتھی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید کیئے کہ جنگ کو نکلنے تیار رہون لیکن کہان جاتے سو کسی کو نہ فرمائے یہان تک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہین فرمائے سو ایک روز صدیق رضی اللہ عنہ اپنی لڑکی ام المومنین بی بی عایشہ کے یہان گئے تو تیاری کر رہے ہین فرمائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسباب تیار کرو کرکر فرمائے ہین کہی ہان پوچھے کہان جاتے ہین بی بی کہی واللہ مجھے اطلاع نہین اور حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہہ تہیہ دیکھہ کے قریش کو خط روانہ کیا تھا سو اللہ تعالی اپنے رسول کو اس پر مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو فرمائے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار ہو کے جاتی ہے اور روضۂ خاخ مین اُتری ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے تم تینون شخص وہان جلد جاکے وہ خط چھین لائیے پھر تو یہے تینون صاحبان گھوڑون پر بیٹھکے دوڑے اور وہان ایک عورت تھی سو اسکو کہے تیرے پاس خط ہے سو دے کہی میرے پاس خط نہین اور قسمان کھانے لگی علی مرتضی فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہ فرمائینگے تو خط دی تو خوب ہے نہین تو تیرے کپڑے اُتار کے ہم جھڑتی لینگے آخر لاچار ہو کے خط بالونکے جوڑے مین چھپا کے رکھی تھی سو نکال کے دئی اُس خط کو لاکے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرانے اسمین لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تہیہ کر رہے ہین اور بنی الاصفر کے جنگ کا موسم نہین جو وہان جائینگے کر کر گمان ہو مین سمجھتا ہون کہ قصد تمہین کا ہے تم اپنی جگہہ پر ہوشیار رہو یہہ مضمون دیکھہ کے حاطب کو جو وہان حاضر تھے پوچھے تم یہہ کیا کیئے ہو حاطب عرض کیئے یا رسول اللہ مین مرتد ہو کر یا کفر پر راضی ہو کر یہہ کام نہین کیا لیکن تمام لوگون کے قرابتی مکے مین ہین سو اُنکے مال اسباب وغیرہ کی محافظت کیا کرتے ہین میرا وہان کوئی قرابتی نہین سو مین محض اتنے ہی واسطے لکھا کہ قریش پاس میری جگہہ ہووے اور میرے مال واسباب کی محافظت بخوبی کرین عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کیئے یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو اُس منافق کی مین

گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عمر کیا تجھے معلوم نہین حاطب بدر کے جنگ مین حاضر تھا اور اللہ تعالی بدر کے جنگ مین حاضر تھے سو مسلمانون پر مطلع ہوکر فرمایا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنے جو چاہے سو کرو مقرر مین تمکو بخشدیا ہون القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد لوگون کو ظاہر کئے کہ ہم مکے کو جاتے ہین سب جلدی سے تیاری کرو اور دعا مانگے کہ یا اللہ قریش کو ہماری اس تیاری سے واقف مت کر غرض انھون کو اطلاع بالکل نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کرکر چارشنبے کے روز رمضان کی سولھوین کو عصر کی نماز پڑھکر دس ہزار کی جمعیت سے نکلے اور شیران رہنے کے باعث روزہ بھی رہا کرتے تھے جب قدید کو پہنچے روزہ افطار کیئے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ جو مکے مین اپنے سقایہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل وعیال کو لیکے جحفے مین آکر حضرت سے ملے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ حضرتکا پھوپھیرا بھائی اور سالا ابوا مین آکے حضرتکی ملازمت کرنا چاہے لیکن ابو سفیان بن الحارث حضرت کی ہجو کیا کرتا تھا اور عبد اللہ بن ابی امیہ حضرت کا بڑا دشمن تھا اور کہا تھا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا یعنے ہم نمانینگے تیرا کہا جب تک تو نہ نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ اس لیئے حضرت انسے ملاقات نہ کئے اور ام المومنین ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ان دونوکے واسطے سفارش کئے اور عرض کئے یا رسول اللہ آپکے چچا حارث کے اور آپکی پھپھی عاتکہ کے فرزندان آئے ہین آپ انکو روبرو حاضر ہونیکی اجازت دیناہی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انسے مجھے کچھ کام نہین چچا کا بیٹا میری ہجو مین بتیان بولا کرتا تھا اور پھپھی کا بیٹا وہی ہے جو مجھے مکے مین کیا کچھ کہا تھا یہہ کیفیت انکو معلوم ہوئی سو ابو سفیان کہا مجھے اجازت دین تو خوب ہے نہین تو ان بچون کو لیکے جنگل بھٹکتا چلے جاتا ہون کہ سب وہین بھوکھ پیاس سے مرین یہہ سنکے حضرت کو ان پر رحم آیا انکی تقصیرات معاف کرکر انکو آنیکی پروانگی دئے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدید کو پہنچکے جھنڈے اور بیرقان قبیلے والون مین بانٹے اس غزوے مین مہاجر اور انصار کا کوئی شخص باقی نہ رہا سب حضرت کے ہمراہ تھے انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین تھا اور مہاجرین کا جھنڈا زبیر پاس جب مر الظہران

کو پہنچے اور وہان سے مکہ چار کوس کے فاصلے پر تھا تب لوگون کو حکم کئے ہر ایک آدمی شب کو ایک چولا سلگا
سو دس ہزار چولے شب کو سلگے اور پاسبانی کیواسطے شب کو عمر رضی اللہ عنہ کے تئین مقرر کیے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم مکے کے اتنے قریب پہنچ چکے لیکن ہنوز قریش کو اطلاع نتھی اور حضرت کا ارادہ کیا ہی سو معلوم نہوا سو ابوسفیان
بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا اخبار دریافت کرنے کے ارادے سے نکلے دور سے دیکھے چولے بہت
سلگے ہین ابوسفیان کہا یہہ کون ہوگے آتش تو عرفیکے روز جو رہتی ویسی ہی دستی ہی بدیل کہا شاید بنی عمر
اترے ہین ابوسفیان کہا بنی عمر اتنی کثرت سے نہین یہی باتان کر رہے تھے کہ مسلمانونکے پاسبان انکو
اسیر کئے بعضے سیر والے لکھے ہین کہ عباس کو مکے کے لوگونکے حالپر رقت آئی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسی حال سے مکے مین تشریف فرمائین تو شاید قریش جنگ پر مستعد ہوگے اور بہت لوگ کٹ جائینگے
بہتر یہہ ہی کہ انکو اطلاع کرنا ما آکے حضرت سے امان لین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہوکے نکلے اور
ابوسفیان باتان کرتا سو سنکے آواز پہچانکے پکارے ای اباحنظلہ اُس نے بھی عباس کا آواز سنکے کہا کیا
ابوالفضل ہین کہے ہان ابوسفیان کہا میرے ماباپ تمہارے صدقے اس وقت کہان آئے عباس کہے تو
کس خیال مین ہی دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجان لیکے اترے ہین اگر لوگ تجھے دیکھین تو تجھے زندہ
نہ چھوڑینگے میرے ساتھ سوار ہوکے چل مین تیرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لیتا ہون ابوسفیان
عباس کے پیچھے سوار ہوکے چلا جب لشکر مین پہنچے تو لوگ پوچھنے کون ہی پھر عباس کو او خچر کو دیکھکے کہتے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر انکے چچا جاتے ہین جب عمر پرسے گذرے عمر اٹھکے دیکھے تو عباس کے پیچھے ابوسفیان ہے
پکارے خدا کا دشمن ابوسفیان ہی الحمد للہ اس نے بغیر امان کے ہمارے ہاتھ گرفتار ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ و
سلم پاس دوڑے اور عباس بھی خچر کو دوڑاکے چلے اور اس پرسے کودکے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور
عمر بھی انکی پیٹھ سے لگتے آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ابوسفیان بغیر امان وعہد کے ہاتھ لگا ہی حکم ہو تو مین
اسکو قتل کرونگا عباس کہے یا رسول اللہ مین ابوسفیان کو امن دیا ہون پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکو قتل
کرنیکے لئے بہت سا عرض کئے اور عباس اسکے واسطے سفارش کرتے تھے آخر حضرت فرمانے ای عباس
تم ابوسفیان کو لیجاکے شب کو اپنے پاس رکھو اور صبح کو حاضر کرو پھر صبح کو اسے حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو دیکھ کے فرمائے ای ابوسفیان وای تجھ پر کیا ابھی وقت نہ پہنچا کہ تو سمجھے معبود بحق کوئی نہین سوای
اللہ کے ابوسفیان بولا میرے ماباپ تمپر فدا ہین آپکو کیا حلم اور بزرگی اور قرابت کا ملاپ ہی یین اب جانا
کہ اللہ تعالی کے سوائے دوسرا کوئی خدا ہوتا تو اس وقت مجھے نفع دیتا اور کچھ کمک کرتا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے کیا مین خدا کا رسول ہون سو سمجھنیکا وقت نہ آیا تو جواب دیا میرے دل مین اسبات کا شک ہنوز باقی
ہی عباس کہے ای ابوسفیان تیرا برا ہوا سلام لا پیشتر از انکہ تجھے قتل کرینگے سو ابوسفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ
عنہ عرض کئے ابوسفیان عزت چاہتا ہی اسکو کچھ عزت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جو ابوسفیان
کے گھر مین گیا تو اسکو امان ہی اور جسنے اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جسنے مسجد الحرام
مین داخل ہووے تو اسکو امان ہی بعد ابوسفیان چاہے اپنے مکانکو جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ابھی نہ جاؤ اور عباسؓ کو فرمائے ابوسفیان کو لیجاکے پہاڑون کے بیچ تنگ رستے پر بٹھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے
پھر ابوسفیان کو لیجاکے حضرت جہان فرمائے تھے وہان بٹھائے ایک ایک قبیلہ بیرق لیکے وہان سے گذرنے
لگا ابوسفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہہ کون قبیلہ ہے کہے یہہ غفار ہے بولے مجھے غفار سے کیا کام بعد جہینہ
گذرے وہان سے سلیم پھر مزینہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بڑی جماعت کہ اُسکے مقابل کوئی نتھی گذری پوچھے
یہہ کون ہی کہے یہہ انصار ہین اور جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین ہی سعد کہے ای ابوسفیان آج
جنگ کا روز ہی آج حرام تھا سو حلال ہوتا ہی آج قریش ذلیل ہونگے ابوسفیان کہے حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ
یعنے ہلاکی کا دن خوب ہی بعد مہاجرین کی جماعت گذری جھنڈا زبیر بن العوامؓ کے حوالے تھا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی قصوا پر سوار ہوکے اسی مین تھے اور اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ کا سورہ پڑھتے تھے اور سپاہ لوہے
مین غرق حضرت کے گرد تھے ابوسفیان کہے یہہ کون ہی کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابوسفیان
کہے ای ابوالفضل تمہارے بھتیجے کی بڑی سلطنت ہوئی اب انسے مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین عباس
کہے یہہ سلطنت نہین نبوت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے مقابل ہوئے عرض کئے کہ سعد بن
عبادہ ایسا کہے حضرت فرمائے سعد غلط بولے آجکا روز رحمت کا دن ہے اور آج اللہ تعالی قریش کو عزت
دیتا ہی اور آج کعبے و حرم کی تعظیم ہوتی ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے پاس سے جھنڈا انکا لکے

انکے فرزند قیس کے حوالے کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طوی مین پہنچکے خالد بن ولید کو حکم کئے تم برنغار کی فوج لیکے مکے کے تلاٹے سے جاکر اپنا علم گھرونکے قریب نصب کرو اور زبیر بن العوام کو فرمایے تم جونغار کی فوج سے مکے کے اپراٹے سے جاکر حجون پاس نشان گاڑھو اور سعد بن عبادہ کو فرمائے ہراول کی فوج لیکے گدا کے طرف سے چلو اور تمام فوج والون کو تاکید کئے کہ جنگ مت کرو اگر کفار ابتدا کرین تو جس نے مارا ہی اسی کو مارو اور حکیم بن حزام اور ابو سفیان کو روانہ کئے کہ تم مکے مین جاکے ندا کرو کہ جو ابو سفیان کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہی اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اُسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین جاویتو اسکو امان ہی اور جو حکیم بن حزام کے گھر مین جاویتو اُسکو امان ہی ابو سفیان مکے مین جاکے چلّائے ای قریش محمدؐ اتنی فوج لیکے آئے ہین کہ اب تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین اور ابو سفیان کے گھر مین جو جاکے پناہ لیوے تو اسکو امان ہی ابو سفیان کی عورت ہندہ بنت عتبہ اُٹھکے ابو سفیان کی داڑھی پکڑکر کہی اس موے موٹلے پاجی بدذات کو قتل کرو کیا بھونڈی خبر لایا ہی ابو سفیان کہے اسکی بات سن کر دغا مت کھاؤ محمدؐ اتنی فوج سے آئے ہین کہ اُنکے مقابلے کی کسیکو طاقت نہین اور ابو سفیان کے گھر مین جو رہے تو اُسکو امان ہے قریش کہے ارے ملعون تیرا گھر ایسا کہان ہی جو اتنے لوگ اُس مین آرہین تو کہا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین جاکر رہے تو اسکو امان ہی یہہ سنکے لوگ متفرق ہوئے کوئی تو اپنے گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد مین جاکے پناہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر بجالاکر عاجزی سے سر مبارک اسقدر جھکائے کہ اونٹ کے پالان کو لگنے لگا اور زبیر اُپراٹے سے آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پیادون کو لیکے صف باندھے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون پاس حضرت کے واسطے جو خیمہ دیے تھے اُس مین اُترے اور خالد بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جہنیہ وغیرہ قبائل کے ساتھ مکے کے تلاٹے سے آئے سواد ھر خندمہ پہاڑ پاس صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو یزید سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبد مناف اور بنی کنانہ وغیرہ چند قبیلے والون کو جمع کرکر

جنگ پر مستعد ہوئے خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ نہو پر کفار قریش جنگ ڈالے تب انھون
بھی لاچار ہوکے مقابلہ کئے کافرون کے چوبیس شخص مارے پڑے اور حزورہ تک مارتے ہوئے پہنچے
کفار تاب نہ لاکے بھاگے تھوڑے تو گھرون مین جاکے دروازے بند کئے اور تھوڑے پہاڑ پر چڑھگئے
اور ابوسفیان آکے کہنے لگے جو دروازہ بند کرلیگا تو وہ بچیگا اور جو ہتھیار ڈال دیگا تو وہ بچیگا اور حماس
بن قیس بن خالد بکری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین داخل ہونیکے قبل اپنے ہتھیار درست کرتا تھا اسکی
عورت پوچھی تو ہتھیار کسواسطے تیار کر رہا ہی بولا محمدؐ اور انکے لوگونکے واسطے تیار کرتا ہون عورت
کہی مین سمجھتی ہون کہ محمدؐ کا مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین بولا اللہ چاہے تو انکے ساتھوالونکو پکڑلاکے
تیری خدمت کرنے دونگا غرض خندمہ کے جنگ مین جاکے صفوان وغیرہ کے ساتھ شریک ہوا آخر
بھاگ کے گھر مین جاکر چھپا اور عورت کو کہا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو بڑائیان کرتا تھا
سو کیا ہوئے بولا اِنَّكِ لَوْ شَهِدْتِ يَوْمَ الْخَنْدَمَهْ ؛ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَ فَرَّ عِكْرِمَهْ بیشک تو اگر ہوتی
خندمہ کے روز جبکہ بھاگا صفوان اور بھاگا عکرمہ وَاَبُوْ يَزِيْدَ قَائِمٌ كَالْمُوْتَمَهْ ؛ وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسُّيُوْفِ
الْمُسْلِمَهْ اور ابویزید کھڑے ہوا رانڈ کے سا اور انکے روبرو ہوئے تلواران لیکے مسلمانان يَقْطَعْنَ
كُلَّ سَاعِدٍ وَّجُمْجُمَهْ ؛ ضَرْبًا فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا غَمْغَمَهْ ؛ کاٹتے ہوئے پونچھے اور سران مار ایسا جو سنے
نہین جاتا تھا مگر آواز پہلوانونکا لَهُمْ نَهِيْتٌ خَلْفَنَا وَ هَمْهَمَهْ ؛ لَمْ تَنْطِقِيْ فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَهْ
انکو آواز تھا ہمارے پیچھے اور پکار تو نہ کہتی ملامت مین ذری بات اور اس جنگ مین مسلمانون
سے ایک شخص شہید ہوا اور دو شخص خالد کے ساتھ والون سے جو راہ چھوڑکے دوسری راہ سے
گئے سو دونون شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کیطرف تلوارونکی چمکاٹ دیکھ
کے فرمائے یہہ کیا ہی مین تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے شاید کافران تقدیم کئے ہونگے
غرض جب خالد حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے تم جنگ کئے خالد
عرض کئے یا رسول اللہ مین ہر چند چاہا کہ جنگ نہو پر کافران تقدیم کئے لاچار ہوکے تلوار چلایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کی قضا بہتر ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوج

والونکو تاکید فرماتے تھے کہ جو تمسے جنگ کرنے آیگا تو اسی کو مارو دوسرونکا خیال منکرو مگر چند شخص کے حق مین یہہ تاکید کیئے کہ انکو جہان پاؤ وہان ہی قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون مین چھپے رہین وے لوگ یہہ ہین۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبدالعزی بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور ہبار بن الاسود اور ابن خطل کے دو باندیان اور سارہ بنی مطلب کی باندی اُن لوگون سے چند شخص مسلمان ہوئے اور تھوڑے قتل ہوے چنانچہ عبداللہ بن سعد کو عثمان رضی اللہ عنہ چھپا کر لاے سو مسلمان ہوا سابق مین وہ ایمان لایا اور دو مسلمان کو قتل کر کر مرتد ہوکے بھاگا تھا اور عبدالعزی بن خطل مسلمان ہوکے پھر مرتد ہوا اور ایک انصاری کو قتل کر کر بھاگا تھا سو کعبے کے پردے مین چھپا تھا اسکو قتل کیئے اور عکرمہ بھاگ کے یمن طرف نکل گیا اسکی عورت ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہوکے اپنے مرد واسطے حضرت سے امان لئی اور راہ مین جاکر اسکو پھر لائی عکرمہ حاضر ہوکے اسلام لائے اور حویرث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین بہت ایذا دیتا تھا اسکو علی مرتضی قتل کیئے اور مقیس اسلام لاکر مرتد ہوا تھا اور ایک انصاریکو قتل کر کر بھاگا تھا سو اسکو نمیلہ بن عبداللہ قتل کیئے اور ہبار مسلمانون کو سخت ایذا دیا کرتا تھا اور بی بی زینب بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے سے ہجرت کر کر آتے وقت در پے ہوکر مودیکو اونٹ پر سے گرا دیا تھا سو انکا حمل وضع ہوکے بیماری چلی جاتی تھی آخر اُسی بیماری سے وفات پائے سو وہ بھاگ جاکے بعد چند روز کے آکر اسلام لایا اور ابن خطل کی دو باندیان حضرت کی ہجو کیا کرتیان تھیان اور ایک کا نام فرتنا اور دوسری کا نام قریبہ تھا سو اُنمین سے ایک اسلام لائی اور دوسری کو قتل کیئے اور سارہ بھی اسلام لائی القصہ جب کفار تمام اپنے گھرون کے دروازے بند کیئے اور بعضی مسجد مین جاکے پناہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوکے کعبے کے پاس تشریف لاکر طواف کئے کعبے کے گرد پیش تین سو سات بت کفار بٹھاے تھے اور اُنکو سیسے سے مضبوط کیئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین چھڑی تھی سو اس سے بت کو مارتے اور فرماتے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنے آیا سچ اور نکل بھاگا

جھوٹھہ بیشک جھوٹھہ ہی نکل بھاگنے والا فی الفور وہ بت اوندھا گر پڑتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن طلحہ حجبی کو بلاکے حکم کیے کہ کعبے کے کنجیا حاضر کرو کنجیان اُنکی والدہ پاس تھے سو جاکے مانگے وہ بولی مین نہ دیونگی عثمان تلوار کھینچ کے کہے کنجیا دے نہین تو مین تجھے قتل کرونگا لاچار ہوکے اُنکے حوالے کی اُسکو حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ہاتھہ سے کنجیا لیکے دروازہ آپ کھولے دیکھے کعبے کے اندر ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے تصویران بنائے ہوئے ہین اوراُنکے ہاتھہ مین بانٹے کے پانسے دئے ہین حضرت دیکھہ کے فرمائے اللہ تعالی کافرون پر لعنت کرے ابراہیم کے ہاتھہ مین پانسے کیا واسطے دئے ہین حالانکہ جانتے تھے ابراہیم پانسون سے بانٹا نہین ڈالتے تھے اور کعبے کے اندر بتان اور تصویران ہونے کے باعث آپ اندر تشریف نہ لیگئے اور عمرو رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے بتون کو توڑ کے نکالو اور تصویرون کو پانی سے دھوڈالو بعد حضرت اندر تشریف لیگئے اور نماز پڑھے اور دعا کئے اور وہان سے نکل کر مسجد مین آکے تشریف رکھے کنجیان دست مبارک مین تھے سو علی مرتضی یا عباس عرض کئے یا رسول اللہ کعبے کی آبدار خانے کی خدمت ہمکو ہے کنجیان بھی ہمکو عنایت فرمانا تا وہانکی دربانی بھی ہمکو ہووے حضرت اُنکو ندیکے عثمان بن طلحہ کو بلاکر کنجیان حوالے کئے اور فرمائے یہہ کنجیان ہمیشہ تمھارے مین رہینگے تمھارے پاس سے کوئی نہ لیگا مگر ظالم عثمان خوشی سے کنجیان لیکر پھرے کہ انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے اور اُنکو کہے اے عثمان مین جو کہا تھا سو سچ ہوا یا نہین عثمان کہے آپکا فرمانا راست آیا اور مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک خدا کے رسول ہو اسکا قصہ یہہ ہی جاہلیت مین عادت ایسی تھی کہ کعبے کو دوشنبے اور پنجشنبے کے روز کھولا کرتے تھے پیش از ہجرت کے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ کعبے مین داخل ہونا چاہے عثمان بہت بے ادبی کیا اور بات ان سخت بولا حضرت برداشت کرکر فرمائے اے عثمان تو دیکھیگا یہہ کنجیان ایک روز میرے ہاتھہ مین آینگے مین جسکو چاہون اسکے حوالے کرون تو عثمان کہا قریش اُس روز ہلاک و ذلیل ہوجانگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو کہے ایسا نہین بلکہ اُس روز قریش آباد ہوکے اور انکی عزت

بڑھ جائیگی عثمان کہتے ہین یہہ بات میرے دلکو لگی تھی اور مین سمجھ چکا تھا کہ محمد جیسا کہے ویسا ہی ہوگا
الغرض کنجیان عثمان کے پاس تھے اور انکو اولاد نہ تھی سو مرتے وقت اپنے بھائی شیبہ کے حوالے
کئے آجتک اُنھیں کے اولاد مین باقی ہے اور انکو شیبی کہا کرتے ہین القصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ پڑھے اور جاہلیت مین جو بیجا کام کیا کرتے تھے اس سے منع فرمانے بعد قریش سے پوچھے
مین تمکو کیا کرونگا سمجھتے ہو عرض کئے آپ ہماری بھلائی کرینگے کہ بہتر بھائی ہو اور بہتر بھائی کے فرزند
ہو حضرت فرمائے اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ یعنے جاؤ تم سب آزاد ہین جب نماز کا وقت آیا بلال کو
فرمائے اذان دیو سو اذان دئے وہان ابوسفیان بن حرب اور عَتّاب بن اَسید اور حارث
بن ہشام بیٹھے تھے اذان کا آواز سُنکے عتاب کہا میرے والد اسید اول ہی انتقال پائے سو خوب
ہوا نہین تو اگر یہہ سنتے نہایت غصہ ہوتے حارث کہا واللہ مین جانون کہ یہہ حق پر ہین تو انکی
متابعت کرون ابوسفیان کہا مین کچھہ نہ کہونگا اگر ذری بات کہون تو یہہ کنکرے میرے طرف
سے بول بیٹھینگے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت پا کر انھون پاس تشریف لائے
اور فرمائے تم یہہ بات کیا تھین بولے حارث اور عَتّاب کہے ہم باتان کئے سو کسی کو اطلاع
نہین جو وہ کہا ہوگا جانین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر سوار ہوکے دعا مانگنے لگے تو انصار حضرت کے گرد کھڑے
تھے سو بعضے آپس مین کہنے لگے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پیارا لگیگا ہمارے
شہر مین کاہیکو رہتے حضرت دعا سے فراغت پاکر سوال کئے تم کیا باتان کئے لوگ کہے کچھہ نہین
جب بجد ہوئے تو عرض کئے ہم ایسا کہے حضرت فرمائے معاذ اللہ جینا تمھارے ساتھہ ہے اور مرنا
تمھارے ساتھہ جب حضرت نماز وغیرہ سب ادا کئے او بنی کنانہ کے خیف مین جہان کہین کفار
بنی ہاشم کو اپنی قوم سے باہر کئے تھے جاکے اترے اور یہہ فتح رمضان کی بیسوین کو ہوئی بعد از
اُسکے حضرت مکے مین پندرہ روز مقام کئے اور اطراف وجوانب مین فوجان روانہ کئے چنانچہ
رمضان کی پچیسوین[۲۵] کو خالد بن ولید کے ہمراہ تیس آدمی دیکر بطن نخلہ کو روانہ کئے کہ تم وہان جاکے

غزی دیوتہ بن جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے ہین توڑ ڈالو خالد وہان پہنچکے اسکو توڑے
اور حضرت کو آکے اطلاع کئے حضرت فرمائے تو اسکو توڑا سو کیا دیکھا خالد عرض کئے کچھہ نہ نظر آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو نہ توڑا اب جاکے توڑ خالد جاکے غصے سے تلوار کھینچے تو ایک عورت
بہت ہی سیاہ رنگ ننگی سر کے بال کھولی ہوئی اسمین سے نکلی اور پوجاری اسکو بولنے لگا تو خالد کو مار
ڈال خالد اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کئے اور حضور مین آکر عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غزی
وہی تھی سو مارگئی اور اسی مہینے مین عمرو بن العاص کو مکے سے تین روز کے فاصلے پر ہذیل کے بت سواع
کو توڑنے روانہ کئے جب وہان پہنچے تو پوجاری بولا تجھے کیا مقدور ہی کہ اس بت کو توڑے اگر توڑیگا
تو تجھے معاسرا ہو گی عمرو کہے ہنوز تو گمراہی پر ہی کیا وہ بت کچھہ سنتا دیکھتا ہی پھر نزدیک جاکے اسکو
توڑ دئے اور پوجاری کو کہے تو دیکھا تیرے بت کا کیا حال ہوا پوجاری بولا خدا تعالی ایک ہی کر کر
مین اقرار کیا اور اسی مہینے مین سعد بن زید اشہلی کے ہمراہ بیس سوار دیکے بھیجے کہ مشلل کے جانب
مین اوس اور خزرج اور غسان کا بت ہی اسکو توڑکے آو وہان جب پہنچے اسکا پوجاری بولا
تمکو اسکے توڑنے کی مقدور ہو تو توڑو مختار ہو جب اسکے نزدیک ہوے ایک عورت برہنہ بالان کھولی
ہوئی نکلی سعد اسکو قتل کئے اور بت کو توڑ کر حضرت کے حضور مین عرض کئے اور شوال مین
خالد بن ولید کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر اور انصار اور بنی سلیم کے دیکر بنی جذیمہ کو دعوت
کرنے مکے سے ایک روز کی راہ پر روانہ کئے وہ لوگ اسلام لائے کر کر بول نسک کے صبانا صبانا
بولنے لگے صبانا کا معنی یہہ ہی کہ ہم دوسرے دین مین آئے کفار مسلمانون کو نیا دین اختیار کئے کر کر
صابی کہا کرتے تھے اسپر وہ لوگ کہے ہم صابی ہوئے خالد اسکو قبول نکرکے حکم کئے کہ ان تمام لوگونکو
قید کرو سبھونکو قید مین رکھے راتکو سحر کے وقت خالد حکم کئے تمام قیدیون کو قتل کرو بنی سلیم انکے حکم پر
اپنے پاس کے قیدیونکو قتل کئے مہاجر و انصار کہے ہم انکو نہ قتل کرینگے اسی بات پر عبد الرحمن بن عوف
اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبد الرحمن کہے تو جاہلیت کا کام کیا خالد کہے وہ قوم تیرے باپ کو
مار ڈالی تھی مین اسکا بدلہ لیا عبد الرحمن کہے ایسا نہین میرے باپ کا بدلا مین اول ہی لیچکا تھا پر

تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلا لیا غرض خشونت کے باعث ان دونوں میں ہوئی جب یہہ کیفیت حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوئی حضرت خالد پر نہایت خفا ہو کے غصہ کئے اور ہاتھ ان اٹھا کے جناب باری میں دعا کرنے لگے کہ یا اللہ میں خالد کو ایسا امر نہ کیا تھا اور انھوں جو کام کئے ہیں اس سے میں بیزار ہوں اور خالد جو عبدالرحمن سے جھگڑا کئے تھے سو اس مقدمہ میں خالد کو فرمائے میرے صحابہ کو کچھ مت کہا کرو اگر تم اُحد پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کروگے تو انکے ایک روز کی صبح و شام کا ثواب نہ پاؤگے غرض اُن قوم کے پاس علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے تا لوگ جو مارے گئے تھے انکے وارثوں کو راضی کرکر سرکار کیطرف سے دیت دیوے اور انکا کچھ اسباب غیرہ ضایع ہوا تھا سو اسکی پامالی عنایت فرمائے اور شوال میں حنین کا غزوہ ہوا حنین ایک بیابان کا نام ہے طایف سے قریب مکے میں اور اس میں تین روز کا فاصلہ ہے اُس جنگ کا سبب یہہ تھا کہ ہوازن کی قوم مکہ فتح ہوا سنکر حضرت سے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور ثقیف کے قبیلے والے بھی تمام انکے شریک ہوئے اور نصر اور جشیم اور سعد بن بکر کے قبیلے والے بھی تمام کمک کئے اور بنی ہلال کے لوگوں میں سے بھی چند شخص داخل ہوئے اور ہر ہر قبیلے کے سرداران سب حاضر ہوئے اور سبھوں کا بڑا مالک بن عوف نصری ہوا مگر ہوازن کے قبیلے کے دو سردار کعب اور کلاب نہ آئے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطاس میں اُترا اور لوگوں کو تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب عورت بچے سب ہمراہ لیو سو لوگ تمام اپنے اسباب سے آکے اترے اور دُرید بن الصمہ کو جو بڑا شجیع اور بہت سے جنگوں میں رہکے تجربہ حاصل کیا تھا اور ایک سو بیس برس یا ایک سو ساٹھ برس کی عمر ہوئی تھی اور آنکھو کا اندھا تھا تجویز مشورت کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو بچوں کا رونا اور عورتوں کا پکارنا اور اونٹوں کا بلبلانا اور گدھوں کا رینگنا سنکے کہا یہہ آواز کیا ہے بولے مالک بن عوف حکم کیا تھا کہ اپنے ساتھ جورو بچے مال اسباب لانا سو لوگ لے آئے ہیں دُرید کہا مالک کہاں ہے پھر مالک آیا سو درید کہا تو آج اپنی قوم کا سردار رہا ہے لوگوں کے ساتھ یہہ سب کچھ کیا واسطے لے آیا ہے مالک کہا اس لئے کہ لوگ اپنے عورت بچے مال اسباب اپنے پیچھے ہے کرکر ٹھکے لڑینگے دُرید سر کو ٹیک کے کہا واللہ یہہ بکریاں چرایا سو آدمی ہے سو اپنی عقل کے موافق کیا بھاگنے والے کو کیا

یہہ سب چیزان آڑے ہوتے ہین جنگ مین اگر تو غالب آوے تو تجھے کام نہ آویگا مگر جو تلوار اور نیزہ دیا ہوا ہے
اگر تجھے ہزیمت ہو تو عورت بچونکو دشمن کے حوالے کرکر فضیحت ہوا بعد پوچھا کعب و کلاب کہان ہین کہے
وے نہ آئے بولا بڑے لڑویئے نہ آئے اگر غلبے اور عزت کا دن ہوتا تو کعب اور کلاب گھر مین نہ
رہتے وے دونون جیسا رہے تم بھی رہتے تو بہتر ہوتا بعد پوچھا پھر کون آئے کہے عمرو بن عامر اور
عوف بن عامر آئے ہین بولا وہ کیا بکریون کے مانند ہین انسے نہ فائدہ ہے نہ نقصان ای مالک
ہوازن کے مجمع کو تو لاکے دشمن کے منہہ پر کیون لگاتا ہے ان سبھونکو دور لیجا کے مضبوط قلعون اور پہاڑون
پر رکھو اور گھوڑون پر بیٹھکے مقابلہ کرو اگر تم غالب آوگے تو تمہارے پیچھے جو لوگ ہین سو آکے تمسے
ملینگے اور اگر تم مغلوب ہونگے تو عورت بچون کو کچھہ آفت نہوگی مالک بولا واللہ ای درید یہہ تجویز میرے
پسند نہین تو بوڑھا ہوا اور تیری عقل بھی بوڈھی ہوئی ای ہوازن کی جماعت تم اگر میری بات نشنوگے
تو مین اپنے تئین اس تلوار سے مار لیتا ہون وہ کہے ہم تیرے تابع ہین مالک کہا جب دشمن کو تم دیکھو
تو تلوارونکو نیام سے نکال ایکبارگی سب حملہ کرو اور چند لوگ کو روانہ کیا کہ تم جاکے محمدؐ کا لشکر کہان
ہے سو دریافت کرکے آؤ پھر یہہ جاسوسان جاکے بہت ہی برے حال راہ سے پھر کر آئے اور کہے
ہم راہ مین دیکھے گورے گورے آدمیان ابلق گھوڑون پر بیٹھکے راہ مین ہین انکو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھہ
پاؤن ٹوٹ گئے اور ہم کو ٹھہرنیکی طاقت نہ رہی یہہ احوال دیکھتے پر بھی وہ لوگ بازنہ آئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ارادے پر واقف ہوکر مکے مین عتاب بن اسید کو نائب کرکر
شوال کی چھٹھی کو بارہ ہزار آدمی سے نکلے مدینے سے ساتھہ آئے سو دس ہزار آدمی اور مکے سے
ساتھہ ہوئے سو دو ہزار آدمی تھے اور حضرت نے صفوان بن امیہ سے سو بکتر طلب کئے اور صفوان
مکہ فتح ہوتے ہی بھاگ کر یمن کو جانے واسطے نکلا تھا سو عمیر بن وہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین عرض کرکر اسکے لئے امان لئے اور جاکے اسکو راہ سے پھرا کر لائے صفوان حاضر ہوکے کہا مجھے
دو مہینے کی مہلت دو تو حضرت فرمائے تجھے چار مہینونکی مہلت دیا ہون غرض اسنے ہنوز ایمان نہ لایا
تھا حضرت ہتھیار مانگے تو کہا کیا میرے پاس سے چھین لیتے ہو تو حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ ہم

عاریت لیتے ہین اگر ہلاک ہوتو ہم اسکا عوض تجھے دینگے پھر اُسنے سو بکتر اور اسکے ساتھ کے ہتھیار اور اسکے اٹھانیکے اونٹ کردیا اور اخبار دریافت کرنے کے لیئے عبداللہ بن ابی حدرد کو روانہ کیئے انھون نے تمام کیفیت دریافت کرکرآکے حضرت سے عرض کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر اللہ چاہے تو وہ سب اسباب کل مسلمانون کو غنیمت ملیگا اور بعضی صحابہ لاف سے کہے ہماری اتنی بڑی جمعیت ہے ہم کفار سے مغلوب نہوگے یہہ بات رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کے طرف سے ہی قلت و کثرت پر موقوف نہین القصہ جب حضرت حنین بیابان مین پہنچے صبح ہی دو بکتر پہنے اور سر مبارک پر خود رکھے اور دلدل خچر پر سوار ہوکے چلے ہنوز روشنی خوب نہین ہوئی تھی اور راہ بہت نشیب و فراز تھی اور لشکر کا عبور نالون کے اندر سے تھا سو لشکر متفرق ہوگیا کفار اول ہی آکے وہان کمین مین بیٹھے تھے ایکبار سب حملہ کیئے اور ٹیکون پر سے تیرونکا مار کیئے ہراول پر خالد بن ولید اور اُنکے ہمراہ بنی سلیم گھوڑون پر سوار تھے سو گھوڑے بھاگے اور نو مسلم جو مکے سے ساتھ آئے تھے سو بھی بھاگے اور چند مسلمانان جن کے بدن پر کپڑے تھے سو وہ بھی ٹھہر نہ سکے انھون کو دیکھ کے باقی تمام فوج سرک گئی اور حضرت کے ہمراہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور زبیر اور عباس اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب و انکے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور ایمن بن ام ایمن رہگئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا دراز نیزے پر باندھکے ایک شخص سرخ اونٹ پر لیا ہوا بیٹھا تھا ہوازن اسکے پیچھے تھے قابو ملا تو وہ شخص مارتا نہین تو جھنڈا اٹھاکے چلتا اور مکے کے نو مسلم جنکا اسلام ضعیف تھا دلونکے کینے ظاہر کیئے اور خوشیان کرنا شروع کیئے ابوسفیان بن حرب کہا یہہ بھاگتے ہین سو دریا کے کنارے تک دم نہ لینگے اور بانٹے کے پانسے جو ساتھ تھے سو نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن حنبل جو صفوان بن اُمیہ کا اخیافی بھائی تھا سو کہنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہہ سُنکے صفوان کہا تیرا منہہ تو چپ رہ قریش مین کا ایک شخص مجھے پرورش کرنا بہتر ہے ہوازن کی قوم والون سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہے کہ مین مکے سے نکلتے وقت یہی گانٹھ کر آیا تھا کہ اب مین

اس لشکر کے ساتھہ ہو رہتا ہون جب جنگ مین لوگ گڑبڑ ہو تو غفلت مین محمدؐ کو مار ڈالتا ہون
اسوقت اپنے سبھونکا گویا مین نے ہی بدلا لیا غرض اُس روز کمال فرصت کا وقت دیکھہ کے
تلوار کھینچکر مین حضرت کے نزدیک ہوا تلوار اُٹھاکے مارنا چاہا تاکہ اسمین ایک آتش کا شعلہ بجلی
کے مانند چمکا قریب تھا کہ مین جلجاؤن اور اُسکو دیکھنے کی طاقت نرہی سو ہاتھونکو آنکھون پر
رکھہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر دیکھے اور فرمائے ای شیبہ میرے نزدیک آ پھر مین
نزدیک ہوتے ہی اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیرے اور فرمائے یا اللہ اسکو شیطان سے
پناہ دے بجرد یہہ کہتے ہی میرے دل مین ایک محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی اور میری
ذات سے اُنکی ذات میرے پاس عزیز ہوئی بعد فرمائے ای شیبہ جا اور کافرون سے جنگ کر سو
مین نے تلوار لیکر کافرونکو مارنے لگا اور میرے دل مین یہی ہوا کہ مین مارے جانا بہتر ہی لیکن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ آسیب نہ پہنچنا اگر اُسوقت میرا باپ بھی آتا تو اسکو قتل کرتا
القصہ حضرت لوگون کو دیکھے کہ ٹھہرتے نہین عباس کو فرمائے انصار کو اور حدیبیہ مین بیعت
کئے سو لوگون کو پکارو عباس کا آواز بہت بلند تھا سو پکارے ای انصار او رای سمُرہ
کے جھاڑ پاس بیعت کئے سو لوگ کہان ہین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہین
تب وے لوگ لبیک لبیک کہتے ہوے ایسا دوڑے گویا اونٹنی پکاری تو بچہ دوڑتا ہی اور
اونٹون پر سوار تھے سو لوگ اونٹ پھرنے مین سستی کئے تو اپنا بکتر گلے مین ڈالکر اور ڈھال
تلوار اٹھا لیکر اونٹ پر سے کودپڑے اور دوڑکر حضرت پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خچر پر سوار فرماتے تھے أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنے مین ہون نبی جھوٹھ نہین مین
ہون فرزند عبد المطلب کا اور عباس خچر کی باگ پکڑے تھے اور ابو سفیان بن حارث رکاب پکڑے
ہوئے تھے اور حضرت خچر کو آگے بڑھاتے جاتے تھے جب سو آدمی تک حضرت کے پاس جمع ہوئے
حضرت انکو حکم کئے جاؤ اور کافرون سے جنگ کرو پھر یہہ لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم دیکھہ کے فرمائے اَلْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ یعنے اب چولا گرم ہوا اور ایک مشت ریت لیکے کافرون

سمرہ ایک درخت ہے جسکے تلے بیعت کی تھی ۱۲

کیطرف پھینکے اور فرمائے شَاهَتِ الْوُجُوهُ یعنے منہہ برے ہو کافرون مین کوئی شخص نہ رہا جو اسکی آنکھ
مین بالو نہ پڑے سو کافران بھاگنے لگے اور کافران کا جھنڈا لیکے اونٹ پر جو شخص بیٹھا تھا اُسکے پیچھے علی
مرتضی جا کے اونٹ کے ٹانگے مارے اونٹ اور اُن دونون ملکے گرپڑے اور ایک انصاری بھی سو
دوڑ کے اُسکو مار دئے اور اُنکے ستر آدمی تک قتل ہوے اور مسلمانونکے چار شخص شہید ہوے ہنوز
مسلمان سب جمع نہین ہوئے تھے کہ کافرون کے مشکیان باندھہ لانے لگے اور اُنکا تمام اسباب
عورت بچے سب غنیمت ملا تو چھے ہزار آدمی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار
اوقیہ روپیے کے تھے او کفار بھاگ کے بعضی طایف کو گئے مالک بن عوف بھی انھین کے ساتھہ تھا اور
بعضے بطن نخلہ طرف گئے اور بعضے اوطاس مین جا کے بھی جمع ہونے کا قصد کئے پھر سوار حضرت کے
بطن نخلہ طرف جو لوگ بھاگے تھے سو اُنکا پیچھا کئے چنانچہ ربیعہ بن رفیع نے دُرید کو قتل کئے اور اُسکے
سوائے بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضے اسیر ہوئے اور اوطاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھہ فوج
دیکے روانہ کئے پھر انھون اوطاس کو گئے کفار مقابلے مین آئے سو اُنکے چند لوگ مارے پڑے
چنانچہ مشرکون سے دس بھائی تھے ابو عامر سے مقابلے کیواسطے ایک ایک آتا تھا اور انھون اُسکو
ٹھکانے لگاتے تھے نو شخص مارے پڑے دسوان بھاگ گیا اور بعد آکے مسلمان ہوا سو حضرت
اُسکو شرید ابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مار کے شہید کیا پھر لوگ نشان اُنکے
بھتیجے ابو موسی اشعری کے پاس دئے سو اُنھون فتح کئے اور اُنکی عورت بچون کو اسیر کر لے آئی اُسی
اسیرون مین حلیمہ کی بیٹی شیما بنت حارث بن عبدالعزی بھی سو مسلمانان اُسکو لے آتے وقت سختی
کرنے لگے وہ کہی واللہ مین تمھارے پیغمبر کی دودھہ بہن ہون لیکن لوگ اُسکو سچ نہ سمجھے جب حضور
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کئی یا رسول اللہ مین تمھاری دودھہ بہن ہون حضرت
فرمائے اُسکی کیا نشانی ہے عرض کئی مین آپکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز گود مین میرے تھے تو مجھے
دانتین کاٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشان سمجھے اور آبدیدہ ہوئے اور اپنی چادر بچھوا کے اُنکو بٹھلائے
اور فرمائے اگر مرضی ہے تو میرے یہان خوشی اور عزت سے رہو نہین تو اپنی قوم کے پاس جانیکا ارادہ

معنی بھائی کا
سو ان شخص
یعنی وہ
ابو عامر
کے ہاتھ
سے بچکے
بھاگا تھا
۱۲ منہ
کان اللہ لہ

ہونیو عزت سے مین روانہ کرونگا وہ کہی مین قوم کے پاس جاونگی حضرت انکو رخصت کئے اور ایک
باندی غلام و نے شیما مسلمان ہوکے اپنی قوم پاس گئی القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت
کا اسباب روانہ کئے اور فرمائے اسکو لیجاکے جعرانی مین رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذو الکفین بت کو توڑنے
روانہ کئے اور تاکید کئے اسکو توڑکر اور اپنی قوم کو لیکر طایف مین آؤ طفیل جاکر اسکو توڑے اور اپنی
قوم کے چار سو آدمی سے آکر طایف مین حضرت کے پاس حاضر ہوئے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نخلۃ الیمانیہ پر سے ہوتے ہوئے قرن کو پہنچے بعد ملیح کو آئے بعد لیہ مین مقام کرکر مسجد بنائے وہان
بنی لیث کے قبیلے والا ایک شخص ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اس سے قصاص لئے اور وہان مالک بن عوف کا ایک قلعہ
چھوٹا سا تھا سو اسکو توڑوادئے بعد ایک راہ جسکا نام ضیقہ تھا سو اس راہ سے چلے حضرت پوچھے
اس راہ کا کیا نام ہی لوگ عرض کئے ضیقہ حضرت فرمائے وہ نہین بلکہ اسکا نام یسیری ہی وہان سے
نکلکر ثقیف کے ایک شخص کے باغ کے پاس اترے اور اسکو کہے تو یہان سے نکل جاتا ہے تو ہم باغ
کو ویران کرونگے سو وہ نمانا پھر اسکے باغ کو خراب کردئے بعد اس مقام سے کوچ کرکر طایف کے
قریب آکے اترے ثقیف قلعے مین ایک برس کا ذخیرہ جمع کررکھے تھے دروازے بند کئے اور تیران
مارے سو چند صحابی شہید ہوے پھر وہان سے سرک کر دورے آکر اترے اور حضرت کے ہمراہ
ازواج مطہرات سے دو بیبیان تہین دونو کے لئے دو خیمے دئے تھے سو انکے بیچمین حضرت
نماز پڑھا کرتے تھے ثقیف ایمان لائے بعد اس ہی مقام مین مسجد بنائے آجتک مسجد وہان موجود
ہی الغرض انکو سخت محاصرہ کئے اور ثقیف بھی تیرون کا برسات برساتے تھے اور دوس کی قوم
اپنے ہمراہ منجنیق اور دبابہ لائے تھے سو منجنیق کو گاڑھے اور دبابہ کے نیچے چھپکے قلعے کے دروازے پر پہنچکر
آتش لگانا چاہے ثقیف لوہے کے میخ گرم کرکر اسپر ڈالے لوگ دبابے کے نیچے نہ رہ سکے نکلے پھر ثقیف
انکو تیرون سے مارنے بعد حضرت حکم کئے انکے باغون کو ویران کرو ثقیف خدا کا اور رحم کا واسطہ
دیکر کہنے لگے ان باغونکو کاٹو مت اگر مرضی ہو تو تم ہی لو یہہ سننے سے حضرت اسکو موقوف کئے اور ایک
روز قلعے والون کو کہے جو غلام اترکے ہمارے پاس آکر ایمان لاوے تو وہ آزاد ہے بیس آدمی کے

قریب اترکر ایمان لائے الغرض اٹھارہ روز انکو محاصرہ کئے بعد نوفل بن معاویہ دیلی سے تجویز پوچھے انھوں نے عرض کئے یہہ لوگ لومڑی کے مانند ہین جو سوراخ مین چھپتے ہین اگر چند روز زور کرین تو پسپڑ جاوے اگر چھوڑ دین تو کچھ اندیشہ نہین بعد حضرت خواب دیکھکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمائے مین خواب دیکھا کہ قعب بھرکے مسکہ کسونے مجھے بھیجا مرغ اسکو کھکور کے گرا دیا ابو بکر عرض کئے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالفعل یہہ قلعہ فتح نہو گا حضرت فرمائے مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون بعد خولہ بنت حکیم آکے عرض کئی اگر طایف فتح ہوگا تو مجھے غیلان کی بیٹی بادیہ کا زیور دیو اسکا نہین تو عقیل کی بیٹی فارعہ کا زیور دیو حضرت فرمائے کیا قلعہ فتح ہونیکا اذن نہو تو بھی دیوٗن غرض خولہ جاکے عمر کو یہہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آکے عرض کئے کہ خولہ ایسا مذکور کئی حضرت فرمائے سچ ہین اسکو کہا تھا عمر کہے کیا حکم اسکے فتح کا نہین ہوا تو حضرت فرمائے نہین عمر کہے مین لوگون کو کہدیتا ہون سبان کوچ کرین حضرت فرمائے کہدیو سو عمر رضی اللہ عنہ ندا کئے علی الصباح کوچ کرنا لوگ عرض کرنے لگے فتح نہ کرکے کیسا کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو بسم اللہ جنگ کو جاو پھر صبح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبان کوچ کرنا سب خوش ہوکے کوچ کئے یہہ حال دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کئے اور لوگون کو جاتے وقت فرمائے تم یہہ کہا کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یعنے کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے جو ایک ہی سانچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے بندیکو اور بھگا دیا جماعتون کو اکیلا اور جب روانہ ہوئے تو فرمائے یہہ کہو اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ خدا طرف رجوع ہوتے ہین توبہ کرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضی صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ ثقیف پر بد دعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور انکو میرے یہان لے آ الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکل کر ذی القعدہ کی پانچوین کو پہنچنے کے روز جعرانہ کو پہنچے اور غنیمت تقسیم کئے پھر بعد ہوازن کی قوم مسلمان ہوکے آئی اور عرض کئے یا رسول اللہ ہم گھر دار قبایل والے ہین اور ہمکو جو بلا پہنچے سو روشن ہی اب ہمپر احسان فرماؤ

اور ایک شخص ہوازن کا جو بی بی حلیمہ کے قرابت مین تھا عرض کیا یا رسول اللہ اس بندیوالون مین آپکے پھپیان اور خالوان اور کھلاتے تھے سو دائیان ہین اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے بادشاہان تھین دودھ پلاتے اور وہ آکے ہمکو ایسا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے آپ انھون سے بہتر ہین ہم پر منت رکھنا یہہ بول کے بعد بیتان کہا شعر اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَرَمٍ ؛ فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَنْتَظِرُ ؛ ہم پر منت دھرو یا رسول اللہ بخشش کرنے مین کیونکہ آپ وہ مرد ہین جو ہم آپکی امید اور انتظار کرتے ہین اُمْنُنْ عَلَى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ ؛ مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِي صَفْوِهَا كَدَرُ ؛ منت رکھہ ایک جماعت پر کہ بیشک باز رکھے تو انکو تقدیر شکست پائی انکی جمعیت اور انکی صفائی مین کدورت آگئی اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرُ هَتَّافًا عَلَى حَزَنٍ ؛ عَلَى قُلُوبِهِمُ الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ ؛ چھوڑ دیا ہمکو زمانہ پکارنے واسطے غم پر انکے دلون پڑا اسی ہی اور شدت اِنْ لَمْ تَدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا ؛ يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِيْنَ يُخْتَبَرُ ؛ اگر نہ پہنچیگی ان قوم کو نعمتان جواب اسکو بانٹتے ہو ای گران شخص لوگون مین از روے حلم کے جب کہ آزمایش کیا جاتے ہین اُمْنُنْ عَلَى نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛ اِذْ فُوكَ تَمْلُؤُهُ مِنْ مَحْضِهَا الدِّرَرُ ؛ منت رکھہ عورتون پر جو تو انکا دودھ پیتا تھا جبکہ تو اپنا منھہ بھرتا تھا انکے خالص دودھ سے اَللّٰاَءِ اِذْ اَنْتَ طِفْلٌ كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛ وَاِذْ يَزِيْنُكَ مَا تَأْتِي وَمَا تَذَرُ ؛ وہ عورت جو تو جب طفل تھا تو اسکا دودھ پیا کرتا تھا اور جب کہ تجھے خوب دستا تھا وہ جو کرتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی لَا تَجْعَلَنَّا كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ ؛ وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرُ ؛ ہمکو مت کر انھون کے مانند جو متفرق ہوی انکی جماعت اور باقی رکھہ ہمکو کیونکہ ہم بیشک جماعت ہین روشن اِنَّا لَنَشْكُرُ اٰلَاءً وَقَدْ كُفِرَتْ ؛ وَعِنْدَنَا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرُ ؛ بیشک ہم البتہ شکر کرینگے نعمتون کا جسوقت کہ ناشکری کیا جاوے اور ہمارے پاس آج کے روز کے بعد ذخیرہ ہی فَاَلْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهُ ؛ مِنْ اُمَّهَاتِكَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهِرُ ؛ سو پہنا معافی اُنکو جو دودھ پیتا تھا اُنکا تیرے ماؤن سے مقرر معاف کرنا تیرا مشہور ہے اِنَّا لَنَأْمُلُ مِنْكَ الْعَفْوَ نَلْبَسُهُ ؛ هَادِي الْبَرِيَّةِ اِذْ يَعْفُو وَيَنْتَصِرُ ؛ مقرر ہم امید رکھتے ہین تیرے سے معافی

کی جو پہنے ہم اسکو اے رہنما خلق کے جب کہ عفو کرتا ہے اور مدد کرتا ہے یَا خَیْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُوْدٍ وَمُنْتَخَبٍ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا مَا حُصِّلَ النَّشَرُ ؛ اے نیک طفل او نیک فرزند اور اے پسند کیا ہوا مومنون کے
لئے جبکہ حاصل کیا جاتا انتشاری فَاعْفُ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا اَنْتَ رَاهِبُهُ ؛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذْ يُهْدٰى بِكَ الظَّفَرُ
سو معاف کر معاف کرے اللہ اُس سے جو تو اُسکو ڈرتا ہے قیامت کے دن جبکہ تباے جایگا تیرے
واسطے فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماےُ ہین غنیمت تقسیم نکرکر تمھاری آرزو انتظاری کیا لیکن تم اسوقت
نہ آےُ لاچار ہوکے تقسیم کر دیا اب تمکو اپنا مال و اسباب ہونا یا عورت بچے ہونا سو بیان کرو پھر
وہ کہے ہمکو عورت بچے ہونا حضرت فرماےُ میرا حصہ اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ جو تھا سو مین
تمکو دیدیکا باقی اور لوگون کے حصے دلانے واسطے مین ظہر کی نماز پڑھے بعد تم آکے کہو نہ رسول اللہ کو
ہمارا سفارشی کرتے ہین مسلمانون پاس اور مسلمانون کو اپنا سفارشی بناتے ہین رسول اللہ پاس
سو ہمارے عورت بچون کو ہمارے تئین دلوا دیو پھر حضرت نماز پڑھے بعد وہ لوگ کھڑے ہوکے
ویساہی عرض کئے حضرت فرماےُ میرا حصہ او عبد المطلب کی اولاد کا حصہ مین نے تمکو دیا مہاجران
کہے ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے انصار کہے ہمارا حصہ بھی ہم حضرت
کو دئے اَقرع ابن حابس بولا مین او بنو تمیم اپنا حصہ ندینگے عُیَیْنَہ بن حصن بولا مین اور بنو فزارہ بھی
اپنا حصہ نہین دینے عباس بن مرداس بولا مین او بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہین دیتے اتنے مین
بنی سلیم پکار اُٹھے ہم ہمارا حصہ دیچکے عباس بن مرداس انکو بولا اننے لوگون مین تم مجھے خفیف کئے
غرض حضرت فرماےُ جس نے جب دینیکو راضی نہین ہوتا ہے تو ہم اسکو آیندہ ایک کے عوض مین چھے
اتنا دینگے پھر تمام لوگ راضی سے باند غلام کو پھیر دئے مگر عُیَیْنَہ بن حصن ایک بوڈھی عورت کو اپنے
حصہ مین لیا تھا اُس گھمنڈ پر کہ قبیلے مین اُسکے قرابتی بہت رہینگے مین اسکو لیا تو بہت سے پیسے دیکر میرے
پاس سے لینگے جب سب لوگ رو گئے اس نے ندیا ہوازن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو
کہا بہت بہتر تو اُس بوڈھی کو لیلے واللہ اسکا منہہ نہ ٹھنڈا ہے اور نہ اُسکے چھاتیان اُٹھے ہوئے
ہین اور نہ اُسکے پیٹ مین بچہ ٹھہرنے کی امید ہے اور نہ اسکو مرد ہے اور نہ اُسکو دودھ ہے پھر

عیینہ شرمندہ پڑکے پچھے حصوں پر راضی ہوکر اسکو دیدیا جب تمام بند یوانونکو اُنکے حوالے کیئے تو
انسے پوچھے مالک بن عوف کہان ہی لوگ کہے اسنے طایف مین ثقیف کے یہان ہی حضرت فرمائے
تم اسکو اطلاع دیوکہ تو اگر مسلمان ہوکے آیگا تو مین تجھکو تیرے عورت بچے مال اسباب سب دونگا
اور تجھے سو اونٹ انعام دیونگا سو مالک یہہ سنکر طایف سے بھاگ کر حضرت پاس آکے ایمان
لایا حضرت اُسکو وعدیکے موافق سب دئے اور اُسکی قوم والے جو ایمان لائے اُنکا سردار
کئے اور مال بانٹے بعد خمس جو حضرت کا حصہ تھا اُس مین سے بڑے بڑے عمدہ لوگ جو نومسلم
تھے اُنکا دل اسلام پر مضبوط ہونا کر انعامات دئے چنانچہ ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام
اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزّی
اور علا بن حارثہ ثقفی اور عُیَینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف اور صفوان بن
اُمیہ ایک ایک کو سو سو اونٹ مرحمت کئے اور بھی لوگون کو سو سے کم دئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
قریش کو اور دوسرے قبیلے والون کو دئے اور انصار کو کچھہ ندئے تو بعضے انصاریان دلگیر ہوکے
کہنے لگے کام کے وقت ہمکو بلواتے ہین اور انعامات دوسرونکو ملتے ہین سو حضرت یہہ کیفیت سنکے
انصار کو جمع کئے اور خدا تعالی کا حمد وثنا کر کر فرمائے مین سنا ہون تم دلگیر ہوئے ہو سو کیا تم گمراہ
نتھے جو تمکو اللہ تعالی ہدایت دیا اور فقیر نتھے جو اللہ تعالی غنی کیا اور تمھارے مین دشمنی نتھی جو اللہ اپنے
تمھارے دلون مین دوستی ڈالا انصار کہے وبیت خدا کا اور رسول کا ہمارے پر فضل و منت ہی حضرت
فرمائے کیون تم اسکا جواب کہو انصار عرض کئے ہم کیا جواب دین خدا کی اور رسول کی ہمپر فضل اور منت
ہی حضرت فرمائے اگر تم یون کہوگے تو سچ کہے تو جھوٹا بن کے آیا سو ہم تیری تصدیق کئے اور کم زور
ہوکے آیا ہم مدد کئے اور بھاگ کے آیا ہم جگہہ دئے اور محتاج ہوکے آیا ہم سلوک کئے انصار
کہے ایسا نہین بلکہ اللہ و رسول کی منت ہمپر ہی بعد فرمائے اے انصار یہہ لوگ نومسلم تھے
انکے دلون مین الفت پڑکے اسلام قوی ہونا کر مین نے دیا اور تمکو تمھارے اسلام پر چھوڑا تمکو
کیا اسبات کی خوشی نہین لوگ اونٹان بکریان لیجائینگے اور تم اپنے ساتھہ رسول اللہ کو لیجاتے

ہین قسم ہی مجکو اُسکی کہ نفس میرا اِسکی قدرت مین ہی اگر ہجرت نہوتی تو مین بھی انصار مین کا ایک
مرد ہوتا اگر لوگ ایک راہ سے جانینگے اور انصار ایک راہ سے جانینگے تو مین بھی انصار کی راہ سے
جاؤنگا لوگ میرے ظاہر کا لباس ہون تو انصار میرے باطن کا لباس ہین میرے بعد تمکو حصون
مین گھٹاؤ ہوگا سو تم صبر کرو یہان تک میرے حوض کوثر پر تم ملاقات کروگے بعد فرمائے یا اللہ رحم
کر انصار کو اور انصار کے بچون کو اور بچون کے بچون کو پھر انصار اسقدر روئے کہ اُنکے واڑیان
اشک سے تر ہوے اور سبکہے یا رسول اللہ ہم راضی ہوئے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانی مین
تیرہ روز رہکے ذی القعدہ کی اٹھارہوین چہارشنبے کی شب کو عمرہ کا احرام باندہکے نکلے اور مکے
کو جاکے عمرہ بجا لائے اور مکے کی نظامت عتاب بن اُسید کے نام سے مقرر کئے اور معاذ بن جبل کو لوگونکی
تعلیم کیواسطے مقرر کئے اور مدینے کو سدہارے حضرت مدینے سے نکلے سو دو مہینے سولہہ روز کے بعد
داخل ہوے اور ذی الحجہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اُنکا نام ابراہیم
رکھے اور اُسی سال بی بی زینت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اُسی سال
مدینے مین منبر بنائے اور اُسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہے
وہ بی بی عرض کئی یا رسول اللہ اب میرے دلمین مرد کی خواہش نہین لیکن مجھے یہہ منظور ہے قیامت
مین میرا حشر آپکی بی بیون مین ہونا اور آپکے عورتون مین میرا نام داخل رہنا سعادت بس ہے اور
مین میرا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیتی ہون یہہ سنکے حضرت اس ارادیسے درگذرے اور اُنکا
دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو دیئے اور اُسی سال کفار اپنے طریق پر حج کے مناسک ادا کئے اور
عتاب بن اسید مسلمانون کے ساتھہ حج کئے **نوان سال ہجری** محرم مین عیینہ بن حصن کے
ہمراہ پچاس سوار کرکے بنی تمیم پر روانہ کئے دن کو چھپے مشکو چلتے آخر انکے مقام پر پہنچکے انکو غارت کئے
اور انکے جانور اور گیارہ مرد اور اکیس ۲۱ عورت اور تیس ۳۰ بچے غنیمت ملی وہ قوم تائب ہوکر حاضر ہوئے
اور اسلام لائے سو حضرت انکا اسباب وغیرہ انکو پھیر دئے اور اُسی مہینے مین صدقات وغیرہ
وصول کرنیکے واسطے عاملون کو اطراف مین روانہ کئے اور صفر مین خطبہ بن عامر کے ہمراہ تیس آدمی دیکر

بنی خثعم پر روانہ کئے ان پرشبخون کرے چند شخص انکے مارے پڑے اور انکے عورتان اور جانور وغیرہ
غنیمت ملی سو مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین بنی عذرہ کے لوگ آکے ایمان لائے اور ربیع الاول
مین ضحاک بن سفیان کے ہمراہ لوگون کو دیکے بنی کلاب پر روانہ کئے پھر انکو اسلام کی دعوت کئے تو
وہ قبول نہ کرکر جنگ پرستعد ہوئے سو مقابلہ ہوا اور کافرون کو ہزیمت ہوئی انکا اسباب غنیمت
ملا اور ربیع الآخر مین علقمہ بن مجزز مدلجی کے ہمراہ تین سو آدمی دیکر حبشیون پر جو جدے مین ہنگامہ
کررہے تھے سو روانہ کئے اور انکو ٹھکانا ایک جزیرے مین تھا سو دریا پیر کے وہان گئے اور وہ
لوگ بھاگ گئے اور اسی مہینے مین علی مرتضی کے ہمراہ دیڑسو آدمی انصار کے دیکر بنی طی کا بت
فلس کو توڑنے کے واسطے روانہ کئے اور انکی سواری وغیرہ کو پچاس گھوڑے سو اونٹ کردئے
سو وہان پہنچکے انپر شبخون کرے اور فلس بت کو توڑنے حاتم طی کا فرزند شام طرف نکل گیا اور
انکا اسباب وغیرہ لیکے مدینے کو آئے حاتم طی کی لڑکی بھی اسیرون مین تھی سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسکو آزاد کئے اسنے اسلام لائی اور شام طرف جاکے اپنے بھائی عدی کو لائی
اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محصن کو جناب طرف روانہ کئے اور
رجب مین تبوک کا غزوہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی ہرقل شام مین فوج کشی کرتا ہے
اور انکو یکسال کا درماہہ پیشگی دیا ہے اور لخم اور جذام اور عاملہ اور غسان کے قبیلے جو عرب مین
ہین سو بھی انکی موافقت کئے ہین اور انکی ہراول بلقا تک پہنچ چکی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کو حکم کئے روم کے پادشاہ سے جنگ کرنیکے لئے تیاری کرنا عادت شریف ایسی تھی جنگ
ایک طرف جاتے ہین تو دوسرے طرف کی شہرت دیتے لیکن یہہ سفر دور دراز کا ہے اور مخالف
بڑی قوت و اقتدار والا ہے اسلئے سب کو کہدئے لوگون کو معاش کی تنگی تھی اور دھوپ کا لاہت
شدت سے تھا اور راہ نین اناج پانی کی قلت تھی اور مدینے مین میوے پکنے کا ہنگام شروع تھا لوگونکو
سفر کرنا نہایت مشقت ہوئی منافقان اور جنگی لوگ اگر بہانے کرنے کرکر رخصت لئے اور چند منافقان
جاسوم یہودی کے گھر مین جمع ہوکر لوگونکو نہ جانے واسطے ورغلانا شروع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ چند لوگ دیکے روانہ کئے کہ تم جا کے اُس گھر کو جلادیو سو یہہ جا کے جلادے اور لوگون کو جلدی سے تیاری کو بہت تاکید فرمائے اور تونگرون سے اعانت چاہے سو عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے اور دس ہزار دینار نقد اپنے طرف سے دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے حق مین فرمائے عثمان اسکے بعد کچھہ ہی کرو اسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق مدد کئے چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اسا ساجو کچھہ تھا سو دئے اور عمر فاروق اپنی آدھی زندگی دئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین محمد بن مسلمہ انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضی کو مدینے مین اپنے اہل وعیال کی محافظت واسطے چھوڑ دئے سو منافقان کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تھا اس لئے انکو یہان ہی چھوڑ دئے علی مرتضی بھی یہہ گندے باتان منافقون کے سنکر شہر سے باہر نکلے اور جرف مین جا کر حضرت سے ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا احوال سنکے فرمائے منافقان جھوٹ بولے لیکن مین تمکو یہان رکھا ہون سو ہمارے لوگون کی محافظت کے واسطے رہو کیا تم راضی نہین ہوتے ہارون جس منزلے پر موسی سے تھے ویسا ہی تم میرے سے ہونا لیکن میرے بعد نبی نہین پھر علی کو مدینے کیطرف روانہ کئے اور آپ سدھارے القصہ حضرت ثنیۃ الوداع مین لشکر کا موجودات لئے سو تیس ہزار آدمی جنگی تھے اُسمین دسہزار گھوڑا تھا اور قبیلون مین نشانان بیرقان بانٹے اور جھنڈا ابو بکر صدیق کے حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت کے پاس عنایت کئے اور ہراول پر خالد بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو برنغار پر معین فرمائے اور عبد الرحمن بن عوف کو جو رنغار پر رکھے پھر حضرت وہان سے بیشتر روانہ ہوئے اور عبد اللہ ابن ابی سلول منافقون کی ایک بڑی جماعت کے ساتھہ عذران بہانے بنا کر نکل آئے اور ابو خثیمہ بھی حضرت کے ساتھہ نہ جا کے رہگئے تھے سو ایک روز گرمی کے وقت گھر کو آئے تو انکو دو عورتان نہین سو باغ مین دو منڈوے ڈال اسمین آب پاشی کر اور پانی خنک کر اور کھانا تیار کر کر رکھین ہین ابو خثیمہ آکے یہہ دیکھے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہوپ مین بارے مین جاتے ہین اور ابو خثیمہ ایسے ناز ونعمت مین رہنا یہہ تو انصاف نہین واللہ مین اس منڈوے مین نہ جاؤنگا

جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملون پھر اسباب مہیا کرکر نکلے اور عمیر بن وہب
بھی راہ مین جاتے تھے سو دونون ملکے گئے جب تبوک کے نزدیک پہنچے ابوخثیمہ عمیر کو کہے مین تقصیر
مندون مین ہون سو تم بعد آؤ مین اکیلا حضرت پاس جاتا ہون غرض دور سے اُنکو دیکھکے صحابہ
کہے کوئی شخص آتا ہی حضرت فرمائے ابوخثیمہ ہو سو ابوخثیمہ جاکے اپنا قصہ عرض کئے حضرت فرمائے
تو آیا سو خوب کیا القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا گذر حجر پر جو
ثمود کا ٹھکانا تھا ہوا صحابہ کو تاکید کئے کہ اُنکے بستی کا پانی مت پیو اور اس سے وضو نکرو اور
کھانا مت پکاؤ اور آپ منہہ پر چادر اوڑکے سواری وہان سے جلد چلائے اور فرمائے یہہ ظالم
لوگون کے گھرونمین تم مت جاؤ مگر روتے مبادا تمکو کچھ آسیب پہنچے اور جب منزل گاہ مین پہنچے
لوگون کو تاکید کئے آجکی شب کوئی آدمی اکیلا نہ نکلنا سو دو شخص بنی ساعدہ کے نکلے ایک تو حاجت
ضرور واسطے نکلا اور دوسرا اونٹ گم گیا سو ڈھونڈھنے نکلا پہلے کا تو گلا گھونٹ گیا اور دوسرا ہوا
سے اُڑ گیا حضرت سے عرض کرنے مین فرمائے مین تو واہی تمکو جتا دیا تھا پھر جسکا گلا گھوٹا گیا تھا
اسپر دعا پڑھکے پھوکے سو درست ہوا اور دوسرا شخص بنی طی کے پہاڑون مین جاکے پڑا طی کے لوگ
اپنے ساتھہ اسکو لائے اور ایکروز راہ مین پانی نہ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگے مینہہ برسا
لوگ سیراب ہوئے اور ایکروز حضرت کا اونٹ گم ہوا لوگ ڈھونڈھنے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم
کے اسباب کے ساتھہ تھا سو کہا محمد آپ نبی ہون کرکے کہا کرتے ہین اور آسمان پر کی خبر دیتے ہین کیا
اپنا اونٹ کہان ہی سو معلوم نہین یہہ کہتے وقت عمارہ وہان نتھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر تھے سو حضرت فرمائے ایک شخص ایسا کہا خدا کی قسم مجھے غیب کی سب باتون کی خبر نہین
وہی بات معلوم ہوتی ہی جو اللہ تعالی معلوم کروایا اور اب اس اونٹ کی خبر دیا وہ فلانے مقام
پر فلانی جگہہ ہی اُسکی مہار درخت مین اٹکی ہی سو جاکے وہان سے لائے عمارہ وہان سے اٹھکر اپنی
جگہہ مین آئے اور اپنے پاس کے لوگون کو کہے حضرت ایسا کہے اُنکے لوگ بولے وہ بات ابھی فلانہ بولا
عمارہ اسپر غصہ ہوکر اپنے پاس سے ہکال دئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ سے آئے

تھے راہ کی سختی دیکھہ کے رہجاتے تھے اور بعضونکے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہجاتے حضرت
کو انکا احوال کہتے تو فرماتے اگر اسکے نصیب مین خوبی ہو نو آکے ملیگا و اگر نہین تو اسکا نہ آنا ہی بہتر
ہی سو ایک روز ابو ذر رضی اللہ عنہ چھوٹ گئے حضرت کو عرض ہوئی ویساہی فرمائے پھر ابو ذر
جو رہے تھے سو اونٹ اُنکا چل نہین سکا ابو ذر اونٹ کو چھوڑکر اپنا اسباب پیٹھہ پر اٹھالیکر حضرت
کو ملانے چلے آتے تھے کہ دور سے ایک شخص دیکھہ کے کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آتا ہی حضرت فرمائے
ابو ذر ہو پھر اُنھین تھے حضرت فرمائے اللہ ابو ذر پر رحم کرے اکیلا چلتا ہی اکیلا مریگا اکیلا حشر ہوگا
غرض عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابو ذر ربذے مین رہا کرتے تھے سو اسی جگہہ مرے وہان
سوائے انکی عورت اور غلام کے کوئی نتھا سو اُنھون کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر راہ پر
رکھو پہلا قافلہ راستے سے جو گذریگا اسکو بولو یہہ ابو ذر صحابی ہی اسکو دفن کرو پھر ویساہی انکو کفن
پہنا کر راستے پر رکھے پہلا قافلہ جو گذرا اُسمین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو یہہ کیفیت بیان
کئے عبد اللہ بہت روئے اور انکو دفن کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کئے القصہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو پہنچے وہ ایک مکان کا نام ہی مدینے اور شام کے بیچا بیچ مین بعضے
کہتے ہین مدینے سے چودہ روز کے راستے پر ہی غرض لشکر جب وہان اترا تو پانی نہ تھا مگر ایک چشمہ کہ
اسمین سے پانی کی ایک باریک جھیل نکلتی تھی حضرت لوگون کو تاکید فرمائے تھے تم وہان پہنچینگے تو مین
آئے سوائے اُسکا پانی خرچ مت کرو با وجود تاکید کرتے پر بھی منافقان اول ہی آکے پانی خرچ کئے حضرت
تشریف لاکے دیکھے تو اسمین پانی نہین حضرت ان پر لعنت کئے اور چشمے مین اُترکر پتھرونکے درمیان
سے جو جھیل باریک نکلتی تھی وہان اپنا دست مبارک رکھکر دعا مانگے اور وضو کئے پھر اسمین سے
پانی کا بگا نکلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرمائے اگر تمہارا کوئی شخص زندہ رہا
تو دیکھیگا یہان اس پانی سے بہت دور تک سر سبز رہیگا سو ویساہی ہوا غرض حضرت تبوک مین
مقام کئے ایلہ کا حاکم یحنہ بن رؤبہ آکے صلح کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور اذروح کے لوگ
بھی جزیہ دینا قبول کئے اور دُومۃ الجندل تبوک کے قریب تھا اور وہان کا حاکم اُکیدر بن عبد الملک

نام ایک شخص تھا اُسکا مذہب نصرانی اور بڑی قوت و اقتدار رکھتا تھا سو حضرت خالد بن ولید کے
ہمراہ چار سو بیس سوار دیکے روانہ کئے اور فرمائے اُن شب کو جنگلی گائی کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو
اسیر کرکر یہان لے آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے جب اُسکے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب
تھی اکیدر بالاخانے پر اپنی عورت کے ساتھ بیٹھا تھا سو جنگلی گائی آکے حویلی کے دروازیکو سنگون
سے گھسنے لگی اکیدر عورت سے کہا دیکھو کیا نادر اتفاق ہی ہمیشہ ہم دو تین روز کی راہ پر جاکے بہزار
مشقت شکار کرتے ہین آج آپہی سے آیا ہی عورت کہی ایسے شکار کو کیا چھوڑ دیتے ہین تو کہا اسکو
کہان چھوڑتا ہون نہین جاکر جلد گھوڑے کو زین بندواکے اور چند قرابتیان رفقا کو لیکے نکلا خالد
تو اسی کے شکار واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لیے اُسکا بھائی حسّان مارے پڑا لوگ ستک
کے بھاگ گئے اور اکیدر کو پکڑکر حضور مین حاضر کئے حضرت اسکو امان دئے اور اسپر جزیہ مقرر
کئے اور دو ہزار (۲۰۰۰) اونٹ اور آٹھ سو گھوڑا اور چار سو بکتر اور چار سو نیزے لیکر اسکو چھوڑ دئے
اور ہرقل روم کا پادشاہ حمص مین اُترا تھا اسکو نامہ لکھے اور اسلام کی دعوت کئے اُس نے
جواب مین لکھا مین مسلمان ہون حضرت فرمائے عدو اللہ جھوٹ بولتا ہی غرض تبوک مین بیس روز
کے قریب رہے سو نماز قصر سے پڑھا کرتے تھے اور رومیون پر ہیبت ہوئی سو جنگ کا خیال نہ کئے
اور حضرت بھی جنگ نکرکے مدینے کو پلٹے جب مدینے کے قریب پہنچے ذی اوان مین اُترے مدینے
سے ایک کوس کے فاصلے پر تھا اور وہان منافقان ایک مسجد بناکے تبوک کو جانیکے قبل نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ آپ وہان تشریف لاکے ایکبار نماز پڑھنا تاکہ ہم اپنے معذور
لوگون کے ساتھ نماز پڑھا کرین حضرت انکو جواب دئے ابتو جنگ درپیش ہے لیکن پھرکے آتے وقت
وہان نماز پڑھونگا اور منافقان وہان مسجد جو بنائے تھے سو محض مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالنا
اور دشمنون کو وہان جمع کوکر منصوبے کرنا جب حضرت یہان مقام کئے تو اللہ تعالی اُنکے ارادے پر آگہی
دیا حضرت اُسکو تڑواکے جلوادے جب مدینے مین داخل ہوئے منافقان آکے عذران ظاہر کرکر توبہ
کرکر جانے لگے اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن اُمیّہ کہے ہمکو کچھ عذر نتھا جو کہین اگر ہم

آج جھوٹ کہین تو سُبحان اللہ تعالی ہمکو رسوا کریگا حضرت فرمائے تمھارے حق مین خدایتعالی کے یہان سے
حکم آئے تک تم صبر کرو اور حضرت لوگونکو تاکید کئے ان تینون شخصون سے کوئی بات نکرنا پھر بستی مین پھر
تو اُن سے کوئی بات نکرتا زمین انھون پر تنگ آئی کھانا پینا چھوڑ دئے کعب جوان تھے مسجد کو نماز واسطے
جاتے اور بازار کو نکلتے دوسرے دو تو ایسا جہان ضعیف تھے سو نکلنے کی طاقت باقی نرہی چالیس روز کے بعد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے آدمی آکے حکم پہنچایا اپنی عورتون سے پرے رہو کعب اپنی عورت
کو کہے تو جاکے اپنے لوگونمین رہ بعد اللہ جو حکم کرنیکا ہی سو کریگا ہلال بن اُمیۃ کی عورت جاکے حضرت
سے عرض کئی اپنا مرد بہت بوڈھا ہی اُسکے پاس خدمت کو آدمی نہین مین اُسکی خدمت مین بھی
بھی کیا منع ہی حضرت فرمائے خدمت کرنا مضایقہ نہین پر عورت سے صحبت نکرنا اُسنے کہی
اُسمین چلنے کی طاقت نہین سو عورت پاس کیا جایگا اس روز سے آج تک روتا ہے سو آنکھہ اُسکی
سکی نہین جب پچاس روز ہوئے اُنکا توبہ خدائتعالی کے یہان مقبول ہوا اور یہہ آیت اُتری
وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الآیہ اور حضرت جو تشریف لائے سو رمضان مین مدینے کو پہنچے اور
اسی مہینے مین طایف کے لوگ ثقیف اپنے یہان سے چند لوگ کو روانہ کئے تا ایمان سے
مشرف ہووین لیکن شرط کرنے لگے کہ ہم کو نماز معاف کرنا اور تین سال تک لات جو بت
ہی اُسکو نہ توڑنا اور دوسرے بتون کو ہم ہمارے ہاتھ سے نہ توڑینگے حضرت فرمائے جس دین
مین نماز نہو وہ دین خوب نہین اور لات کو مین باقی نہ رکھونگا لیکن ابو سفیان اور مغیرہ بن شعبہ
کو بھیجتا ہون وہ آکے توڑینگے اور دوسرے بتون کو تم اپنے ہاتھ سے مت توڑو ہم تڑوا اینگے غرض
بہت نانہین کر کر آخر قبول کئے اسلام لاکر گئے اور تمام قوم مسلمان ہوئی اور وہ دونون شخص
کو بت توڑنے بھیجے سو اسکو توڑے اور ذی القعدہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کیواسطے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حاج کر کر روانہ کئے جب ضجنان کو پہنچے علی مرتضی کو حضرت اپنے اونٹ
پر بیٹھا کے روانہ کئے تا لوگون کو براءت سُناوین انھون کو براءت سُنانے بھیجے کیونکہ عادت
عرب کی ایسی تھی کہ قرابت والا براءت سُنا دینا ابوبکر صدیق سنے جب ملے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ

پوچھے کیا تم امیر ہو کے آے ہین یا تابع تو علی مرتضی کہے امیر نہین مین تمھارا تابع ہو کے آیا ہون
پھر دونون صاحبان ملکر مکے کو گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانون کے ساتھ حج کو قایم کیے
اور کفار اپنے طریقے پر مناسک ادا کئے اور نحر کے روز جمرون کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکون
کو سُنا دے کہ اس سال کے بعد اگلے سال سے کوئی مشرک حج نکرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نکرنا اور
جن مشرکون کے ساتھ صلح ہو کے ایام مقرر ہو چکے ہین اُنکو وہ ایام تمام ہوتے تک عہد و ذمہ باقی
ہی اور جن کے لئے ایام معین نہین اُنھون کو چہار مہینونکا میعاد ہے کہ اس عرصے مین اپنے کو
جہان کہین کہ امن ہے وہان پہنچاوے جب مناسک وغیرہ سے فراغت ہوئے دونون صاحبان
مدینے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوئے اور اسی سال عبد اللہ بن ابی بن
سلول جو منافقون کا چودھری تھا مُوا اور اسی سال حضرت اپنی بیبیون پاس ایک مہینے
تک نہ جاؤنگا کر کر ایلا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس آئے سو اُس سال کو
وفود کا سال کہتے ہین وفد اُسکو کہتے ہین کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ کے تئین حاکم کیخدمت
مین سوال وجواب کرنے روانہ کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو دعوت کرنے
لگے اور جنگون مین اکثر مسلمانون کو غلبہ ہوتا تھا اور اسلام کے حقیقت اور حضرت کی سچوٹی سبھون
پر معاینہ ہونے لگی تو عربون کی قوم کہتی تھی قریش سب عربون کے پیشوا ہین اور محمدؐ کے احوال
سے خوب واقف ہین اگر قریش تابع ہونگے تو ہم بھی متبعیت قبول کرینگے جب قریش کا حال
دیکھ چکے حضرت کی خدمت مین اُنکی طرف سے وفود آکر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم
کی وفد آئی چنانچہ اُسکا ذکر آچکا اور اسی سال ثقیف کی وفد آئی اُنکا احوال بھی گذر چکا اور
اسی سال بنی عامر کی وفد آئی اُنمین عامر بن الطفیل اور اُزبد بن قیس بن جزو بن خالد بن جعفر اور
جبار بن سلمی بن مالک بن جعفر تھے یہی تینون اُنکے بڑے شیاطینون مین تھے اور عامر آیا تھا سو
مردود حضرت کو دغا سے مارنا کر کر ارادہ کیا تھا اور اُزبد کو کہا تھا مین محمدؐ کو باتون مین لگاتا ہون
اور تو اُسکو قتل کر غرض حاضر ہو کے حضرت کو کہنے لگا ای محمدؐ مین کچھ کہنا ہون خلوت مین چلو حضرت

فرمائے مین نہ آونگا جب تک تو ایمان نہ لاوے مگر اسی کو کہنے لگا اور اُزبد مارنیکا انتظار کرتا تھا
اور حضرت اُسکو وہی جواب فرماتے تھے آخر عامر بولا تیرے پر سوار اور پیدل لاکے بھر دیونگا جب
اُسنے پھرا حضرت فرمائے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی عَامِرًا ای اللہ تو بس ہی میری طرف سے عامر کو پھر یہہ لوگ
حضرت پاس سے نکلے عامر اُزبد کو پوچھا تو کیا کیا اُزبد کہا کیا کرون جب مارنیکا ارادہ کرتا تھا میرے
اور اسکے بیچ مین تو آجاتا تھا اور تو ہی دستا تھا ان نہین دستا سو مین تجھے کیون مارون غرض
وہ لوگ جاتے تھے راہ مین عامر بن الطفیل کو گلے مین طاعون لگی سو مر گیا اور اُزبد اپنی قوم پاس
گیا لوگ پوچھے کیا حال ہی بولا محمدؐ نے مجھے ایک خدا کی عبادت کرو کہا اگر اب وہ یہان ہوتا تو
مین اسکو تیرون سے مارتا یہہ بول کے دو روز کے بعد اپنے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بجلی پڑکے اُن اور
اسکا اونٹ دونون جل گئے اور عامر بن الطفیل یہہ وہی مرد ہی جو بیر معونہ مین سترّ قاری جنکو
ابو برا امان دیکے لیگیا تھا سو انکو قتل کیا تھا اور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنے طرف سے ضمام بن
ثعلبہ کو بھیجے سو آکے اونٹ کو مسجد مین بٹھایا اور اسکے پاؤن کو باندھا اور لوگون سے پوچھا محمدؐ کون
ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگاکر بیٹھے تھے سو لوگ حضرت طرف اشارہ کئے اس نے عرض کیا مین
باتون کو قسم دیکے پوچھونگا میرے سے خفا نہونا حضرت فرمائے جو پوچھنا ہی سو پوچھ بولا تمکو تمہارے
رب کی قسم ہی کیا تمکو رسول کرکے بھیجا حضرت فرمائے ہو بھی قسم دیکے پوچھا کیا اللہ تمکو پانچ نماز
پڑھنا کو کرام کیا حضرت فرمائے ہو پھر روزہ رہنے کا پوچھا بعد زکوۃ کا پوچھا حضرت اسکو ہو کر جواب دیتے
تھے سو اُسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام قوم ایمان لائی اور اسی سال عبد القیس کی
وفد آئی اور یہہ لوگ اول ہی ایمان لائے ستھے اور حدیث کے روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ
عبد القیس کے قبیلے والے دو بار آئے تھے پہلے بار تیرہ شخص آئے تھے اور اُس سال چالیس مرد آکے ایمان
کے ارکان وغیرہ پوچھکے گئے اور اسی سال بنی حنیفہ کی وفد آئی اُس مین مسیلمہ کذاب تھا اور کہنے
لگا اگر محمدؐ اپنے بعد مجھے ولیعہد کرتے تو مین تابع ہوتا ہون پھر حضرت اسکے پاس تشریف لیگئے
حضرت کے ہاتھ مین خرمے کی چھڑی تھی سو فرمائے اگر تو یہہ چھڑی مانگے تو مین تجھے ندونگا اور اللہ

کا حکم تجھپر جو ہی سو نہ ٹلیگا اور تو منھہ پھیر کے جایگا تو اللہ تیرے ٹانچے ماریگا اور ہمین جو خوابمین
دیکھا تھا سو وہ تو ہی ہی اور انھون ثابت بن قیس میرے طرف سے تجھے جواب دینگے اور آپ
پھر کے آئے غرض اس نے اسلام نہ لایا اور یمامے کو جاکے آپ بھی نبوت کا دعوا کیا سو آخر
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مارے گیا اور خواب دیکھے تھے سو یہہ تھا کہ حضرت
کے ہاتھہ مین سونے کے دو کڑے تھے اُس سے حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خوابمین وحی ہوئی
کہ انکو پھوک دے پھر پھوکے سو دونون اُڑگئے اُسکی تعبیر یہہ ہے کہ اپنے بعد دو جھوٹے نکلینگے
سو ایک تو یہی مُسَیلمہ تھا اور دوسرا اَسْوَدْ عَنْسِی جو صنعا مین نکلا تھا اور اسی سال بنی طی کی وفد
ائی زید الخیل اُنکے سردار تھے سو اسلام لائے اور حضرت اُنکو زید الخیر کر نام رکھے اور فرمائے عرب
کے سردارونکی مین تعریف سنتا جبکہ آتے جیسا سنتا ویسا نہین پاتا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے
تھے اُس سے بڑھکے پایا اور اوسی سال بنی کندہ کی وفد آئی اسی یا ساٹھہ سوار تھے اور اُنکے جُبّون
کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت پوچھے کیا تم مسلمان نہین ہوئے تو کہے ہو چکے حضرت فرمائے پھر حریر کیا واسطے
تمہارے گلو مین ہی پھر وے اُسکو پھاڑ دیئے اور اسی سال یمن سے حِمْیَر کی وفد آئی اور
اسی سال ازد کی وفد آکے اسلام لائی اُنکا سردار صرد بن عبد اللہ تھا اسکو حضرت اُنکا بڑپن دیئے
اور تاکید فرمائے یمن کے جو لوگ ایمان نہین لائے ہین انسے تم جہاد کرو یہہ لوگ جاکے جرش
پاس اُترے اور وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کئے وہ قبول نہ کئے یہہ لوگ انکو ایک مہینہ
محاصرہ کر کر پھرے کفار کے خیال مین یہہ بات گئی کہ وہ ہم سے عاجز ہو کر بھاگے ہین سو انکا پیچھا کئے
از دیان انکو دوڑ مین آنے دیکر کُشَر پہاڑ پاس جرش کے بہت لوگون کو قتل کئے القصہ جرش کے لوگ
یہہ جنگ ہونے کے قبل اپنے یہان کے دو شخص کو روانہ کئے تھے کہ تم مدینے کو جاکر مسلمانون کا کیا طریقہ
ہی سو دریافت کر کر آؤ غرض دو نو شخص ایک روز حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے حضرت
اُنسے پوچھے شُکر پہاڑ کہان ہی وہ کہے ہمارے ملک مین ایک پہاڑ ہی اُسکا نام کُشَر حضرت فرمائے
سکا نام فی الحقیقت شُکر ہی کُشَر نہین وہ کہے خوب لیکن وہان کیا ہی حضرت فرمائے اس گھڑی

اللہ کے اونٹان وہان نحر ہو رہے ہین دونون حضرت کے پاس سے اٹھکر ابوبکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما پاس آئے یہہ صاحبان انکو کہے تم سمجھے حضرت کیا فرمائے کہے نہ بولے حضرت خبر دئے کہ تمھاری قوم کا وہان قتل ہو رہا ہی تم حضرت سے اپنی قوم کے لئے دعا چاہو وہ دونون جلد حاضر ہو کے حضرت سے دعا چاہے حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اب قتل انکا موقوف کر جب وہ دونون اپنے شہر کو آئے تو معلوم ہوا اُسی وقت وہان جنگ ہو رہا تھا پھر بعد جرش کے لوگ آکر ایمان لائے اور اسی سال بنی مزینہ کے چار سو آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال نجران کے نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہان کے نصاری کو خط روانہ کئے سو اُنکے اسقفان باہم دیگر مشورت کرکر اپنے یہان کے ساٹھ آدمی حضرت کے پاس روانہ کئے اور انکا ایک بڑا اسقف بھی اُس جماعت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابوحارثہ غرض راہ مین ایک روز ابوحارثہ کا خچر ٹھوکر کھایا ابوحارثہ کا بھائی کرز جناب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کچھہ بے ادبی کی کیا ابوحارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا نبی امّی کہ ہم جسکا انتظار کرتے تھے وہ یہی ہی اسکو تو کچھہ بدمست بول کرز کہا اگر نبی موعود وہی ہی تو تو ایمان کیا واسطے نہین لاتا ابوحارثہ بولا نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہین اور ہمکو بہت سے انعامات جاگیرات دئے ہین سو اُنکے خلاف پر ہین اگر مین ایمان لاؤن تو یہہ سب فائدے جاتے رہینگے اس لئے مین ایمان نہین لاتا القصہ وہ جماعت مدینے کو آئی جب نماز کا وقت آیا چاہے مسجد شریف مین نماز پڑھین صحابہ اُنکو منع کرنا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے منع کیا واسطے کرتے ہو سو وہ مشرق طرف منھہ کرکر نماز پڑھے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت کئے وہ لوگ اسلام نہ لائے اور حضرت سے سوالات کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے جوابان دیئے آخر پوچھے عیسی کے حق مین تم کیا کہتے ہین حضرت نے مسیح کا شان کہے وہ نہ مان کے مسیح خدا کا بیٹا ہے کرکر جھگڑنے لگے اور بیہودہ تقریران شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا نہو تو کہو وہ کیسا پیدا ہوا سو یہہ آیت اتری اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۤءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۤءَنَا

اَبْنَاۤءَنَا وَاَبْنَاۤءَكُمْ وَنِسَاۤءَنَا وَنِسَاۤءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ
عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا
حق بات ہی تیرے رب کے طرف سے پھر تو مت رہ شک مین پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے
اس بات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور
اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین
اللہ کے جھوٹون پر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین
اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے چلے نصاری کا اسقف ابو حارثہ یہہ دیکھکے کہا
مباہلہ کرنا مناسب نہین اگر مباہلہ کروگے تو روے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہیگا صلح کرنا بہتر
ہی پھر جزیہ قبول کر کر روانہ ہوئے اور اس اسقف کا بھائی کرز چند روز کے بعد آکے ایمان
لایا اور اسی سال طارق بن عبد اللہ اور اسکی قوم ربذہ سے آکر ایمان لائی اور اسی سال تجیب کی
وفد تیرہ آدمی مین سے لئے اور اپنے مال کی زکوۃ حضرت کے حوالے کئے حضرت انکا بہت اکرام
کئے اور انکی ضیافت تکلف سے کئے دوسرے لوگون کی نسبت انکو جاتے وقت انعام بڑھکے
دیے اور اسی سال بنی سعد ہذیم کی وفد آکے اسلام لائی اور اسی سال بنی فزارہ کی وفد بیس
آدمی کے قریب آکے اسلام لائی اور اپنے ملک مین قحط ہواہی کرکے شکایت کئے حضرت دعا
مانگے سو مینہہ برس کے قحط دفع ہوا اور اسی سال بنی اسد کی وفد دس آدمی آکے ایمان لائے اور
اسی سال بہرا کی وفد مین سے تیرہ شخص آکے مقداد رضی اللہ عنہ کے یہان اترے مقداد انکو حلوا
جسکو حیس کہتے ہین تیار کرکے کھلائے اور کچھہ حلوا اسمین کا رہ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان
بھیجے حضرت نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تھے سو اسمین ہاتھہ ڈالکے تناول کئے اور محل سرا
مین جو لوگ تھے سو سب اسکو کھاکے سیر ہوئے اور باقی بھی مقداد کے یہان بھیجے وہ مہمانان رہے
تک اسیکو کھاتے تھے سو ایک روز پوچھے کیا تم اسکو ہروقت پکاتے ہو کیونکہ ایسا خوب کھانا
ہمکو ہرروز میسر نہین ہوتا مقداد کہے پہلے روز تم جو کھاکے رہگیا تھا سو اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے یہان ہدیہ بھیجا حضرت کا نامہ اس مین پڑہنے سے اسقدر اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگون کا
ایمان قوی ہوا اور فرائض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ ہوئے اور اُنکو حضرت انعام دیئے اور اسی
سال ذی مرہ کی وفد تیرہ آدمی آکے ایمان لائے اور اپنے شہر مین خشک سالی ہی کرکر شکایت
کئے حضرت دعا مانگے بعد جب اپنے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت حضرت دعا مانگے اسی روز
مینہہ پڑا اور اسی سال صدا کی قوم کے پندرہ شخص آکے اسلام لائے اور اسی سال بنی عکس کی قوم
کی وفد آکے ایمان لائی اور اسی سال ازد کی وفد آئی ساتھہ شخص تھے حضرت سے باتان کرنے
لگے سو انکے باتان حضرت کو پسند آئے حضرت فرمائے کہو تم کون ہین عرض کئے ہم مومن ہین
حضرت فرمائے تم مومن ہین تو ایمان کی کیا حقیقت ہی سو بیان کرو کہے پندرہ خصلت ہین
اُنمین پانچ خصلت تو آپ کے یہان کے ایلچیان جو آئے تھے سو ہمکو تاکید کئے اور پانچ خصلتان
کا آپ ارشاد کئے اور پانچ خصلت ہم جاہلیت مین اسکو کیا کرتے تھے آپ اسکو پسند کرین تو
اسکو باقی رکھو نہین تو موقوف کرو حضرت فرمائے وہ کون سی پانچ خصلت ہین جو میرے ایلچیان
کہے وہ عرض کئے اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور مرے بعد جی اُٹھنے پر ایمان
لانا حضرت فرمائے مین جو کہا سو پانچ چیز کیا ہین عرض کئے کہنا لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوۃ
دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا طاقت ہو تو حضرت فرمائے جاہلیت مین
جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہی عرض کئے فراغت پر شکر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور ملاقات
کی جگہہ پر راست کہنا اور دشمنون کی برائی پہ خوشی نہ کرنا حضرت فرمائے تم لوگ بڑی حکمت اور علم
جاننے ہو اپنے فقہ جاننے کے روسے قریب ہی کہ انبیا بنے بعد فرمائے بھی مین پانچ خصلت کہدیتا
ہون سو پورے بیس ہوتے ہین اگر تم ایسے ہین تو آپ نکھا ئینگے سو اسکو جمع مت کرو اور نہ رہینگے سو
گھر نہ بناؤ اور اپنے ہاتھہ سے جانیوالی چیز پر مت ڈھونگو اور خدا جو اسکے طرف جانا ہی ڈرو اور
جہان ہا کہین کہ آخر جاکے بسنا ہی اسکے حاصل کرنے مین رغبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد کئے اور
اسپر عمل کئے اور اسی سال بنی المنتفق کی وفد آئی اور اسی سال فروہ بن عمر جذامی جو معان مین

رہتا تھا اور پادشاہ روم کیطرف سے عربون پرجو روم کے تابع تھے حاکم تھا سو اسلام لایا اور اپنے طرف سے ایلچی بھیجا اور ایک سفید خچر پیشکش کیا روم والون کو معلوم ہوا سو بلواکے قتل کیئے اور اسی سال یا آتے سو سال عدی بن حاتم طائی آکے ایمان لائے سابق مین حضرت کی فوج بنی طی کے ملک مین جب گئی تو حاتم طائی کا فرزند عدی اپنی جورو بچونکو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اسیر ہوئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو چھوڑ دیئے اُسنے شام کے ملک کو اپنے بھائی کے یہان جاکے اسکو خوب گالی گلوچ کئی اور بولی تو اپنے لوگون کو لیکے بھاگا اور اپنے باپ کے ناموس کا پاس نہ کیا عدی بولے میرے سے قصور ہوا مجھے جواب دنیکا کچھ منہہ نہین غرض بہن جاکے اُنکے یہان اُتری عدی پوچھے یہہ شخص جو نکلا ہی اسکے تابع ہونا کیا ہی نہین اس نے کہی جلد جاکے اسکے تابع ہونا اگر سچہ نبی ہی تو البتہ جلدی جانیوالے کو فضیلت ہی اگر بادشاہ ہی تجھہ سریکے شخص کو اسکے یہان ذلت نہوگی پھر عدی اسبات کو پسند کرکر مدینے کو آئے اور مسجد مین جاکے حضرت پر سلام کئے حضرت انکو لیکے اپنے دولتخانے طرف چلدئے راہ مین ایک بوڈھی عورت حضرت سے ملکر اپنی حاجت دیر تک بیان کئی حضرت کھڑے ہوکے اسکا تمام احوال سُنے عدی نصرانی تھے اپنے دلمین کہے یہہ شخص پادشاہ نہین اسکے اخلاق انبیا کے اخلاق کے مانند ہین بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجاکے انکو تکیہ دیکے سجد ہوکر اُسپر بٹھائے اور آپ زمین پر بیٹھے عدی اپنے دلمین کہے یہہ اخلاق بادشاہون کے نہین ہین بعد حضرت فرمائے اے عدی تو کیا نصاری مین رکوسی مذہب نہین رکھتا تھا تو بولے درست بعد فرمائے تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تھی اُسکی چوتھائی ہائی نہین لیا کرتا تھا تو بولا لیتا تھا حضرت فرمائے تیرے دین مین تجھہ پر وہ حلال تھا عدی کہے درست اور دلمین سمجھے کہ یہہ نبی ہین بعد فرمائے شاید تو ایمان نہین لاتا ہی سو اس لئے کہ مسلمان محتاج ہین عنقریب تو دیکھیگا اسقدر مالدار ہونگے کہ صدقہ لینے والا نہ دسیگا اور سمجھتا ہوگا انکو قلت ہی اور دشمن بہت ہین دیکھیگا عورت اکیلی قادسیہ سے اونٹ پر بیٹھکے آئیگی اور کعبے کا طواف کرجائیگی راہ مین کسیکا خوف نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا کہ سلطنت اورون کو ہی سو دیکھیگا کسری کے

سفید حویلیون کو فتح کرینگے اور اسکے گنج کو تقسیم کرینگے سو عدی ایمان لائے عدی کہا کرتے تھے دو چیزین
دیکھ چکا اور تیسری بھی ہوگی کسریٰ کا ملک فتح ہوا اور مین بھی اسمین شریک تھا اور اکیلی عورت کو
دیکھا بلا اندیشہ قادسیہ سے مکے کو جاتی ہے تیسری بھی علامت ہوگی سو وہ بھی عمر بن عبد العزیز کی
خلافت مین ہوئی **دسوان سال ہجری** اس سال ربیع الاول کی دسوین کو نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے فرزند ابراہیم انتقال پائے اور اُس روز آفتاب کو گہن لگا لوگ کہنے لگے ابراہیم کی موت کے
باعث گہن لگا پھر حضرت نماز پڑھے اور خطبہ کہے اور فرمائے آفتاب اور چاند خدا کے نشانیون سے
دو نشانی ہین کسی کی موت وحیات سے اُنکو گہن نہین لگتا اور ربیع الاول یا جمادی الاول مین
خالد بن ولید کے ہمراہ فوج دیکے بخران کو روانہ کئے اور فرمائے جاکر بنی الحارث اور بنی عبد المدان
کو تین روز تک دعوت کرو اگر اسلام لاوین تو بہتر نہین تو جنگ کرو سو خالد وہان پہنچکے اطراف
مین سواران بھیجکے اعلام کرنے لگے کہ اسلام لاؤ سلامت رہینگے سو سب لوگ اسلام لائے خالد
یہہ کیفیت لکھہ کے حضور مین حضرت کے روانہ کیے حضرت انکو خط کا جواب لکھے کہ تم انکے چند لوگون کو ساتھ
لیکے آؤ سو قیس بن الحصین اور یزید بن عبد المدان وغیرہ چند لوگ کو ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہان
رکھہ کے انعامات دیکر روانہ کیے اور قیس بن الحصین کو اُنکا بڑا پن دئے اور اسی سال شعبان مین
خولان کی وفد دس شخص آکے اسلام لائے اور کہے ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوئے پھر اُنکو انعامات
دیکے روانہ کئے سو جاکے بتون کو توڑ دئے اور اسی سال رمضان مین سلامان کی وفد آئی سات
آدمی تھے جاتے وقت اُن کو انعامات دیکے روانہ کئے اور اُنکے ملک مین مینہہ نتھا حضرت دعا مانگے
سو اسی روز وہان مینہہ برسا اور اسی مہینے مین غامد کی وفد دس شخص آئے اور بقیع الغرقد مین
اترے اور اپنے ساتھہ کے لڑکے کو اسباب کے پاس چھوڑ کے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کے
اسلام لائے حضرت اُنکو دین کے چند احکام لکھہ کے دئے بعد فرمائے تمہارے اسباب کے پاس
کسکو چھوڑ کے آئے کہے ایک ہمارا لڑکا ہے اسکو رکھکے آئے ہین حضرت فرمائے وہ لڑکا سو گیا
اور چور آکے تمہاری ایک گٹھڑی لیگیا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری تھی حضرت

فرمائے مضائقہ نہین تم گئے تک مل جائیگی پھر یہہ لوگ جلد اپنے مقام پر آئے اور کیفیت دریافت
کئے اُس نے کہا مین سو گیا کہ اسمین چور آکے گٹھڑی لیگیا یکایک میری نیند ہوشیار ہوئی دیکھا تو
گٹھڑی نہین پھر مین اُٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بھاگنے لگا مین اسکا پیچھا کیا اُن
جہان کھڑا تھا اُس جگہہ پہنچا تو گڑا کھودا تھا سو معلوم ہوا مین اسکو کھودا تو گٹھڑی نکلی یہہ دیکھنے سے
انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کے موافق انکو انعامات دیکے روانہ کئے اور اسی رمضان مین
علی مرتضی کے ہمراہ تین سو سوار دیکر یمن طرف روانہ کئے جاتے وقت اپنے دست مبارک سے انکو
پگڑی باندھے اور نشان مرحمت کئے سو یمن کے طرف جا کے اول بنی مدحج کے قریون مین داخل ہوئے
وہ لوگ بھاگ گئے اور غنیمت ہاتھہ لگی بعد انکے تمام قوم جمع ہو کر مقابلے پر آئی اسلام کی دعوت کئے
سو قبول نکر کر جنگ شروع کئے تیران مارنے لگے مسلمانان بھی جنگ پر مستعد ہوئے کفار مقابلے
کا تعب نہ لاسک کے بھاگے آخر انکے سرداران آکر ایمان لائے یہہ کیفیت حضرت کو لکھکے روانہ
کئے حضرت معاذ کو اور ابو موسی اشعری کو یمن کا حاکم بنا کر دو صوبون پہ دونون کو بھیجے اور علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کو حضور مین یاد فرمائے سو مکے مین آکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور ذوالقعدہ مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے کے واسطے تیاری شروع کئے اور لوگون کو بھی نکلنے کا حکم فرمائے
اور مدینے مین ابا دُجانہ کو نایب کئے اور سب بیبیون کو پنجشنبے کے روز ظہر کی نماز پڑھکے نکلے اور عصر
کی نماز جاکے ذوالحلیفہ مین پڑھے جب سرف کو پہنچے لوگونکو ایسا حکم کئے کہ جسکے ساتھہ ہدی ہے تو
وہ حج کا احرام باندھین اور جسنے ہدی نہ لایا اُس نے احرام عمرہ کا باندھے اور منزلان طی کرکے
ذی طوی مین اُترے اور یکشنبے کا دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہان پڑھکے کوچ کئے اور ضحی کیوقت
اُپراٹے سے مکے مین داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کئے اور پانچ روز تک احرام باندھکے رہے اور جمعے
کے دن عرفہ تھا سو عرفات مین وقوف کئے غرض یہان کے مناسک جب ادا ہوئے اور منی کو
جس روز گئے خطبہ پڑھے اور حج کے تمام احکام بیان کئے از انجملہ یہہ بھی کہے لوگون مین جو احکام
حج کے بیان کرتا ہون اُسکو خیال رکھکے سنو اب کے سال کے بعد بھی تم مجھے یہان نہ دیکھینگے الغرض

حضرت چہارشنبے کو ذی الحجہ کی چودھوین تھی مکے سے نکلے اور معرس کی راہ سے مدینے کو سدھارے
اور راہ مین ایک . وہ خطبہ پڑہے اسمین فرمائے لوگون مین تمھارے سا ایک بشر ہون عنقریب
اللہ کے یہان سے مجھے بلاوا آئیگا تو مین جاؤنگا اُس سفر مین حضرت کے ہمراہ جو لوگ مدینے سے نکلے
انکے سوائے تمام اطراف و اکناف کے لوگ آنکے راہ مین شریک ہوئے ہو نوے ہزار و بقولے ایک لاکھ چودہ
ہزار آدمی سے زیادہ تھے اور اس سال کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کیا اور کوئی قرشی اور ثقفی کافر باقی
نرہا + **گیارھوان سال ہجری** اس سال محرم مین نخع کی وفد دوسو شخص آئے اور رمھانون
کیواسطے جو گھر تھا اُسمین اُترے بعد آکے حضرت کی ملاقات کئے اور وہ مسلمان اول ہی ہوچکے
تھے پھر اُنکو معمول کے موافق انعام دئے یہہ آخری وفد ہے جو حضرت پاس آئی اور اسی ایام مین
اسود عنسی یمن مین نبوت کا دعوی کیا اور لوگ اس پاس جمع ہوئے مسلمانان کے امر کو درہم
و برہم کیا حضرت کی وفات کے قبل تین چار روز کے فیروز دیلمی اُسکو قتل کئے اور صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز
لوگون کو تاکید کئے رومیون کے جنگ کی تیاری کرو اور اسامہ بن زید کو یاد فرماکے کہے مین تمکو
اس لشکر کا سپہ سالار کیا ہون سو بلقا کی طرف جاکے ابنا کے لوگ جو تمھارے باپ کو مارے ہین سو
اُنسے بدلا لیؤ اور صبح کے وقت پہنچ کے انکو غارت کرو اور راہ جاننے والون کو ہمراہ رکھو اور
جاسوسونکو آگے روانہ کرو اور تمکو فتح ہوئی بعد وتان رہومت لوگ تیاری مین لگے کہ چہارشنبے کی
شب کو حضرت دوپہر شب کے وقت بقیع کو جاکے مردون کے واسطے دعا مانگے صبح کو حضرت کے سر مین
درد ہوا اور تپ آئی اور ایک انصاری کے جنازے پر نماز پڑھکے حضرت محل مین تشریف لائے تو
بی بی عایشہ کے سر مین درد تھا سو وارأساہ وارأساہ کہہ رہے تھے حضرت فرمائے میرے اول تم
مرتے تو تمکو کیا تھا مین رہتا کفن پہناتا نماز پڑھتا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے واللہ تم
میرا مرنا دوست رکھتے ہین اگر مین مرونگی تو وونہین دوسری شادی کرینگے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تبسم کرکے فرمائے میرے سر مین درد ہے سو مین وارأساہ کہتا ہون میرے دل مین آیا کہ
ابوبکر کو اور اُسکے فرزند کو بلاکے عہد وصیت کرون تو بولنے والے بولا کرین یا آرزو کرنیوالے آرزو

کیا کرین لیکن مین بولا قبول نہین رکھتا ہی اللہ تعالی اور دفع کرتے ہین مومنان یا دفع کرتا ہی
اللہ تعالی اور قبول نہین رکھتے ہین مومنان مگر ابوبکر کو اور بھیجکے روز حضرت نشان اپنے دست
مبارک سے باندھکے اسامہ کے حوالے کئے اسامہ اسکو بریدہ بن الحصیب کے ہاتھہ دیکر مدینے کے باہر جرف
مین جاکے اترے اور مہاجرین اولین اور انصار کے عمدہ لوگ کو اُنکے ساتھہ دئے چنانچہ عمر اور ابوعبیدہ
بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر مین شامل
تھے بعضے کہتے ہین کہ اس لشکر مین ابوبکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو امامت
کیواسطے لشکر سے بلوالئے بعضے نادانون نے طعن کرنے لگے کہ اس لڑکے کو مہاجرین اولین اور انصار
پر کیسا سرداری دئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور منبر پر سوار ہوکے
فرمائے یہہ کیا ہی جو تم اسامہ کی سرداری پر طعن کر رہے ہین اول بھی اسکے باپ کی سرداری
پر طعن کرتے تھے خدا کی قسم اس نے سرداری کے لایق تھا اسکے بعد اسکا بیٹا سرداری کے لایق ہے
اور میرے بہت پیارا ہی اس سے امید خوبی کی ہی تم اُسکے ساتھہ سیدھے چلو اور اُن تمھارے
نیک لوگون مین داخل ہی غرض روز بروز حضرت کی بیماری سخت ہونے لگی اور لوگ آتے تھے
اور حضرت سے رخصت لیکر جرف مین اترتے تھے سبھونکو یہی تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر خواہ
نخواہ روانہ کرو اور اسکے ساتھہ جانے مین کچھہ قصور نکرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیونکے
محل مین بنوبت تشریف فرمایا کرتے تھے سو بیماری زیادہ ہونے سے پھرنے کی طاقت نہ رہی بی بی
میمونہ کے گھر مین تھے سو فرمائے میرے مین اب پھرنے کی طاقت نہین تم سب عورتون سے چاہتا ہون
مجھے عایشہ کے گھر مین رہنے کیواسطے اجازت دیو سب اجازت دئے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی مرتضی اور فضل بن عباس کے کاندھون پر ہاتھہ رکھکے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف
لائے اور ایکروز فرمائے سات مشک کے پانی سے کہ جن کے منہہ کھول کے پانی برت مین نہین
لائے ہین مجھے نھلاؤ تا مین جاکے لوگون کو کچھہ کہنا ہی سو کہون بی بی حفصہ کے یہان ایک بڑا لگن
تھا اسمین حضرت کو بٹھاکے پانی ڈالنے لگے پھر حضرت ہاتھہ سے اشارہ کئے اب بس کرو اور کپڑے پہن کے

مسجد مین تشریف لائے سر کو پٹی باندھے تھے او رمنبر پہ سوار ہوئے اور اُحد کے شہیدونکے
واسطے بہت دعا مانگے بعد فرمائے ایک بندیکو اللہ تعالیٰ اختیار دیا دنیا مین رہنے یا اپنے
پاس آنے سو وہ بندہ اللہ کے یہان جانا اختیار کیا اس سے حضرت کا غرض کوئی نہ سمجھا ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ سب مین بڑے عالم تھے سو یہہ سنکے رونے لگے اور کہے ہمارے ماباپ آپ پر سے صدقے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو بکر خاموش رہو بعد فرمائے مال اور صحبت کے دیکھے مجھہ
پر ابو بکر کی بڑی منت ہی میرا دوست جانی اللہ کے سوائے کسی کو کرتا تو ابو بکر کو کرتا لیکن اسلام کے
روسے میرا بھائی ہی اور مسجد مین کسی کا دریچہ دروازہ باقی نہ رکھو سب موچھہ دیؤ مگر ابو بکر کا دروازہ
بعد فرمائے ای مہاجران تم انصار کے ساتھہ درست چلو جو انمین نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرو اور جس نے
بدی کیا تو اس سے درگذر و معاف کر دیؤ بعد محل سرا مین تشریف فرمائے یہہ خطبہ وفات کے قبل پانچ
روز کے ہوا حضرت کا مرض بعد اور اشتداد کیا اور کچھہ غشی ہوئی سو ام سلمہ اور میمونہ اور چند قرابت کے
بی بیان جمع ہو کر اُس مرض کو ذات الجنب قرار دئے اور کچھہ دوا تیار کر کر حضرت کے منھہ مین ڈالے
حضرت منع فرمائے تو نہ مانے اور سمجھے کہ مریض دوا کی کراہت سے منع کرتا ہی سو اس لئے منع
کرتے ہین جب حضرت ہوشیار ہوئے تو فرمائے مین منع کرتے پر بھی تم کیا واسطے دوا ڈالے بی بیان
عرض کئے ہم ذات الجنب سمجھے اور بیمار دوا کو خراب سمجھکے جیسا منع کرتا ہی ویسا منع کرتے
ہین سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کے سبب ہوتا ہی سو اللہ تعالیٰ شیطان کو مجھہ پہ
ہرگز مسلط نکریگا اور فرمائے اُسکے بدلے سب کے منھہ مین وہ دوا ڈالو مگر عباس کو وہ اُسمین شریک نہ
تھے پھر سب کے منھہ مین ڈالے یہان تک کہ بی بی میمونہ روزہ تھی انکو بھی ڈالے القصہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لیجاتے تھے جب باہر نکلنے کی طاقت نرہی نماز کا
وقت ہوا بلال اذان دئے تو فرمائے ابو بکر کو کہو کہ امامت کرین بی بی عایشہ عرض کئی یا رسول اللہ
ابو بکر نرم دل ہین آپکی جگہہ جب کھڑے ہونگے تو رونیگے اور لوگونکو قرأت سنے نہ آیگی اگر عمر کو کہین
تو بہتر ہی حضرت فرمائے ابو بکر کو کہو امامت کرین عایشہ رضی اللہ عنہا بھی ویسا ہی عرض کئے

تو حضرت نمانے بعد بی بی عائشہ حفصہ کو کہے تم بولکے دیکھو سو وہ بھی عرض کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خفا ہو کے فرمائے تم یوسف کے یہانکے عورتون کے مانند ہین حکم کرو بلال کو اقامت بولین اور
ابو بکر کو کہو امامت کرین سو ابو بکر صدیق امام ہو کے نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابو بکر ہی
امام ہو کے ادا کئے اور دوسری ایک نماز کیوقت بلال آکے نماز واسطے بلائے سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن زمعہ کو کہے ابو بکر کو کہو نماز پڑھین سو انھون نکلے تو دیکھے ابو بکر نہین عمر حاضر
تھے انکو کہے تم امامت کرو انکا آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر پوچھے ابو بکر
کہان ہی سو بلوا کے امامت کروا اللہ تعالی قبول نہین کرتا مگر ابو بکر کو پھر ابو بکر صدیق آکے امامت
کئے او پنجشنبے کے روز عبد الرحمن بن ابی بکر کو فرمائے دوات قلم تختی یا شانہ لے آؤ تا ابی بکر کیواسطے
خط لکھدیون کہ اسمین کوئی اختلاف نکرین جب عبد الرحمن لانیکا قصد کئے تو منع کرکر فرمائے اللہ
تعالی قبول نکیا مگر ابو بکر کو اور مسلمانان سے بھی کوئی ابو بکر مین اختلاف نکریگا اور اُسی روز صحابہ
تمام حجرہ شریف مین جمع تھے حضرت فرمائے دوات کاغذ لاؤ تا مین تمکو وصیت لکھدیون کہ میرے
بعد تم ہرگز گمراہ نہون سو لوگ اختلاف کئے بعضے کہے لکھالیؤ اور بعضے کہے حضرت کو درد شدت
سے ہی اسوقت لکھالینا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ آپکی مزاج پر درد و الم غالب
ہی ہمکو کتاب اللہ بس ہی لوگ بایکدیگر تکرار کرنے لگے اور آواز بلند ہوئے حضرت فرمائے میرے پاس سے
اٹھو نبی کے نزدیک جھگڑنا مناسب نہین اور وصیت نہ لکھے اور آخری وصیت جو فرمائے سو کہے عرب کے
جزیرے مین مسلمانون کے سوائے دوسرے دین والون کو باقی مت رکھو اور وفد جو آتے ہین انکو مین انعام
جیسا دیا کرتا تھا ویساہی دیا کرو اور یکشنبے کے روز بیماری کی اشتداد سنکر اسامہ لشکرگاہ سے حضرت کے
حضور مین حاضر ہوئے اور سر جھکا کے حضرت کو بوسہ دئے حضرت کو بات کرنیکی طاقت نتھی سو ہاتان اٹھا
کے بعد اسامہ پر رکھے سو اسامہ اس سے دریافت یہہ کئے کہ اپنے واسطے دعا مانگے اور اسی ایام مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرمائے بی بی جب حاضر ہوئے تو حضرت انکے کان مین
کچھ فرمائے سو اُسکی سنکے بی بی روئی بعد بھی کچھ کہے تو بی بی ہنسے بی بی عائشہ پوچھے حضرت تمکو کیا فرمائے بی بی کہے

حضرت کے راز کی بات مین نہ کہونگی بعد حضرت کا وفات ہوئے کے پوچھے تو کہے اول بار یہہ کہے ہر
سال جبریل میرے ساتھہ قرآن کا ایک ختم کرتے سو اس سال دو ختم کئے مین سمجھتا ہون کہ میرے وفات
کے دن قریب پہنچے یہہ سنکر مین روئی بعد فرمائے میرے اہل بیت مین تم میرے سے اول ملینگے سو یہہ
سنکر ہنسی اور اسی ایام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عایشہ کو کہے سات دینار تمھارے پاس جو ہین
سو اسکو محتاجون کے تئین دیو حضرت کی صحت کیوقت کہین سے کچھہ پیسے آئے تھے سو اُسکو تقسیم کر کر یہہ باقی
رہے تھے سو بی بی عایشہ پاس رکھائے تھے غرض حضرت کو غش ہوئی بی بی عایشہ کچھہ کام مین لگے سو تقسیم
نکئے جب حضرت ہوشیار ہوئے پوچھے وہ پیسونکی تقسیم کئے تو کہے نہین حضرت اُن پیسونکو منگوا کے ہاتھہ مین لئے
اور فرمائے محمد کو خدا تعالے کے ساتھہ کیا گمان ہی اگر اُس اللہ سبحانہ سے ملاقات کرے اور یہہ دینار اُن
اسکے پاس رہے اور وہ پیسے علی مرتضی رضی اللہ عنہ پاس دیکے تقسیم کرائے القصہ سب دوشنبے کا دن گذرا
شام ہوئی تو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہان چراغ دیکے بھیجے کہ اس مین
کچھہ تیل ڈال کے بھیجو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزاع کی حالت ہی اور ہم پاس تیل کو کچھہ نہین غرض
جب صبح ہوئی دوشنبے کے دن صبح کی نماز کیواسطے اقامت بولے اور ابو بکر صدیق نماز کے واسطے کھڑے رہے
کہ اس عرصے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ اٹھائے مسلمانان حضرت کو دیکھکے خوش ہوئے اور
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت تشریف لاتے ہین سمجھکے پیچھے ہٹنے لگے حضرت اپنے دست مبارک سے
انکو اشارہ کئے کہ تم نماز تمام کرو اور پھر پردہ چھوڑ دئے غرض اس روز کچھہ تخفیف مرض مین معلوم
ہوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاکے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے آج
خارجہ کی بیٹی کے یہان رہنے کا روز ہی حکم ہووے تو مین سنح کو جاتا ہون حضرت انکو اجازت دئے
اور اسامہ بھی حضرت کی مزاج کا احوال دیکھکر لشکرگاہ کو گئے اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضی رضی اللہ
عنہ حضرت کے پاس جاکے باہر تشریف لائے تو لوگ پوچھے آج مزاج حضرت کا کیسا ہی علی کہے آج
خدا کے فضل سے خیریت ہی اس عرصے مین عباس آکے علی مرتضی کا ہاتھہ پکڑکے کہے ای علی تین
روز کے بعد تم عبد العصا یعنے غیر کے تابعدار ہوگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے

کہ اب نہ جینگے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ مرتے وقت جو ہوتا ہی سو مجھے معلوم ہی چلو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جا کے پوچھین آپکے بعد کون خلیفہ ہونا اگر خلافت ہمارے مین ہی تو ہمکو معلوم
ہوتا ہی اگر ہمارے مین ہئین تو حضرت ہمکو وصیت کئے سرکیا ہوتا ہی اور ہمین اسکو بیٹھا نیگے حضرت
علی رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ مین یہہ نہ پوچھونگا کیونکہ اگر حضرت ہمکو نہ دیوین پھر بعد کوئی ہمکو نہ دیگا
القصہ تھوڑا دن چڑھے بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع شروع ہوئی تو حضرت کونڈے مین پانی
ڈال کے اپنے پاس رکھے تھے اور پانی منھہ پر پھیراتے تھے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ موت کی بڑی سختی
ہی یا اللہ تو موت کی سختی پر مجھے مدد کر یہہ سختی دیکھکر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پکارے واکرب اباہ
حضرت فرمائے آج کا دن ٹلے بعد تیرے باپ پر کچھہ کرب اور سختی نہین بعضے روایتون مین آیا ہی حضرت
کے وفات کے قبل تین روز کے جبریل آ کے کہے یا محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہی کہ تمھاری مزاج کسطرح
پر ہی دریافت کرون اگرچہ اللہ تعالی تمسے زیادہ دانا ہی پر تمھاری اکرام و بزرگی کیواسطے سوال
کرتا ہی اور یہہ تمھارا ہی خصیصہ ہی حضرت فرمائے ای جبریل مجھہ پر بڑی سختی ہی دوسرے روز
بھی آکے ویسا ہی پوچھکے گئے تیسرے روز بھی آکے پوچھے بعد کہے ملک الموت حاضر ہی اور آپ سے اجازت
چاہتا ہی حضرت فرمائے اجازت دیو ملک الموت روبرو آکے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالی
مجھے بھیجا ہے اور کہا ہی آپ جو کہین سو مانو اگر آپ اجازت دین تو روح قبض کرون اگر چھوڑو بولین
تو چھوڑ دیون جبریل کہے یا محمد اللہ تعالی آپکی ملاقات کا مشتاق ہی حضرت فرمائے ای ملک الموت
تو جس کام کے واسطے آیا ہی اسکو بجا لا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چھاتی سے لگا کے بیٹھی تھی کہ اسمین میرے بھائی عبد الرحمن آئے انکے پاس
کچی مسواک تھی حضرت اسکی طرف دیکھنے لگے مین مسواک کو لے اور دانتون مین چابکے نرم کر کر حضرت
پاس دئی حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے اَنَا مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنے مین اعلی و بلند رفیق
کے ساتھہ ہون رفیق اعلی سے مراد حضرت قدس الہی ہی بی بی عایشہ کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صحت کی عالم مین کہا کرتے تھے کسی نبی کا روح قبض نہین کرتے جب تک کہ اسکی مرضی نہو حضرت کے یہہ کہنے

سے مین بھی اب ہمکو اختیار نہین کرتے اور حضرت کو ایک ٹھسکا آیا دیکھی تو انکھہ بھچ گئے اور روح پرواز کیا اور ہاتھہ ڈھلگیا اور اسوقت ابو بکر صدیق سنح مین تھے انکو جلد بلا بھیجے اور حضرت کا یہہ حال دیکھکر اسامہ کی والدہ ام ایمین اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا ہے تم جلد آؤ اسامہ لوگو کو کوچ کا حکم دیکے آپ سوار ہونا چاہتے تھے کہ اسمین آدمی آیا پھر وہین انھون اور عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہوکے جلد آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر بولنے لگے جس نے کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا ہی تو مین اسکو تلوار سے مارونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہین ہوا موسی علیہ السلام جیسا قوم کو چھوڑ کے چالیس شب رہے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہے پھر اٹھکے چند لوگون کے ہاتھہ پاؤن کاٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد جاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب یعنے ابو بکر صدیق کو بلا لاؤ سو نکلے اور ابو بکر صدیق کو دیکھکے رونے لگے ابو بکر کہے ای سالم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے سالم کہے عمر کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے کر کر جس نے بولیگا تو مین اسکو تلوار سے قتل کرونگا ابو بکر صدیق سیدھا آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت پر چادر اڑاکے تھی سو اٹھاکے منہہ دیکھے اور بوسہ دیکر کہے وَانَبِیَّاہ وَاصَفِیَّاہ وَاخَلِیلَاہ اور رونے لگے اور کہے تم پر اللہ تعالی دو موت نہ جمع کریگا اللہ تعالی جو موت لکھچکا تھا سو ہوئی بعد باہر آکے عمر کو کہے تم خاموش رہو جلدی اور اضطرابی کیا واسطے کرتے ہین عمر نہ مانے اور ابو بکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ اُن پاس جمع ہوئے صدیق اللہ کا حمد کئے اور کہے جس نے محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات پائے اور جس نے خدا کی عبادت کرتا ہی تو اللہ تعا زندہ ہی مرتا نہین اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُم مَّیِّتُونَ ۔ یعنے بیشک تو بھی ای محمد مرتا ہی اور وے بھی مرتے ہین اور فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِن مَّاتَ اَو قُتِلَ انقَلَبتُم عَلٰی اَعقَابِکُم وَمَن یَّنقَلِب عَلٰی عَقِبَیہِ فَلَن یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیئًا وَسَیَجزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِینَ یعنے محمد تو ایک رسول ہی ہوچکے اُس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاوگے الٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اُلٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھہ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو اس

آیتونکو جب پڑھے تو لوگ سمجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور اس آیتون کو پڑھنے لگے گویا وہ آیتان اسی وقت اُترے اور عمر جو یہ کہتے تھے سو خاموش ہوئے انکا حال ایسا ہوا گویا پاؤن کو کوئی کاٹ دیا اور انکو اُٹھنا مشکل ہوا اور تمام صحابہ رونے لگے بعد ابو بکر صدیق اہل بیت کو تسلی دیکر فرمائے تجہیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہی تم اسکو بجالانا پھر تمام مہاجران ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے مگر علی اور زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ تھے اس مین سُنے کہ انصار تمام سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہین ارادہ رکھتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہہ سنکر ابو بکر صدیق اور عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح انصار کے یہان گئے ابو بکر انصار کے تمام فضایل بیان کر کر کہے تمام عرب جو ہین قریش کے تابع ہین اور حسب و نسب مین عالی قدر ہین خلیفہ قریش سے ہی ہونا نہین تو عرب اطاعت نہ کرینگے انصار کہے ہمارے مین ایک امیر ہونا اور تمھارے مین ایک امیر عمر کہے ایک نیام مین دو تلوار ہوگے انصار کہے ایک خلیفہ تمھارا ہونا ان مرے بعد دوسرا انصار مین ہونا ایسا ہی کیا کرنا ابو بکر فرمائے ای سعد کیا تم نہین جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار فرمائے اسکام کے والی قریش ہین ایسا بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرون سے تھے اب بھی خلیفہ مہاجرون سے ہونا جیسا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار اللہ ہین پھر ابو بکر کہے یہہ دو شخص یعنے عمر اور ابو عبیدہ سے جسکو تم پسند کرتے ہین اسکی بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار اور ہمسے بہتر اور ہمسے دوست زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تم اسبات کے لایق ہین ہم تمھاری بیعت کرتے ہین سو بیعت کئے اور انصار کے بشیر بن سعد اور سالم بن عبید سب کے اول بیعت کئے پھر جتنے انصار تھے سب بیعت کئے القصہ تمام شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ بند کئے دوسرے روز پیش از نماز صبح کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوے اور عمر کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثنا کر کر کہے کل مین جو کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیر زندہ ہوگے سو وہ بات نہ قرآن مین تھی اور نہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا محض میرے خاطر مین وہ بات آگئی تھی اور اللہ تعالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین جب

کتاب سے راہ بتایا تھا وہ کتاب تم پاس باقی رکھا ہے تم اسپر عمل کروگے تو ہدایت پاؤگے اور اللہ
تعالی تمھارے کام تم سبہون سے جو بہتر ہین اور مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار مین تھے
ان پر تفویض کیا تم اُنکی بیعت کرو لوگ تمام اُٹھکے بیعت کئے ابو بکر دیکھے کہ ان لوگونمین زبیر نہین سو
انکو بلوائے اور کہے تم رسول اللہ کے پھپھی کے فرزند کیا مسلمانون مین نزاع ڈالنا ارادہ ہے زبیر کہے
یا خلیفۂ رسول اللہ کچھہ الزام نہین اور آکے بیعت کئے بعد ہے علی کو بلاو وعلی مرتضی رضی اللہ عنہ تشریف
لائے ابو بکر کہے تم بچیرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت کے داماد کیا مسلمانون
مین اختلاف ڈالنا چاہتے ہین علی کہے کچھہ الزام نہین اور آکے بیعت کئے بعد ابو بکر خدائیتعالی کا
حمد و ثنا کرکر کہے واللہ مجھے بالکل امیر ہونے کی آرزو نتھی اور مین اُسکے ہونیکا سوال اللہ تعالے سے
نہ ظاہر مین کیا نہ دل مین اور مین اسکو قبول نہ کرتا لیکن دیکھا کہ اگر مین قبول نکرون تو اختلاف
ہوتا ہے اور آخر کو سب لوگ مرتد ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے قبول کیا اور اب مین تمھارا والی ہوا
ہون اگر مین خوب کام کیا تو میری اعانت کرو اور اگر مین خوب کام نہ کرون تو تم سب ملکے مجھے
سیدھا کرو اور سچ بولنا امانت ہے جھوٹھہ خیانت اور تمھارے مین کا ضعیف شخص میرے پاس قوی
ہے جب تک کہ مین اسکا حق ظالم سے نہ لیون اور قوی شخص میرے پاس ضعیف ہے جب تک غیر کا
حق اُس سے نہ نکالون اور جو لوگ جہاد کو چھوڑ دینگے تو اللہ تعالی اُنکو ذلیل کریگا اور جس قوم مین
زنا بہت ہوگا تو اللہ تعالی انپر بلاے عام بھیجیگا اور مین جب تک کہ خدا اور رسول کی اطاعت
کرونگا تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین خدا اور رسول کی نافرمانی کرونگا تو تم پر میری متابعت
کرنا نہین ہے چلو نماز پڑھو اور علی مرتضی اور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم بیعت کو نہین آے سو
مخصوص اسلئے تھا کہ ہم کو مشورت مین داخل نہین کئے اور ہم جانتے ہین ابو بکر مستحق تھے اور انکی
خوبی اور بزرگی کے ہم مقر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین دین کے کام مین انکو
ہمارا امام کئے پھر دنیا کے امور مین ہم انکی بیعت کیا واسطے نکرین غرض نماز سے فراغت ہوئے بعد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا حکم کئے سو علی مرتضی اور عباس اور فضل اور قثم دونون عباس کے

فرزندان اور اسامہ بن زید اور شقران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور اوس بن خولی انصاری
حضرت کو غسل دئے علی مرتضیٰ حضرت کو اپنے سینے پر رکھکے غسل دیتے تھے اور عباس اور فضل اور
قثم پھرانے کے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے تھے صحابہ مین اختلاف
ہوا حضرت کو قمیص پہنا کے غسل دینا یا دوسرے اموات کو دیا کرتے ہین ویسا دینا سو اللہ تعالے
سبھون پر نیند غالب کیا اور سب آواز سنے کہ قمیص پہنا کے غسل دیوا و حضرت کو غرس کے کوے
کے پانی سے تین بار غسل دئے پہلے سادے پانی سے دوسرے بار بیر کے پتون سے تیسرے بار کافور ڈالکے
اور روئی سے بنے سو سفید تین کپڑون مین کفن کئے اُس مین قمیص اور پگڑی نہتی پھر لوگان نماز پڑھے اول
ملائکہ پڑھے بعد اہل بیت بعد باقی کے صحابہ ایک ایک جماعت لوگون کی حجرہ شریف مین جاتی تھی اور
تنہا تنہا نماز ادا کرتی تھی دفن کہان کرنا سو اسمین اختلاف ہوا ابوبکر کہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے نبی کا روح جس مکان مین قبض ہوتا ہے اسی مکان پر اسکا
دفن بھی ہوتا ہے علی کہے مین بھی حضرت سے سنا ہون پھر اسی مکان پر قبر کھودنا مقرر کئے اختلاف کئے قبر لحد کرنا
جیسا مدینے کا دستور ہے یا شق کرنا جو مکے مین مروج ہے آخر یہ ٹھہرا کہ لحد بنانے والے کو اور شق بنانے
والے کو بلوانا جو اول آتا ہے اسکے ہاتھ سے کھدوانا پھر اول ابو طلحہ آئے سو اُنکے ہاتھ سے لحد کھدوائے
قبر مین علی اور عباس اور فضل اور قثم اور شقران اُترے اور نو اینٹ سے لحد کا منہ موچے قبر سے سب کے
بعد قثم بن عباس نکلے اور بلال قبر شریف پر پانی چھڑکے سرانے سے شروع کر کر پینتی طرف لیگئے اور
قبر کو زمین سے ایک بالشت بلند کئے اور اُس پر سرخ اور سفید کنکر ڈالے وفات دوشنبے کے روز
آفتاب ڈھلے بعد ہوا بارھوین [۱۲] ربیع الاول کی یا دوسری اور چہارشنبے کی شب کو سحر کے وقت دفن
سے فراغت ہوئے بیماری تیرہ [۱۳] روز کی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ای عزیز اس درد و غم
کا سماں کیا لکھون اور اس مصیبت و الم کا ماتم کیا لکھون جسکے ذکر سے دل چاک ہوتا ہے اور سینہ
پھٹ جاتا ہے جانور جسکا درد کرین تو انسان کیا نہ کرین حضرت کی سواری کی ناقہ غم سے کھانا
پینا چھوڑ کے مرگئی اور حضرت کی سواری کا دراز گوش دیوانہ ہو کے چارون طرف دوڑتا تھا آخر

اپنے تئین ایک کوے مین ڈالکے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال بیان کرون حج کے
روز احرام باندھکے تلبیہ بولین تو جو شور مچتا ہی رونے سے ویسا شور مچا تھا اور بعضون کے حواس مین
تخلل ہو گیا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت و شدت کے بیحواس ہو کر تلوار کھینچ کے جو کہتے
تھے سو بیان آچکا اور عثمان رضی اللہ عنہ مبہوت بن گئے تھے کچھ بات کرین تو جواب ہی نہین دیتے
تھے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ باوجود ایسی شجاعت کے پست ہو کے زمین سے لگ گئے تھے انکو
حرکت کی طاقت نتھی اور عبد اللہ بن انیس غم سے جھکتے جھکتے مر گئے اور فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا حضرت کے بعد چھے مہینے زندگی کئی تو کدھی نہ ہنسی اور اسی غم سے آخر وفات پائی اور حضرت
کا دفن ہوئے بعد انس کو کہے ای انس پیغمبر پر مٹی ڈالنے کو تمھارے دلان کیسا قبول کئے اور
بی بی عایشہ اپنے حجرے مین اس سرور کے یاد مین گریہ و زاری کر رہے تھے انسانان تو کیا علی
مرتضی کہتے ہین مین سنا آسمان طرف سے واحمداہ واحمداہ کر کر آواز آتی تھی اور ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے اشک جاری تھے اور آہ کھینچ رہے تھے اور سانس بھرا کرتے تھے اور فرماتے
اگر موت ہماری اختیار مین ہوتی تو ہم آپکے جانکے بدلے ہماری جان دیتے اور رونے سے آپ
منع نہ کرتے تو اسقدر روتا کہ اشکون سے چشمے بہین بااین بھی ثبات تھا تو ابو بکر کو تھا اگر صدیق
نہوتے تو زمین پر کوئی مسلمان باقی نرہتا اور ایک آواز غیب سے آئی کہ اہل بیت پر اللہ کا
سلام اور رحمت اور برکات ہر جی کو موت کا مزہ چکنا ہی اور تمھارا ثواب قیامت کے روز
پورا ملنا ہی جانیو ہر مصیبت کو خدا تیعالی پاس تسلی ہی اور ہر فوت ہونیوالیکا ایک عوض ہی سو تم
اللہ پر اعتماد کرو اور اسی کیطرف رجوع لاؤ اور بے صبری مت کرو حقیقت مین مصیبت زدہ ہی
ہی کہ ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ یہہ آواز فرشتو نکی تھی اور ایک شخص خوش جسیم
سفید داڑھی لوگون کو چیرتا آکے رویا بعد صحابہ کیطرف دیکھکے کہا اللہ تعالی کو ہر مصیبت مین ایک
تسلی ہی اور ہر فوت ہونے والیکا عوض ہی تم اللہ سے رجوع رہو اور اسکی طرف دیکھا کرو خدا
کی نظر بلا کے وقت ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی کہ مصیبت اسکی صبر سے جبر نہین ہوتی پھر چلے گیا ابو بکر صدیق

اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کہے یہہ خضر تھے تعزیت کیو اسطے آئے تھے قلم کو اب طاقت نہین درد و غم کا ماجرا کچھ زیادہ لکھین اُن امور سے جب فراغت ہوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بریدہ کو تاکید کئے کہ نشان جو انھون نے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دئے تھے سو لیجا کے اسامہ کے دروازے پر دیو اور اسامہ کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جہان جانے کے واسطے مقرر کئے تھے وہان جانا او منادی کرواے جسنے اسامہ کے لشکر مین داخل تھا وہ شخص تیار ہوکے جُرف مین اُترنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا سو سنکر یار وطرف کے لوگ بدل گئے چند لوگ مرتد ہوئے اور چند لوگ زکوۃ نہ دینگے کرکر استاد گی کئے مکے کے اکثر لوگ بھی چاہے مرتد ہونا اور مکے کے عامل عتاب بن اسید ڈرکے چھپ گئے اور سہیل بن عمرو خطبہ پڑھے اللہ کا حمد و ثنا کر کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے قریب قریب بیان کئے اور کہے حضرت کے وفات سے اسلام کی قوت ہی معلوم ہوئی جس نے بدل جایگا ہم اسکو قتل کرینگے لوگ اس ارادے سے باز آئے بدر کے جنگ مین سہیل کے دانتھ اکھاڑنا کرکے عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تھے تو تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز ہوگا کہ اُن دین کی تقویت واسطے کھڑے ہوکے خطبہ پڑھیگا کہ اسکے بعد تم اُسکی مذمت نہ کروگے سو آج ہی کا دن تھا اور ثقیف بھی نہ بدلکے اپنے اسلام پر قایم تھے یہہ احوال سنکے ابی بکر صدیق پر نہایت مشکلات اور ترددات روئے کہ اگر پہاڑو نپر یہہ بوجھا پڑتا تو ٹوٹ جاتے ابو بکر صدیق اپنی فکر صایب اور رائے ثاقب سے ان تمام کا بندوبست بوجہ احسن کئے اور جو اشکالات صحابہ کو عارض ہوتے تھے اسکو حل کرتے تھے چنانچہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ کہے ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی ابو بکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نشان کو باندھے اور اسکے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے تھے سو اسکو مین کدھی نہ کھولونگا اگرچہ مدینے مین درندے آکر ہم کو پھاڑین اور پرندے لیکر اُڑین پھر ربیع الآخر کے غرے کو لشکر کوچ کرکے نکلا لشکر کے تین ہزار آدمی تھے بقولے سات سو آدمی ابو بکر صدیق اسامہ کو کہے اب عمر کو یہان رہنیکا حکم دیو اسامہ نے انکو اجازت دئے اور تھوڑے دور تک ابو بکر صدیق اسامہ کے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے ہر چند کہے سوار ہو پر نہ مانے بعد انکو رخصت کرکے آپ لوٹے

اور لشکر جہان کہین اُترتا وہانکے قبیلون پر رعب پڑتا اور پھر جانیکا ارادہ جو قبیلے والے کئے تھے اس سے باز آئے اور بولے مسلمانون کے شوکت مین کچھ خلل ہوتا تو یہہ فوج نکلتی غرض بیس روز کے عرصے مین انباشہر کو پہنچے اور کافرون پر شبخون کرے کتنون کو قتل کیئے اور کتنون کو اسیر کئے اور اپنے باپکے قاتل کو بھی مارے اور تمام روز وہان رہکر غنیمت جمع کئے مغرب کے وقت وہان سے کوچ کئے اور منزلان بڑے بڑے کرکرنو روز مین وادی القری کو پہنچے وہان سے چھوٹے منزلان کرتے چھے روز کو مدینے مین آئے مسلمانون کا کوئی شخص شہید نہوا یہہ آخر لشکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر تھا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین بھیجے بعد جو لوگ مرتد ہوئے تھے اُنسے جنگ کرنے کے واسطے صدیق کے فوجان روانہ ہوئے مسیلمہ کذاب جو نجد مین دعوی نبوت کا کرتا تھا اسکو قتل کئے جب جزیرہ عرب سے فراغت ہوے فوجان کسری و قیصر سے مقابلہ کے واسطے روانہ کئے

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین

اس باب مین پانچ فصل ہین

پہلا فصل حضرت کے صورت کے بیان مین

اللہ سبحانہ تعالی ذات شریف کو ایسا خوب اور پاکیزہ بنایا تھا کہ ویسا کوئی نہوا اور نہوگا اور حُسن و جمال ایسا عطا فرمایا تھا جو دیکھے تو یقین کرے کہ لاریب یہہ رسول اللہ ہین بشر کو کیا طاقت کہ اُس سرو باغستان رسالت کی تمام اوصاف بیان کرے لیکن ہر شخص اپنے فہم کے وسے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دیا اور اپنے دانست کے موافق کچھ بیان کیا ہم انکا تھوڑا سا یہان بیان کر دیتے ہین

چہرہ شریف کا بیان

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام لوگون کے چہرے سے بہتر اور خوب تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شی کو خوش رو نہ دیکھا گویا آفتاب چہرے پر پھر رہا تھا اور براء سے بھی روایت ہی کہ چہرہ حضرت کا چاند کے ساتھا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ چہرہ حضرت کا آفتاب اور مہتاب کے مثل تھا

اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین گلے حضرت کے پھوگرے تھے اور چہرہ بہت گول یا دراز نتھا
اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہے جب حضرت خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہوتا گویا چاندکا ٹکڑا
ہے اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہی اگر تو حضرت کو دیکھتا تو کہتا آفتاب نکلا ہے اور ہندہ بن
ابی ہالہ کہے منہہ چودھوین رات کے چاند سا چمکتا تھا **آنکھونکا بیان** علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین آنکھین حضرت کی بڑی بڑی تھین اور آنکھہ مین سرخی تھی اور حدقہ بہت سیاہ تھا اور ابن ابی ہالہ
کہے جب حضرت دیکھتے تو پورا دیکھتے اور آنکھین نیچے کرتے اور زمین طرف دیکھنا بہت تھا آسمان طرف دیکھنے
سے اور اکثر گوشہ چشم سے ملاحظہ فرماتے ابن عباس کہے روشنائی مین جیسا دیکھتے ہین ویسا ہی حضرت
اندھیرے مین دیکھتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو
فرمایا کرتے تمہارا رکوع سجود کرنا مجھپر پوشیدہ نہین رہتا ہے مین تمکو پیٹھہ کے پیچھے سے دیکھتا ہون
یہہ کس طور سے دیکھتا سو اسمین علما چند وجہ بیان کئے ہین اکثر کہتے ہین کہ یہہ معجزہ اللہ تعالی حضرت
کو مرحمت کیا تھا آنکھہ مین جیسے دیکھنے کی قوت پیدا کیا قادر ہے کہ وہ قوت دوسرے عضو مین پیدا کرے
اور شفا کی کتاب مین ہے کہ حضرت ثریا مین گیارہ ستارے گنتے اور سہیلی لکھا ہے بارہ ستارے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کو روانہ کئے
ایکروز مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوا یہود کے عالمون سے ایک شخص ہاتھہ مین کتاب لیکے کھڑا تھا مجھے
بولا ابو القاسم کی وصف بیان کرو مین حضرت کے چند اوصاف بیان کیا وہ عالم بولا اور کیا ہے
سو بیان کرو مین کہا اب مجھے یاد نہین آتا عالم کہا انکی آنکھون مین سرخی ہے اور داڑھی
خوبصورت ہے تو مین بولا واللہ ویسی ہی ہے وہ عالم کہا یہہ صفات ہماری کتابون مین ہین
گواہی دیتا ہون وہ اللہ کے رسول ہین تمامی خلق طرف **کانون کا بیان** احادیث مین
کانون کا بیان بتفصیل مذکور نہین مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اتنا آیا ہے کہ حضرت کے کان
پورے تھے اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمائے مین دیکھتا ہون وہ جو تم نہین
دیکھتے اور سنتا ہون وہ جو تم نہین سنتے آسمان گڑگڑاتا ہے اور گڑگڑانا اسکا بجا ہے اسلئے کہ چار

انگل کی جگہہ اس پر نہین ہی مگر ایک فرشتہ اپنا سر سجدے مین وہان رکھا ہی اور حکیم بن خزام
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمائے مین سنتا ہون سو وہ تم نہین سنتے ہو صحابہ عرض
کئے نہین حضرت فرمائے آسمان گڑگڑاتا سو آواز سنتا ہون اسکے گڑگڑانیکا عجب نہین بالشت کی جگہہ
اُسپر نہین جو فرشتہ سجدہ نہین کیا ہی یا کھڑے ہوا ہی **پیشانی اور بہون کا بیان** علی مرتضے
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ تھی اور بہون دونون ملے ہوے اور ہند بن
ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بہون کماندار تھے اور اُسکے موے پورے تھے اور دونو ابرو پیوستہ نتھے
دونون کے درمیان ایک رگ تھی غصے کیوقت خون سے بھر جاکے موٹی ہوتی ان دونون روایت
مین اختلاف ہی صحیح بات یہی ہی کہ بہون ملے ہوے نتھے لیکن کچہہ ہوئی باریک تھے سو اس سبب کوئی
روایت کرتا ہی کہ بہون ملے ہوے تھے اور کوئی کہتا ہی جدا تھے **ناکھہ کا بیان** علی مرتضی اور
ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بینی مبارک ہموار باریک اور بیچا بیچ بلند تھی ہند بن ابی ہالہ کی روایت
مین آیا ہی کہ بینی مبارک پر ایک نور تھا خوب تامل سے نہین دیکھا سو شخص سمجھتا تھا کہ نوک بلند ہی
دہن شریف کا بیان اونٹہان اور منہہ کا مہر بہت ہی خوش ڈول اور لطیف تھا گویا یاقوت
کی ڈبیہ مین جواہر ہین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور ابن ابی
ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم گنج دہن سے کرتے
اور دندان مبارک نہایت سفید روشن براق آبداری اور رونق کے ساتھہ تھے اور روبرو کے
دانتان برلے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا لگتا کہ دانتونکے
درمیان سے نور نکلتا ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دانتونکی چوک نہایت خوب
تھی اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انھون اور انکی والدہ اور خالہ آکے اسلام لائے جب اپنے
مکان کو آئے انکی خالہ اور والدہ انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سا خوبصورت
پاکی ولطافت کے ساتھہ اور باتون مین ملایمت ہم کسی کو نہین دیکھے اور باتان کرے تو ہم کو
ایسا دستا تھا کہ منہہ سے نور نکلتا ہی **لعاب کا بیان** لعاب شریف دوا تھی بیمارونکی اور شفا

خستگو نکی خیبر کے جنگ مین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آنکھون کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگانے
ہی آنکھہ درست ہوئے اور وایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کسینے پانی ڈول مین حضرت
کے پاس لایا حضرت اسکو پیئے اور کوئے مین کلی کئے سو اُس کوے مین مشک کی بو آنے لگی اور انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر کو تشریف لائے اور گھر مین کوا تھا اُس
مین تھوکے تو اُسکا پانی اسقدر شیرین ہوا کہ کسی کوے کا پانی اُسکے مقابل نہ رہا اور رزینہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشورکے روز اپنے اور بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے دودھ پیتے سو بچون کو بلوا کر منہہ مین اپنا لعاب شریف لگاتے اور اُنکے ماؤن کو تاکید
کرتے انکو شام تک دودھ مت پلاؤ سو لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ انھون اور انکے چار بہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے واسطے
آئے حضرت کباب کھاتے تھے سو ایک ٹکڑا چابکے انکو دے سو وہ پانچون ذرہ ذرہ ٹکڑا اُسکا
کہائین سو مرتے تک اُنکے منہہ مین کبھی بدبو نہ ہوئی اور عتبہ بن فرقد کے بدن پر شرزہ ہوا تھا سو
حضرت اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پھرائے سو بیماری دفع ہوئی اور انکے بدن مین ایسی خوشبو تھی
کہ کسیکے پاس وہ نتھی اور انکے چار عورتان تھین اقسام کی خوشبوئیان بدنکو لگایا کرتین پر وہ خوشبو کسی کے
پاس نتھی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار سفر مین حسن اور حسین تشنگی سے
رونے لگے اور پانی نہ ملا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسائے انکی تشنگی زایل ہوئی۔

آواز کا بیان آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت خوش اور شیرین تھی انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کو نہ بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تمھارے پیغمبر کو بھی
خوبصورت خوش آواز کیا اور حضرت کی آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وعظ کہتے وقت اتنی
دور جاتی تھی کہ کسی کی آواز اتنے دور نہ جاتی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایکبار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ فرمانے واسطے کھڑے ہوکے لوگون کو فرمائے بیٹھو
سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گھر و نمین تھے سو آواز سنکے وہین بیٹھے اور اکثر

بی بیان اپنے گھرونمین حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتی تھین اور حج کے ایام مین حضرت منیٰ مین
خطبہ پڑھے سو جتنے لوگ تھے دور نزدیک سب یکسان آواز سنے **ہنسی کا بیان** اکثر احوال مین حضرت
تبسم کیا کرتے اور بعضے اوقات مین بہت ہنسے تو کونچلیان نمود ہوتے اور کبھی قہقہہ کرکے نہین ہنسے
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین کبھی نہ دیکھی حضرت کے ہنسی مین مسوڑے وسے ہوا ور
ابن ابی ہالہ کہتے ہین اکثر ہنسنا رسول اللہ علیہ وسلم کا تبسم تھا اور رونا بھی ہنسی کے طور پہ تھا انکھون سے
اشک جاری ہوتے بلند آواز سے نہ روتے اور اکثر قرآن پڑھتے وقت روتے او سینہ مبارک سے
دیگ کے جوش کا آواز آتا اور حضرت جماہی کبھی ندئے **زبان کی فصاحت کا بیان**
بات بہت آہستگی سے بیان کرتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے فرماتے اگر کوئی چاہین تو الفاظ کا شمار کر لین او نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر بات کو تین بار مکرر فرماتے تا لوگ خوب سمجھین یاد کرین اور سخن حضرت کا نہایت فصیح او شیرین
تھا اسقدر دلونمین تاثیر کرتا کہ گویا روح کو کھینچا اور عرب کے ہر قبیلے کی بات مین تفاوت تھا اور
لغت ہر ایک مختلف اور ایک کی لغت سے دوسرے کو اطلاع نتھی جب حضرت پاس آتے تو حضرت انکی
لغات کے موافق آپ بھی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایک بار عمر رضی اللہ عنہ پوچھے یا رسول اللہ آپ
ہمارے درمیان سے جاکے کہین رہے نہین پھر کیا واسطے ہمسے آپکی فصاحت بڑھکر ہے حضرت فرمائے
اسمعیل علیہ السلام کی لغت مندرس ہو گئی تھی سو مجھے جبرئیل یاد دلائے اور ایکبار ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مین عرب کے اکثر فصحا سے ملاقات کیا ہون پر آپ سے کسی کو زیادہ
فصیح نہ پایا حضرت فرمائے میرے تئین میرا پروردگار ادب سکھلایا او مین بنی سعد بن بکر مین
پرورش پایا اور اللہ تعالی حضرت کو جوامع الکلم دیا تھا یعنے الفاظ تھوڑے رہنا اور معانی اسکی بہت
یہہ بات احادیثونکے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور اسکے لکھنے کا یہہ محل نہین **سر کا اور بالونکا
بیان** سر مبارک بڑا تھا اور بال نہ بہت سیدھے نہ گھونگھروالے مگر کچھہ پیچ پگی تھی اور سر کے بال آدھے
کان تک تھے اور بعضے روایتون مین آیا ہے لو لکی تک اور بعضی روایت مین ما بین کان اور کاندھے

کے اور بعضی روایتون مین کاندہے تک یہہ اختلاف اوقات کے نظر کرنے تھا تیل ڈالکے جب لنگھی کرتے
تو دراز دیتے تیل نڈالین ہوتو کوتاہ دستے یا کترے سو وقت کوتاہ ہوتے نہین تو دراز ہوتے
ابن عباس سے روایت ہے کہ عرب کے کفار مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب جدانکرکے پیشانی
پربالونکو چھوڑدیتے سونبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالونکو چھوڑا کرتے تھے اور عادت شریف یہی تھی کہ جس جس
مین خدا تعالیٰ کی یہان سے کچھہ حکم نہوتا تو اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے جب اسلام پھیلا تو
انکی مخالفت حضرت پاس درست ہوئی سو مانگ نکالنا اختیار کئے اور ابن ابی ہالہ کی روایت
مین آیا ہی اگر بال پھٹکے جدا ہوتے تو اسکو پھٹا رہنے دیتے نہین تو آپ ہوکے جدا نہین کرتے
شاید یہہ بھی اول تھا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس کی روایت سے معلوم ہوتا ہی
اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار سکے کو تشریف
لائے تھے سر کے بالونکو گوندھہ کے چار چوٹیان چھوڑے تھے ۔ **ریش شریف کا بیان**
ڈاڑہی انبوہ اور ڈاٹ تھی سینہ ڈاڑہی سے پوشیدہ ہوگیا تھا اور لبون کے بالون کو کترا یا کرتے
تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگھی کرتے اور تمام سر اور ڈاڑہی کے بالونمین بیست بال سفید
نہین نکلے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سر کے بالون کو تیل ڈالتے تو
سفید بال نظر نہ آتے جب تیل نہ لگاتے تو نظر آتے ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ
آپ بوڑھے ہوئے حضرت فرمائے سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور
اذا الشمس کورت مجھکو بوڑھا کئے یعنے ان سورتون مین قیامت کاہول اور بہشتی و دوزخی کا
احوال مذکور ہی سو اُس ہیبت سے بال سفید ہوئے **گردن کا بیان** ابن ابی ہالہ کی روایت
مین آیا ہی کہ گردن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی روپے کی صفائی مین **سینہ شکم
پشت وغیرہ کا بیان** سینہ و شکم برابر تھا اور سینہ مبارک سے ناف تک بالونکا باریک ایک
خط تھا اور سینہ و شکم پر اس خط کے سوائے موئے نہ تھے اور پہونچونپر اور بازؤن پر اور کندھون
پر اور سینہ کے اوپر اور پنڈلیون پر موئے تھے اور بغلان کا رنگ سفید تھا اور بغلون سے مشک کی

ہو آیا کرتی تھی اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ شکم مبارک گویا کاغذ ونکے مانند تھا ایک پر ایک جمائے ہوئے اور علی مرتضیٰ وغیرہ سے روایت ہی کہ دو کونشانون کے درمیان کشادہ اور محرش کعبی سے روایت ہی کہ پشت مبارک کو مین دیکھا ہون گویا روپے سے ڈھالے ہین * *

مُہر نبوت کا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر شانون کے درمیان مسّے کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ بڑھکے آیا تھا اُسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبوہ یعنے نبوت کا مہر کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالیٰ سابق کے پیغمبرون کی کتابون مین ایکبا نبی کا آنا لازم ہی اور اُسپر ایمان لانے کیواسطے تاکید فرمایا تھا سو اُسکی یہہ نشانی ہی کرکر بتادیا تھا تا نبوت پر دلیل ہووے اور اس پر طعن کو جائے نرہے اور کوئی جھوٹا مدعی اپنے تئین نبی آخر الزمان ہی کرکر نہ ٹھہرالیوے اکثر اہل کتاب حضرتؐ کے پاس آئے ہین تو اسکو دیکھکے نبوت کا اقرار کیئے ہین کسی نبی کی پیٹھہ پر یہہ نشان نتھا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کیئے ہین کہ جتنے انبیا ہوتے آئے اُنکے سیدھے ہاتھہ پر نبوت کی نشان رہتی تھی مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان تھا اور اسکے بیان مین صحابہ اپنی دانست کے موافق تشبیہ دیئے ہین لیکن سب کا حاصل ایک ہی ہی چنانچہ صایب بن یزید کہتے ہین کہ مانند زرّ حجلہ کے تھی سو بعضے تو زے نقطہ دار کو مقدم کرکے اُسکا معنی مسہری کی کھنڈی کہے ہین اور بعضی رے کو مقدم کرکر زرحجلہ کہتے ہین اُسکا معنی چکورکے انڈے سے کرتے ہین اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ سرخ مسّا تھا کبوتر کے انڈے برابر اور عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ جتنکی بھر گوشت تھا اُسکے گرد خال تھے ایسا لگتا تھا جیسا مسّا اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسّے کے مثال تھا سیب کے برابر اور عمر بن اخطب سے جو روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار انکو فرمائے پیٹھہ کی مالیش کرو پھر وہ مالیش کئے انکی انگلی مہر نبوت پر پڑی سو چند بال تھے اکٹھا جمع سو انھون انکھہ سے دیکھے ناہین مگر ہاتھہ لگانے سے جو معلوم ہوا تھا سو کہے اور ابی زید بن اخطب کی روایت مین ہی کہ وہ پیچھے مارے سو جگہہ

جیسا جھکے آتا ہی ویسا اُٹھا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ وہ گولی کے اتنا تھا اس
مین گوشت سے لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ اور سلمان سے روایت ہی کہ وہ کبوتر کے انڈے اتنا تھا
اُسکے اندر لکھا ہوا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ اور اسکے اوپر لکھا تھا + توجہ حیث
شئت فانک المنصور یعنے جا جسطرف چہتا ہی سو تو منصور ہی یہہ آخر کے دونون روایت ضعیف
ہین کر کر حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھے ہین **دست مبارک کا بیان** پنجہ مبارک
بسطر اور بھاری تھا او ہتیلی کشادہ تھی اور پنجہ نہایت نرم و ملایم اور پر گوشت تھا انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ انھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑے تو ریشم سے
زیادہ نرم تھا اور حضرت کے انگلیان دراز تھین اور بند دست دراز تھا اور پونچہا بھاری تھا جابر
بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے رخسارے پر اپنا
دست مبارک پھرائے سو نہایت خنک تھا اور خوشبو اسقدر تھا گویا عطار کہ طبلی سے نکالے ہین
اور وایل بن حجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑکے بعد اپنا ہاتھہ سونگتے تو اُنکا ہاتھہ مشک سے
زیادہ خوشبو ہتا اور ابی زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور ڈاڑھی پر حضرت ہاتھہ پھراکے
فرمائے یا اللہ اسکو جمال دے سو انکی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن اُنکے بال سفید نہوئے اور چہرہ
منقبض نہ بنا اور حنظلہ بن خزیمہ کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھہ پھراکے دعا وے کہ اللہ
تجھکو برکت دیوے سو انکے پاس جسکو اماس دمل سولی وغیرہ ہووے تو لے آتے اور انھون ہمیں
اپنا ہاتھہ پھراتے اور یہہ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَثَرِ بَرَکَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر وہ عارضہ
جاتا رہتا **قدمونکا بیان** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پنڈریا باریک تھے اور ہاڑ زبردست تھے
ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ دونو تلوؤن کے بیچ مین گڑھے تھے اور دونو قدم اسطرح پر ہموار تھے
کہ اگر پانی پڑے تو بہہ جاتا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم
کا پورا پنجہ اٹھتا تلوون مین بلندی نتھی یہہ دونون حدیث مین ظاہرا اختلاف ہی لیکن اسکے بیان
مین شارحان لکھے ہین کہ تلوونمین بہت زیادہ گڑھے رہنا سو نہین تھے مگر کچھہ ایک بلندی تھی لیکن

قدم دھرین تو نیچے کا پورا نقش اُٹھتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی کہ قدمان حضرت کے نہایت خوش ڈول تھے اور پاشنے حضرت کے کم گوشت تھے اور پاؤن کے انگلیوں مین انگوٹھے کے بازو کی انگلی درازتھی **حضرت کے قد کا بیان** قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ نہ بہت درازبی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب حضرت تنہا رہتے تو میانہ قد ہین کہکر بولے جاتا لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے ہمراہ ہوتا تو حضرت اُس سے بلند دستے اور جب دو شخص بلند قامت بازون پر ہوتے حضرت ان سے بلند دستے اور یہہ بھی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت لوگون مین بیٹھین تو حضرت کا کھندا سب سے بلند دستا اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ حضرت کا بدن گٹیلا با نٹا ہوا تھا اور ذکوان سے روایت ہی کہ حضرت دھوپ مین یا چاندنی مین چلے تو سایہ زمین پر پڑتا نہین تھا **رنگ شریف کا بیان** حضرت کا رنگ سرخ و سفید تھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حضرت کا رنگ گورا تھا سرخی مایل اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین کہ رنگ بہت روشن تھا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ گورے تھے گویا روپے سے ڈھالے ہین اور ابو الطفیل کہتے ہین کہ گورے تھے ملاحت کے ساتھ اور انس سے روایت ہی کہ رنگ نہ بہت اجلا تھا اور نہ گندم گون اور ابن ابی ہالہ کی روایت مین ہی کہ بدن شریف پر لباس جس جگہہ نہین رہتا وہ بھی روشن تھا **چال کا بیان** علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حضرت چلتے تو قدم اٹھا کے چلتے اور ڈھکتے گویا بلندی سے پستی مین اترتے ہین اور ابی ہریرہ کہتے ہین جب چلتے تو قدم پورا دھرتے اور چال مین حضرت سے جلد مین کسیکو نہ دیکھا گویا زمین پاؤن کے نیچے لپیٹے جاتی ہی اور ہم ساتھ رہنے واسطے سعی کرتے اور حضرت بے تکلف چلے جاتے اور یزید بن مرثد کہے کہ حضرت جلد چلا کرتے یہانتک کہ ساتھ والون کو دوڑنیکی نوبت پہنچتی اور جب لوگون کے ساتھ چلتے تو اصحاب کو آگے چلاتے اور آپ سب کے پیچھے چلتے اور فرماتے میرا پیچھا فرشتون کیواسطے چھوڑ دو **عرق وغیرہ فضلات کا بیان** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اسقدر خوشبو تھا کہ کوئی خوشبوئی اُس سے نہ لگتی تھی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین اسقدر خوشبوئی تھی کہ راہ سے گذر

جانیکے بعد معلوم ہوتا تھا کہ ادھر سے تشریف فرمائے ہین اور ایک شخص اپنی لڑکی کے جہیز کیواسطے کچھ
مانگا تو اس وقت حضرت کے پاس کچھ نتھا سو ایک شیشہ منگوا کے اسمین اپنا عرق ڈال کے دیئے
اور فرمائے تیری لڑکی کو کہہ کہ درعوض عطر کے اسکو لگایا کرے پھر وہ خوشبوئی جب لگاتی تو تمام مدینے
مین اُسکا مہکار ہوتا اور ام سلیم کے گھر مین تشریف لیجا کے حضرت آرام کئے اور بدن سے عرق جاری
ہوا تو ام سلیم وہ عرق پونچھ کے اپنے عطردان مین جمع کرنے لگی حضرت ہوشیار ہوکے پوچھے یہہ کیا ہی
تو عرض کی آپکا عرق ہمارے لئے عطر ہے سو مین اسکو جمع کرتی ہون اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ جب چہرۂ مبارک پر خوئی آتی تو ایسا دستا کہ موتی کے دانے چہرے پر جڑے ہین اور
شدت سرمے کے ایام مین حضرت پر وحی اُترتی تو بدن سے عرق جاری ہوتا اور جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قضاء حاجت کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہوکے فضلہ غایب ہوتا بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ انھون عرض کئے یا رسول اللہ آپ جائے ضرور کو جا کے آئے بعد ہم دیکھے
تو کچھ اثر نہین رہتا ہی حضرت فرمائے ای عایشہ کیا تمکو معلوم نہین وہ جو اللہ تعالی زمین کو حکم
کیا ہی کہ فضلہ جو پیغمبرون سے نکلتا ہی اسکو نگل جاوے اور عادت شریف یہہ تھی کہ شب کو پلنگ کے
پاس ایک قدح رکھا کرتے اور اسمین پیشاب کرتے سو ایکبار صبح کو تشریف لا کے دیکھے تو اس قدح
مین پیشاب نہین پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دائی برکہ سے پوچھے کہ اُس مین پیشاب تھا سو کیا
ہوا عرض کئی کہ مین اسکو پیگئی حضرت فرمائے اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی بیمار نہوئی مگر مرض الموت مین
اور ام ایمن ایکبار شب کو تشنہ ہوئی دیکھی تو قدح مین پانی ہی اُسکو پیگئی صبح کو حضرت فرمائے ای
ام ایمن اس قدح مین پیشاب ہی اسکو ڈال دیو ام ایمن عرض کئی یا رسول اللہ مین اسکو پیگئی حضرت
نہایت تبسم کئے بعد فرمائے تجھے کبھی درد نہوگا

فصل دوسرا حضرت کے اخلاق مین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تھے کہ کسی بشر مین وہ نہین
اسلئے اللہ تعالی قرآن شریف مین حضرت کی وصف مین فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنے بیشک تو

بڑے اخلاق پر ہے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن تھا
یعنے قرآن مین جو اوصاف بہتر ہین وہ تمام اُس ذات مقدس مین موجود تھے شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ اپنی کتاب عوارف المعارف مین لکھے ہین کہ بی بی کے قول مین ایک رمز پوشیدہ اور
مخفی اشارہ ہے کہ آنحضرت متصف تھے باخلاق ربانی سو بی بی عایشہ جناب آلہی کی حشمت پر نظر کرتے
کہہ نہ سکے کہ حضرت مین اللہ تعالی کے اخلاق تھے لیکن لطافت کے ساتھ اسطرف اشارہ کرکے
فرمائے کہ خلق اُنکا قرآن تھا وہب بن منبہ کہے کہ سابق کے انبیا پر نازل ہوئے سو ایکہتر کتاب
کو مین دیکھا اُسمین لکھا تھا ابتداء دنیا سے انتہا تک تمام لوگون کی عقل نظر کرتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی عقل کے مثال ایک کنکر ہے دنیا کے تمام کنکرونکے نظر کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے
عقلون پر بڑھکر اور بہتر ہے بعضے روایتون مین آیا ہے کہ اللہ تعالی عقل کے سو حصے کرکر ایک حصہ تمام مومنون
مین اور ننانوے حصے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی تامل کرکے دیکھے کہ عربونکی مزاج وحشی جانورونکے
مثال تھی اور ہر قبیلہ نخوت و غرور مین ایک جدی چال رکھتا تھا اور تیڑھی عقلون مین ایک دوسرے
سے بڑھکر چال رکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عالم و فاضل کی صحبت مین رہکر تربیت نہ پائے
اور کسی حکیم کے پاس جاکے کچھ نہ سیکھے اور اداب و اخلاق کے رسالے نہ پڑھے اور سیر و تاریخ کی کتابونکا
مطالعہ نہ فرمائے باین اُنکی جفا کے متحمل ہوکر اور انکی ایذا پر صبر فرماکر ایسا انکے ساتھ چلے کہ وہ سب اپنے
آبا و اجداد کا طریقہ چھوڑکر اور خویش و قرابت سے مخالفت کرکر اور مال و متاع ترک دیکر اور دنیا سے
ہاتھ دھوکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت اختیار کئے تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت
بہتر و پسندیدہ تھے اُس سے ظاہر ہوا کہ حضرت کی دانش و عقل نہایت کمال کو پہنچی تھی یہہ محض فضل الہی
تھا جو اُس سرورکے اوپر ہوا **حلم و عفو کا بیان** لوگون کے ظلم و جفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت
کے معاف کرنا انبیا کے بڑے اوصاف مین ہے جسمین یہہ صفت نہو تو وہ نبوت کا بار نہ اٹھا دے
اسی پر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکر فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
تو صبر کر جیسے صبر کئے ہمت والے رسول اور بھی فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ تو معاف

کرا اور درگذر انسے اللہ دوست رکھتا ہی نیکی والون کو اور فرماتا ہی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ جو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام اور کنارہ کر جاہلونسے تفاسیر مین مذکور
ہی کہ جب یہہ آیت اُتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے کیسا معاف کرنا جبرئیل علیہ السلام
کہے رب العزت جل جلالہ سے پوچھ کر کہونگا پھر جبرئیل آکے کہے اے محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسنے
تمھاری دوستی قطع کرتا ہی تم اُسکی دوستی جوڑنا اور جسنے تمکو محروم کیا تم اسکو بخشش کرنا او جسنے
تمپر ظلم کیا تو تم اسکو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بموجب امر الٰہی کے ظلم و جفا پر صبر
فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے اور کتنا ہی کوئی بدی سے پیش آوے تو حضرت حلم کر جاتے حضرت
مین یہہ صفت کامل ہونے سے اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کی کتابون مین حضرت کی علامتون سے یہہ بھی
علامت رکھا چنانچہ بخاری روایت کئے ہین عطا بن سایب سے کہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہما سے ملکے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توریت مین کیا ہی کہے کہ قرآن مین حضرت
کے جو اوصاف ہین اُسمین کے چند اوصاف مذکور ہین اے نبی ہمنے بھیجا تجھکو گواہ اور خوشخبری
سنانے والا اور ڈرا اور پناہ نادانون کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکھا مین تیرا متوکل کرکر نہین
ہی بدخلق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارونمین بدلا نہین لیتا بدیکا بدی لیکن معاف کرتا
اور درگذرتا اور اللہ اسکو قبض نہ کریگا جب تک تیری ملت کو سیدھا نکرے یہہ کہ کہے لا الہ الا اللہ
اور کھولیگا بسبب اُسکے اندھی انکھان اور بوڑے کان اور غلاف والے دل روایت ہی زید بن
سعنہ سے کہ انسنے یہود کے بڑے عالمون مین تھا سو کہا نبوت کے جتنے نشانیان تھین سو سب مینے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھکے معلوم کیا مگر دو علامت ایک تو انکا حلم اُنکے جہل پر غالب ہوگا دوسری
انکے ساتھ کتنا ہی جہالت کرین پر انکا حلم بڑھتا جاویگا سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختلاط
شروع کیا اور خرما اُدھار دیا وعدہ تمام ہونے کے قبل دو تین روز کے آکر حضرت کی چادر کھینچی تیور
چڑھاکے بہت ہی بدطوری سے انکو دیکھنے لگا اور بولا میرا حق ڈالدے واللہ عبد المطلب کی اولاد
تم بڑے دغاباز ہو عمر رضی اللہ عنہ یہہ دیکھکے غصہ سے اسکو کہے اے عدو اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کرون حضرت کا حکم نہین وگرنہ تلوار سے تیری گردن مارتا اور نبی صلی
اللہ علیہ وسلم آہستگی سے عمرؓ طرف دیکھکر تبسم کیئے اور فرمائے ای عمر اسکو اور مجھے دوسری بات بولنا لایق تھا
مجھے کہنا اسکا حق اچھی طور سے ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچھی طور سے مانگ اب اسکو اپنے ساتھ
لیجا کے اسکا حق ادا کر دیو اور اسکو جو ڈرائے ہین اسکے عوض بیس صاع خرما افزود دیو پھر عمر رضی اللہ
عنہ اسکا حق دیے زید کہا ای عمر مین نبوت کے تمام نشانیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ بیچ پایا مگر
دو نشانیا انکا امتحان کرنا ضرور تھا انکا حلم جہل پر غالب ہی اور جہالت زیادہ کرنیسے انکا حلم زیادہ ہوتا
ہی سو وہ دونون علامتان آج مین امتحان کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مقرر محمدؐ اللہ کے رسول
ہین اور مین اسلام لایا اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
ذات کیواسطے کسی سے بدلا نہ لیئے مگر جبکہ اللہ تعالی کے حرمتون کو کسی نے توڑتا تو اللہ کیواسطے اُس سے بدلا
لیتے اور بھی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فحاش اور متفحش نتھے اور بدی کا
بدلا بدی نہین کرتے لیکن معاف کرتے اور در گذر کرتے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انھون
ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت کے بدن شریف پر نجرانی چادر موٹے کنارونکی
تھی سو ایک جنگلی آدمی آگے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اسکا نشان پڑا اور اسنے
بولا ای محمدؐ خدا کا مال تمھارے پاس جو ہی مجھے دیو حضرت پھر کر اسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھہ دینیکا حکم کیئے
اور منافقان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اقسام کی ایذا دیتے تو حضرت اُنکو معاف کرتے اور کسی باندی
غلام نوکر چاکر کو کبھی نہ مارے اور نہ غصہ کیئے ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین
کہ انھون دس برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیئے حضرت انکو اف کر کر نہ بولے او کسی کام
کو کاہیکو کیا یا یہہ کیون نہین کیا کر کر نہ فرمائے اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین
کہ کبھی مین کسی کو اپنے لوگون پر زیادہ رحم کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ندیکھا ازجملہ حلم سے ہی
کہ لبید بن اعصم یہودی حضرت پر سحر کیا لیکن حضرت اُس سے بدلا نہ لئے قصہ اسکا یہہ ہی کہ اسنے
سحر کیئے بعد حضرت کو کامون مین فراموشی ہوئی اور بات کہہ کر فراموش ہو جاتے پھر اللہ کے پاس دعا

مانگے سو دو فرشتے آکر ایک حضرت کے سر کے پاس بیٹھا دوسرا پاؤن پاس اور ایک نے دوسرے سے پوچھا
اس شخص کو کیا ہوا ہی دوسرا بولا اسکو سحر ہوا ہی پوچھا کسنے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق مین یہودی
ہی پوچھا کاہی پر کیا ہی بولا لنگھی اور سر کے بالون پر نر جھاڑ کے پھولون کے غلاف کے اندر
پوچھا وہ کہان ہی بولا ذی اروان کنوین کے پتھر کے نیچے پھر حضرت وہان تشریف لیجاکر اسکو
نکال کر گڈوا دئے اور اُس یہودی سے بازپرس کچھہ نہ کئے **حضرت کی تواضع اور فروتنی کا**
بیان طبرانی روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل ع کے ساتھہ صفا پہاڑ پر تھے
سو فرمائے ای جبرئیل محمد کے لوگ کھانے کو ایک پسوا آٹا یا ستو ہو سو نہین ہنوز کلام تمام نہوا
تھا کہ آواز ہوا اسکے ساتھہ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد اللہ تعالی آپکا سخن سُنکر مجھے زمین کے
خزانونکی کنجیان دیکر بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ تمہارے کے پہاڑون کو زمرد اور یاقوت اور سونے روپے
کے کروُن اور وہ آپ کے ساتھہ پھرا کرین اگر راضی ہو تو نبی اور بادشاہ ہو نہین تو نبی اور بندہ پھر
حضرت جبرئیل طرف بطور مشورت کے دیکھے جبرئیل کہے اللہ تعالی سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے
مین نبی اور بندہ رہتا ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف مین حد سے
مت بڑھو جیسا نصارے عیسی مریم کے بیٹے کے حق مین بڑھگئے اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا رسول
اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلّی کے پینے کیواسطے باسن جھکاتے
اور بلّی پیئے بعد وہی جھوٹے پانی سے وضو کرتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسنے پوچھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم محل سرا مین تشریف لاوے تو کیسا رہتے تھے فرمائے بہت نرمی سے اور مسکراتے رہتے
اور لوگون مین پاؤن لنبے کر کر کبھی نہین بیٹھے اور کوئی پکارے تو لبیک کر کر جواب دیتے اور
عادت شریف یہہ تھی کہ کسی قوم کے بزرگ لوگ آوین تو انکی اکرام کرتے اور کوئی ہمنشین نہ آوے تو
اسکا حال دریافت فرماتے اور اپنے ہمنشین پر کمال التفات رکھتے یہانتک کہ وہ سمجھتا اپنے سے
دوسرا کوئی حضرت کے پاس افضل نہین اور کوئی شخص آکے حضرت کے پاس بیٹھے تو حضرت آپ ہو کے نہ اُٹھتے
جب تک کہ وہ نہ اُٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سخن کے آڑے نہ آتے مگر کچھہ بات بے شرع کہے

تو اسکو منع کرتے اور غریبان مسکینان کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہین مجلس آخر ہوتی وہین
تشریف رکھتے صدر پر جاکے نہین بیٹھتے اور ایکبار گدھے کے ننگی پیٹھ پر سوار ہوکے قبا کو تشریف لیجاتے
تھے اور حضرت کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سوانکو فرمائے ای ابوہریرہ مین تمکو بھی بٹھاؤن
تو عرض کئے آپکی مرضی پھر حضرت فرمائے سوار ہو سو ابوہریرہ اچھل کے سوار ہونا چاہے سوار نہوسکے اور حضرت
کو پکڑ لئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انھون دونون ملکے زمین پر گرے بعد حضرت آپ سوار ہوکے
ابوہریرہ کو فرمائے مین تمکو بھی بیٹھاؤن تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عرض کئے آپکی مرضی حضرت فرمائے سوار
ہو سو اچھلے بھی حضرت کو لیکے گرے بعد حضرت سوار ہوکے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بھی سوار کرون تو ابوہریرہ
عرض کئے یارسول اللہ مین آپکو تیسری بار واللہ نہ گراؤنگا اور ایکبار حضرت مسافرت مین تھے صحابہ کو فرمائے
اس بکریکو کاٹ کر پکانا سو ایک نے عرض کیا یارسول اللہ اسکو ذبح کرنا میرا کام ہے دوسرا کہا مین اسکو
چھیل دیتا ہون ایک کہا مین پکاتا ہون حضرت فرمائے مین لکڑیان جمع کر کر لاتا ہون صحابہ عرض
کئے یارسول اللہ وہ بھی ہمین دیکھ لیتے ہین حضرت فرمائے مجھے معلوم ہے کہ تم اسکو بھی کرینگے مگر
مجھے خوب نہین دستا کہ تم سب کام کرین اور مین جدا ہوکے رہون اور اللہ تعالی اپنے بندے سے مکروہ
رکھتا ہے کہ اپنے ساتھ والون مین آپ جدا رہے اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب نجاشی کے یہان سے لوگ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اٹھکے انکی خدمت کرنے لگے صحابہ
عرض کئے یارسول اللہ آپ کیا واسطے تصدیع اٹھاتے ہین ہم انکی خدمت کرتے ہین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ لوگ ہمارے لوگون کی خدمت کرتے تھے سو مین اسکا بدلا کرتا ہون اور
ایکعورت اسکی عقل مین کچھ قصور بھی تھا سو حضرت سے کہی مین آپ سے کچھ عرض کرنا ہے حضرت راستے
مین تھے سو فرمائے تو جہان بیٹھی ہے بیٹھ مین بھی بیٹھتا ہون غرض بیٹھکر اسکا احوال سنے اور اسکی
حاجت روا کئے اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ
چلنے سے کچھ ننگ نہین کرتے گر باندی بھی آکے بلاتی تو اسکے ساتھ چلے جاتے اور گھر مین آپ کام کرتے پانی
سیندھتے بکریکا دودھ دوتے اور ابن ابی الحسما سے روایت ہے کہ انھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت

انکے قبل حضرت کے پاس کچھ بیچے اور کچھ جنس باقی رہگئی سو اسکو وعدہ کئے کہ آپ اسی جگہہ رہنا مین وہ
جو باقی رہی ہی لادیتا ہون غرض اُسنے جاکے بھول گیا بعد تیسرے روز یاد کرکر آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی جگہہ مین اوسکو فرمائے تو مجھے نہایت تصدیع دیا مین تین روز سے یہان ہون اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فتح مکے کے روز ایک شخص حضرت کے حضور مین آکے سخن
کیا حضرت کے ہیبت سے اسکے بدن پر لرزہ پڑا حضرت اسکو فرمائے گھبرا مت مین بھی تو قریش مین کے
ایک عورت کا فرزند ہون جو سوکا کباب کھاتی تھی اور حضرت صبح کی نماز پڑھے بعد مدینے کے
لوگ حضرت کے پاس پانی کے باسن لیکے آتے حضرت اسمین اپنا دست مبارک ڈبا کے دیتے اور
بعضی اوقات مین سرما نہایت رہتا تھا این بھی دست مبارک ڈباتے از جملہ تواضع سے حضرت
کے تھا کہ کھانے کی چیز کا عیب نہ کرتے اگر خوب رہا تو کھاتے نہین تو چھوڑ دیتے کھانا بھیکا کھٹا بدمزہ
کچا گلگلیا ہی کرکر نفرماتے اور تمام لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہین آپ تواضع سے مذمت نکرتے اور
فرماتے دنیا کو مذمت کہو کیونکہ وہ مومن کی بہتر سواری ہی اسی سے خوبی کو پہنچتا ہی اور اسی سے
نجات پاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیان کے ساتھہ جو حسن معاشرت
کرتے تھے سو بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیان کو بہت خوش رکھتے اور
انکے ساتھہ ایک ہی بچھونے پر سوتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کم عمر رہنے کے سبب سے انصار کے لڑکیون
کو بلواکے انکے ساتھہ کھیلنے چھوڑتے اور بی بی عایشہ کٹورے پر جہان منہہ لگاکر پانی پیتی آپ بھی اسی
جگہہ منہہ لگاکے پیتے اور گوشت منہہ لگاکر جہان کہین سے توڑے ہین آپ بھی اپنا منہہ اسی جگہہ رکھکے توڑتے اور
انکی مانڈی پر سر مبارک رکھکے آرام فرماتے اور انکو بوسہ دیا کرتے اور ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انکے ساتھہ دوڑے سو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا حضرت سے بڑھگئے دوسرے دفعہ ایکبار بھی دوڑے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھگئے اور فرمائے اگلی دفعہ کا بدلا ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انھون ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی عایشہ کے گھر مین تھے سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے یہان سے روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اسکو

کھانے لگے اس عرصہ مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کھانا جو تیار کرتے تھے جلدی سے پکا کر حضرت کے
روبرو لاکے رکھے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کا باسن اٹھا کے پھوڑ دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کو فرمائے تمھاری ماغیرت سے پھوڑ دئی ہی سو اس کھانیکے درعوض اسکو کھاؤ بعد کھانا کھائے
کے پھوٹا باسن عایشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اور انکا گھٹ باسن ام سلمہ کے یہاں بھیجدئے اور
ایکبار بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین باسن مین کھانا رکھکے بھیجے اور انھون
کھانا بہت درست پکاتے تھے سو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اسکو چلکھکر اُس باسن کو اٹھا کے پھوڑ دی
سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کھانیکو اٹھانے لگے اور فرمائے تمھاری ماکو غیرت آئی پھر بعد بی بی
عایشہ کا گھٹ باسن اُٹھا کے صفیہ کو بھیجوادئے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انھون
ایکبار آٹے مین گوشت ڈالکے خربزہ پکائے اور حضرت کے روبرو رکھے حضرت بی بی سودہ اور
عایشہ کے بیچ مین تشریف رکھے تھے سودہ کو کہے کھاؤ انھون نہین کھائے عایشہ کہے دیکھو تم اگر نکھاؤ
تو مین تمھارے منہہ کو رگڑونگی اُس پر بھی انھون نے نکھائی پھر بی بی عایشہ وہ خربزہ لیکے بی بی سودہ کے
منہہ کو رگڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکر اپنی مانڈی سلائے اور سودہ کو کہے تم بھی اُنکے منہہ کو
رگڑو سو سودہ نے عایشہ کے منہہ کو خربزہ لیکر رگڑے **حضرت کی خوش طبعی کا بیان** خوش طبعی
اتنی جو اللہ تعالی کے ذکر سے باز رکھے اور دین کے مہمات مین فکر کرنے سے مانع ہووے تو درست
نہین اگر اس طور سے نہین ہی تو جایز ہی اگر اسکے ساتھہ کچھہ مصلحت دینی بھی ہووے جیسا مسلمانو نکو
اُس سے خوشی حاصل ہوتی ہی تو وہ مستحب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تھے اسی قبیل کی تھی
بی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین
تو حضرت فرمائے مین خوش طبعی مین کہتا نہین ہون مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فائدہ حاصل
ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی وہی جایز ہی جو خوش طبعی کہ اسمین جھوٹ بات رہی تو وہ جایز نہین انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش اخلاق تھے اور ہمارے ساتھہ بہت ملنساری سے
رہتے یہانتک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا وہ ایک لال پالیا تھا سو مر گیا تو حضرت اسکو دیکھے تو فرمایا کرتے

یا اباعمیر ما فعل النغیر یعنے یا اباعمیر لال کیا کیا اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یا ذالاذنین کرکر کہتے یعنے اے دو کان والے اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص تھا اسکی مزاج مین بھولا پن بہت تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمائے تجھے اونٹنی کا بچا سوار یکو دونگا اسنے کہا یا رسول اللہ اونٹنی کا بچا لیکر مین کیا کرون حضرت فرمائے اونٹ کو جننے مین اونٹنی ہی جنتی ہی اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا اسکا نام زاہر تھا بہت بدشکل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دوست رکھتے اور وہ جنگل کے چیزان حضرت کو ہدیہ لاکے گذرانتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکو جاتے وقت ہدیہ اور اسکے خرچکو کچھ پیسا دیا کر اور فرماتے زاہر ہمارے لئے جنگل ہی اور ہم اسکے شہر ہین غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار طرف تشریف لیجاتے تھے زاہر بازار مین کھڑا ہوا تھا سو حضرت آہستہ جا کر اسکو پیچھے سے پکڑلئے بولا کون ہی مجھے چھوڑ پھر کر دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اپنی پشت حضرت کی سینہ مبارک سے لگانے لگا حضرت فرمائے اس غلام کو کون خرید کرتا ہی زاہر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچے تو مین ارزان بکجونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لیکن تو اللہ تعالی کے یہان گران قیمت ہی اور ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپھی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڑھے تھے آکر عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو تا مین بہشت مین جاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت مین بوڑھیان نجائینگے وہ بی بی روتی ہوئے پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکو کہو بوڑھے رہکے نہ جائینگے بلکہ بہشت مین جاتے وقت جوان ہوکے جائینگے اور محمود بن الربیع لڑکا تھا پانچ برس کا ہنسی کو اسکے منہہ پر حضرت پانی لیکر کلی کئے اور ام سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تھی حضرت ہنسی کو اسکے منہہ پر پانی مارے اسکی برکت سے انھون بوڑھے ہوئے پر انکے منہہ سے جوانی کا رونق نہ گیا غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ملاپ کرتے اور انکو انست ہونا کر کر خوش طبعی کے باتان کیا کرتے اور انکے بچون سے ہنسی کرتے

حیا و شرم کا بیان

شرع مین حیا اسکو کہتے ہین کہ انسان کی مزاجمین ایک صفت ہی کہ اسکے سبب سے اپنی تئین بد کامون سے بچا رکھتا ہی اور حقدار کا حق ادا کرنے مین کچھ قصور نہین کرتا پھر جسکا دل جتنا زندہ رہتا ہی اسکو

حیا بھی اُس مقدار پر زاید ہوتی ہے اور جس کسیکا دل جتنا مردہ رہتا ہے اسکو حیا بھی اُتنی کم ہوتی ہے
اور ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل شریف کسقدر زندہ تھا سو حضرت کی حیا بھی اُتنی ہی زاید
تھی قاضی عیاض روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کمال حیا سے کسیکے منہہ پر آنکھہ گڑھا کے نہین
دیکھتے اور کوئی بیجا کام کیا تو اُسکا نام لیکر نہین فرماتے کہ فلانا ایسا ایسا کیا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ
ایسا کیا واسطے کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
حیا کنواری عورت سے جو پردے مین رہتی ہے بڑھ کر تھی اور کسی چیز کو پسند نکرتے تو ہم اسکو چہرہ
مبارک کیتین دیکھکر سمجھہ جاتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہے مین کبھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہین دیکھی اور میری شرمگاہ کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہین
دیکھے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسیکے روبرو کچھہ بات جو اسمین
اسکی دل شکنی ہو سو نہین فرماتے ایکبار ایک شخص آیا اور اسکے بدن پر کچھہ زرد رنگ لگا تھا سو اُسنے
حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگونکو فرمائے تم اسکو کہدو کہ یہہ زردی ترک کرے تو بہتر ہے
یہہ جو کہے سو مکروہ چیزونکا حکم ہے اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو اسی وقت اُس فعل سے
منع کرنا حضرت پر فرض تھا حضرت خدا تعالیٰ سے خوف رکھتے تھے سو بیان
بادشاہ سے جسکو مصاحبت زیادہ رہتی ہے تو اسکو خوف بھی زیادہ رہتا ہے مبادا کیا حرکت
اپنے سے صادر ہوتی ہے کہ سبب ناخوشی کا بن جاوے اس بادشاہ علی الاطلاق سے جو مالک زمین
و آسمان کا اور حاکم ملک و ملکوت کا ہے جسکو قربت زیادہ ہے اسکو خوف بھی زیادہ ہے
اور تمام مخلوقات کے بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب زیادہ تھا اس لئے حضرت
کو خوف آلہی بھی زیادہ تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین
تم سبھوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کو مین تمسے زیادہ جانتا ہوں اور تم
سے زیادہ اسکو ڈرتا ہوں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم

ہی اُسکی کہ محمد کا جیو اسکے دست قدرت مین ہی اگر مین دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ ہنستے تھوڑا
اور روتے بہت صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کیا دیکھے تو فرمائے بہشت اور دوزخ کو دیکھا
حضرت کی شجاعت وقوت کا بیان یہہ وصف بھی حضرت کے ذات شریف مین
درجۂ کمال کو پہنچی تھی جس مقام مین بڑے جوانمردان اور پہلوانان ٹھہر نہین سکتے تھے حضرت کمال
ثبات سے قایم رہتے تھے جنگان جو سابق مذکور ہوئے اُنکے دیکھنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت
کا احوال معلوم ہوگا چنانچہ حنین کے جنگ مین اکثر لوگ بھاگ گئے حضرت خچر پر سوار رہتے سو اسکو دشمن کے
روبرو ہی بڑہاتے تھے اور فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب یعنے مین نبی ہون
جھوٹھا نہین مین فرزند ہون عبد المطلب کا یہہ بڑی شجاعت پر دلالت کرتا ہی کیونکہ ایسے وقت مین
جو اپنے ہمراہ چند متعدد اشخاص کے سوا کوئی نتھا خچر سا سست جانور جو دوڑانے کدھانے کے لایق نہین
سوار ہو کر ہزار دنکے جنگل مین دشمن کا سامنا کرنا اور واقف نہین سو لوگون مین فلانا آپ ہی ہون
کر کر کہنا کمال شجاعت کی دلیل ہے بڑے بڑے رستمونکے پاؤن ایسے وقت اکھڑ جاتے ہین + انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت اور بہت سخی اور بڑے شجیع تھے
اور ایکبار شبکو مدینے مین کچھہ گڑبڑ پڑی اور لوگ جس جانب مین آوازہ پڑا تھا غنیم آیا ہی کر کر گئے
دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھہ پر سوار ہو کر جا کے تشریف
لاتے ہین سو لوگون کو کہتے کچھہ نہین تم گھبراؤ مت اور فرمائے ہم اس گھوڑیکو دریا کے سا دوڑنے والا پائے
اور وہ گھوڑا نہایت سست تھا سو اسقدر چالاک ہوا کہ کوئی گھوڑا اسکے برابری نہین کرسکتا
تھا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ مین کسیکو شجیع اور سخی زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ندیکھا اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب جنگ گرم ہوتا اور دشمن مٹھبھیڑ ہوتا
تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت کے سوا دوسرا کوئی نہین ٹکتا
اور جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہتا تو ہم اسکو سمجھتے کہ یہہ بڑا جوانمرد ہی اور عمران
بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ جب مخالف کا لشکر بہت رہتا تو ہم سبھون کے

اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے اور نبی صلی علیہ وسلم کی قوت اسقدر تھی کہ زور آوران حضرت کے روبرو کم زور تھے اور کشتی والے حضرت سے عاجز آئے مکے مین ایک جیٹھی تھا کشتی کے ہنر مین یکتا اور قوت و زورمندی مین یکتا اسکا نام رکانہ ایکروز پہاڑ ون پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا حضرت اسکو فرمائے رکانہ تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اور میرے پر ایمان نہین لاتا رکانہ بولا آپ کچھ معجزہ مجھے بتاوگے تو مین ایمان لاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کشتی کے فن مین استاد ہی اگر مین تجھے ٹیکون تو تو ایمان لاتا ہی رکانہ بولا ہان اور حضرت سے کشتی کرنے لگا حضرت اسکو ٹیکے رکانہ بولا یہہ منظور نہین دوسرے بار کشتی کرنا پھر کشتی کئے سو حضرت اسکو ٹیکے پھر تیسرے بار کئے سو اُس دفعہ بھی حضرت اسکو ٹیکے رکانہ کو نہایت تعجب ہوا بولا تمھارا حال نادر ہی اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ وہ اسلام لایا اور ایک شخص تھا اسکا نام ابوالاسد الجمحی بڑے قوت والا گائی کے چمڑے پر کھڑے ہو کے زور آور دس آدمی کو کہا کہ اسکو اپنے پاؤن کے نیچے سے کھینچ لیو پھر جب کھینچین تو چمڑا پھٹ جاتا پر اُسکے پاؤن نہ سرکتے غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراوگے تو مین ایمان لاؤنگا پھر حضرت اسکو گرادئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہت ہی قلیل تناول فرماتے اور اکثر روزہ رکھتے وصال فرماتے اور فاقے بہت کھینچا کرتے تا اینہمہ بھی اللہ تعالی آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تھا کہ وہ قوت بشری سے خارج تھی چنانچہ طبرانی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام لوگون سے مین چار چیز مین بڑھکے ہون سخاوت اور شجاعت اور جماع کرنا کثرت اور پکڑ مین شدت اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ساعت مین اپنی عورتون سے صحبت کرتے اور وہ گیارا عورت تھین پھر انس سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو اتنی قوت تھی تو کہے ہاں ہم سنتے تھے کہ آنحضرت کو تیس ۳۰ مرد کی قوت دی گئی تھی طاؤس اور مجاہد سے روایت ہی کہ حضرت کو جماع مین چالیس مرد کی قوت بخشش ہوئی تھی اور صفوان بن سلیم سے روایت ہی کہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جبریل علیہ السلام دیگ مین کچھ پکا کر لائے سو مین کھایا پھر اُسدن سے مجھے جماع مین چالیس مرد کی قوت عطا ہوئی اور بعضی روایتون مین

آیا ہی کہ وہ چالیس مرد بہشت کے ہین کہ وہانکے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد کی قوت دیجاویگی حضرت کے سخاوت و بخشش کا بیان انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھی اور بھی انس سے روایت ہی کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگیں تو دیڈالتے تھے ایکبار ایک شخص آیا سو اسکو حضرت بکریان کا منہ جو دو پہاڑ کے درمیان بھر کے تھا دے اُس نے اپنی قوم مین جاکر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد ایسا دیا کرتے ہین کہ جسکو اندیشہ فقیر کا نہین اور صفوان بن اُمیہ سے روایت ہی کہی کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت عداوت رکھتا تھا سو میرے تئین اونٹان اور بکریان ایک جنگل بھر کر تھے سو دئے پھر مین ایمان لایا اور صفوان کہی اتنا دینے واسطے سوائے نبی کے کسیکا دل خوش نہوگا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بڑا سخی تھا اور جابر رضی اللہ عنہ کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کچھ مانگے تو نہین کرکے کبھی نہ فرمائے بعضے روایتون مین آیا ہی اگر حضرت پاس کچھ نہ ہتا تو مانگنے والیکو دیتے نہین تو خاموش رہتے اور ترمذی روایت کئے ہین کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوے ہزار درم آئے سو اسکو حصیر پر ڈالے اور جو آکر مانگا سو اُسکو دئے یہانتک کچھ باقی نرہا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہی کہ ایک شخص حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر کچھ مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے پاس اسوقت کچھ نہین لیکن تجھے کیا لینا ہی سو خریدکر مین اسکو ادا کرونگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپکو جو دینے کی مقدور رہو تو اُسکو دینا ہر کر اللہ تعالی تکلیف دیا نہین سو قرض اپنے ذمے پر لینا کیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک اس بات سے منغص ہوا وہان ایک انصاری حاضر تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ آپ خرچ کیا کرو اور اللہ تعالی جو مالک عرش کا ہی آپکو کچھ ندیگا کر اندیشہ مت فرماؤ یہہ سننے سے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور تبسم کرکر فرمائے مجھے ایسا ہی حکم ہی اور حضرت نو مسلمون کو انعامات حنین کے جنگ مین دئے سو آٹھوین سال کے اخبار مین گذر البعض روایات مین آیا ہی کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم انعام دئے سو اسکا حساب کئے تو پانچ کڑوڑ درہم ہوئے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب بحرین

کا جزیہ حضرت کے پاس آیا تو فرمائے اسکو لیجا کر مسجد کے کونے مین ڈالو اور اتنا مال نقد حضرت کے پاس کبھی نہ آیا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے نکلے تو اس مال کیطرف آنکھ اٹھا کر نظر نہ کئے بعد نماز سے فراغت پا کے تشریف رکھے اور جو آیا سو اسکو دینے لگے عباس رضی اللہ عنہ آکر کہے یا رسول اللہ مین اور میرا بھتیجا عقیل کو چھڑانے کے لئے جو پیسا تھا سو فقیر ہوگیا ہون میرے تئین بہت عنایت ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آپ جسقدر اٹھا سکتے ہین اتنا لیناء عباس چادر بچھوکر بہت سا اسمین باندکر اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے اور فرمائے اسکو اٹھانیکے واسطے کسیکو حکم فرماؤ حضرت فرمائے نہ پھر کچھ نکال کر اپنے کاندھے پر اٹھا لیکئے پھر آکر ویسا ہی کہہ کر لیکئے بعد تیسرے مرتبہ بھی آکے ویسا ہی لیکئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے اٹھے تو اس مال مین ایک دمڑی باقی نہ رہی بعضی روایتو مین آیا ہی کہ وہ مال سب لاکھ درہم تھا اور ایکبار جابر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اونٹ مول لئے پھر قیمت اور اونٹ دونون انھون کو دئے الحاصل سخاوت و بخشش سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابر نیسان شرمندہ تھا اور دریا کے ہاتھو مین موج مارتی تھی اسکے لکھنے کے میدان مین قلم کا گھوڑا عاجز ہے **حضرت کی شفقت وغیرہ چند اوصاف کا بیان** شفقت و رحمت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقات پر نہایت تھی اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنے ہم نے تجھکو نہین بھیجا مگر مہربان کر کر جہانکے لوگون پر اور بھی اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنے آیا ہی تم پاس رسول تم مین کا بھاری ہوتی ہی اُس پر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی تمھاری ایمان والون پر شفقت رکھتا ہی مہربان بموجب اس آیہ کریمہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون پر نہایت رحم فرماتے اور امت پر احکام مین تخفیف اور آسانی دوست رکھتے اور عبادت شاقہ جسکا نبھاؤ آیندہ دشوار ہو منع فرماتے اور اللہ تعالی کی جناب کبریائی مین دعا کرتے کہ اگر مین بشریت کے تقاضے سے کسی مسلمان پر لعنت کرون تو وہ اسکے حق مین رحمت اور اُسکے گناہونکا کفارہ اور اگر نماز جماعت مین رہتے اور بچے کے رونے کا آواز سنتے تو اسکی ما

قریش آپس مین نزاع کیئے آخر یہہ ٹھہرائے کہ اول جو شخص آتا ہی اُسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب کہنے لگے واللہ محمد امین آیا ہی وہ جو حکم کرینے تو ہم سب کو قبول ہی پھر آپ فرمائے حجر الاسود چادر مین رکھکر ہر قبیلے کا بڑا ایک شخص اسکو پکڑ کر لیجانا سب راضی ہوکر خوشی سے ویسا ہی کیئے اور حضرت وہانسے اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصب کیئے روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہا ہم تمکو جھٹلاتے نہین اور ہم نہین سمجھتے کہ تم جھوٹھے ہو لیکن نیا دین جو لائے ہو ہم اُسکی تکذیب کرتے ہین دیکھیئے اُس شقی کا کیا اندھا پن تھا کہ باوجود حضرت کی سچوٹی اُسکے پاس ثابت رہتے پر بھی جھٹلاتا تھا اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی فَاِنَّھُمۡ لَا یُکَذِّبُوۡنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ یعنے وے لوگ تجھکو نہین جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے حکمون سے منکر ہو جاتے ہین اہل سیر نے روایت کیئے ہین کہ اخنس بن شریق بدر مین جنگ کے روز ابوجہل سے کہا ای ابا الحکم یہان میرے اور تیرے سوائے کوئی نہین تو میرے سے سچ کہہ کہ محمد سچے ہین یا جھوٹے وہ شقی نے کہا واللہ مقرر محمد سچے ہین اور جھوٹھہ بات ہرگز نہین کہے ہین اسی پر اخنس نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الٹ گیا اور جنگ مین شریک نرہا اور ابوسفیان ہنوز ایمان سے مشرف ہوئے نتھے اور انکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوا کرنے کے قبل جھوٹ بات کبھی کرتے تھے تو جواب مین کہے کہ محمد جھوٹ بات ہرگز کبھی نکہے اس پر بادشاہ نے بولا لوگون پر جھوٹ بات نہ بولنے والا اللہ تعالی پر جھوٹ کاہیکو بولیگا اور نضر بن الحارث بہت سخت کافر تھا قریش کو کہا کہ محمد نوجوان کم عمر تھا تو تم اسکے کامونکو پسند کرتے تھے اور تمام سے اسکو سچوٹی مین بڑھکر جانتے تھے اور سب سے اسکو زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے بناگوش مین بوڈھے بال نکلے تو اسکو جھوٹا اور ساحر کہتے ہین واللہ وہ جھوٹا اور ساحر نہین ہی اور حارث بن عامر باوجود مشرک رہنے کے اور لوگون مین حضرت کی تکذیب کرتے جب اپنے گھر مین جاتا تو بولتا واللہ محمد جھوٹا نہین اور ایکبار ابوجہل آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا جب کفار اس سے اسکا تعرض کیئے تو کہا واللہ مین یقین جانتا ہون محمد پیغمبر ہین لیکن ہم ساتو مین عبد المطلب کی اولاد کی تابعداری کب کرتے تھے سو اب کرین

اور عفت و پارسائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرتبے کو پہنچی تھی اور سب کا اتفاق ہی کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تمام بد کامون سے معصوم تھے احادیثون مین آیا ہی کہ حضرت اپنی عورت اور لونڈیکے
سوا کسی بیگانی عورت کو نہ چھوتے اور بخاری مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت
عورتون سے بیعت لئے تو زبانی انسے اقرار لیتے اور مردون کو جیسا ہاتھ پکڑ کر بیعت لیا کرتے ویسا
انسے نہین لیتے واللہ حضرت کا دست مبارک کسی بیگانی عورت کے ہاتھ سے نہ لگا اور ابوسفیان سے
ہرقل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود کافر ہتے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض
تمام اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ اس عنصر لطیف اور جوہر شریف مین درجۂ کمال کو پہنچے تھے
سوار زبان کو طاقت نہین کہ احوال مین اس مقال کے بیان کی باگ موڑے اور کمیت قلم کو قدرت
نہین کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے مین اوراق کے میدان مین دوڑے

فصل تیسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے بیان مین

اللہ تعالی انسان کے تئین اپنی عبادت و بندگی کرنیکے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضرور ہی کہ اپنی اوقات
عبادت آلہی مین صرف کرے علم و عمل کی برکت سے ذات حق کو پاوے لیکن عبادت کرنا قوت اور
تندرستی پر موقوف ہی بدن درست نہو تو عبادت نہین ہو سکتی قوت اور تندرستی کھانے پینے پر
موقوف ہی تو دین کا مدار کھانا پینا ہوا اب ہر شخص کو ضرور ہی اپنا کھانا پینا درست کرے اور جانور و نکے
مثال جو ملا سو کھاوے اور شرع کی لگام منھ مین ڈال کر شارع جو حکم کیا ہی اسی پر قناعت کرے
اور صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام کے کھانے مین اپنے تئین بہت کستے تھے
اور کوئی پیٹ بھر کے کھاتا نہین تھا اُنکے بعد جو لوگ آئے پیٹ بھر کر کھانا شروع کئے رفتہ رفتہ اقسام کی
نعمتان اور طرح طرح کے کھانے سالنے اختراع کر کر عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا مزیدار
کھانون کے خمار سے دولت کھودئے + مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ آدم کی اولاد اپنی پیٹ سے زیادہ بدکوئی ظرف ہو سو بھرتا نہین آدمی
کو چھوٹے چھوٹے چند لقمے کھانا جو اسکے پشت کو مضبوط کرین بس ہی پھر اگر کسی کا نفس غالب ہووے

تو پیٹ کے تین حصے کر کر ایک حصہ کہانے کیواسطے اور ایک حصہ پانی کے واسطے اور ایک حصہ دم کے
واسطے رکھے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر قوت ہونا کر کر کچھہ لقمے کھایا کرتے اور اکثر بھوکھے
رہتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیٹ بھر کے تناول
نفرمائے اور اپنے گھر میں رہے تو کھانا نہیں مانگتے اور خواہش نہیں کرتے اگر دیوین تو کھاتے اور جو لا رکھین
تو وہ کھاتے اور جو پلائین سو پیتے اور آبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کے لوگ حضرت کا وفات ہوئے تک پے در پے تین روز پیٹ بھر کر نہین کھائے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے گھر کے لوگ پے در پے راتان
بھوکھے رہتے کھانیکو کچھہ نپاتے اور جَو کی روٹی کھایا کرتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اُٹھے تک ایک روز مین دو طرح کی غذا فراغت سے تناول
نفرمائے اگر خرما کھائے تو جو نہین جَو کھائے تو خرما نہین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہے کہ دل جو مانگے سو تم کھاتے اور پیتے ہو مین دیکھا ہون تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہ ردی
خرما پیٹ بھر کر کھانیکو نہین پاتے تھے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین مہینہ مہینہ چولا نہین سلگتا تھا خرمیکے کچھہ دانے کھا کر پانی پیتے تھے
اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہی کہے کہ مین ساتھوان آدمی ہون جو ایمان لایا اور ہمکو سوا
پیر کے پتون کے کھانیکو کچھہ نہین ملتا تھا اسکو کھاتے کھاتے گلون مین زخمان ہوئے اور بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تو حضرت کا بکتر
ایک یہودی کے یہان بیس صاع اناج پر گرو تھا الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقے کی حالت
مین رہنا اختیار کئے تھے اور کچھہ مال آویتو لوگون پر تقسیم کر دیتے تھے وگرنہ جو چاہے سو اُن کو
اللہ تعالی عطا کرتا چنانچہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اللہ تعالی مجھے کہا کہ مکے کے پتھر تیرے لئے سونا کر دیتا ہون مین عرض کیا نہ لیکن ایک روز کھاؤنگا اور
ایک روز بھوکھا رہونگا جب بھوکھا رہا تو تیری یاد کرونگا اور تیرے پاس عاجزی کرونگا اور

جب کھایا تو تیری حمد و شکر کرونگا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چیزان کھاے
سو بیان عادت شریف ایک ہی چیز کھانے کی نتھی اپنے مشہور طور پر روٹی گوشت سالن میوہ
وغیرہ کھایا کرتے تھے بخاری روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو دوست رکھتے
تھے بعضی روایتون مین اس حلوے کا بیان آیا ہی کہ وہ خرما تھا اُسمین دودھ ڈالکر پکاتے
اور حضرت خبیص تناول کئے ہین خبیص حلوا ہی کہ آٹا اور گھی اور شہد ملاکر پکاتے ہین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو روٹی اکثر کھایا کرتے تھے لیکن آٹا نہ چھانتے اور بھوسا نہ نکالتے جو کو پیس کر پھونکتے اُسمین
بھوسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہی روٹی پکاتے اور حضرت کیواسطے روٹیونکے قرص چھوٹے بناتے یا
بڑے سو احادیث مین مذکور نہین اور بعضون نے جو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم روٹیان چھوٹے چھوٹے بناؤ بہت برکت ہوگی سو یہ حدیث جھوٹھہ ہے
چنانچہ ابن جوزی وغیرہ اُس حدیث کو موضوعات مین داخل کئے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بکرے کا گوشت کھایا کرتے اور اسکے دست کا گوشت بہت پیار سے تناول فرماتے اور بکرے کے گردنکا
گوشت بھی پیار سے کھاتے اور ہاڑون پر کے گوشت کو دانتون سے توڑ کر کھاتے اور بعضی وقت چاکو
سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرمائے اور گوشت کے کباب سکا کر بھونکے کھائے
اور مرغ کا گوشت کھائے اور گورخر کا گوشت کھاے اور اونٹ کا گوشت اکثر کھاے اور خرگوش کا گوشت
کھائے اور حبارا یعنی چکپی اور چکوا کا گوشت کھائے اور مچھلی کا گوشت کھائے اور ثرید یعنی روٹی شوربے
مین بھگائے سو کھائے اور روٹی کو گھی لگاکے کھائے اور روٹی زیتون کے تیل مین ڈبو کر کھائے اور
روٹی سرکے مین ڈبو کر کھائے اور فرمائے سرکہ بہتر سالن ہی اور کدو کو پیار سے تناول فرماتے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ ایک درزی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیا اور روٹی اور کدو کا شوربا
حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے لینے لگے انس کہتے ہین
مین اُس روز سے کدو کو بہت پیار سے کھانے لگا اور جو مین چقندر ڈالکے پکائے سو بھی حضرت
تناول فرمائے ہین روایت ہی سلمی رضی اللہ عنہا سے کہے کہ ایکبار حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس

اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر کو آئے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے
تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی کہی بیٹا اب وہ کھانا تم نہ کھاؤگے کہے خواہ نخواہ
پکانا پھر تھوڑے جو لیکر پیسے اور اُسکو دیگ مین ڈالکر جوش دیئے اور کچھ زیتون کا تیل اُسمین ڈالے
اور کالی مرچ اور گرم مصالح کو ٹھکر اسمین ملائے اور اسکو لاکر کہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
پیار سے کھاتے تھے اور خزیرہ بھی تناول فرمائے ہین وہ گوشت کو کاٹ کر ڈلیان پانی مین
جوش دیتے ہین خوب گلے بعد اسمین آٹا ڈالتے ہین سو اسکو خزیرہ کہتے ہین اور اقط بھی کھائے
ہین دودھ سے مسکہ نکال لیکر اسکو پنیر کے طرح جماتے ہین اسکو اقط کہتے ہین اور تبوک کو تشریف
جب لیگئے تو وہان پنیر آئی سو اسکو بسم اللہ بولکر چاقو سے کاٹے اور تناول فرمائے اور خرمے کے
درخت کا گابہ پیار سے تناول فرمائے اور رطب یعنے خرما، تر و تازہ اور تمر یعنے خشک خرما
اور بسر یعنے اوگدرا تناول فرمائے ہین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی نبی صلی
علیہ وسلم فرمائے مدینے کا خرما جسکا نام عجوہ ہی سا تھ دانے اسکے صبح کو جو کھاوے تو اسکو
سحر اور زہر تاثیر نہین کرتا اور انگور کھائے ہین اور پیلو کے پکے سو پنڈو بھی تناول کئے ایکبار
صحابہ پیلو کے پنڈو لو توڑنے لگے تو حضرت فرمائے جو کالے ہین اسکو کھاؤ صحابہ عرض کئے کیا آپ
بکریان چراتے تھے سو آپکو جنگل کے پھلونکا احوال معلوم ہی حضرت فرمائے ہان چرایا ہون اور جو نبی ہوا
سو وہ بکریان چرایا ہی اور خربزے کو خرمے کے ساتھ تناول فرمائے اور کہے اسکی سردی کو
اسکی گرمی توڑتی ہی اور کنکڑیون کو خرمے کے ساتھ تناول کئے اور خرمے کو مسکہ لگا کے پیار سے
تناول کئے اور خرما دودھ کے ساتھ کھائے اور روٹی کبھی گوشت کے ساتھ اور کبھی خربزہ کے ساتھ
اور کبھی خرمے کے ساتھ اور کبھی سرکے کے ساتھ کھائے ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ اپنے
شہر کا میوہ جس موسم مین نکلتا تو اسکو کھایا کرتے اور پیاز لہسن وغیرہ بدبو چیز نہین کھاتے اور
عادت شریف یہہ تھی کہ تین انگلیان یعنے انگوٹھا اور اسکے بازو کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے کھاتے اور
کھانا تناول فرمائے بعد انگلیون کو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے بازو کی انگلی بعد انگوٹھا اور تناول

کے وقت اُکڑو بیٹھتے اور تکیہ لگا کر یا ہاتھ ٹیک کر یا پالکھٹ بیٹھکر نہین کھاتے اور فرماتے مین اللہ کا
بندہ اور غلام ہون غلامان جیسا کھاتے ہین ویسا کھاتا ہون اور سیدھے ہاتھ سے تناول فرماتے اور
بائین ہاتھ سے اگر کوئی کھاوے تو اسکو زجر کرتے اور جب کھانے مین ہاتھ ڈالے تو بسم اللہ کہتے
اور کھانا تناول فرمائے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کھانا کھانیکے قبل اور کھانا کھائے بعد ہاتھ دھوتے
اور کلی کرتے اور گرم گرم کھانا نہین کھاتے اور حضرت کا لکڑی کا قدح تھا اُس مین پانی اور نبیذ
اور شہد اور دودھ وغیرہ پیا کرتے اور کھانا بلند چیز پر رکھکر کبھی نہین کھائے اور سوزی کی
روٹی بھی کبھی نہ کھائے سو معاً پانی نہین پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی بیوت سقیا سے
جو مدینے سے دو روز کے فاصلے پر چشمہ تھا منگواتے اور شہد مین ٹھنڈا پانی ملا کے پیتے بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ میٹھا پانی جو سرد ہو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکھتے اور پانی مین خرما یا کشمش ڈالکے شب کو رکھتے اور صبح ہی اسکو پیتے اور کبھی نچھل دودھ
پیتے اور کبھی اسمین پانی ملا کر اور پانی بیٹھکے پیتے کھڑے رہکر پانی پینے سے منع فرماتے اور بعضی وقت
مین کھڑے ہوکر پانی پینا جایز ہی سو معلوم ہونے کے واسطے کھڑے ہوکر پانی پیے ہین اور پانی پیے
تو کٹورے مین دم نہین چھوڑتے بلکہ باسن سے منہہ جدا کر کر باہر دم چھوڑتے اور پانی پیتے وقت
تین بار ظرف کے باہر دم چھوڑتے اور کٹورہ منہہ کو لگائے تو بسم اللہ بولتے اور منہہ سے چھوڑے
بعد الحمد للہ کہتے اور لوگونکے ساتھ کھاوے تو سب کے آخر آپ اُٹھتے اور کسیکے یہان دعوت کو گئے تو
اسکو دعا دیتے اور ایکبار عمرو بن الحُمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ پلائے سو حضرت اُنکو یہہ دعا
دئے یا اللہ تو اسکو جوانی کے ساتھ برخوردار کر سو اُنکی عمر اسّی برس کی ہوئی تو بھی جوان ہی
دستے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا **فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان**
مین عادت شریف یہہ تھی کہ جو لباس میسر ہو سو پہنتے نفیس کپڑا یا خسیص پہنا لازم نہین کرتے
اور اکثر چادر اور لنگ موٹی پہنتے اور چادر پھٹی تو اسکو تھگلے جوڑتے اور فرماتے مین بندہ ہون
بندہ لباس جو پہنتا ہی ویسا لباس پہنتا ہون اور کبھی عجم کے بادشاہون کے یہان سے نفیس لباس

آتا تو انکی خاطر سے اُسکو پہنکر جلد نکال کر لوگون کو دیدیتے اور لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک رہنا دوست رکھتا ہے اور حضرت سر پر پگڑی باندھتے پگڑی بہت بڑی نہین باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضی روایتون مین آیا ہی دستار شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودھہ ہاتھہ سے زیادہ بڑی نہین رہتی تھی اور کبھی ساتھہ ہاتھہ کی باندھتے تھے اور بائین طرف سے ٹھُڈّی کے نیچے سے اسکا پھیر لیکر سیدھے طرف اٹکاتے ایسا باندھنے کو عربی مین تحنیک کہتے ہین اور دونون شانون کے بیچ کبھی شملہ چھوڑتے اور کبھی نہین چھوڑتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی گول باندھتے اور پیچون کو سر پر پھراتے اور پلو کو پیچھے سے اٹکاتے فتح مکے کے روز سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی او عمرو بن حریث سے روایت ہی کہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگڑی سیاہ رنگ کی تھی اور حضرت کو ایک پگڑی تھی اُسکا نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگڑی کے نیچے ٹوپی پہنتے ٹوپی دبی ہوئی رہتی اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قمیص کو دوست رکھتے اور اسکی آستین منگٹے سے زیادہ دراز نہین رکھتے اور قمیص کا طول آدھی پنڈلی تک رہتا اور لنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی لڑتا کپڑا پہننے سے منع فرماتے اور آستین بہت کشادہ نہین رکھتے اور قمیص مین گریبان کی چاک سینے پر رکھتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ حضرت کی قمیص روئی کے کپڑے کی تھی اور اُسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور اسکو گونڈیان تھے اور قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص کے گونڈیان کھلے ہوئے تھے سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے گریبان مین اپنا ہاتھہ ڈالکر مہر نبوت پر پھیرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت مین رومی جبہ پہنے تھے اُسکی آستین نہایت تنگ تھی یہانتک کہ وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکالکر وضو کئے اور عبد اللہ سے مولی اسما کی روایت ہی کہے کہ بی بی اسما بیٹی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جبہ طیالسی کسروانی انکو دکھلا کر کہے یہہ جبہ ہی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھا سو انکے وفات کے بعد مین اسکو لیئی اور اُسکی گریبان اور فرجان کے پاس حریر لگا تھا اور کوئی بیمار ہو تو اسکو دھوکر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا حاصل ہوتی اور ایکبار حضرت حریر کا قبا پہنکر پھر کراہت سے اسکو نکالدئے شاید کہ وہ حریر کا تھا اس لیئے نکالے یا عجم کا لباس تھا کر اسکو پہننا دوست نہ جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اوڑا کرتے چادر کا طول چار ہاتھ اور عرض اڑھئی ہاتھ کا اور لنگ جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اُٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف وستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور ابوہریرہ بن ابی موسی سے روایت ہی کہے کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ موٹی پیوندان پڑے ہوئے نے آئی اور کہی یہہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین روح شریف حضرت کی اُنہی کپڑون مین قبض ہوئی بہت احادیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین حُلّہ تھا سو اُس سے مراد دو کپڑے ہین مثلاً چادر اور لنگ یا قمیص اور لنگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پایجامہ خرید فرمائے اور رکھے پہہ بہتر ستر ہی لیکن اسکو پہنے یا نہین سو کچھ ثابت نہین اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ پہننے سو کپڑون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبرہ دوست تھا حبرہ ایک کپڑا یمن مین بنتا ہی چادر کی طرح بنتے اور اسمین خطوط سرخ اور بیل بوٹے رہتے ہین اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو برد سبز پہنتے تھے برد ایک کپڑا ہوتا ہی یمن مین کہ اسمین خطوط رہتے ہین اور ابی یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز برد کی حمایل ڈالکے کعبے کا طواف کرتے تھے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو سیاہ کمل اوڑکے نکلے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا پہنتے تھے اور برا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ

عنہ سے روایت ہی کہنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سُرخ بُرد پہنتے یہہ بُرد صرف سرخ تھی یا
اسمین سُرخ اور سیاہ خطوط تھے سو اختلاف ہی اور جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین
ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو شملہ یعنے دوپٹہ اوڑے تھے اور اسکے پلو دونگ کرے حضرت کے پاؤن پہ
پڑتے تھے اور حضرت کے پاس جب وفود آوین تو انکی ملاقات کے وقت سبز چادر اوڑتے محمد بن ہلال
کہتا ہی کہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے نبی صلی علیہ وسلم کی بُرد حبرہ اوڑا تھا تو اسکو دو حاشئے تھے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھندون پر سے اوڑتے اور بعضی اوقات مین سر پر سے اوڑکر اسکے
پلو کھندون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین کو نامے بھیجنا چاہے تو بعضی لوگ جانیوالے
عرض کئے کہ وہ خط پر جب تک مُہر نہووے تو اسکو قبول نہین کرتے پھر حضرت مُہر کندہ کرنیکا حکم فرمائے
نگین اسکا عقیق کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول اللہ تھا محمد ایک سطر رسول ایک
سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے ہاتھ کی کنانگلی مین پہنتے تھے بعضی اوقات بائین ہاتھ مین
بھی پہنے ہین اور حضرت مہر پہنتے تو نگین ہتیلی طرف رکھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی اللہ
عنہ پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو اُنکے ہاتھ سے اریس کے کوئے مین پڑی بہت
تلاش کئے اور پانی کھینچوائے پر نہ ملی ابن عساکر روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ وسلم نے علی مرتضی رضی
اللہ عنہ کو امر کئے کہ مُہر مین محمد بن عبد اللہ کندہ کرواؤ علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہر کند کینتئین تاکید کئے
اُسنے مہر کا نقش جب کھودا تو اسکا ہاتھ بہکے محمد رسول اللہ کا نقش ہوا علی مرتضی دیکھکر تعرض
کئے تو کہا مین نقش کھودتے وقت غافل نتھا لیکن ہاتھ پھر جاکے یہہ نقش ہوگیا پھر حضرت سے عرض کئے تو
حضرت تبسم کرکر فرمائے مین رسول اللہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاؤنمین نعل یعنی چپل پہنتے اور
بعضی اوقات ننگے پاؤن چلتے اور کبھی موزے پہنتے حضرت کے نعلین مین دو ناتھی رہتے تھے بزرگان سے
منقول ہی کہ حضرت کے نعال شریف کی مثال بناکر رکھنے مین بہت برکات ہین درد کی
جگہہ اسکو رکھین تو درد جاتا رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن اور چور سے پناہ ہوتی

ہی اور درد زہ کے وقت اُسکو عورت مسیدہ ہاتھ مین پکڑے تو تولد جلد آسانی کے ساتھ ہوتا
ہی اور اُسکا رکھنا نظر اور سحر سے امان ہی اور لشکر مین رہے تو اس لشکر کو ہزیمت نہین ہوتی
اور جہاز مین رہے تو غرق سے امن رہتا ہی غرض اسکے رکھنے مین بہت سے فوایدا و ربرکات
ہین مگر تاثیر ظاہر ہونیکو اعتقاد ضرور ہی اسکے اشکال مختلف ہین اور اکثر نامور علما یہہ شکل پر اعتماد
کر کر اسکو لکھے ہین سو یہہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہان کھینچا
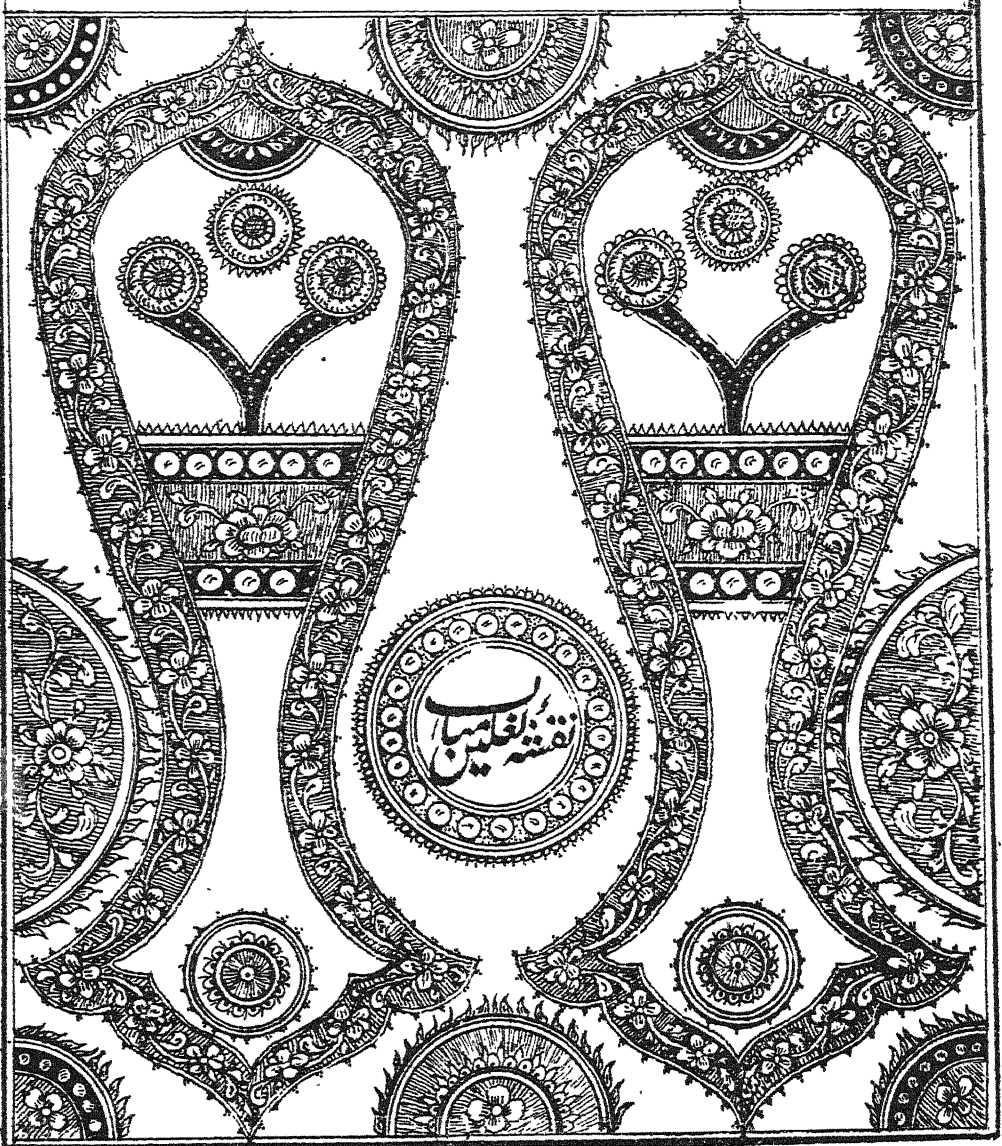
فصل پانچوان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونیکے بیان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث شب کے بعد آرام فرماتے اور آدھی رات کو اٹھکر مسواک کرتے اور وضو سے فراغت پاکر نماز پڑھتے اور نماز مین قرارت دراز پڑھتے اور رکوع سجود مین بہت دیرتک رہتے بعد پھر کچھ آرام فرماکر صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے غرض شب کو آرام بہت کم فرماتے اور اکثر اوقات شب کی عبادت آلہی مین کاٹتے اور باوضو آرام کرتے اور سیدھی کروٹ لیٹتے اور ہتھیلی کو رخسار کے نیچے رکھتے اور منھہ قبلے کیطرف کرتے اور پچھلی شب آرام کرے تو کونی ٹیک کر ہاتھ اٹھاتے اور سر مبارک اسپر رکھکر آرام کرتے اور حضرت سونیکے وقت معدے کو امتلا سے خالی رکھتے حضرت سوتے تو فقط آنکھہ سوتی تھی اور دل ہوشیار رہتا پھر اگر کوئی کچھہ بات کرین تو حضرت سنتے تھے حضرت کے سونے کا بچھونا بی بی عایشہ کے یہان چمڑیکا تھا اسمین خرمے کے درخت کا تار بھرے تھے اور بی بی عایشہ کے یہان کمل تھی اسکو دوہری کر کے بچھاتے تھے اور کبھی زمین پر اور کبھی چھپر پر آرام فرماتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پلنگ تھا اسکو بردی کے پتون سے بنتے تھے الغرض عیش تنگی سے کرنا اختیار فرمائے تھے اور کچھہ آوے تو اسیوقت اسکو محتاجون پر تقسیم کیا کرتے **باب تیسرا حضرت کی نبوت کے دلائل اور معجزات کے بیان مین** اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی نبوت کی دلایل جو اہل کتاب وغیرہ خبر دیئے ہین** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلایل آفتاب سے زیادہ روشن وتابان اور ہر شعورمند پر ظاہر وعیان ہی اور اگلے پیغمبرون کے کتابون مین مسطور اور علما کے پاس مشہور ہی عاصی کچھہ یہان بطور نمونے کے گذارش کرتا ہی **اگلے انبیا کی کتابون مین جو بشارتان مذکور ہین سو بیان** بخاری عطا بن یسار سے روایت کئے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہا سے ملکر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف توریت مین کیا لکھا ہی انھونے توریت پڑھے تھے سو کہے قرآن مین جو اوصاف مذکور ہین انھین اوصاف سے بعضی توریت مین بھی ہین اے نبی ہم نے تجکو بھیجا گواہ بناکر خوشی کے باتین سناوین اور ڈراوین اور

محافظ نادانون کا تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا مین نے متوکل نہین بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون مین بدیکا بدلا بدی نہین کرتا لیکن معاف کرتا اور درگذرتا اور اللہ تعالی اسکو موت نہ دیگا جبتک کہ لنگڑی ملت سیدھی نہ کرے یہان تک کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اسکے سبب اندھی آنکھ اور بہرے کان اور غلاف مین کے دل آور ابن عساکر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہود یون کے بڑے عالم اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے سو روایت کئے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے روانہ ہوئے گر کر انھون سُنے تو حضرت کی ملاقات کے واسطے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکر فرمائے ابن سلام یثرب کا عالم تو ہی ہی کہے ہان حضرت فرمائے مین تجھے قسم دیتا ہون اسکی جو موسی پر توریت نازل کیا میری صفت کتاب الٰہی مین کیا ہی ابن سلام کہے یا محمدؐ تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہوگئے کہ اسمین جبرئیل آکے کہے کہو ای محمدؐ وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا گیا اور نہین اسکے جوڑ کا کوئی یہہ سنکر عبداللہ بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی تم کو اور تمھارے دین کو سب پر غالب کریگا اور مین تمھاری صفت اللہ کی کتاب مین ایسا پاتا ہون ای نبی ہمنے بھیجے تجھکو گواہ بناکر اور خوشی کے باتین سناوین اور ڈراوین تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام مین نے متوکل رکھا نہین ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذرتا ہی اسکو اللہ تعالی وفات نہ دیگا جبتک کہ ٹیڑھی ملت کو راست نہ کرے یہانتک کے بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اس سے اندھی آنکھ اور بہرے کان اور غلاف مین کے دل آور دارمی اور ابن سعد اور ابن عساکر کعب الاخبار سے روایت کئے ہین کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین یون ہی کہ محمدؐ فرزند عبداللہ کے پیدا ہونگے مکے مین اور ہجرت کرینگے طیبہ طرف اور ہونگی انکی مملکت شام مین نہین ہی فحش گو اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیگا بدیکا بدی لیکن معاف کریگا اسکی امت ثنا خوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کریگی ہر مضرت مین اور اللہ کی

تکبیر لوینگے ہر بلندی پر اور دھویا کرینگے اپنے ہاتھ پاؤن اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر
صفوف کھڑے ہونگے اپنی نماز مین جیسا صف کھڑے ہوتے ہین جنگ مین آواز انھونکی گونجے
گی مساجد مین جیسا شہد کی مکھی گونجتی ہی اور اُنکی ندا سنے جائیگی آسمان کے درمیان اور روایت
کئے ہین ابو نعیم وغیرہ کہ کعب الاحبار سے پوچھے تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایمان نہ لا کر اب عمر کے وقت ایمان لائے سو کیا سبب کہے
میرا باپ بڑا عالم تھا اور جو کچھ موسی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس سے خوب واقف تھا اور مجھے بھی
تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا مین جو کچھ جانتا تھا سو تجھکو سکایا
مگر دو ورق اسمین ایک نبی کا احوال مذکور ہے اور اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہی اور مین
انکو مہر کر کر فلانے مقام مین رکھا ہون اور اسکا منھہ مٹی لگا کر بند کیا ہون تو اسکو کھولکر ہرگز نہ
دیکھہ شاید کوئی جھوٹا نکلے اور نبوت کا دعوی کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہو جاوے غرض
اسکے موے بعد مجھے اسکو کھولے بغیر چین نہ ہوئی دیکھا اسمین لکھا ہی محمد نبی رسول اللہ ہی اور
خاتم النبیین اسکے بعد کوئی نبی نہین پیدایش اُسکی مکے مین او ر ہجرت گاہ اسکا طیبہ بد اخلاق نہین
اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذرتا
اسکی امت اللہ کی ثنا خوان ہین ثنا کریگی ہر حال ہین اور اُنکی زبان پھرا کریگی اللہ کی تکبیر مین اور اپنے
نبی کی مدد کریگی اسکے دشمنون پر دھویا کریگی اپنی شرمگاہ اور لنگ باندھیگی اپنی کمرون پر انکی
انجیل رہیگی انکے سینون مین اور ایک دوسرے سے سگے بھائی سا دوستی رکھینگے اور وہی لوگ بہشت
مین اول جاینگے القصہ چند روز نہین گذرے کہ سماعت مین پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی
نبوت کا کرتے ہین پھر مین احوال کی دریافت مین تھا یہان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے
اور انکی راست بازی اور وعدہ وفائی میرے پاس خوب ظاہر ہوئی اور انکو انکے دشمنون پر جو
فتوح ہوئی سو بغور ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی یہی ہین غرض ایک روز مین بالاخانے پر تھا
کوئی مسلمان یہہ آیت پڑھا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ۔ اے کتاب والو ایمان لاؤ اُسپر جو ہم نے نازل کیا سچ بتایا تمھارے پاس والے کو پہلے اس سے
کہ ہم مٹا ڈالین کتنے مہنہ پھر الٹ دین انکو پیٹھہ کے طرف یا انکو لعنت کرین جیسی لعنت کی ہفتے والونکو
اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہہ آیت سنتے ہی مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا منہہ پیٹھہ طرف کہان پھر جاتا ہی
اور یہی انتظار لگی کہ صبح کب ہو گی پھر صبح ہوتے ہی مین مسلمانونکے پاس جا کر اسلام سے مشرف ہوا
روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے جارود بن المعلّٰی آکے اسلام لایا اور کہا
قسم ہی اُسکی جو تمکو رسول برحق کیا مین انجیل مین تمھاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنے
عیسیٰ علیہ السلام تمھارے آنے کی خوشخبری دیا اور بیہقی نے روایت کئے ہین وہب بن منبہ سے اور
انھون اگلے انبیا کی کتابون سے خوب واقف تھے کہے کہ اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد
ایک نبی آیگا اسکا نام احمد اور محمد ہی روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فلتان
بن عاصم سے کہے کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس سے پوچھے تو توریت پڑھا ہی تو بولا پڑھا ہون پوچھے انجیل پڑھا ہی تو بولا ہو پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر پوچھے میری صفت توریت اور انجیل مین ہی یا نہین تو بولا ایک
نبی آنیوالا ہی سو اسکی نعت تمھاری نعت سا ہی اور ہیئت تمھاری ہیئت سا اور نکلنا تھی نکلے سا
اور ہم کو آرزو تھی کہ وہ ہمارے مین ہو گا پھر تم نکلنے سے ہم اندیشمند ہو کے دیکھے تو تم وہ نہین کیونکہ
اسکے ساتھہ ستر ہزار آدمی اُسکی امت سے ہونگے کہ اُن پر حساب اور عذاب نہین اور تمھاری
تو چند آدمی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ میرا جی اُسکے حکم مین ہی وہی
ہون اور وہ میری ہی امت ہی اور وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑہ کر ہین روایت کئے ہین ابن
سعد اور ابن عساکر نے سہل سے مولی عثمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت مین نصرانی مذہب اختیار کئے تھے سو مین
ایکروز انجیل لیکر پڑھتا تھا دیکھا کہ ایک ورق کو سرِشش لگا کر جوڑا ہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا اُسمین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف یون لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گورا رنگ اُسکے

دونون شانون بیچ مہر نبوت ہی اکثر گوڈھا باندھکے بیٹھا کریگا اور صدقہ نہ لیگا اور دراز گوش اور
اونٹ پر بیٹھا کریگا اپنی بکری کا دودھ آپ ہی دویا کریگا اور پیوند پڑی ہوئی قمیص پہنیگا ایسا جو کرے
تو تکبر سے بری ہی اس نے یہہ کریگا اور وہ اسمعیل کے اولاد مین ہوگا اُسکا نام احمد اُستاد دیکھا اس
عرصے مین میرا چچا آکر مجھے مارا اور بولا اسکو کیا تو دیکھتا ہی مین بولا اسمین احمد کا وصف لکھا
تو وہ بولا احمد ابھی آئے نہین روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے
کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس یعنے یہودیون کے مدرسے کو تشریف لیگئے اور
فرمائے تمھارے مین کا جو بڑا عالم ہی سو آوے تو مین اس سے کچھ پوچھونگا پھر سب عبداللہ بن
صوریا طرف اشارہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر کہے تجھے تیرے دین کی اور اللہ
تعالی جو نعمتان تم پر بخشش کیا اور من وسلوی کھلایا اور ابر کا سایہ کیا سو اُسکی قسم مین اللہ کا رسول
ہون سو تو جانتا ہی بولا درست اور مین جیسا جانتا ہون ویسا ہی ہمارے سب لوگ جانتے
ہین اور تمھارے اوصاف توریت مین بس مذکور ہین لیکن یہود حسد سے ایمان نہین لاتے حضرت
فرمائے پھر تو کیا واسطے اسلام نہین لاتا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہین سمجھتا ہون شاید وہ ایمان
لانگے اسوقت مین بھی ایمان لاؤنگا روایت کئے امام احمد اور ابن سعد کہ ایک روز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے راہ مین یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اُسکا باپ توریت نکالکر پڑھتا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے ای یہودی تجھکو قسم ہی اُسکی جو توریت موسی پر نازل کیا توریت
مین میری صفت اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہین پھر وہ سر سے اشارہ کیا نہین اور وہ لڑکا جو بیمار
تھا سو کہا موسی پر توریت جو نازل کیا مین اُسکی قسم کر کر کہتا ہون تمھاری صفت اور نکلنے کی جگھہ
اور وقت توریت مین وہ پاتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور مقرر
تم اللہ کے رسول ہین پھر حضرت فرمائے اب یہودی کو یہان سے سرکا دیو اور روح اسکا قبض
ہوئے بعد اس پر حضرت جنازے کی نماز ادا کئے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہ چند اشخاص

کو مدینے کے یہود کے پاس روانہ کیئے تا انسے احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دریافت کرین پھر وہ لوگ مدینے
کو جاکر یہود سے کہے ہماری قوم مین ایک لڑکا یتیم بہت ہی حقیر تھا سو وہ ایک بڑی بات کرتا ہی کہتا ہی
آپ رسول ہون رحمن کا یہود کہے اسکے اوصاف بیان کرو پھر اوصاف بیان کئے پوچھے اسکے تابعدار
کون ہوئے کہے چند سفلے ہوئے ہین یہہ سنکر انکا بڑا عالم ہنسا سو ہنسکر کہا یہہ وہ نبی ہی جسکی نعت ہم کتابون
مین دیکھتے تھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ یہود نے بعد انکو کہے اسکو پوچھو ذوالقرنین اور روح اور اصحاب
کہف سے اگر نبی ہو تو دو بات کی خبر دیگا اور ایک بات کی خبر نہ دیگا پھر حضرت سے پوچھے تو سورہ کہف
نازل ہوا ذوالقرنین اور اصحاب کہف کا احوال بیان کئے اور روح کو امر رب ہی کہکر فرمائے
روایت کئے ہین ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے نقل کرتا ہی اشعیا علیہ السلام کی
کتاب سے کہ اللہ تعالی اشعیا کو وحی کیا کہ مین ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہون کھولونگا اسکے
سبب سے بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور اندھی آنکھہ اسکی پیدایش مکے مین اور ہجرت گاہ طیبہ اور
مملکت اسکی شام مین وہ میرا بندہ ہی متوکل مصطفی مرفوع حبیب مجیب مختار بدیکا بدلا نہین کرتا
لیکن معاف کرتا اور درگذر کرتا اور بخش دیتا مہربان مومنون پر جانور پر سنگینی دیکھکے روئیگا اور بیوہ کے
گود مین یتیم کو دیکھکر روئیگا وہ نہین ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازوون مین اور نہ
آراستہ فحش سے اور نہ بکنے والا یہہ وہ ایسا چین سے چلیگا اگر چراغ کے بازو سے چلے تو نہ بجھے اور اگر
خشک چھڑی پر چلے تو اسکے پاؤن کے نیچے آواز نہ آوے اسکو مین بھیجون گا خوشخبری دینے اور ڈر سنانے
اور اسکو درست کرونگا ہر خوبی کے لئے اور دونگا اسکو پاکیزہ اخلاق کرونگا آہستگی اسکا لباس اور
نیکی اسکا شعار اور تقوی اسکا باطن اور حکمت اسکی عقل اور راستی اور وفاداری اسکی طبیعت
اور معاف کرنا اور بخشنا اور بھلی بات کرنا اسکی اخلاق اور عدل کرنا اسکی سیرت اور حق اسکی شریعت
اور ہدایت اسکی پیشوا اور ملت اسکی اسلام اور احمد اسکا نام رہ بتاؤنگا اسکے سبب گمراہی کے بعد
اور سکھاؤنگا نادانی کے بعد اور نام آور کرونگا گم نامی کے بعد اور نامدار کرونگا بے نامی کے بعد اور
بڑوتی کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے بعد اور اکھٹے کرونگا جدائی کے بعد اور الفت کرونگا

اسکے سبب سے دلون مین جو پراگندہ تھے اور ملتون مین جو مختلف تھے روایت کئے ہین ابونعیم نے کعب الاحبار
اور وہب بن منبہ سے کہے کہ دانیال کی کتاب مین ہی کہ بخت نصر پادشاہ ایک خواب دیکھا دہشتناک
ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد نرکھا پھر کاہنان اور ساحران کو بلواکے خواب مین اپنے پر دہشت ہوئی
سو بیان کرکر اُسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اُسکی تعبیر کہینگے بولا خواب مجھکو یاد نہین
غرض آخر دانیال کو بلواکے اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب مین دیکھا ایک بت بہت ہی
بڑا اُسکے پاؤن زمین مین اور سر آسمان پر اُوپر تو سونیکا اور بیچ مین روپے کا اور نیچے تانبا پنڈلیان
لوہے کے اور پاؤن مٹی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اُسمین ایک پتھر آسمان
سے اسکے بیچ سر مین پڑکر اسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا یہانتک کہ اسکا سونا روپا تانبا لوہا مٹی سب مخلوط ہوگئے
اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہوکر اسکو جدا کرنا چاہین تو اُن سے وہ نہ ہوسکیگا اور اگر باد چلے تو
اسکو اڑادیگا بعد تو دیکھا وہ پتھر بڑھنے لگا اسقدر بالیدہ ہوا کہ تمام روئے زمین اُس سے بھر گیا سوائے
آسمان کے اور اُس پتھر کے کچھ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سچ کہے مین یہی خواب دیکھا اب کہو اسکی
تعبیر کیا ہی دانیال کہے بت جو ہی سو مختلف اُمتان ہین اول اور اوسط اور آخر زمانے اور پتھر جو گرا
سو وہ ایک دین ہی کہ ان اُمتون پر گریگا اور سب پہ غالب آئیگا اسطرح سے کہ اللہ تعالی ایک نبی اُمی کو عرب سے
بھیجیگا اسنے تمام امتون اور دینون کو توڑیگا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام دینان اور امتان پر غالب
آئیگا جیسا پتھر سب پر غالب ہوکے تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیا کی کتب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام صراحۃً مذکور تھا اور حضرت کی اوصاف اور نشانیان مذکور تھے بعد حضرت ظاہر ہونیکے یہود و نصاریٰ
کے علما عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکالدئے اور بہت جگہہ تغیر و تبدل کئے چنانچہ آجتک بھی
وہ لوگ اپنی کتابون مین تغیر و تبدل کردیتے ہین اور دو چار ہزار کتاب نئی چھاپتے ہین اور اسکو مشہور
کرکر پرانی کتابون سے نجاست پونچھ کر پھینک دیتے ہین باوجود اتنی شرارت کے ہنوز انکی کتابون مین بہت
سے مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی یہان تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہون توریت کے سفر
الاستثنا کے اٹھارہوین بابکی اٹھارہوین سطر سے لکھتا ہی کہ مین اُنکے یعنی بنی اسرائیل کے لئے انکے بھائیون

مین تجھ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اُس سے فرماؤنگا اُنسے کہیگا اور ایسا ہوگا جو کوئی میرے باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاویگا انتہی دیکھیئے اس نص مین کہا کہ انکے بھائیون سے تو معلوم ہوا وہ نبی اسرائیل سے نہین بلکہ انکے بھائیون سے ہی نبی اسرائیل کے بھائی نہین مگر بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل سے نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اپنے دعوی کو معجزات سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین بلکہ توریت جو یہود کے پاس ہی اسکے کئی نسخون مین یہی کہ احمد یعنی مین بنی اسمعیل کے لئے ایک نبی میرے گھر سے قایم کرونگا اور میری بات اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ کہ مین اسکو فرماؤنگا سو انکو کہیگا چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اس عبارت کو اپنی کتاب رد روافض مین لکھے ہین اور اُس نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر ایک قرینہ اور بھی ہی کیونکہ اُس مین لکھا ہی کہ اسکے منہہ مین اپنا کلام ڈالونگا سو توریت انجیل زبور وغیرہ اللہ تعالی کا کلام انبیا کے منہہ مین ہی تھا تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکے لئے کچھہ بڑھکر ہونا ویسا کلام کوئی نہین سوائے قران شریف کے کہ جسکو حضرت کا معجزہ کیا اور وہ کلام کو تمام امتیان پڑھتے ہین اور اُسکے حافظ ہین اور اُس سے احکام کا استنباط کرتے ہین اور وہ جو کہا کہ جو کوئی نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاوے دلالت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین اور جو حضرت کی بات نہ مانے تو اسکو قتل کرنا ہی اور نصاری اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق مین جو لیتے ہین سو بات بن نہین سکتی کیونکہ خدا تعالی کا کلام انکے منہہ مین جسطور پر کہ ہم کہے نتھا اور عیسی علیہ السلام کی دعوت جو قبول نکرے تو اسکو ہلاک کرنا آیا نہین اور اس نص سے معلوم ہوتا ہی کہ اس نبی کی دعوت علی العموم رہیگی اور مسیح علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو تھی توریت کی سفر التکوین کے انچاسوین باب کی دسوین سطر مین لکھا ہی یہودا سے ریاست کی چھڑی نجائیگی اور نہ ناموس وضع کرنیوالے اسکے نسل سے جائینگے جب تک شیلو نہ آوے اور قومین اُسکے پاس جمع ہونگے اس نے اپنا گدھا تاک سے اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دھوئے اسکی آنکھین شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھہ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جسکا لقب اسرائیل

تھا اپنے فرزند یہوداکو یہہ بشارت دیئے اور شیلو سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت کے آنے سے بنی
اسرائیل کی عزت اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاریے جو کہتے
ہین شیلو سے مراد مسیح علیہ السلام ہی سو یہہ بات بن نہین سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے
نہین گئی اسلئے کہ مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل سے تھے اور مسیح کے پاس قومین جمع نہوئے اور مسیح کی آنکھہ
سرخ نہ تھے بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت کے پاس قومین جمع ہوئے اور آنکھین سرخ اور دانتھہ
نہایت سفید تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھنا اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی
سلطنت انتہای زمین تک ہونا اور شراب مین کپڑے دُھونا شاید مراد جہاد کرنا اور خون مین
کپڑے رنگین ہونا ہی توریت مین سفرالاستثنا کے تینتیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی کہ موسی نے
کہا کہ یہواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے انپر چمکے ہزارون مقدس کے
ساتھہ آیا اور اُسکے دھنے ہاتھہ ایک آتشی شریعت اُنکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھہ کمال اخلاص سے محبت
رکھتا ہی اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھہ مین ہین اور وہ تیرے قدمون سے نزدیک ہین اور تیری
تعلیمون کو قبول کرینگے انتہی سینا نام پہاڑ کا ہی کہ جس پر موسی علیہ السلام کو تجلی ہوئی وہان سے آنا
مراد توریت کو نازل کرنا ہی اور دین کی تعلیم شروع ہونا ہی موسی علیہ السلام کے قبل بہت سے انبیا آئے
پر دین کی تعلیم اس ڈھب کی نہ تھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہی کہ جس پر عیسی علیہ السلام بیٹھا کرتے تھے
وہان سے طلوع کرنا عیسی نے توریت و انجیل کے احکام کی تعلیم کرنا ہی کہ انسے شریعت یونان و روم مین رواج
پائی اور فاران نام مکہ معظمہ کا ہی اُسی کے پہاڑ حرا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا مین وحی نازل ہوئی
اور ہزارون مقدس سے مراد صحابہ ہین رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالی کے تعلیمون کو قبول کئے اور آتشی شریعت حضرت
ہی کی شمشیر ہی کہ شمشیر کے زور سے لنگڑے ملتو نکو راست کیا زبور کے بہتروین باب مین لکھا ہی کہ
اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے
بندونمین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین راست بازی سے پہاڑ تیری قوم کے
لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راست بازی سے خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجونکے فرزندونکو

بچاویگا اور ظالمونکو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک کہ سورج اور چاند باقی رہینگے سارے پشتونکے لوگ تجھ
سے ڈرا کرینگے وہ باران کے مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور پھوہی کے منہہ کی طرح جو زمین
کو سیراب کرتا ہی اسکے عصر مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راست باز پھیلینگے اور سلامتی کامل ہوگی
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اسکا حکم ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اسکے
سامھنے جھکینگے اور اسکے دشمن ماٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیرون کے سلاطین تحفے لاوینگے عرب کے اور سبا کے
بادشاہ ہدیے گذرانینگے ہان سارے بادشاہ اسکے حضور سرنگون ہونگے ساری گروہین اسکی خدمت گذاری
کرینگے کیونکہ وہ نالہ کرنیوالے محتاج کو اور مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہی بچاویگا وہ دل شکستہ اور محتاج
سے نرمی کریگا اور محتاجون کی جان بچالیگا وہ انکی جانین جور اور جفا سے بچالیگا اسکا نام انکے پاس
کریم ہوگا اور عرب کا سونا اسے دیا جایگا سدا اس پر صلوۃ کہا کرینگے ہر روز اسکی مبارک باد کہی
جایگی اسوقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کی چوٹیون پر گرینگے تو انکے پھل لبنان کے
درخت کے طرح جھر جھر آوینگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھلینگے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جبتک کہ
آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہونگے ساری قوم اسے مبارک
کہینگے انتہی یہہ نص سلیمان علیہ السلام کے حق مین ہو نہین سکتا کیونکہ یہہ اوصاف تمام ان مین پایا
نہین جاتے چنانچہ یہود و نصاری کے پادریون کا بھی اسپر اتفاق ہی اور نصاری جو دعوی کرتے
ہین کہ یہہ نص مسیح علیہ السلام کے حق مین ہی سو بے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انمین نتھی
مگر یہہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین اور بادشاہ کا بیٹا کر کر جو ابتدا مین آیا ہی
سو بعید نہین کہ پادریون نے کچھہ تغیر دیکے وہ لفظ لکھین ہین بر تقدیر ثبوت کے اسکی تاویل یہہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داود علیہ السلام کے بنی الاعمام مین تھے تو بھائی کے فرزند کو اپنا بیٹا بولنا
عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کرتے بادشاہ کا فرزند کہا اشعیا کی نبوت کے اکیسوین [۲۱]
باب کی پہلی سطر مین لکھا ہی کہ نبوت بیابان کے لوگون مین ہی جو قریب ہی سمندر سے اور ساتوین سطر
مین لکھا ہی کہ مینے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا پھر نوین سطر مین لکھا ہے

کہ اُن دو سواروں مین سے ایک نے آکے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام تراشے ہاتھون کے بنائے ہوئے تھے
سب گر پڑے اے میرے پرہیزگارو سنیو وہ جو مین نے لشکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہون سو تم کو خبر
دیتا ہون کہ نبوت ادوم اور ساعیر کے لوگون مین ہے جو اولاد ہین عیسو کے پکارو مجھے ساعیر سے نگاہ رکھو
بزرگون کو پاسبانی کرو دن رات اگر تو ڈھونڈھتا ہے تو ڈھونڈھ نبوت عرب مین اور نبی قیدار مین
ہے انتہی دیکھو قیدار نام ہے اسمعیل کے فرزند کا جسکی اولاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بنی قیدار
مین نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ عبارت قدیم ترجمون مین ہے حال کے
نسخے جو انگریزی انکا ترجمہ کئے ہین اُس سے اس فقرے کو نکالدئے ہین یوحنا کی انجیل کے چودھوین[۱۴] باب
کی سولھوین[۱۶] سطر مین لکھا ہے کہ مسیح کہا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا
بارقلیط دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے یعنے روح صدق جسے دنیا قبول نہین کر سکتی کیونکہ
اسے دیکھتی نہین اور نہ اُسے جانتی ہے لیکن تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہتا ہے اور
تم مین ہوئیگا اور پچیسوین[۲۵] سطر مین لکھا ہے کہ مسیح فرمایا کہ مین نے یہہ باتین تمھارے ساتھ ہوتے
ہوئے تم سے کہین لیکن وہ بارقلیط روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سب
چیزین سکھلائیگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہے تمھین یاد دلائیگا اور پندرھوین[۱۵]
باب کی چھبیسوین[۲۶] سطر مین لکھا ہے پر جب وہ بارقلیط جسے مین تمھارے لئے باپ کے طرف سے
بھیجونگا یعنے روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے
کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اور سولھوین[۱۶] باب کی ساتوین سطر مین لکھا ہے تمھارے
لئے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن بارقلیط تم پاس نہ آیگا اگر مین جاؤن
مین اُسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم
سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھپر ایمان نہ لائے راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ کے پاس
جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز
بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم انکی برداشت کر نہین سکتے لیکن جب وہ یعنی روح

صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا
سو کہیگا اور وہ تمھین آیندہ کی خبرین دیگا اور وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا
اور تمھین دکھائیگا سب چیزون جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے
لیگا اور تمکو دکھائیگا انتہی دیکھئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت دئے اور پارقلیطا
یونانی لفظ ہی اُسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلّی دہندہ اور معزی اور ممجد اور خلاصی دہندہ
اور پیغام بر کر کرآیا ہی اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوئی اور اُنکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے
سے جہان پر آشکارا ہوا اور مسیح علیہ السلام جو صاف کہے سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین
موجود تھے تو معلوم ہوا کہ پارقلیطا وہی تھے اور اُس نص مین جابجا مسیح نے خدائیتعالی کو باپ باپ
کرکر جو تعبیر کئے ہین سو اسمین کچھہ تغیر و تبدل کرنا پادریون سے بعید نہین احتمال ہی کہ شاید اصلی زبان
مین کوئی لفظ مشترک تھا اسکو باپ کرکر معنی کئے مین چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ خالق کو اور استاد کو باپ سے تعبیر کرتے ہین یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی تیسوین سطر مین لکھا ہے کہ
بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا ارکون آتا ہی اور اسکی مجھہ مین کوئی چیز
نہین انتہی ارکون یونانی لفظ ہی اسکا معنی سردار سو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار
نہ آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُس نص مین مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے سے افضل
ہی **مشاہدات** کے دوسرے باب کی چھبیسوین سطر مین یوحنا لکھتا ہی کہ مین دونگا اُؤوزگُم کو جو پایا
رکھتا ہی میرے کامون کو سلطنت تمام امتون پر اور وہ آہنی عصا لئے ہوئے اُن پر حکم رانی کریگا اور
سفالی ماٹی کے برتنونکے مانند اُنھون کو پیسیگا انتہی اُؤوزگُم یونانی بھاکا ہی اسکا معنی مظفر اور جنگی
اور غالب سو مسیح علیہ السلام کے بعد تمام امتون کو آہنی عصا یعنی تلوار کے بل سے حکمرانی کوئی نہ کیا سوائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض باوجود تغیر و تبدل کے ہنوز انگلے کتابون مین استدلال کے مقامات
باقی ہین اور اُنکے سوائے اور بھی نصوص ہین طوالت کے اندیشے سے ہم اُسپر اکتفا کئے **یہود و نصاریٰ**
کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار کئے سو بیان ۔ **روایت** کئے ہین ابن سعد

اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ہم کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دیئے
اور کہے مین رامہرمز کا رہنے والا اور میرا باپ وہانکا پٹیل تھا اور اسکا میرے پر پیار بہت تھا یہانتک
کہ گھر کے باہر جانے دیتا نہین تھا اور مجوسی مذہب کے طریقے پر مجھکو خوب ماہر کیا غرض ایک روز مجھے
کسی جگہہ کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ مین ایک گیرجہ تھا نصاری اُسمین عبادت کرتے تھے انکے
دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھین کو دیکھتا ہوا رہا مغرب کو باپ مجھے ڈھونڈھنے لوگون کو روانہ
کیا اور مین شام ہونے سے اپنے گھر کو آیا پوچھا اتنا وقت کیا کرتا تھا مین کہا چند لوگ عبادت کرتے
تھے سو انکی عبادت مجھے خوب سی اور اُن قوم کو نصاری کہتے ہین مین اُنکے پاس تھا باپ میرا بولا
تیرا دین اور تیرے آبا کا دین اُنکے دین سے بہتر ہے مین بولا وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین اور ہم
اپنے ہاتھہ سے سلگائے سو آتش کی پرستش کرتے ہین اگر چھوڑ دین تو بجھہ جاوے باپ غصہ ہو کر میرے
پاؤن مین بیڑیان ڈالا اور مین کسیکو اُن نصرانیون پاس بھیجکر دریافت کیا کہ تمھارے دین کا اصل کہان
ہے بولے شام مین پھر مین انکو جتا دیا کہ تمھارے کوئی لوگ شام کیطرف جاوین تو مجھے اطلاع کرو غرض
شام سے تجار آکر جانے وقت مجھے اطلاع کئے مین بھاگ کر اُنکے ہمراہ شام کو گیا اور پوچھا تمھارے
دین والون مین بہتر شخص کون ہے کہے فلانا اُسقف بہتر ہے مین اُسکی خدمت مین رہنے لگا وہ بہت بدآدمی
تھا لوگونکو صدقہ دینے ترغیب کرتا صدقہ لا کر اُسکے پاس دیئے تو آپ ہی داب لیتا اور فقرا کو کچھہ نہ دیتا اُسکی
یہہ حالت دیکھکر مین اُسپر بہت خفا تھا غرض وہ مرگیا لوگ اُسکو دفن کرنے آئے مین کہا یہہ بڑا خراب آدمی
تھا صدقہ لوگونکے پاس سے لیکر آپ ہی چٹ کرتا تھا غربا کو کچھہ نہین دیتا تھا بولے اسکی کیا دلیل پھر مین
تمام مال جو گاڑکے رکھا تھا دکھایا لوگ اُسکو دفن نہ کر کر سولی پر لٹکائے اور اسکو سنگسار کئے بعد دوسرے
کو اسکا قایم مقام کئے وہ بہت خوب شخص تھا شب و روز عبادت آلہی مین مشغول رہتا مین اسکے ساتھہ بہت
محبت رکھنے لگا جب اُسکی موت کا وقت پہنچا تو مین اُس سے پوچھا کہ اب مین کسکی خدمت مین رہون
بولا موصل مین فلانا شخص رہتا ہے اُسکے پاس جا پھر مین اُسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو
مین پوچھا اب مین کسکے پاس رہون بولا نصیبین مین فلانا ہے اُسکے پاس جا پھر وہان جا کر اسکے پاس رہا

جب اُسکی موت کا وقت پہنچا تو پوچھا مین کسکے پاس رہون بولا میری دانست مین اب کوئی ایسا نرہا جو اسکے پاس تجھے رہو کر کہون لیکن اب ایک پیغمبر نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہی حرم مین نکلیگا اور اسکا ہجرت گاہ خرما بندہی چوڑکی زمین مین دو حرون کے بیچ اُسمین نبوت کی علامات موجود ہینگے دیکھنے والے پر مخفی نہین اُسکے دونون شانون مین مہر نبوت رہیگا ہدیہ کھاویگا اور صدقہ نہ کھایگا تیرے سے ہوسکے تو اپنے تئین کسی حال سے وہان پہچا غرض انتقال ہوئے بعد چندروز کے چند لوگ بنی کلب کے قبیلے والے تجارت کو آئے سو اُنکے ساتھ مین عرب طرف روانہ ہوا پھر وہ مجھے اپنے ہمراہ لاکر وادی القریٰ مین ظلم سے ایک یہودی کے پاس بیچا وہان خرمے کے درختونکو دیکھکر مجھے گمان ہوا کہ شاید ہجرتگاہ یہی ہے بعد ایک یہودی بنی قریظہ کا وہان آیا سو مجھے خرید کر مدینے کو لایا واللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اُسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین ہوا کہ وہ شہر یہی ہی غرض مین اسکے پاس تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے بند مین رہنے کے باعث معلوم نہوا جب مدینے کو تشریف لاکر قبا مین اُترے اور اس یہودیکا چچیرا بھائی آکر کہا ایک شخص مکے سے آیا ہی اور نبوت کا دعوی کرتا ہی اور قبا مین اُترا ہی اسکے پاس بنی قیلہ تمام جمع ہین واللہ یہہ سنتے ہی میرے بدن مین لرزہ ہوا اور بیقراری سے آکر پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی وہ یہودی غصے سے مجھے طبانچہ مارکر کہا تو اپنا کام کر اس بات سے تجھے کیا کام پھر مین شب کو خرما کچھ لیکر حضرت کے پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہی مین آپکے واسطے لایا ہون حضرت فرمائے لیجا مین اسکو نہین کھاتا مین دل مین کہا یہہ پہلی علامت ہی بعد حضرت قبا سے نکل کر مدینے مین گئے پھر مین خرما کچھ جمع کر کر حضرت کے پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہین کھاتے اسلئے آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون حضرت اُسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے مین دل مین بولا کہ یہہ دوسری علامت ہی پھر مین ایکروز حضرت کے پاس آیا تو آپ کسی کے جنازے کی ساتھ تشریف لیجاتے تھے مین مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت میرے ارادے پر واقف ہوکر چادر پشت پر سے نکالے مین مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راہب کے کہے موافق پایا مین اسپر گر کے رونے لگا حضرت فرمائے سلمان ادھر آؤ مین حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا احوال گذرا سو بیان

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم یہود کو پیسے کچھ دینا قبول کر کر آزاد ہو سو مین تین سو درخت خرمے
کے اور چالیس اوقیے پر کتابت کیا پھر صحابہ میری اعانت کیواسطے کوئی خرمے کے درخت کے تیس روپ
کوئی بیس روپ کوئی دس روپ اور کم زیادہ اپنے مقدور موافق مجھے دینا قبول کئے حضرت فرمائے
ان روپون کو بونے کیواسطے آلے بنا کر مجھے اطلاع کرو مین سب آلے کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے تمام روپون کو گاڑے واللہ تمام درخت لگے اور کوئی روپ
ضایع نہوا اور حضرت کے پاس کہین سے سونے کا ایک ٹکڑا آیا کبوتر کے انڈے مقدار حضرت مجھے فرمائے
اسکو لیکر یہود کا حق ادا کر مین عرض کیا یا رسول اللہ میرا دین اسمین ادا ہونا ممکن نہین حضرت فرمائے
اسکو سے اللہ تعالی ادا کریگا پھر مین اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تو بھی اتنا ہی سونا میرے پاس
باقی رہا ہی روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بوڑھے
لوگون سے مین سنا ہون کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے احوال سے زیادہ کسی عربون کو معلوم نتھا سبب
اسکا یہہ تھا کہ ہمارے شہر مین یہود رہتے تھے اور وہ اہل کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم ان سے
کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے کہ ایک نبی آنیوالا ہی اور اسکا وقت قریب پہنچا ہم اسکے تابع ہو کر تم کو
قتل کرینگے جب اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہم حضرت کے تابع ہوئے اور یہود کافر ہوئے اسپر
یہہ آیت نازل ہوئی وَكَانُوا مِن قَبلُ يَستَفتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَا عَرَفُوا كَفَرُوا
بِهِ فَلَعنَةُ اللهِ عَلَى الكَافِرِينَ اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافرون پر پھر جب پہنچا انکو جو پہچان
رکھا تھا اس سے منکر ہوئے سو لعنت ہی اللہ کی منکرون پر روایت کئے ہین ابن اسحق اور احمد وغیرہ
سلمہ بن سلامہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ کا احوال بیان کرتا ہم اسکے کہے کو سچ نجانکر
پوچھتے اسکی علامت کیا ہی تو اسنے مکے اور یمن کیطرف اشارہ کرکر بولتا کہ اسطرف سے ایک نبی ظاہر ہوگا
اور میرے طرف دکھا کر کہتا کہ یہہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پایگا دنان راتان ٹلے نہین کہ اسمین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی حسد اور عداوت کی راہ سے کافر
ہوا روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے کہے کہ مین اپنے والد سے

پوچھا کہ جاہلیت کے ایام مین میرا نام محمد کر کر کیسا رکھے تو کہے ہم چند لوگ بنی تمیم کے شام کے ملک
کو گئے اور ایک دیر کے پاس جا کر اترے وہان کا راہب آکر پوچھا تم کون ہین ہم کہے مضر کے قبیلے والے
ہین بولا عنقریب تمھاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیا ہے اسکی اطاعت کرے
تو فلاح پاینگے ہم پوچھے اسکا نام کیا ہوگا بولا محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہہ سنکر بچے جو پیدا ہوئے
سو نبوت کی طمع سے انکا نام محمد کر کر رکھے روایت کئے ہین ابو الشیخ اپنی تفسیر مین سعید بن جبیر سے کہے
کہ نجاشی کے لوگ ایمان لائے سو نجاشی کو ایسا کہے کہ ہم اذن دیو تا ہم جاوین اس نبی کے پاس کہ جسکا
احوال ہم کتابون مین پاتی تھے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہے کہ
زید بن عمرو بن نفیل جاہلیت مین بت پرستی اور قریش کا طریقہ چھوڑ دئے تھے کر کر انہین وہ لوگوں مین ناخوش
تھا سو مکے سے نکل کر حرا پہاڑ کے طرف جاتے تھے راہ مین انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہے ای عامر
مین اپنی قوم کی مخالفت کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار کیا مجھے اب انتظار ہے ایک نبی اسمعیل کی
اولاد مین اور وہ عبد المطلب کی نسل مین ہوگا نام اسکا احمد شاید مین اسکے زمانے کو نہ پاؤنگا لیکن
مین اسپر ایمان لایا ہون اور اسکی تصدیق کیا ہون اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی
تو میرا سلام انکو پہنچا ای عامر مین تجھے انکی نعت بیان کرتا ہون تا تجھپر پوشیدہ نرہے وہ نہ بہت کوتاہ
قد ہیں نہ بہت دراز انکے سر کے بال نہ بہت ہین نہ تھوڑے اور انکے انکھونسے سرخی جدا نہین ہوتی
انکے دونون شانون مین مہر نبوت ہے انکا نام احمد پیدایش انکی اسی مکے مین ہے بعد قوم انسے عداوت
کرینگی تو یثرب کو ہجرت کرینگے اور وہان سے انکو ترقی ہوگی ای عامر خبردار تو لوگونکے باتان سنکر دغا مت
کھا اور انکو مت چھوڑ اور مین ابراہیم کی دین کی تلاش مین بہت سے ملکان پھرا اور نصاری اور مجوس کے
علما سے ملاقات کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش مین نکلا ہے سو وہ تیرے پیچھے ہے اور
مین جو اوصاف تم سے کہا سو بیان کئے اور خبر دئے کہ اسکے سوائے اب کوئی نبی آنا باقی نہین عامر کہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت
زید پر ترحم کئے اور فرمائے کہ مین اسکو دیکھا بہشت مین اپنا دامن لڑاتا ہوا پھرتا ہے روایت کئے ہین

ابو نعیم نے عمرو بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت مین ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی مین اُنسے بیزار ہوا اور
سمجھا کہ پتھر کی پرستش کرنا باطل ہی پھر ایک شخص تھا اہل کتاب کا اُس سے ملکر پوچھا دین بہتر کس کا ہی
وہ بولا ایک مرد مکے مین نکلیگا اور بتون کی پرستش سے منع کریگا اور اللہ تعالی کی عبادت کا حکم کریگا
سو اُسکا دین بہتر ہی وہ نبی نکلا کر تو سُنیگا تو اُسکا تابع ہو پھر مجھے یہی خیال تھا کہ مکے کو جاکر حال
دریافت کرنا غرض ایک روز مین اپنے ملک مین تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سو دیکھکر پوچھا کہان سے
آتا ہی بولے مکے سے پوچھا نئی کیا خبر ہی کہے ایک شخص نکلا ہی بتون کی پرستش سے منع کرتا ہی اور
خدائتعالی کی طرف بلاتا ہی مین یہہ سنکر سمجھا کہ یہہ وہی ہی جو مین اسکی تلاش مین تھا پھر مین مکے کو آیا
حضرت پوشیدہ رہتے تھے مین حضرت سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہین فرمائے مین
نبی ہون پوچھا نبی کہے تو کیا فرمائے رسول یعنی ایلچی مین پوچھا آپ کسکے رسول ہین فرمائے اللہ تعالی
کا مین پوچھا اللہ تعالی آپکو کیا حکم دیکر بھیجا ہی فرمائے قرابتون مین ملاپ کرنا اور خون کرنے
سے منع کرنا اور راہون مین امان رہنا اور بتون کو توڑنا اور اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اسکے
ساتھہ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا مین کہا خوب چیزون کے واسطے آپکو بھیجا ہی اور مین آپ پر ایمان لایا
اور آپکی تصدیق کیا اگر آپکا حکم ہو تو آپکے پاس رہتا ہون حضرت فرمائے لوگ تمام ہمارے درپے
ہین تم جاکر اپنی قوم مین رہو مین نکلا سو جب سُنیگے تو آو پھر مین وہانسے روانہ ہوا جب سُنا حضرت
مدینے کو تشریف لائے تو مین حاضر ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے کہے کہ میری عمر ساتھہ برس کی تھی دیکھا سو اُسکو سمجھتا اور سُنا سو اُسکو یاد رکھتا غرض ایکروز میرے
باپ کے پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے نبی قریظہ کے ایک یہودی سے قضیہ ہوا وہ
بولا اب ایک نبی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہی ہمکو جیسی کتاب ہی ویسی ہی کتاب وہ
بھی لائیگا اور تمکو عاد کی قوم سا قتل کریگا بعد مین سحر کے وقت ایک کوٹھی پر سوار رہا تو دیکھا
ایک یہودی ہاتھہ مین مشعل لیکر بے اختیار پکارتا ہی لوگ اسکے پاس جمع ہوکر پوچھے کیا واسطے
پکارتا ہی بولا دیکھو محمد صلعم کی پیدائش کا یہہ ستارا نمودار ہوا ہی اور یہہ ستارہ نمود نہین ہوتا سوائے

نبی کی پیدایش کے اور اب انبیا مین سوائے احمدؐ کے کوئی باقی نہین یہہ سنکر لوگ اسکی ہنسی کرتے
روایت کیئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے خویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مدینے مین یہود
رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ مکے مین ایک نبی پیدا ہوگا اُسکا نام احمدؐ اب اُسکے سوائے کوئی نبی
باقی نہین اور اُسکا احوال اور اسکی صفت اور نعت تمام ہماری کتابون مین مذکور ہی مین اس ایام مین
لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایک روز بنی عبدالاشہل کے گھرون طرف سے ایک آواز
بہت ہی بڑی آئی کہ اُس سے لوگون کو گھبراہٹ ہوئی بعد بھی ایک آواز آئی کہ ای یثرب والو
دیکھو یہہ ستارہ احمدؐ کی پیدایش کا نمود ہوا یہہ سنکر ہمکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت گذری اور لوگ وہ
بات بھول گئے اور اکثر لوگ اُسوقت کے مر گئے اور نئے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑا ہوا سو ایک روز
بھی ویسی ہی آواز آئی کہ کہتا ہی ای یثرب والو محمدؐ مکے مین نکلکر نبوت کا دعوی کئے اور اللہ تعالی
کے یہان سے اُن پر ناموس اکبر جو موسی علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہین ہوئے کہ ہمین خبر
آئی کہ ایک شخص مکے مین نبوت کا دعوی کرتا ہی بعضی لوگ اسپر ایمان لاے اور بعضی نہ لائے اور ہماری
قوم مین جوان لوگ جو تھے سو ایمان لائے میرے مقدر مین نہ تھا سو مین اسوقت ایمان نہ لایا پھر
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے مین ایمان لایا روایت کیئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے قبل قریظہ اور نضیر اور فدک
اور خیبر کے یہود حضرت کی اوصاف بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرتگاہ اُنکا مدینہ ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے سو شب کو کہے کہ آج احمدؐ پیدا ہوئے اور اُنکی پیدایش کی علامت کا یہہ ستارہ طلوع کیا ہی اور
جس ایام مین حضرت نبوت کا دعوی کئے تو وہ خبر دئے کہ اب احمدؐ نبی ہوئے روایت کیئے ہین ابن سعد
اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو نمیلہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ قریظہ کے یہود اپنی کتابون سے اوصاف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتے اور حضرت کا ہجرتگاہ مدینہ کر کر کہتے اور اپنے بچون کو حضرت کی صفات
اور نام کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوئے حسد سے انکار کرنے لگے روایت کیئے ہین ابو نعیم نے مالک سنان
خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین ایک روز عبدالاشہل کی مجلس مین حاضر ہوا وہان یوشع یہودی تھا

سو کہتا تھا کہ ایک نبی آنا قریب ہی اُنکا نام احمد حرم مین نکلینگے ہم پوچھے اُنکی شکل کیا ہی تو بولا نہ بہت
کوتاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھینگے چادر اوڑھینگے دراز گوش پر سوار ہونگے تلوار اُنکی اُنکے کاندھے پر
رہیگی اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہوگا یہہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگون کو آکر بولا کہ یوشع
یہودی آج ایسا کہتا تھا وہ لوگ بولے یہہ ایک یوشع کیا کہنا یثرب کے جتنے یہود ہین سب ایسا ہی
کہتے ہین پھر مین بنی قریظہ کے پاس گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو انمین زبیر
بن باطا بڑا عالم تھا بولا ایک ستارہ سُرخ طلوع کیا ہی وہ ستارہ بجز نبی کی پیدایش اور ظہور کے
طلوع نہین کرتا اور اب بجز احمد کے کوئی نبی نکلنا باقی نہین اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہی روایت کئے
ہین ابن سعد نے اُبی بن کعب سے رضی اللہ عنہ کہے کہ یمن کا حاکم تُبّع نے جب مدینے مین اترا سو وہان کے لوگونکو
قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون یہودی جو اُسوقت کا بڑا عالم تھا کہا ایسا ارادہ مت کر
کیونکہ یہہ شہر ہجرت گاہ ہی ایک نبی کا اسمعیل کی اولاد مین انکی پیدایش مکے مین ہوگی انکا نام احمد
ہی اور یہہ اُنکی ہجرت گاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اُترے ہو بڑا جنگ ہوگا اُنکے اور انکے دشمنونکے تُبّع پوچھا
اُنسے کون جنگ کو آیگا یہودی بولا انکی قوم آکر جنگ کریگی تُبّع پوچھا اُنکی قبر کہان ہوگی بولا اسی شہر مین
پوچھا جنگ مین فتح کسکو ہوگی بولا ایکبار فتح انکو ہوگی اور ایکبار اُنکی قوم کو اور یہہ مقام تو جو اُترا ہی وہان
انکے بہت سے اصحاب مارے جاینگے جو کسی مقام مین اتنے نہ کرینگے اور آخر غلبہ اُنھی کو ہوگا آخر ان سے
مقابلہ کرنے والا کوئی نہ رہیگا پوچھا اُنکی شکل کیسی ہی تو بولا نہ دراز قد نہ کوتاہ اور اُنکی آنکھون مین سُرخی
ہوگی اور اونٹ پر سوار ہونگے لنگ باندھینگے چادر اوڑھینگے تلوار اُنکے کاندھے سے جدا نہوگی اور کسی سے مقابلہ
کرنے مین اندیشہ نہ کرینگے یہانتک کہ اُنکا امر نمود ہوگا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ مدینے مین ایک یہودی
تھا بڑا عالم اُسکا نام زُبیر بیٹا باطا کا کہتا تھا کہ میرے باپ کے یہان ایک کتاب تھی اُسکو مجھی نہ بتا
کر مہر کرکر چھوڑا تھا اُسکے بعد مین اُس کتاب کو کھول کر دیکھا تو اسمین احمد کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ
فلانے مقام سے نکلینگے اور انکی صفت ایسی اور شمایل یہہ غرض جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
نتھے وہ حضرت کی اوصاف بیان کرتا تھا جب سنا کہ حضرت مکے مین ظاہر ہوئے اسکا انکار کرنے لگا اور کتاب

کو مٹا دیا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ اوس اور خزرج
کے قبیلے والون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا نتھا اُس نے
یہودیونکے پاس جایا کرتا اور دین کے باتان اُنسے دریافت کرتا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان
کرتا اور کہتا یہہ شہر انکا ہجرت گاہ ہے پھر تیما کو جاکر وہانکے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویسا ہی کہے پھر
شام کو جاکر نصارے سے دریافت کیا وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے اور کہے
کہ ہجرت گاہ اُنکا یثرب ہے بعد ابو عامر آکر راہب بنا اور سیاہ کمّل پہننے لگا اور کہا کرتا مین حنیفی
ہون یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اور نبی نکلنے کا منتظر ہون جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین
نکلے حضرتکے پاس نگیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے عداوت شروع
کیا اور منافقون سے سازش رکھا ایک روز وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت فرمائے
مین حنیفی دین لایا ہون وہ شقی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھہ اور کچھہ مخلوط کرتے ہین حضرت فرمائے
نہ بلکہ حنیفی دین پاک اور روشن لایا ہون اور یہود اور نصاری کے علما تجھے میرے اوصاف بیان
کیا کرتے تھے سو کہان ہے بولا تم وہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہے
بولا مین جھوٹ نہین کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالی طرید وحید مارے بولا آمین بعد
پھر وہ مکے کو قریش کے پاس گیا اور سابق کا طور چھوڑکر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا بعد مکہ
فتح ہونے کے طایف کو گیا اور وہان حضرت کے فرمائے موافق طرید وحید موا روایت کئے
ہین ابو نعیم نے کہ کعب بن لوی سے جو اجداد مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جمعہ کے روز
اپنی قوم کو جمع کرتے اور انکو وعظ و نصیحت کرتے اور کہتے محمد نبی ہوگے کعب بن لوی کی موت مین اور
... ش ... پانسو ساٹھہ برس کا تفاوت تھا اور یہہ بھی روایت کئے ہین کہ
... مکے کے طرف اشارہ کرکر کہتے کہ اس طرف سے حق تمکو
... ڑی بڑی لوی بن غالب کی اولاد
... پھر وہ تمکو دعوت کریگے تو تم

قبول کرو اور اُنکی دعوت کے وقت مین جیتا رہتا تو سب کے اول مین دوڑتا روایت کیئے ہین خرائطی
نے کہ اَوس بن حارث جو ابو سفیان کا جد ہی وقت وفات کا پہنچا تو اپنے فرزند مالک کو وصیت کیا کہ
مکے مین ایک نبی ہوگے اولاد مین لُوی بن غالب کے تم اُنکی متابعت کرو اور اُنکی نصرت مین قاصر نہو کیونکہ
تمہاری سعادتی اسی مین ہی روایت کیئے ہین ابن عساکر نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے قبل مین یمن کے طرف گیا تھا وہان ازد کے قبیلے مین ایک بڑا عالم رہتا تھا
اُسکے یہان اُترا اُسکی عمر تین سو اسی برس کی تھی اور تمام کتب آلہی پڑھا تھا غرض مجھے دیکھکر پوچھا شاید
تو حرم کے لوگون سے ہی مین بولا ہوا اُسنے کہا شاید تو قریش مین ہی مین بولا ہان کہا شاید تو
بنی تیم مین ہی مین بولا درست کہا اب ایکبات باقی ہی تیرا پیٹ مجھے دکھلا مین پوچھا کیا واسطے
تو کہا ہم سچے علم مین پاتے ہین کہ ایک نبی حرم مین مبعوث ہوگا اُسکے معین دو شخص ہونگے ایک جوان
دوسرا ادھڑ جوان دھسنے والا سختیونکا اور دفع کرنے والا مشکلونکا اور ادھڑ گورا رنگ ہی لاغر بدن
اُسکے شکم پر خال ہی اور بائین ران پر نشانی ہی سو مین تیرے مین وہ علامتان پایا مگر شکم پر کی
نشانی دیکھنا ہی پھر پیٹ پر دیکھا کہ ایک خال ہی سیاہ پھر قسم کھاکر بولا وہ ادھڑ تو ہی ہی روایت
کیئے ہین دینوری اور ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جاہلیت مین چند لوگون کے ساتھ
شام کیطرف تجارت کو گیا جب فراغت پاکر ہم وہان سے مکے کو روانہ ہوئے تو میرے تئین کچھ
ضرورت درپیش ہوئی سو پھر اُسی شہر مین گیا مین بازار مین کھڑا ہوا تھا کہ ایک بطریق آکر میری گردن پکڑکر
کھینچا مین چھڑانے لگا وہ نچھوڑا غرض مجھے گرجے مین لیجاکر پھاوڑا اور ٹوکرہ دیکر بولا یہہ مٹی اُٹھاو اور
آپ چلے گیا اور مین تجویز مین تھا کہ کیا کرون جب دوپہر ہوئی تو بطریق آکر دیکھا کہ مین کام کچھ نہ کیا ہون
غصے سے میرے سر پر مارا مین بھی پھاوڑا اٹھاکر سر پر ایسا مارا سر پھوٹ کر وہ گیا ...

بھاگا مجھے راہ معلوم نتھی سو تمام درات چلتا ...
بیٹھا اس مین کا راہب آکر مجھے پوچھا تو کہ ا...
سے جدا پڑا ہون پھر وہ کھانا با...

سے زیادہ واقف [illegible] کوئی نہین چنانچہ اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہی اور مین تجھے دیکھا تو تیری شکل اسی شخص کی ہی [illegible] شہرون پر غالب ہوکر ہمکو اس دیر سے نکالیگا مین بولا تو بے سمجھی کی بات کرتا ہی پوچھا تیرا نام [illegible] بن بولا عمر کہا واللہ تو وہی ہی اس مین کچھ شک نہین اور تم مجھکو ایک امان کا کاغذ لکھدیو اگر وہ [illegible] ہمارا مقصود حاصل ہوا نہین تو اس لکھے سے تم کو کچھ نقصان نہین پھر مین خط لکھدیا اور اس پر [illegible] کیا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین شام کے طرف گئے تو دیر القدس کا بڑا راہب وہی شخص تھا وہ خط لاکر دیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر بہت تعجب کئے وہ کہا تم جو شرط کئے سو اسکو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور اسکے فرزندکو اسمین دخل نہین روایت کئے ہین عبد اللہ بن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایکبار عمر رضی اللہ عنہ گھوڑا دوڑائے سو انکی ران [illegible] نجران کے نصارے سے ایک شخص وہان تھا سو عمر کی ران پر ایک خال دیکھکر کہا ہماری کتابون میں [illegible] یہ شخص ہمکو ہمارے شہرون سے اخراج کریگا روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک اُسقف سے پوچھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کعب الاحبار سے پوچھے تمھاری کتابون مین ہمارا احوال بھی کچھ مذکور ہی تو وہ کہا ہان ہی پوچھے میری صفت کیا مذکور ہی کہا تم قلعہ ہین لوہے کے یعنے کامون مین نہایت بندوبست عمر تکبیر کہے بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہی کہا نیک آدمی ہی اپنی قرابت والون کو بڑا یگا عمر فرمائے عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لوہے مین مڑا ہوا عمر کہے وَاذفراہ اس نے کہا یا امیر المومنین جلدی نکرو وہ بھی نیک مرد ہی لیکن اُسکی خلافت ہوگی خون بہتے اور تلوار چلنے کے وقت روایت کئے ہین ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ مر الظہران مین ایک راہب رہا کرتا تھا شام کے لوگون مین کا اُسکا نام عیص بڑا عالم تھا اپنے گرجے مین رہتا تھا اور مکے کو جب آوے تو لوگون کو کہتا عنقریب تمھارے مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ عرب کے تمام لوگ اُسکا دین قبول کرینگے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدایش کا وقت قریب پہنچا جو کوئی اسکا تابع ہوا تو اپنی مراد کو پہنچا اور جو تابع نہوا تو ہلاک ہوا اور مین اپنا ملک امن کا اور کھانے پینے کا چھوڑکر یہان کی سختی اور بھوک اور اندیشہ اختیار نکیا مگر اسی کی خواہش مین یہہ کیفیت

سنکر مکے مین کسی کے یہان بچا پیدا ہو تو اُس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا ہنوز پیدا نہین ہوا جس شب کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اسکے علی الصباح عبدالمطلب نے صومعہ پاس اس راہب کے گئے پوچھا کون
ہی کہے عبدالمطلب ہون بولا انکا دادا یہی ہو بعد اسکے بولا مین تمکو تو خبر دیتا تھا سو وہ لڑکا آجکی شب کو
پیدا ہوا اور انکی پیدایش کی علامت کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہہ ہی کہ وہ لڑکا اب بیمار ہی تین روز
کے بعد درست ہوگا پھر بولا یہہ کیفیت تم لوگون سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہین سو
کسی کے نہین اور انکی عمر ساٹھ یا کیسٹھ یا ترسٹھ برس کی ہوگی روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن عساکر
نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین کیطرف روانہ کئے تھے سو ایکروز مین خطبہ پڑھتا
تھا یہودی ایک کتاب ہاتھ مین لیکر آیا اور بولا ابو القاسم کی شکل بیان کرو مین نے کہا نہ بہت دراز قد ہین
نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگروالے ہین اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفید سر بڑے
استخوان بڑے بڑے دست و پا کے پنجے سبز ایک خط موئے کا باریک سینے سے ناف تک بال پلکھو کے
ڈاٹ کمان ابرو ملے ہوئے اونچی پیشانی چوڑی تختی چلے تو جھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اُترتا ہی کسی
کو ملین ویسا نہین دیکھا اتنا کہہ کے مین خاموش ہوا وہ یہودی کہا بھی کچھ کہو مین بولا اب مجھے اتنا ہی
یاد ہی یہودی کہا آنکھون مین سرخی ریش منھہ نہایت خوش طرح اور کان پورے دیکھین تو پورا پھر کر
دیکھین مین کہا درست بعد یہودی بولا مین انکی یہہ شکل اپنے آبا اجداد کی کتاب مین پاتا ہون اور
اس کتاب مین مذکور ہی کہ بیت اللہ کے حرم مین مبعوث ہونگے اور ایک حرم طرف جو اسکو انھون نے
حرم کرینگے ہجرت کرینگے اور انکے انصار ایک قوم ہوگی اولاد مین عمرو بن عامر کے خرمے کے باغان
والے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے درست ایسا ہی ہی یہودی کہا مین گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہین
مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ طفلی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے
ہمراہ مدینے کو تشریف لیگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھہ کر پوچھا اسکا نام کیا ہی کہے احمد بعد
پشت مبارک کو دیکھکر بولا یہہ لڑکا اس اُمت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہین اُم ایمن رضی اللہ
عنہا سے کہے کہ ایکبار مدینے مین دو یہودی دوپہر کے وقت آکر کہے کہ احمد کو لے آؤ مین حضرت

کولاؤ تو پہر اچہا کر دیکہے بعد ایک دوسرے سے کہا یہہ لڑکا اس اُمت کا نبی ہی اور یہہ شہر اسکا ہجرت
گاہ ہی اور اس شہر مین قتل بہت سی ہوگی روآیت کیٔے ہین ابو نعیم نے کہ ایک روز عبد المطلب حجر
پاس بیٹھے تھے وہان نجران کا ایک اُسقف بیٹھا عبد المطلب سے بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان
مین کہا اسمٰعیل کی اولاد مین ایک نبی ہونا باقی ہی اُسکی پیدایش اسی شہر مین ہوگی اُسکا چہرا
ایسا تھوڑے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے سو وہ اُسقف حضرت کی آنکھون کو اور
پشت کو اور پاؤن کو دیکھکر کہا مین تم سے جو بولا تھا سو نبی یہی لڑکا ہی اور عبد المطلب سے پوچھا
یہہ لڑکا تمکو کیا ہوتا عبد المطلب کہے میرا لڑکا ہی اُسقف بولا ایسا نہین ہم پاتے ہین کہ اُسکا باپ زندہ
رہیگا تب عبد المطلب کہے یہہ میرا پوتا ہی اور یہہ شکم مین تھا کہ اُسکے باپ کا انتقال ہوا اسقف بولا
تم سچ کہے پھر عبد المطلب اپنے فرزندون کو تاکید کیٔے کہ تمھارے بھتیجے کی احتیاط کرو دیکھو لوگ اسکو
کیا کہتے ہین روایت کیٔے ہین بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ جب سیف بن ذی یزن حبشیون
پر غالب آکر انکو یمن سے نکالا عرب کے قبیلے اُسکی تہنیت کے واسطے جانے لگے سو عبد المطلب بھی اسکی تہنیت
کے واسطے گیٔے اُسوقت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال کی تھی سیف نے عبد المطلب سے ملاقات کرکے
کہا مین تم سے بھید کے چند بات کہتا ہون تم اُسکو کسی سے ظاہر نکرو تم اس بھید کے معدن ہین اسلیٔے تم
کو کہتا ہون دوسرا کوئی ہوتا تو اسکو نہ کہتا تمھی کتابون مین اور ہم چھپا رکھے ہین سو علم مین ایک بڑی
خبر ہی کہ اس سے زندگی مین شرف اور مرے پر فضیلت ہی تمام لوگون کو اور تمھارے قبیلے والونکو
علی الخصوص تمکو عبد المطلب کہے وہ کیا تو بولا ملک تہامہ مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دونون
شانون مین علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور تمکو زعامت قیامت تک رہیگی یہہ وقت اسکی
پیدایش کا ہی پیدا ہوا ہی یا ہوگا اُسکا نام محمدؐ اُسکا باپ اُسکے مرجائینگے دادا اور چچا اُسکے اسکو پرورش
کرینگے اور اللہ تعالی اسکو پرورش کریگا اور اللہ تعالی اُسکو مشہور کریگا اُسکے انصار ہمارے لوگ
ہونگے اسکے باعث اللہ تعالی اُسکے دوستونکو عزت دیگا اور دشمنون کو ذلیل وخوار کریگا اور وہ
لوگون کی آبرو رکھیگا اور زمین کی خوبیونکو فتح کریگا اللہ تعالی کی عبادت کروایگا شیطان کو بھگاویگا

آتشکدے بجھایگا بتان توڑیگا اسکی بات ہوگی فیصلا اور اسکا حکم عدل نیکیون کا حکم کریگا اور آپ بھی اُنکو کریگا اور بدی سے منع کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبدالمطلب تم اسکے دادا ہین اسمین کچھ شک نہین ہین یہہ جو نشانیان بولا ہون اس سے کچھ ظاہر ہوا ہی یا نہین عبدالمطلب کہے ہان میرا ایک لڑکا تھا بہت پیارا آمنہ وہب کی بیٹی سے بیاہ کردیا تھا اُسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ماباپ کا انتقال ہوا مین اور میرا دوسرا فرزند اسکی پرورش کرتے ہین سیف کہا مین جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود اس لڑکے کے بڑے دشمن ہین اُنسے اُنکو بچاؤ اور اللہ تعالی اُنکو اُس پر ہرگز مسلط نکریگا اور مین مبعث تک زندہ نہ رہونگا سو مجھے معلوم ہی نہین تو مین اپنی فوج سوار اور پیدل کے ساتھ جاکر یثرب کو اپنا دارالسلطنت کرتا سچّی کتاب بین پاتا ہون کہ یثرب مین اسکا کام مستحکم ہوگا اور وہان کے لوگ اسکے انصار ہونگے اور اُسکی قبر بھی وہین ہوگی روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے کہ چند شخص مدینے کے رہنے والے مکے کو عمرہ کرنے آئے تھے اُنکے ہمراہ ایک یہودی تیما کا تجارت کے واسطے آیا تھا سو عبدالمطلب کو دیکھ کر بولا ہم کتاب مین جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہین اسکی اولاد مین ایک نبی ہوگا یہود کو اور اپنی قوم کو قتل کریگا عاد کی قوم سا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے طلحہ بن عبیداللہ سے کہے کہ مین تجارت کیواسطے گیا سو بازار مین تھا وہان کا ایک راہب صومعہ سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم کا اس موسم مین آیا ہی طلحہ کہے مین آیا ہون پوچھا کیا احمد مبعوث ہوئے مین بولا احمد کون ہی بولا عبداللہ بن عبدالمطلب کا فرزند اور اسی مہینے مین مبعوث ہوگے اور وہ خاتم الانبیا ہین حرم مین نکلینگے اور انکا ہجرت گاہ خرما بندی چوڑہ کی زمین مین دو حرون کے بیچ تم انکی متابعت کرنے مین جلدی کرو طلحہ کہتے ہین اُس راہب کی بات میرے دل مین تاثیر کری مین جلد مکے کو آیا اور یہان کا احوال دریافت کیا لوگ کہے محمد بن عبداللہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ابوبکر بن ابی قحافہ انکا تابع ہوا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر راہب کی بات کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکے اسلام لایا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین ایکبار قافلے کے ساتھ یمن کو تجارت کے واسطے

آگیا ہمارے ساتھ ابوسفیان بھی تھا اُسکو اسکے بیٹے حنظلہ کا خط آیا کہ مکے مین محمد نبوت کا دعوی کرتے ہین
اور کہتے ہین تمکو مین اللہ کے طرف بلاتا ہون پھر اسبات کا چرچا یمن مین ہوا ایک دن مین وہان بیٹھا ہون
کہ یہودیونکا ایک عالم آکر پوچھا کہ مین سنا ہون کہ نبوت کا جو دعوی کرتا ہی انکا چچا اس قافلے مین ہی
مین بولا ہان مین ہون اُسنے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشونکی اور کھیل کی کچھ رغبت ہی مین بولا
نہین اور گاہے جھوٹھہ بات نہ کہا اور کسی معاملے مین خیانت نہ کیا اسکی امانت کے نظر کرتے قریش اُسکو
امین کہتے ہین پوچھا اسکو نوشت خواند سے کچھ اطلاع ہی مین سمجھا کہ وہ بہتر چیز ہی اور چاہا کہ کہون آتا
ہی لیکن ابوسفیان جھٹلانیکا اندیشہ تھا سو بولا نہین جانتا وہ یہودی اچھل پڑا اور بولا اب یہود فجع
ہوئے غرض وہ گیا بعد ابوسفیان نے عباس سے کہا ای ابوالفضل یہود تمہارے بھتیجے سے اندیشناک ہین
مین بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہہ ہی کہ تم اُن پر ایمان لانا اگر حق ہو تو تم اسطرف سبقت کئے
اگر باطل ہو تو تمھارے ساتھ شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہین ابوسفیان کہا مین ایمان نلاؤنگا
جب تک کہ کدا مین گھوڑے ندیکھون مین بولا یہہ کیا بات تم کہتے ہین ابوسفیان بولا میرے دل مین
یہی بات آئی اور مجھے یقین ہی کہ اللہ تعالی کدا پر گھوڑون کو آنے ندیگا عباس کہتے ہین جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فتح کرنے آئے اور گھوڑون کو دیکھا کدا طرف آتے ہین ابوسفیان کو کہا وہ بات جو کہے تھے
سو یاد ہی بولا یاد ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار
مین اور اُمیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت کیواسطے شام کے مُلک کو گئے ایک جگہہ ہم پہنچے تو وہان نصاری
رہتے تھے اُمیہ بن ابی الصلت کی بہت تعظیم و توقیر کئے بعد اُمیہ کہا یہان ایک عالم نصاری کا رہتا ہی
جو اسکا مثل نہین مین اُسکی ملاقات کے واسطے جاتا ہون تم بھی چلو مین بولا مجھے اس سے کچھ کام نہین پھر
امیہ آپ ہی جاکر اسکی ملاقات کیا اور آکر بولا مین اُس عالم سے ملاقات کیا وہ بولا عربستان کے لوگون
مین ایک نبی ہونہار ہی مین پوچھا کس شہر کے لوگون مین تو بولا تم جس گھر کا حج کرتے ہین وہانکے لوگون
مین قریش کے قبیلے سے مین بولا اسکے اوصاف بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی ادھڑ ہوگی وہ ظاہر ہوگا گناہون
سے باز رہیگا اور حرام سے دور دوستی جوڑیگا اور دوستی جوڑنے حکم کریگا اپنے ماباپ دونون کی طرف سے

اشراف رہیگا قوم کے تمام لوگون مین اعلی نسب ہوگا اور اُسکی فوج اکثر ملایکہ کی ہوگی مین اُس نصرانی سے
پوچھا اُسپر کیا دلیل ہی تو وہ عیسی علیہ السلام کے بعد شام ملک مین تین بار زلزلہ ہوا لوگون پر اُسمین
بڑی مصیبتان گذرے اب ایک بڑا زلزلہ باقی ہی اُسمین بہت بڑی مصیبت لوگون پر پہنچے ابو سفیان
کہے یہہ سنکر مین بولا یہہ سب جھوٹھ باتان ہین امیہ بولا مین قسم کرونگا یہہ جو بولا سو سچ بولا ہم شام
سے نکلے بعد خبر آئی کہ وہان ایک زلزلہ عظیم ہوا لوگ بہت مرے اور بڑی مصیبتون مین گرفتار آئے
امیہ بولا نصرانی کا قول راست ہوا سو دیکھے مین بولا واللہ وہ سچ بولا غرض ہم مکے کو آئے اور مین
اپنے کامون سے فراغت پاکر تجارت کیواسطے یمن کو روانہ ہوا وہان پانچ مہینے رہکر مکے کو آیا لوگ
ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا دریافت کرتے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
سو فقط میری خیریت پوچھکر گئے اپنی تجارت کا مذکور کچھ نکئے مجھے اسکا نہایت تعجب ہوا مین
اپنی عورت ہندہ سے تذکرہ کیا کہ جو لوگ میرے پاس تجارت کا اسباب دئے تھے اگر اپنے اسباب کا
احوال پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطلق اپنے مال کا ذکر نکئے ہندہ بولی وہ دعوی کرتے ہین کہ آپ اللہ کا
رسول ہون مین یہہ سنتے ہی ملول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہندہ کو بولا محمد اتنے بعقل
مند ہوتے ہوئے ایسا نہ بولینگے کہی واللہ یہہ کہتے ہین روایت کئے ہین طبرانی نے ابو سفیان رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ ایکبار مین غزہ مین تھا یا ایلیا مین میرے ساتھ امیہ بن ابی الصلت بھی تھا سو پوچھا
ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہی مین بولا اسکا حال تم سے مخفی نہین صاحب ہی فرمایا کیسا ہی بولا کریم
الطرفین ہی اور محارم و مظالم سے اپنے تئین بچار کھتا ہی مین بولا درست اور قوم مین شریف
ہی اور مسن اُمیہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا مین بولا یہہ کیا بات ہی مسن ہونے سے اُسکو بزرگی
زیادہ ہوئی اُمیہ بولا جلدی مت کر کتب الہی مین مذکور ہی کہ ایک نبی عربستان مین ہوگا مین گمان
رکھتا تھا کہ مین وہ نبی رہون لیکن اہل علم سے دریافت کیا تو بولے وہ عبد مناف کی اولاد مین ہوگا
مین عبد مناف کی اولاد مین دیکھا تو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی لائق نہ نظر آیا تم کہے وہ مسن
ہی تو میرے تئین یقین ہوا کہ وہ نہین کیونکہ مین سنا ہون اس نبی کی عمر چالیس برس کی ہوگی اسوقت

اسپر وحی اتریگی عتبہ کی عمر تو چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اُسکی طرف وحی نہ ہوئی بعد میں مکّے کو آیا تو
سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے پھر میں جب تجارت کیواسطے نکلا تو میرا گذر امیہ پر سے ہوا
اسکو ہنسی کی راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے تھے نکلا امیہ بولا وہ بیشک نبی ہین تم
انکی متابعت کرو ای ابوسفیان مین ایسا سمجھتا ہون کہ تم انکی مخالفت کرینگے اور تمھارے تئین چھیلے
کولائے سا باندھکر لاینگے اور وہ جو چاہے سو تمکو کرینگے روایت کئے ہین ابن عساکر نے عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین یمن کو گیا تو عسکلان بن عواکن حمیری کے یہان اترا وہ بہت
ضعیف تھا اور میرے سے مکّے کا احوال دریافت کرتا اور پوچھا کرتا کوئی شخص تمھارے طریقے کے خلاف
کرکر وین کچے باتین نئے کچھ بولتا ہے مین کہتا نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے بعد مین
گیا وہ بہت ہی ضعیف بن گیا تھا اُسکے بچے پوترے مین آیا سو اطلاع کئے اور اسکے آنکھون کو پٹی باندہ
کر اٹھائے اور ٹیکا لگا کر بٹھائے مجھے پوچھا ای قریش کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر مین
بولا مین عبدالرحمن ہون عوف کا بیٹا عبدالحارث کا بیٹا زہرہ کا بیٹا وہ بولا اتنا نسب بس ہے اب
مین تم کو خوشخبری دیتا ہون تمھارے حق مین وہ تجارت سے بہتر ہے مین بولا وہ کیا بولا گئے
مہینے مین تیری قوم والون سے ایک نبی کو اللہ تعالی بھیجا اور انکو اپنی محبت مین پسند کیا اور اُن
پر کتاب نازل کیا اور انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتون کی پرستش سے منع کرتے ہین اور اسلام کی
دعوت کرتے ہین خوب کام آپ کیا کرتے ہین اور اسکو کرنے حکم فرماتے ہین اور بد کام سے منع کرتے
ہین اور اسکو توڑتے ہین مین پوچھا وہ کس قوم سے ہین کہا نہ ازد مین نہ ثمالہ مین اور نہ سرو
مین اور نہ بتالہ مین مگر ہی بنی ہاشم مین اور تم انکے مان کی قوم سے ہو ای عبدالرحمن تم یہان سے
جلد روانہ ہو اور اُنکی تصدیق کرو اور انکی تائید مین رہو اور میرے یہہ بیتان لیجا کر گذرانو
اَشْهَدُ بِاللهِ ذِي الْمَعَالِيْ ، وَفَالِقِ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحِ مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی صاحب
بزرگیونکا اور پھوٹ نکالنے والا رات دنکا اِنَّكَ فِي الشَّرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ ، يَا ابْنَ الْمُفْدَى مِنْ ذَبْحٍ ،
بیشک تو شرف مین ہی قریش سنے ای ذبح سے بدلا دئے گئے کے فرزند اُنہیں سلت

تَدْعُوْا اِلَی الْیَقِیْنِ ؛ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ ؛ تم بھیجا گئے بلوانی یقین طرف راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی
اَلٰی اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوْسٰی ؛ اِنَّكَ اُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ ؛ مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی
رب موسی کا بیشک تو رسول ہوا ہی بطاح یعنے مکے مین فَكُنْ شَفِیْعِیْ اِلٰی مَلِیْكٍ یَدْعُوْا الْبَرَایَا
اِلَی الصَّلَاحِ ؛ تو ہو میرا سفارشی پادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری طرف عبد الرحمن کہتے ہین
مین ان ابیات کو یاد کیا اور اپنے کامون سے جلد فراغت پا کر مکے کو آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
ملاقات کیا انھون نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھے تھے میرے تئین دیکھ کر تبسم کئے اور فرمائے اس کے چہرے
پر نیکی کی نشانیان دیکھتا ہون اور فرمائے جو تو امانت لایا ہی اور تیری زبانی پیغام بھیجا ہی سو ادا
کر مین وہ ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے کہ حمیری بندہ خواص مومنون سے ہین روایت کئے
ہین ابن شاہین نے صحار بن عباس وغیرہ سے کہے کہ دارین مین ایک راہب رہتا تھا اشج عبد القیس کی
اس سے نہایت دوستی تھی ایکروز وہ راہب اسکے کہا مکے مین نبی پیدا ہوگا ہدیہ کھایگا اور صدقہ
نہ کھایگا اسکے دونون شانون بیچ مہر نبوت ہوگی تمام دینون پر وہ غالب آیگا غرض راہب
موا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شہرہ ہوا اشج نے اپنے بھتیجے کو جو اسکا داماد بھی تھا روانہ کیا اسکا
نام عمر بن عبد القیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے اسی سال وہ آیا اور راہب
بولا تھا سو نشانیان دیکھکر اسلام لایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اور اقرا کا سورہ یاد دلائے اور
کہے تو جا کر اپنے ماموکو اسلام کی دعوت کر پھر وہ جا کر دعوت کیا اور اشج اسلام لایا روایت کئے ہین بخاری اپنی
تاریخ مین اور ابو نعیم وغیرہ نے جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے کہے مین بصرے کو گیا اس ایام مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے سو وہانکے نصارے کے چند شخص آکر میرے پاس پوچھے تو کہان سے آتا ہی بولا
حرم سے پوچھے تمھارے یہان ایک نبی نکلا ہی سو اسکو تو جانتا ہی مین بولا البتہ پھر مجھے ایک دیر مین
لیگئے وہان کے تصویران مجھے بتا کر کہے وہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہی اسکی تصویران تصویرون مین ہی مین
بولا نہین پھر مجھے دوسرے دیر مین لیگئے وہان بہت تصویران تھے اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ہے

بعینہ حضرت کی شکل سے ہی اور وہان ابوبکر کی بھی تصویر ہی حضرت کی ایڑی پکڑے ہوئے ہین ہین ان لوگونکو
بتایا دیکھو یہی تصویر انکی ہی وہ کہے ہم گواہی دیتے ہین کہ وہ تحقیق نبی ہین اور یہہ شخص انکے بعد خلیفہ ہوگا +
روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم نے عبداللہ بن وابصہ عبسی کے دادا سے کہے ہم منی مین تھے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہمکو دعوت کئے ہم قبول نکئے ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق عبسی تھا بولا
ہم اگر انکی تصدیق کرین اور ہمارے ملک کو لیجاوین تو بہت مناسب ہی واللہ انکا بڑا ظہور ہوگا وہان
سے پھرے تو ہمکو میسرہ نے انکا احوال دریافت کرنے فدک کیتین لیگیا ہم وہانکے یہودیون سے ملکر
احوال دریافت کئے ایک یہودی کتاب کھولکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی
امی عربی ہی سوار ہوگا دراز گوش پر دل ہی کریگا شکستہ دل والون کو نہ دراز قد ہی نہ کوتاہ قد بال اسکے
نہ بہت پیچیدہ نہ سیدھے آنکھون مین اسکے سرخی ہی اور رنگ سرخ وسفید یہہ بولکر یہودی کہا وہ شخص
جو تمکو دعوت کرتا ہی اس صفت کا ہی تو تم اسکی دعوت قبول کرو اوسکے دین مین داخل ہوا اور ہم یہودیونکو
اس سے حسد ہی اسلئے اسکے تابع نہوگے اور ہمکو اس سے چند مقام مین بلا عظیم پہنچیگی اور کوئی باقی نرہیگا
مگر اسکا تابع ہوگا یا مارے جایگا پھر اسکے پاس سے نکلے بعد میسرہ بولا یہود بولے سو سن چکے ہو بہتر یہی کہ
اسلام لانا غرض میسرہ حجۃ الوداع مین آکر اسلام لائے روایت کئے ہین واقدی کہ جب بنی نضیر مدینے
سے اخراج پاگئے عمر بن سعدی یہودی انکے گھرون طرف آنکلا دیکھا کہ تمام ویران ہین بنی قریظہ پاس
گیا اور انکو کہا لوگونکا حال دیکھکر مجھے عبرت ہوئی بنی نضیر باوجود عزت اور قوت اور شرف اور عقل کے
اپنے اموال چھوڑکر ذلت سے اخراج پائے توریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہوا انکا احوال
ہرگز ایسا نہوگا اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو واللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچ نبی ہی اور ابن
الہیبان اور ابن حواش جو یہود کے بڑے عالمون سے تھے اور شام کا ملک چھوڑکر محض اس نبی
کے واسطے یہان آکر اقامت کئے تھے سو ہمکو اس نبی کی متابعت کرنا کرکر تاکید کئے تھے اور اپنا
اسلام انکو پہنچاؤ کرکر حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہین دفن کئے ہین سو دیکھو یہہ سنکر زبیر بن باطا
بولا اس نبی کی صفت میرے باپ باطا کی کتاب مین دیکھا ہون وہ کتاب وہی توریت ہی جو

موسیٰ پر اتری اور نشانی جو ہم نبی بنائے ہین آہین نہین کعب بن اسد بولا ایسا ہی تو اسکا تابع کیون
نہین ہوتا زبیر بولا تیرے سبب کرمین تابع ہوا کعب بولا مین تیرے بیچ آڑ نہین زبیر بولا تو ہمارا
سردار ہی تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہوگے اور تو تابع نہووے تو ہم بھی نہوہ گے پھر عمر بن سعدی
مین اور کعب مین بہت سی باتان ہوئے آخر کعب بولا محمدؐ کے تابع ہونے میرا جی قبول نہین کرتا ۔
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والون سے نقل کرتا تھا کہ ابن
الہیبان یہودی شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ مین رہنا اختیار کیا اُسکے مثل نیک آدمی ہم نہین
دیکھے اگر مینھ نہ برسے تو اسکو لیجاتے وہ دعا کیا تو مینھ برستا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیونکو
جمع کرکر بولا مین کھانے پینے کا ملک چھوڑ کر اس سختی اور بھوکھ کے ملک مین رہنا اختیار نہین مگر ایک نبی
کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہہ شہر اسکا ہجرتگاہ ہی وہ مبعوث ہوگا خون بہنے اور بندی پکڑنے تم
اسکی متابعت سے نہ نکلو غرض وہ مرگیا اُسکی بات پر ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید
بنی قریظہ کی فتح کی شب حاضر ہوکر ایمان لائے ابن سعد کی روایت مین آیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ او اسد اور اسید نے اپنی قوم والون کو کہے کہ محمد صلعم بیشک اللہ کے
رسول ہین اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہین اور بنی قریظہ اور بنی النضیر کے علما انکی صفات جو کہتے
تھے ہم پاس موجود ہی اور حیی بن اخطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا اور ابن الہیبان جو بڑا راست گو
تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات سے ہمکو جتادیا تھا تمہارے حق مین بہتر ہی کہ اس نبی کی
متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دیئے کہ ہم توریت کو نہ چھوڑینگے انکا اسرار دیکھ کر یہہ تینون شخص
انکی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ہین ابن سعد کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس اُترکے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد نے بنی قریظہ کو بولا تم اس شخص کی
متابعت اختیار کرو واللہ وہ بیشک نبی ہی اور وہ نبی مرسل ہی سو تمکو ظاہر ہے اور کتب مین ایک
نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ یہی نبی ہی اور وہ تمام صفات جو اُسکے لئے ہین سو تمکو خوب معلوم ہے
یہود کہے درست یہہ وہی نبی ہی لیکن ہم توریت کے احکام ہرگز نہ چھوڑینگے روایت کئے ہین بیہقی نے

حارث بن عوف سے کہے کہ ہم کو یہود بولا کرتے تھے محمد مقرر اللہ کے رسول ہین اور ابو رافع سلام بن ابی حقیق کہتا تھا محمد بیشک اللہ کے رسول ہین لیکن نبوت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین سے گئی کرکر ہمکو محمد سے حسد ہی اور مین محمد کے تابع ہوکر کہتا ہون میری بات یہود مانتے نہین اور محمد کے ہاتھ سے ہمارا قبیلہ دوبارہ ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہوگئے تو بولا توریت کی قسم مالک ہوگئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جن ایام مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوئی تھی شام کو تجارت کیواسطے گیا تھا اور میرے ساتھ قریش کی ایک جماعت تھی وہان روم کا بادشاہ ہرقل ہمکو طلب کیا ہم اسکی ملاقات کے واسطے ایلیا کو گئے ہم کو دربار عام مین بلایا اور اسکے گرد روم کے سرداران تھے مترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا نبی ہون کر جو دعوی کرتا ہی اسکے نزدیک کا قرابتی اس قافلے مین کون ہے مین بولا مین ہون بولا اسکو میرے نزدیک لاؤ اور اسکے ساتھ والون کو پیچھے رکھو اور مترجم کے زبانی میرے ساتھ والون کو کہا مین چند بات اس سے سوال کرتا ہون اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب کرو ابوسفیان کہتے ہین مین جھوٹ بات کیا کرکر لوگون مین چرچا ہونیکی شرم ہوتی تو مین اسوقت جھوٹ بات بولتا غرض پہلے یہہ پوچھا تمھارے مین نبی ہون کرکر جو شخص دعوی کرتا ہی اسکی ذات تمھارے مین کیسی ہی مین بولا وہ ہمارے مین بڑی ذات والا ہی پوچھا وہ باتان جو کرتا ہی سوا اوس کے بھی کوئی اس ڈہب کے باتان کرتا تھا مین بولا نہین پوچھا اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ بھی ہوا ہی مین بولا نہین پوچھا عمدہ لوگ اسکے تابع ہوتے ہین یا ضعیفان مین بولا ضعیفان پوچھا اسکے تابعدار روز بروز زاید ہوتے ہین یا کم مین بولا زاید ہوتے ہین پوچھا اس دین مین داخل ہوکے دینکو خراب سمجھکر کوئی پھر جاتا ہی مین بولا نہین پوچھا اس نے یہہ دعوی کرنیکے قبل جھوٹ بات کی گمان تمکو اسپر تھی مین بولا نہین پوچھا کچھ دغا بازی کرتا ہی مین بولا نہین اور اب ہمارے اسکے بیچ مین صلح ہی دیکھا چاہیے کہ کیا کرتا ہی پوچھا تمھارے اور اسکے جنگ بھی ہوا ہی مین بولا ہوا ہی پوچھا جنگ کیسا ہوتا ہی مین بولا جنگ برابری کدھی

ہمپر وہ غالب آتے ہین اور کبھی ہم انپر غالب ہوتے ہین پوچھا کیا بات کا حکم کرتا ہی مین بولا کہتا ہے اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک مت ٹھہراؤ اور تمھارے بڑے جو کہتے تھے اسکو ترک کرو نماز پڑھو زکوۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلہ رحم کرو یہہ سنکر ہرقل اپنے مترجم کو بولا اسکو بول مین تیرے سے اُسکی ذات پوچھا تو بولا وہ بڑی ذات والا ہی سو انبیا اپنی قوم مین بڑی ذات کے ہوتے ہین اور مین پوچھا یہہ بات کوئی اول بھی کیا ہی تو بولا نہین ہوا اس قسم کے بات اگر کوئی اول کیا ہوتا تو مین کہتا اسکا دیکھا دیکھی کہتا ہی اور مین پوچھا اُسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہین اُسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا وہ اپنے باپکی سلطنت طلب کرتا ہی اور مین پوچھا اُسپر سابق اس دعوی کرنیکے جھوٹھہ بات کہنیکا گمان کرتے تھے تو بولا نہین سو مین کہتا ہون لوگونپر جو شخص جھوٹھہ بات نکہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹھہ بولیگا اور مین پوچھا عمدہ لوگ اسکے تابع ہوتے ہین یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبرون کے تابع ہوتے ہین اور مین پوچھا لوگ روز بروز زاید ہوتے ہین یا کم تو بولا زاید سو ایمان کا کام ایسا ہی ہی یہانتک کہ پورا ہووے اور مین پوچھا اُسکے دین مین داخل ہوکر بعد دین کو ناپسند ٹھہرا کر کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہین سو ایمان ہی جب اسکی بشاشت دلون مین ملتی ہی تو اسکو ترک نہین کرتے اور مین پوچھا دغا بازی کچھہ کرتا ہی تو بولا نہین سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہین دغا نہین کرتے اور مین پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اسکا شریک نہ ٹھہرانا او منع کرتا ہی بتونکی پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور راستی و عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سچ ہو تو اس جگہہ کا جو میرے قدم ہین وہ مالک ہوگا اور مجھکو معلوم تھا کہ ایک نبی ہونے والا ہی لیکن یہہ معلوم نتھا کہ وہ تمھارے بین ہی اگر مجھے یقین ہو کہ مین اس تک پہنچ سکون تو اسکی ملاقات کے واسطے مین رنج اُٹھاتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو اسکے پیر دھویا کرتا بعد خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو دحیہ کے ہاتھہ سے بھیجے تھے اور بصرے کے حاکم کی معرفت سے آیا تھا اسکو منگوایا اور اسکو پڑھنے کا حکم کیا اُس خط مین یہہ مرقوم تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم یعنی محمد رسول اللہ

کی طرف سے ہرقل کو روم کا بڑا سلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی سلام اسپر جو قبول کیا ہدایت کو اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدَعَايَةِ الْاِسْلَامِ اسکے بعد پھر مین تجھے کرتا ہون اسلام کی دعوت اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام لا بچیگا اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ اسلام لا دیگا تجھکو اللہ تعالی دیویگا دونا ثواب فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ پھر اگر تو منہ موڑیگا تو ہوگا تجھپر گناہ تمام رعایا کا وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اور ای کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور شریک نہ ٹھہراوین اسکا کسی چیز کو وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین آپسمین ایک ایک کو رب سواے اللہ کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پھر اگر قبول نہ رکھین تو کہو شاید رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ابو سفیان کہتے ہین خط پڑھنے کے فراغت پائے بعد اُسکے پاس کے لوگونکا بہت سا شور و پکار اہوا اور ہمکو چلا دیا ہم وہانسے نکلے بعد مین اپنے ساتھ والون کو بولا اب تو ابی کبشہ کے فرزند کا کام بہت نمود مین آیا بنی الاصفر کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہی اور تب سے مجھے یقین ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے بھی مسلمان کیا اور ایلیا کا ناظم ابن الناطور جو ہرقل کا بہت دوست اور شام کے نصارے کا اُسقف تھا کہتا تھا کہ ہرقل ایلیا کو آیا سو ایک روز نہایت دلگیر ہوا بطریقون نے اس سے پوچھے کیا ہی جو آج بہت دلگیر ہی ہرقل کو نجوم مین خوب راہ تھی سو بولا مین شب ستارے دیکھا تو ظاہر ہوا کہ ختنہ کرنے والون مین کا بادشاہ نکلتا ہی بطریقون نے کہے ختنہ نہین کرتے ہین مگر یہود او رانسے کچھ اندیشہ نہین اپنے قلمرو مین حکم کردینا جو یہودی ہی اسکو قتل کرین اسی اندیشہ مین تھے کہ غسانکا حاکم ایک شخص کو بھیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیا ہرقل بولا اسکو دیکھو ختنہ ہوئی ہی یا نہین لوگ دیکھکر بولے ختنہ کیا ہی پوچھا عرب کا کیا دستور ہی تو بولا وہ ختنہ کرتے ہین ہرقل بولا اس امت کا پادشاہ ہی جو ظاہر ہوا اور ہرقل کا ایک دوست رومیہ مین رہتا تھا او رعلم مین ہرقل کا نظیر تھا سو اسکو ہرقل خط لکھکر بھیجا اور آپ حمص کو روانہ ہوا اسکی تجویز ہرقل کے مطابق ہوئی سو ہنوز ہرقل حمص کو نہین پہنچا تھا

تھا کہ اس نے خط کا جواب لکھا کہ محمد صلعم تحقیق اللہ کے رسول ہین ہرقل اس خط کے مضمون پر مطلع ہو کر
روم کے عمدہ لوگون کو حمص کے دسکرے مین جمع کیا اور دسکرے کے دروازے بند کیا اور دریچے مین
دیکھکر کہا تمکو بہتری اور اپنا ملک باقی رہنا منظور ہو تو اس نبی کی متابعت کرو وہ لوگ جنگلی
گدھونکے مانند دروازون پر حملہ کئے دروازے بند تھے پر ہرقل انکی یہہ نفرت دیکھکر ایمان لانے
سے نا امید ہوا اور انکو بولا مین تمہاری مضبوطے دین پر کیسی ہین سو آزمانے یہہ بولا اب دیکھا
کہ تم بہت مستقل ہو پھر سب راضی ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین ابو نعیم نے محمد بن کعب قرظی
سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ساتھ خط دیکر روم کا بادشاہ قیصر کو بھیجے اس نے
حمص مین تھا دحبشی کو بلوا کر خط پڑھوایا اس مین تھا محمد رسول اللہ طرف سے قیصر کو روم کا بڑا یہہ
سنکر قیصر کا بھائی غصہ ہوا اور بولا اس نے اپنا نام پہلے لکھا ہی اور تجھے بادشاہ کرکے نہین لکھا اس
خط کو مت دیکھ پھاڑ دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ ہی اُس خط کا مضمون نہ دیکھ کر اسکو تو پھاڑ
کہتا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع مین لکھنا سزاوار ہی اور مجھے روم کا بڑا کر کر جو
لکھا ہی مین ویسا ہی ہون مین اُنکا مالک نہین ہون مگر اللہ تعالی انکو میرا مسخر کیا ہی اگر چاہے
تو میرے پر انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگونکو بولا عیسی جس نبی کی بشارت دئے ہین سو شاید یہہ
وہی ہے اگر ہی سو مجھے معلوم ہو تو مین جاکر اسکی خدمت کرونگا اور اسکی وضو کا پانی گرتا سو اپنے ہاتھون
مین لیا کرونگا لوگ بولے ہم اہل کتاب رہتے پر ہمکو چھوڑ کر نادان اعراب مین اللہ تعالی نبی نہ کریگا
قیصر بولا ہمکو جس کتاب سے ہدایت ہوئی اسکا اصل نسخہ میرے پاس موجود ہی اسکو دیکھنا اگر یہہ وہی
نبی ہی کرکے نکلے تو اسکے تابع ہونا اگر وہ نہو تو پھر اس پر مہران کر دینگے کہتے ہین کہ انجیل کا اصل
نسخہ روم کے بادشاہونکے پاس اسکو صندوق مین مقفل کرکر مہر کر دئے تھے اور جو بادشاہ نیا
تخت پر بیٹھتا تو اُسپر ایک مہر کرتا اور ہرقل کی مہر سے اسپر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے
تھے کہ اپنے مذہب مین اس انجیل کو کھولنا جایز نہین اور جس روز اسکو کھولینگے تو تمہارا دین بدل
جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہوگا غرض قیصر وہ انجیل منگوا کر اسپر کے گیارہ مہر توڑا ایک مہر باقی تھی کہ

شماسان اور اُسقفان اور بطریقون نے یکھٹے ہوکر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور بال اوکھاڑ لئے اور سر و نپر مار لئے پوچھا کیا واسطے بہہ کٹے تو بولے آج تیرے گھر سے دولت جاتی ہی اور لوگونکا دین بدل جاتا ہی بولا ہدایت کا اصل میرے پاس ہی دین کا ہمکو بدلجانا بولے اِس امر مین جلدی نکرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور اسکے کام مین تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کریا تو بولے شام مین عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہین انسے دریافت کرنا غرض شام مین ابوسفیان اور اس کے ساتھوالون کو جمع کرکر قیصر کے پاس لیگئے قیصر نے پوچھا یہہ شخص جو تمھارے مین مبعوث ہوا ہی سو کیسا ہی ابوسفیان نے حضرت کی تحقیر کرنے مین کچھہ قصور نکیا اور بولا اسکا یہہ شان نہین جو بادشاہ کے پاس اسکو عرضہ ہووے اور ہمارے لوگ اسکو ساحر بولا کرتے ہین اور شاعر اور کاہن قیصر بولا سابق کے انبیا حق مین بھی لوگ ایساہی کہا کرتے تھے لیکن وہ بول کہ اسکی ذات کیسی ہی ابوسفیان بولا وہ بڑی ذات والا ہی قیصر بولا انبیا کی ذات انکی قوم مین ایسی ہی ہوتی ہی اور اسکے تابع کون ہوتے ہین بولا ہمارے یہانکے غلامان اور چھوکرے تابع ہوتے ہین عمدہ لوگ کوئی تابع نہین ہوئے قیصر کہا انبیا کے پیرو یہی لوگ ہوا کرتے ہین اور عمدگان حمیت سے تابع نہین ہوتے پوچھا لوگ اسکے تابع ہوئے بعد کوئی پھر جاتا بھی ہی بولا نہین قیصر بولا تیرے کہنے سے میرا یقین اور بڑا اللہ کی قسم عنقریب میرے تخت گاہ پر یہی غالب ہوگا ای رومیان اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر اس سے شام کا ملک مانگ لیگے کہ کبھی کوئی اس ملک پر نہ آوے اور نبی جب کسی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کرکر کچھہ مانگے تو وہ دیتا ہی میری اطاعت تم کرو لوگ کہے اس امر مین ہم تیری اطاعت کبھی نکرینگے ابوسفیان کہتے ہین چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کچھہ جھوٹھہ بات ایسی بنا کر کہدون کہ بادشاہ کے نظرون سے گرجاوے لیکن میرا جھوٹھہ اسکو معلوم ہووے تو میرے سبب مواخذہ کرینگا اور لوگون مین رسوائی کا اندیشہ تھا اس لئے کچھہ جھوٹھہ بات نکیا پھر بعد مجھے معراجکا قصہ یاد آیا سو قیصر کو بولا اس نے ایک قصہ بیان کرتا ہی اگر وہ بیان کرون تو بادشاہ کو اُسکا جھوٹھہ معلوم ہوگا پوچھا وہ کیا مین بولا وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو ہمارے حرم سے نکل کر یہان ایلیا کی مسجد مین آیا اور پیشتر از

صبح ہونیکے اُٹھکر آیا قیصر کے پاس ایک بطریق کھڑا تھا بولا وہ شب کا ماجرا مجھے معلوم ہی قیصر پوچھا
وہ کیا بولا میری عادت تھی شب کو مسجد کے تمام دروازے بند کرنا سو اُس شب کو تمام دروازے
بند کیا مگر ایک دروازہ میرے سے بند ہو سکا پھر مین لوگون کو جمع کر کر اسکو بند کرنا چاہا گویا پہاڑ سا
جنبش نہ کیا مین بڑھائیون کو بلوایا دیکھکر کہے اس دروازے پر براق یا کوئی بڑا پہاڑ گرا دستا ہی
صبح ہوئی تک ہم اسکو ہلا نہین سکتے مین شب کو وو نہین کھلا چھوڑ دیا صبح کو آکر دیکھا تو دروازے
کے کونے طرف کے پتھر مین سوراخ ہوئی ہی اور جانور کو باندھنے کی نشان معلوم ہوتی ہی مین
لوگونکو اسوقت بولا شب کو کسی نبی کے لئے ہمارا دروازہ بند نہوا اور ہماری مسجد مین نبی نماز پڑھا ہے
بعد ہرقل لوگونکو بولا تمکو معلوم ہی عیسیٰ کے بعد قیامت ہونیکے قبل ایک نبی آنا ہی اور اسکی بشارات
عیسیٰ دئے ہین سو یہی نبی ہی اسکی دعوت قبول کرو وہ لوگ بلوا گئے قیصر انکی نفرت دیکھکر بولا مین
تمھاری مضبوطی دین مین دیکھنے آزمایش کیا تو تم اسکے حضور مین سخت کہے پھر لوگ خوش ہو کر اسکو
سجدہ کئے روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مجھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر کے پاس روانہ کئے مین وہان پہنچا قیصر کو اطلاع کئے کہ
ایک شخص آیا ہی اور کہتا ہی مین رسول اللہ کا ایلچی ہون یہہ سنکر گھبرایا اور کہا بلاؤ مین گیا اور
اسکے پاس بطریقان حاضر تھے مین روبرو جا کر نامہ حضرت کا دیا خط پڑھنے کا حکم کیا ہرقل کا بھائی
لال رنگ گادلے دیدے اور سیدھے بال اس پاس بیٹھا تھا خط کے ابتدا مین لکھے تھے محمد رسول اللہ
کی طرف سے قیصر کو روم کا بڑا اسو سنکر غصے سے ہرقل کو بولا اُن نے اپنا نام ابتدا مین لکھا ہی اور
روم کا بادشاہ ہی کر کر نہ لکھا اسکا نامہ مت پڑہ ہرقل اسکی بات نہ مانکے خط پڑہا بعد لوگونکو +
برخواست کیا اور مجھے اپنے پاس بلوا کر احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا بعد ایک بڑے اُسقف
کو جسکا کہا سب مانتے تھے بلا کر وہ خط سنایا اسقف بولا واللہ یہہ وہی رسول ہی جسکی بشارات
موسیٰ اور عیسیٰ دئے تھے اور ہم انکی انتظار کرتے تھے ہرقل بولا تو مجھے کیا حکم کرتا ہی اسقف بولا مین اسکی
تصدیق کرتا ہون اور اسکا تابع ہوتا ہون قیصر بولا مین بھی جانتا ہون کہ وہ وہی ہی لیکن مین ایمان لاؤن

تو میرا ملک جاتا رہیگا اور رومیان مجھے قتل کرینگے بعد ابوسفیان کو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
احوال اس سے دریافت کیا اور مجھے رخصت کرنیکے وقت بلا کر بولا تو جا کے کہہ مین جانتا ہون کہ
تم تحقیق نبی ہین لیکن مین اپنی سلطنت کو چھوڑ نہین سکتا ہون اور حضرت کا نامہ منگوا کر بوسہ دیا اور اپنے
سر پر رکھا اور حریر مین لپیٹ کر صندوق مین رکھا اور وہ اسقف مجھے ہر روز بلا کر دین و آئین کے بات
دریافت کرتا تھا اور اسکی عادت تھی ہر یکشنبے کو نکلکر لوگونکو وعظ بولا کرتا سو نکلنا ترک کیا اور بہانہ
بیماری کا لیا نصارے چند اتوار انتظار کئے نکلتا نہین اسکو کہلا بھیجے عرب کا ایلچی جس روز سے آیا
اس روز سے تیرا ڈول بدل گیا تو سچ بیمار ہی یا نہین ہم آ کر دیکھینگے پھر وہ اسقف مجھے کہلا بھیجا تم
جا کر تمھارے صاحب کو میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے
اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے رسول ہین القصہ نصارے اس اسقف کو قتل کئے ابن عساکر کی روایت
مین آیا ہی اسکو مارے بعد دوسرے روز دحیہ کو ہرقل نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تھی نہایت بڑی
اسمین لیگیا اسمین تصویریان تھے پیغمبرونکے دکھا کر بولا اسمین تمھارے پیغمبر کی تصویر کونسی ہے بتاؤ
مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا اب بات کرے اور حضرت کے دو طرف دو تصویر
تھے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہہ تصویران کس کے ہین مین بولا سیدھے طرف تصویر ایک شخص
کی ہی انکی قوم سے اسکو ابوبکر کہتے ہین اور بائین طرف تصویر ایک شخص کی ہی اسکا نام عمر اسنے بولا
ہمارے کتابون مین آیا ہی کہ ان دونون سے اس نبی کا دین پورا ہوگا روایت کئے ہین بیہقی
اور ابونعیم نے ہشام بن العاص سے کہے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین مجھے اور ایک شخص
کو قریش سے روم کا بادشاہ ہرقل کے پاس روانہ کئے کہ اسکو اسلام کی دعوت کرین ہم نکل کر غوطہ
یعنے دمشق کو پہنچے جبلہ بن الایہم غسانی وہانکا ناظم تھا اسکے یہان گئے ان اپنے تخت پر تھا سو
ہمارے پاس اپنے آدمی کو بات کرنے کیواسطے روانہ کیا ہم بولے واللہ ہم آدمی سے بات نکرینگے
ہم کو بادشاہ کے پاس بھیجے ہین بادشاہ ہمکو روبرو بلاوین تو ہم بات کرینگے یہہ جا کر اس حاکم
کو اطلاع کیا اسنے حکم بلانیکا کیا مین روبرو ہو کر اسکو اسلام کی دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹھا

تھا مین پوچھا سیاہ کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم کھایا ہون تمکو شام کے ملک سے نکالے بن یہہ لباس
نہ اُتارونگا مین بولا ہمکو ہمارے پیغمبر ایسی خبر دیئے ہین کہ تیری سلطنت کی یہہ جگہہ بھی ہم لینگے اور تمہارا بڑا
ملک جو ہی اُسکو بھی انشاء اللہ لینگے وہ بولا اسکو لینے والے لوگ تم نہین وہ غیر لوگ ہین دن کو روزہ
رکھینگے اور شب کو افطار کرینگے بعد ہمارے روزیکا احوال دریافت کیا ہم بولے وہ سنکر منہہ اسکا سیاہ
بن گیا اور ہمارے ساتھہ آدمی کر کر بادشاہ کے پاس بھیجا ہم ہمارے اونٹون پر بیٹھکر تلوار ان کی حمائل
ڈال کر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جا کر اونٹون پرسے اُترے بادشاہ اوپرسے ہمکو دیکھتا تھا ہم
وہان کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہہ کہتے ہی اُسکی حویلی ڈالی کے سان ہلنے لگی ہم روبرو گئے ہم کو بولا
تم لوگ آپس مین ملے تو جیسا سلام کرتے ہین ویسا ہی میرے سے کرو پھر ہم بولے السلام علیک پوچھا
تمہارے خلیفے کو کیسا سلام کرتے ہین ہم بولے یہی سلام کرتے ہین پوچھا وہ کیا کرتا ہی ہم بولے
ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچھا تمھارا بڑا سخن کیا ہی بولے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہم یہہ کہتے ہین اُسکی
حویلی کو بھی لرزہ ہوا یہانتک کہ اُسنے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا تمھارے گھرون مین بھی یہہ کہنے
سے ایسی حرکت ہوتی ہی کہے ہم ایسا کبھی نہین دیکھے مگر یہین ہوا بولا کاش یہہ ہمیشہ ہوتا تو مین اپنی
آدھی سلطنت سے نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت ہونے
کی تھی پھر ہمارے نماز روزیکا احوال پوچھا بعد ہمکو ایک مکان مین اُتارا اور ضیافت بھیجا پھر شب کو
ہمارے تئین طلب کیا اور اول باتان پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا بہر
تمام کام طلا کا تھا اور اسکے خانون پر قفل پڑے تھے اُن مین سے ایک خانہ کھولکر حریر کا کپڑا سیاہ رنگ
نکالا اُسپر ایک تصویر تھی خوش ڈول سرخ رنگ آنکھہ کان بڑے بڑے گردن نہایت دراز پر ریش سر مین
بال بہت دو طرف چوٹیان چھٹے ہوئے پوچھا یہہ کس کی تصویر ہی ہم کہے معلوم نہین بولا آدم کی تصویر ہے
بعد دوسرا خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اُسپر ایک تصویر تھی گورا رنگ سفید بال آنکھہ سرخ بڑا سر
داڑھی خوش ڈول پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ نوح ہی اور ایک خانہ کھولکر ایک سیاہ
کپڑا نکالا اسپر ایک تصویر تھی رنگ بہت گورا کشادہ پیشانی آنکھہ بہت خوش ڈول لنبے گلے ڈاڑھی

سفید گویا ہنستی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ ابراہیم ہی بعد ایک خانہ کھولکر سیاہ
کپڑا نکالا اُسمین تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم کہے یہہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہی بادشاہ
تعظیم کیواسطے کھڑے ہوکر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہی تھوڑا وقت
خاموش رہکر بولا یہہ خانہ سب کے بعد تھا لیکن مین تم سے آزمایش کرنے اسکو اول کھولا بعد ایک
خانہ کھولا اسمین سیاہ حریر کا کپڑا تھا اس پر تصویر تھی گندم رنگ گھنگروالے بال انکھان دو نگان
مین تیز نگاہ غصیلہ منہہ دانت ایک پر ایک اونٹھان چڑے ہوئے گویا غصے مین ہین پوچھا یہہ کون
ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ موسی ہی انکی بازو سے اور ایک تصویر ہا نہیں سے شبیہ مگر انکے سر کو
تیل لگا ہوا ہی اور انکی پیشانی چوڑی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ ہارون ہی
بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر ہی گندم رنگ سیدھے بال میانہ قد غصہ مین
بھرا ہوا پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ لوط ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا
نکالا اسپر تصویر تھی رنگ سرخ و سفید ناکھ اونچی رخسارے سبک خوش صورت پوچھا یہہ کون ہی
کہے معلوم نہین بولا یہہ اسحق ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی اسحق سے
شبیہ مگر اونٹھہ پر خال تھے پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ یعقوب ہی بعد ایک خانہ کھولکر
حریر کا سیاہ کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی گورا رنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناکھ سجیلا قد چہرے پر نور برستا
ہی اور منہہ پر آثار خشوع کے نمایان ہین پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ اسمعیل ہی تمھارے
پیغمبر کے جد بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی رنگ گورا چہرہ آفتاب کے مانند چمکتا
آدم کی تصویر سے بہت شبیہ پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ یوسف ہی بعد دوسرا
خانہ کھولا اور حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر ہی رنگ سرخ پنڈریان پتلے انکھہ چھوٹے پیٹ بڑا قد میانہ
تلوار باندھا ہوا پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ داؤد ہی بعد دوسرا خانہ کھولکر حریر کا سفید
کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی بھاری ڈھونپر لنبے پاؤن گھوڑیکے کا سوار پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین
بولا یہہ سلیمان ہی بعد دوسرا خانہ کھولکر حریر کا کپڑا سیاہ نکالا اسپر تصویر تھی جوان خوبصورت داڑھی

سیاہ سر مین دانٹ بال پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ عیسی ابن مریم ہی پھر ہم کہے ہمارے
پیغمبر کی تصویر بعینہ ویسی ہی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تصویران سچے ہین تمکو کہان سے آئے بولا
آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے چاہے کہ اپنی اولاد مین انبیا جو ہونگے سوانکو اپنے تئین بتا پھر اللہ تعالی نے
یہہ تصویران بھیجا اور یہہ تصویران آفتاب کی غروب کی جگہہ آدم کے خزانے مین تھے ذوالقرنین اسکو نکالکر
دانیال کے حوالے کئے سو یہہ وہی تصویر ہین بعد ہمکو بولا مجھے یہہ خوب دستا ہی کہ میری یہہ سلطنت ترک
کرون اور تمھارے بادشاہ کا غلام انکے مرتے تک رہون پھر ہمکو رخصت کرتے وقت انعامات دیکر
روانہ کیا ہم آکر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسکا احوال بیان کئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
روئے اور فرمائے غریب کو اللہ چاہے تو ہدایت دیوے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین
کہ یہود اور نصارے اپنی کتابون مین میری صفت پاتے ہین روآیت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم
نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین بنی مالک کے ساتھہ مقوس مصر کے حاکم کے پاس گیا
اور پوچھا تم یہانتک کیسا پہنچ کر آئے حالانکہ ہمارے اور تمھارے طایف کے درمیان محمدؐ کے لوگ
حایل ہین بولے ہمکو اسکا اندیشہ تھا پر ہم دریا کے ساحل پر سے ہوتے آئے پوچھا محمدؐ کی دعوت کو
تم کیا کہے بولے ہمارے لوگ سے کوئی انکا تابع نہوا پوچھا کیا سبب بولے اس نے ایک تازہ دین لایا
ہی نہ وہ ہمارے آبا کا دین ہے اور نہ بادشاہ کا اور ہم ہمارے آبا کے دین پر ہین پوچھا انکی قوم کیا
کئے بولے چھوکرے کم عمر لوگ انکے تابع ہوے اور بڑے لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے
والے انسے جنگ کئے پوچھا غلبہ کسی ہوا بولے کبھی اسکو اور کبھی انھون کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہی
بولے کہتا ہی خدا کو ایک سمجھہ کر اسکی عبادت کرو اور اس خدا کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور آبا تمھارے
بتون کی جو پرستش کرتے تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دیؤ پوچھا نماز اور زکوۃ کو کچھ
وقت اور مقدار معین ہی بولے رات دن مین پانچ نماز پڑھتے ہین اور انکی اوقات اور عدد معین ہین
اور بیس۲۰ مثقال مال ہوا اور اونٹ پانچ رہین تو زکوۃ دیا کرتے ہین پوچھا اس زکوۃ کو لیکر کیا کرتا
ہی بولے فقرا کو تقسیم کر دیتا ہی اور صلہ رحم کا اور وعدہ وفا کرنیکا حکم کرتا ہی اور زنا اور شراب

اور سود سے منع کرتا ہی اور جس جانور کو اللہ کے نام سے ذبح نکرین تو اسکو کھاتا نہین مقوقس یہہ
سنکر بولا محمد بہ تحقیق خدا کے نبی ہین تمام جہان کے لوگون طرف مبعوث اگر قبط مین یا روم مین مبعوث
ہوتے تو وہ تمام انکے تابع ہوتے اور عیسی بن مریم انکو ایساہی حکم کر چکے ہین اور انبیا کے یہی اوصاف
ہوتے ہین جو تم نے انکے بیان کئے اور انہین کو آیندہ غلبہ ہوگا اور انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نرہیگا گھوڑے
اونٹ جہانتک پہنچ کرتے ہین وہان تک انکا دین ظاہر ہوگا ہم بولے یکبارگی تمام لوگ انکے تابع
ہون لیکن ہم انکے تابع نہوگے مقوقس سر جھٹک کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے ہین بعد پوچھا انکا نسب انکی
قوم مین کیسا ہی بولے عالی نسب ہی کہا انبیا ایساہی عالی نسب ہوتے ہین پوچھا وہ بات مین
کیسے ہین بولے نہایت راست گو ہین یہانتک قوم انکو امین کہتے ہین کہا تم انصاف کیجو جس نے
آپس مین جھوٹھہ بات نہ بولتا ہو اللہ پر کیا واسطے جھوٹ بولیگا پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہین بولے
نوخیز لوگ کہا سابق کے انبیا کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے تھے پوچھا یثرب کے یہود کے پاس
تو توریت ہی وہ کیا کئے بولے مخالفت کیئے سو انکو قتل کیا اور عورت بچون کو انکے پکڑ لیا کہا ہم جیسا
جانتے ہین ویساہی یہود بھی وہ نبی ہین سو جانتے ہین لیکن وہ قوم بڑے حاسد ہوا کرتے ہین حسد سے
تابع نہین ہوئے مغیرہ کہتے ہین یہہ گفتگو کر کہ ہم وہانسے نکلے اور اسکا سخن سنکر محمدؐ کے سرنگون ہوئے اور بولے
عجم کے سلاطین باوجود قرابت نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہین اور انسے ڈرتے ہین اور ہمکو
انکے ساتھ قرابت اور ہمسایہ رہتے اور ہمارے پاس گھرون کو آکر دعوت کرتے پر انکے دین
مین داخل نہونا عقل کا کام نہین پھر مین اسکندریہ مین رہا اور وہان کے کوئی گیرجے مین جانا
نہ چھوڑا اور قبط و روم کے اسقفان جتنے تھے سب سے محمدؐ کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک
اسقف تھا بڑا دانا بہت عبادت گذار اس سے پوچھا کیا اب کوئی بھی آنا باقی ہی تو بولا ہی اور وہ
خاتم الانبیا ہی عیسی کے اور انکے درمیان دوسرا نبی نہین اور انکی متابعت کرنا کر کہ عیسی جتا دیئے ہین وہ
نبی ہی امی عربی احمد اسکا نام قد نہ دراز نہ کوتاہ انکھون مین سرخی ہی رنگ نہ اجلا ہی نہ سانولا
سر مین بال چھوڑتا ہی موٹے کپڑے پہنتا ہی کھانا جو ملے اسپر قناعت کرتا ہی تلوار اسکی اسکے

کاندھے پر رہا کرتی ہی کسی سے مقابلہ کرنے پروا نہین رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ مین شریک رہتا
ہی اسکے ساتھہ اصحاب ہین اپنی جان کے تئین اُس پر سے فدا کرتے ہین اور اپنے باپ و فرزند سے
اُسکی محبت زیادہ رکھتے ہین ایک حرم مین نکلیگا دوسرے حرم کو ہجرت کریگا وہان کی زمین چوڑ
لگی ہی اور خرما بند ہی اور دین ابراہیم پر ہوگا مغیرہ کہتے ہین مین اسکو بولا اور کچھہ اوصاف
بیان کر کہا لنگ باندھتا ہی اور ہاتھہ پاؤن دھویا کرتا ہی اور اسکے چند خصوصیت ہین کہ وہ
کسی نبی کو نتھے انبیا اپنی ہی قوم طرف مبعوث ہوتے تھے اور وہ تمام لوگون طرف مبعوث ہوگا تمام زمین
اسکے لئے مسجد ہی اور پاک تیمم کرتا ہی اور نماز کا وقت ہووے تو جہان رہے نماز پڑھتا ہی اگلے لوگ
بیچ کنیسے کے نماز پڑھتا دوانتھی مغیرہ کہتے ہین اُسقفان کے زبانی احوال یہہ سنکر مین مدینے کو آیا
اور اسلام لایا روایت کئے ہین ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی سے کہے فروہ بن عمرو جذامی روم
کے بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقہ مین عمّان کا حاکم تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضرت کو
لکھہ بھیجا یہہ کیفیت بادشاہ روم کو معلوم ہوئی اُس نے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو یہہ دین ترک کر اور
اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسیٰ جو بشارت دئے ہین سو تجھے بھی معلوم ہی لیکن تو
اپنی سلطنت زایل ہوگی کر کر بخل کرتا ہی اور مین محمدؐ کا دین ہرگز نہ چھوڑونگا بادشاہ روم اسکو قید کیا
اور اسکا نہ پھرنا دیکھہ کر آخر اسکو قتل کیا روایت کئے ہین مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے کہی کہ تمیم داری
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لائے اور خبر دئے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ مین طوفان کھاکر
جہاز ایک جزیرے پر جا کے لگا لوگ پانی کے واسطے اترے اور اطراف مین ڈھونڈھنے لگے وہان
ایک عورت نظر پڑی اسکے سر کے بال اسقدر دراز ہین کہ زمین تک پہنچے ہین ہم اسکو پوچھے تو کون
ہی بولی مین جسّاسہ ہون ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہی مین نہ بولونگی لیکن تم فلانے مقام پر جاؤ
معلوم ہوگا ہم اس جگہہ پر گئے وہان ایک شخص مقید تھا ہم کو پوچھا تم کون ہین بولے ہم عرب ہین پوچھا
تمھارے مین نبی نکلا سو کیا ہوا بولے بہت لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہوئے ہین کہا انکے حق
مین یہی بہتر ہی بعد پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہی پانی ہی یا نہین بولے پانی ہی پوچھا بیسان کا

خرما بند پھل دیتا ہی یا نہیں ہم کہے دیتا ہی بولا چند روز کے بعد نہ دیگا بعد بولا مین مسیح ہون میرے تئین نکلنے کا حکم ہوگا سو سواے مکے اور طیبہ کے تمام بستیون مین پھرونگا غرض تمیم نے مدینے آکر اسلام لائے اور یہہ کیفیت بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ شخص دجال ہی اور طیبہ یہی ہی اُن روایات سے ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب تحقیق نبی ہین سو جانتے تھے اور حسد سے ایمان نہ لائے کاہنان خبر دے سو بیان روایت کئے ہین ابن عسا کرنے کہ ربیعہ بن نصر لخمی یمن کا بادشاہ خواب ڈراؤنا دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن اور عرّاف اور ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا مین خواب دیکھا ہون اسکی تعبیر کہو وہ لوگ عرض کئے اگر خواب بیان ہو تو ہم تعبیر کہینگے بولا مین خواب کہہ دیون تو تمھاری تعبیر کا اعتماد نہین جس نے میرا خواب بولے تو تعبیر بھی وہی کہے ایک شخص بولا ایسا جاننا منظور ہو تو دو کاہن ہین انکا نام سطیح اور شق انسے دریافت کرین تو البتہ وہ جواب دینگے بادشاہ دونون کو طلب کیا ان مین اول سطیح آیا بادشاہ اس سے کہا مین ایک خواب دیکھا ہون وہ کیا ہی سطیح بولا رَاَیْتَ حُمَمَۃً خَرَجَتْ مِنْ ظُلْمَۃٍ فَوَقَعَتْ فِیْ اَرْضِ تُھَمَۃٍ فَاَکَلَتْ مِنْھَا کُلَّ ذَاتِ جُمْجُمَۃٍ یعنے تو دیکھا ایک کوئلا نکلا تاریکی سے اور پڑا تہامہ کی زمین پر اور کھایا گیا تمام سر والونکو ربیعہ بولا تو سچ کہا مین یہی خواب دیکھا اب تو اس کی تعبیر بول کہا اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ لَیَنْزِلَنَّ اَرْضَکُمُ الْحَبَشُ فَلَیَمْلِکُنَّ مَا بَیْنَ اَبْیَنَ اِلٰی جَرَشَ یعنے دونون حرون کے درمیان کے کیڑون کی قسم تمھاری زمین پر حبشیان اُترینگے اور ابین سے جرش تک مالک ہونگے ربیعہ پوچھا کیا وہ میرے وقت مین ہوگا یا بعد بولا بَلْ بَعْدَہٗ بِحِیْنٍ اَکْثَرَ مِنْ سِتِّیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ یَمْضِیْ مِنَ السِّنِیْنَ یعنے تیرے بعد ایک زمانے کے ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گذرے پیچھے پوچھا کیا انکو یہہ دائم رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لَا بَلْ یَنْقَطِعُ لِبِضْعٍ وَّسَبْعِیْنَ مِنَ السِّنِیْنَ ثُمَّ یُقْتَلُوْنَ وَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا ھَارِبِیْنَ یعنے نہین بلکہ منقطع ہوگا ستر پر چند سال کے پیچھے پھر وہ مارے جائینگے اور وہ بھاگ نکلین گے پوچھا انکو کون نکالیگا بولا یَلِیْہِ اِرَمُ ذِیْ یَزَنَ یَخْرُجُ عَلَیْھِمْ مِنْ عَدَنَ فَلَا یَتْرُکُ مِنْھُمْ اَحَدًا بِالْیَمَنِ یعنے اسکو کریگا ارم ذی یزن نکلیگا انپر

عدن سے اور اُنسے نہ چھوڑیگا کسی کو یمن مین پوچھا اسکی سلطنت رہیگی یا منقطع ہوگی بولا منقطع پوچھا کون اسکو منقطع کریگا بولا يَقْطَعُهُ نَبِیٌّ زَكِیٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْیُ مِنَ الْمَلِكِ الْعَلِیِّ یعنے منقطع کریگا اسکو نبی پاک آنے سے اسکو وحی بڑی بادشاہ کی پوچھا وہ نبی کسی کی اولاد مین ہوگا بولا رَجُلٌ مِّنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمُلْكُ فِی قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ وہ ایک مرد ہی اولاد مین غالب کے بیٹا فہر کا بیٹا مالک کا بیٹا نضر کا رہیگا ملک اُسکی قوم مین زمانہ آخر ہوئے لک پوچھا کیا زمانے کو انتہا بھی ہی بولا نعم يَوْمٌ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ يَسْعَدُ فِيهِ الْمُحْسِنُونَ وَيَشْقَى فِيهِ الْمُسِيئُونَ یعنے ہو ایک روز ہی کہ لوگ اول و آخر کے تمام اُسدن جمع ہونگے اسمین نیکی کرنے والے نیک بخت ہونگے اور بدی کرنے والے بدبخت ہونگے پوچھا کیا سچ کہتا ہی بولا نعم وَالشَّفَقِ وَالْغَسَقِ وَالْفَلَقِ إِذَا اتَّسَقَ إِنَّ مَا أَنْبَأْتُكَ بِهِ لَحَقٌّ یعنے درست ہی قسم ہی شام کی سرخی کی اور اندھیری کی اور صبح کی جب پورا ہوا مین جو بولا ہون بلشک حق ہی بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطیح سے جیسا نہ بولا تھا ویسا ہی اس سے بھی خواب نہ بولکے پوچھا دیکھیں دونون برابر کہتے ہین یا کچھ اختلاف کرتے ہین پھر شق بولا رَأَيْتَ حُمَمَةً خَرَجَتْ مِنْ ظُلُمَةٍ فَوَقَعَتْ بَيْنَ رَوْضَةٍ وَأَكَمَةٍ وَأَكَلَتْ مِنْهَا كُلَّ ذَاتِ نَسَمَةٍ یعنے تو دیکھا ایک کوئلا نکلا اندھیکی سے اور پڑا باغ کے اور پشتے کے بیچ اور کھایا اُسنے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سچ کہا اسکی تعبیر کیا ہی بولا أَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ إِنْسَانٍ لَيَنْزِلَنَّ أَرْضَكُمُ السُّودَانُ فَلَيَغْلِبُنَّ عَلَى كُلِّ طَفْلَةِ الْبَنَانِ وَلَيَمْلِكُنَّ مَا بَيْنَ أَبْيَنَ إِلَى نَجْرَانَ یعنے قسم کھاتا ہون لوگون کی جو ہین دونون حرون کے بیچ البتہ اترینگے تمہاری زمین پر حبشیان پھر غالب آئینگے ہر نازک انگلی والون پر اور ابین سے نجران تک مالک ہونگے بادشاہ بولا یہ کب ہوگا میرے وقت یا میرے بعد بولا لا بَلْ بَعْدَهُ بِزَمَانٍ ثُمَّ يَسْتَنْقِذُكُمْ مِنْهُمْ عَظِيمٌ ذُو شَانٍ وَيُذِيقُهُمْ أَشَدَّ الْهَوَانِ یعنے تیرے وقت نہین بلکہ تیرے بعد ایک زمانہ گذریگے پھر تمکو انکے ہاتھ سے چھڑائیگا ایک شخص بڑی شان والا چکھائیگا انکو بڑی خواری پوچھا وہ کون شخص ہی بولا

غُلَامٌ لَيْسَ بِدَنِيٍّ وَّلَا مُدَنٍّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ ذِي يَزَنَ یعنے وہ لڑکا ہی نہین ہی کم ذات اور تہمت والا نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا کیا اُسکی سلطنت رہیگی یا منقطع ہوگی بولا بل ينقطع برسولٍ مرسلٍ يأتي بالحق والعدل بين اهل الدين والفضل يكون الملك في قومه الى يوم الفصل یعنے بلکہ منقطع ہوگا ایک پیغمبر سے بھیجے گیا خدا کی طرف سے آیگا حق اور انصاف کے واسطے اہل دین وفضل کے لئے ہوگا ملک اسکی قوم مین فیصلے کے روز تک پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا يوم لا تجزى فيه الولاة ويدعى فيه من السماء بدعوات يسمع منها الاحياء والاموات ويجمع فيه بين الناس ليوم الميقات يكون فيه لمن اتقى الفوز والخيرات یعنے وہ ایک دن ہی جزا دیئے جاینگے اسمین والیان اور پکارے جایگا اسمین آسمان سے پکارے سنینگے اسکو زندے اور مردے اور جمع کئے جاینگے اُس مقرری دن مین لوگ ہوگا اسمین اسکو جو ڈرا ہی چھٹکارا اور خوبیان پوچھا کیا تو کہتا سو سچ ہی بولا ای ورب السماء والارض وما بينهما من رفع وخفض انما انبأتك به لحق ما فيه امض یعنے درست ہی قسم ہی رب اسمان وزمین کی اور جو اسکے بیچ ہی بلندی وپستی مین جو خبر دیا ہون سو بیشک حق ہی اسمین شک نہین روایت کئے ہین بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار عمر رضی اللہ عنہ سواد بن قارب سے پوچھے تمھارے اسلام لانیکا ابتدا کیا ہوا سوّاد بولے میرا ایک رئی تھا یعنے اخباری جس شب کو مین سوتا تھا سو آکر ہوشیار کیا اور بولا اُٹھہ اور میں کہتا ہون سو اسکو سمجھہ اللہ کا رسول لوی بن غالب کی اولاد مین مبعوث ہوا بعد چند بیت بولا انکا خلاصہ یہہ ہی کہ جن اُنٹون پر کجاوے باندھ کر ہدایت واسطے مکے کو جاتے ہین تو بھی چل اُسکے پاس جو خلاصہ ہی ہاشم کی اولاد کا اسمین مین سواد بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کرکر بولا اللہ تعالی ایک نبی مبعوث کیا ای سوّاد بن قارب تو اسکے پاس جا ہدایت پایگا پھر دوسری شب کو آکر ویسا ہی ہوشیار کیا اور وہی ابیات کچھ عبارت کے تغیر کے ساتھہ بولا بعد تیسری شب بھی آکر اسی مضمون کے ابیات بولا جب مین یہہ اس سے مکرر میرے دل مین اسلام لانیکا حُب پیدا ہوا سو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا مجھے دیکھے

ہی فرمائے مرحبا اے سوّاد بن قارب تو کیا واسطے آیا سو ہم معلوم کرے بعد مین عرض کیا یارسول
اللہ مین چند بیت بولا ہون آپ انکو سماعت فرمانا اور یہہ ابیات پڑھا أَتَانِي رَئِيِّي بَعْدَ لَيْلٍ
وَهَجْعَةٍ ۔ وَلَمْ يَكُ فِيمَا بَلَوْتُ بِكَاذِبِ میرا اخباری جن شب کو سو بعد آیا اور میری
آزمایش سے وہ کاذب نہین ثَلَاثَ لَيَالٍ قَوْلُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ ۔ أَتَاكَ رَسُولٌ مِنْ لُؤَيِّ ابْنِ
غَالِبٍ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کہ آیا ہی رسول لوی بن غالب کی اولاد مین فَشَمَّرْتُ
عَنْ سَاقِي الْإِزَارَ وَوَسَّطَتْ ۔ بِيَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ عِنْدَ السَّبَاسِبِ پھر مین سمٹا اپنی
پنڈری پرسے لنگ اور واسطہ ہوے میرے لئے سانڈنی بیابان پاس فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ
لَا شَيْءَ غَيْرُهُ وَأَنَّكَ مَأْمُونٌ عَلَى كُلِّ غَائِبِ سو مین گواہی دیتا ہون بیشک اللہ کوئی
نہین اسکے سوا ے اور مقرر تو مامون ہی ہر پوشیدہ پر وَأَنَّكَ أَدْنَى الْمُرْسَلِينَ
شَفَاعَةً إِلَى اللهِ يَا ابْنَ الْأَكْرَمِينَ الْأَطَايِبِ اور بیشک تم پیغمبرون سے سفارش مین
قریب ہین اللہ کے پاس اے فرزند بزرگ پاکون کے فَمُرْنَا بِمَا يَأْتِيكَ يَا خَيْرَ مَنْ مَشَى ۔
وَإِنْ كَانَ فِيمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ ۔ سو فرماؤ ہمکو جو تم کو آتا ہی اے بہتر چلنے
والون کے اگرچہ ہو اسمین جو آیا ہی سفید ہو جاتا سر کے بال وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ
لَا ذُو شَفَاعَةٍ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَّادِ بْنِ قَارِبِ اور ہو میرے سفارشی اس روز جو نہین
ہی صاحب شفاعت تمہارے سوا ے بے پروا سوّاد بن قارب سے روایت کئے ہین
ابن سعد اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ پہلے خبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے مبعث کی دیئے سو ایک عورت تھی اسکو جن رکھا تھا اکدن پرندے کی شکل
مین آکر دیوار پر بیٹھا وہ عورت اسکو بلائی تو بولا کے مین نبی مبعوث ہوا اور یہہ پر زنا حرام
کیا اور ہمکو رہنے سے منع کیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ
پیشتر از نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کے ہم شام کے طرف تجارت کو گئے وہان ایک عورت
تھی کاہنہ ہم اسکے یہان گئے وہ بولی میرا جن آکر دروازے پر کھڑے ہوا مین اسکو بلائی بولا

ہمکو اب تمھارے سے کچھ کام نہین احمد نکلے اور ایک امر آیا کہ اسکی طاقت نہین جب ہم مکے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے ہین روایت کئے ہین ابن شاہین اور ابن مندہ نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہے ابن وقشہ کے پاس ایک اخیاری جن تھا اکثر ہونہار چیزون کی خبر دیتا ایک روز مین بیٹھا تھا جن آکر اس سے کچھ بولا پھر اُس نے میرے طرف دیکھ کر بولا ای ذباب ایک نادر بات سُن پوچھا وہ کیا بولا محمدؐ مکے مین مبعوث ہوئے اور کتاب طرف لو لوگون کو دعوت کرتے ہین اور لوگ قبول نہین کرتے مین پوچھا یہہ کیا بات ہی بولا مجھے بھی معلوم نہین مگر جن ہی بولا چند روز گذرے نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے سو خبر آئی پھر مین اسلام لایا روایت کئے ہین ابو سعد نے شرف المصطفی کتاب مین جندل بن نضلہ سے کہے کہ میرا اخباری جن ایکروز مین سوتا تھا سو آکر اٹھایا اور بولا هُبَّ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّيْنِ بیدار ہو روشن ہوا ہی دین کا چراغ لِصَادِقٍ مُهَذَّبٍ اَمِيْنٍ راست گو پاک ذات امانت دار سے فَارْحَلْ عَلٰى نَاجِيَةٍ اَمُوْنٍ تو جا جلد رو سانڈنی پر تَمْشِيْ عَلَى الصَّحْصَحِ وَالْحُزُوْنِ چلتے ہی ہموار زمین اور دشوار پر مین گھبراہٹ سے اُٹھکر پوچھا کیا ہی تو بولا وَسَاطِحُ الْاَرْضِ قسم ہی زمین بچھانے والے کی وَفَارِضُ الْفَرْضِ اور فرض مقرر کرنے والے کی لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِي الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ تحقیق محمد مبعوث ہوئے زمین کے طول و عرض مین نَشَأَ فِي الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ وَهَاجَرَ اِلٰى طَيْبَةَ الْاَمِيْنَةِ پیدا ہوئے بڑے حرم مین اور ہجرت کئے طیبہ امنیہ طرف یہہ سنکر مین حضرت کے پاس آنے نکلا راہ مین سنا ہاتف سے آواز آئی يَا اَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِيْ مَطِيَّتَهُ ٭ نَحْوَ الرَّسُوْلِ فَقَدْ وُفِّقْتَ لِلرُّشْدِ ای سوار وہ جو ہانکتا ہی اپنی سواری رسول کی طرف بتحقیق تو توفیق پایا راہ راست کی پھر مین دیکھا کہ یہہ کون کہتا ہی تو وہی میرا جن ہی غرض مین مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کئے ہین ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے کہے کہ ایک شخص تھا میرے جانور چراتا اسکا نام حابس بن دغنہ ایک دن میرے پاس گھبراہٹ سے آیا اور بولا تمھارے اونٹ

یثرب مین جاتا ہون مین اسکا سبب پوچھا وہ بولا مین بیابان مین تھا ایک بوڑھا سر اسکا نہایت
سفید پہاڑ پر سے اڑتا ہوا زمین پر اترا اور بولا یَا حَابِسُ بْنَ دَغْنَةَ یَا حَابِسُ لَا یَعْرِضَنَّ
اِلَیْکَ الْوَسَاوِسُ ای حابس بیٹا دغنہ کا ای حابس تجھے عارض نہو وسواس هٰذَا سَنَا النُّوْرِ
بِکَفِّ الْقَابِسِ فَاجْنَحْ اِلَی الْحَقِّ وَلَا تُوَالِسْ یہہ روشنی نور کی ہی ہاتھ مین فایدہ دینے
والے کے تو پھر تو جھک حق کے طرف او مت فریب کھا یہہ کہکر غایب ہوا مین اونٹون کو
لیکر دوسرے طرف گیا اور وہان سوگیا ایک سوار آکر مجھے ہوشیار کیا دیکھا تو وہی بوڑھا ہی کہتا ہے
حَابِسُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ تُرْشَدِ لَیْسَ ضَلُوْلٌ حَائِرٌ کَمُهْتَدِی لَا تَتْرُکَنَّ نَهْجَ الطَّرِیْقِ الْاَقْصَدِ
قَدْ نُسِخَ الدِّیْنُ بِدِیْنِ اَحْمَدِ ای حابس مین کہتا ہون سوسن ہدایت پایگا نہین ہی گمراہ
حیران ہدایت پائے ہوئے شخص کے سا تو مت چھوڑ دستی سو راہ کو جو قریب ہی بہ تحقیق دین منسوخ
ہوا احمد کے دین سے یہہ سنکر مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے دل مین اللہ
تعالی اسلام کی محبت ڈالا غرض وہ شخص حضرت کے پاس آکر اسلام لایا روایت کئے ہین ابن
عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز قریش کے ساتھ کعبے کے پاس بیٹھا تھا کسی نے
آکر بولا محمد اپنی بیٹی رقیہ کو ابی لہب کا بیٹا عتبہ کو بیاہ کر دئے بی بی رقیہ نہایت حسین تھی اس لئے
مجھے بہت حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول ہی پیام نہ کیا بعد مین گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی
تھی مجھے دیکھکر بولی اَبْشِرْ وَحُیِّیْتَ ثَلٰثًا تَتْرًا ثُمَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثًا اُخْرٰی ثُمَّ بِاُخْرٰی کَیْ تَتِمَّ عَشْرًا
خوشی سن اور تجھے دعا دیتی ہون تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے پھر ایک تا
دس پورے ہون اَتَاکَ خَیْرٌ وَّ وُقِیْتَ شَرًّا تجھے آئی خوبی اور تو بچا بدی سے اَنْکَحْتَ وَاللهِ حَصَانًا
زَهْرًا تو بیاہ کیا خدا کی قسم عفیفہ اور خوب عورت کو وَاَنْتَ بِکْرٌ وَّلَقِیْتَ بِکْرًا اور تو کنوارہ ہی اور ملی
تجھکو کنواری وَوَافَیْتَهَا بِنْتَ عَظِیْمٍ قَدْرًا تونے حاصل کیا لڑکی بڑے مرتبے والے کی عثمان کہتے ہین اس
بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا خالہ تم کیا فرماتے ہو بولی عُثْمَانُ لَکَ الْجَمَالُ وَلَکَ اللِّسَانُ ای عثمان
تجھے جمال ہی اور زبان هٰذَا نَبِیٌّ مَّعَهُ الْبُرْهَانُ یہہ نبی ہی اسکے ساتھ دلیل اَرْسَلَهُ بِحَقِّهِ الدَّیَّانُ بھیجا اسکو

اپنی راستی سے وبیان وجاءہ التنزیل والفرقان اور لایا اسکو قران اور حکم کی فاتبعہ لا تغتالک الاوثان سو تو اسکا تابع ہو لا کہ نکرین تجھکو تباہ بین بولا خالہ جو تم کہتے ہین اسکا چرچا ہماری بستی مین نہین وہ کیا بات ہی صاف بیان کرو بولی محمد بن عبداللہ رسول من عند اللہ جاء بتنزیل اللہ یدعوا به الی اللہ محمد بن عبداللہ رسول ہی اللہ کے یہان سے لایا اتارا ہوا اللہ کا بلاتا ہی ساتھ اسکے اللہ کے طرف بعد بولی مصباحہ مصباح ودینہ فلاح وامرہ نجاح وقرنہ نطاح ذلت لہ البطاح ماینفع الصیاح لو وقع الذباح وسلت الصفاح ومدت الرماح چراغ انکا روشن ہی اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا بہتر اور سینگ انکی دھستی مکہ انکے اختیار مین آیا نفع نہین دیتا پکارنا ذبح آن پڑے بعد اور تلواران کھینچے گئے اور نیزے راست ہو چکے عثمان کہے اسکی یہہ بات میرے جی کو لگی اور مین اسی فکر مین لگا میری عادت تھی ابی بکر صدیق کے یہان جانا پھر مین جا کر یہہ اُنسے بولا ابو بکر کہے ای عثمان تجھ سا دانا شخص حق بات کو نہ سمجھنا بہت عجب ہی اور ہماری قوم یہہ جو بتون کی پرستش کر رہے ہین کچھ بھی ہی وہ تو پتھر ہین نہ سنتے نہ دیکھتے اور نہ نفع دیتے عثمان کہے واللہ وہ ایسے ہی ہین ابو بکر کہے تمہاری خالہ سچ کہی محمد بن عبداللہ کو اللہ تعالی اپنی رسالت دیکے بھیجا خلق طرف تمہاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو پھر مین حضرت کے پاس آیا مجھے دیکھ کر فرمائے ای عثمان اللہ تعالی بہشت طرف بلاتا ہی سو تو قبول کر اور مین اللہ کا رسول ہون خلق طرف عثمان کہے یہہ سنکر واللہ مین بے اختیار ہوا اور اسلام لایا پھر تھوڑے روز نہین گذرے کہ عتبہ رقیہ کو طلاق دیا اور مین انکو نکاح کیا **ہاتف سے آواز آن آئے سو بیان +**

روایت کئے ہین خرایطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہے کہ قریش کی جماعت ایک بت کے پاس آیا کرتی تھی اُن مین ورقہ بن نوفل و زید بن عمرو بن نفیل اور عبیداللہ بن جحش و عثمان بن الحویرث بھی تھے ایک روز آکر دیکھے تو بت اوندھا پڑا ہی سب ملکر اسکو اسکے مقام پر بھی رکھے تھوڑا وقت نہین گذرا کہ بہت بدطور یکے ساتھ بھی وہ گر پڑا پھر کھڑے کئے تیسری بار بھی

اوندھا گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوئی حادثہ نیا ہوا ہی اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے تھے سو ویسے اندر سے آواز آئی تردی للمولود انارت بنوره ؞ جمیع فجاج
الارض بالشرق والغرب یہ بت گرے واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوئے اسکے نور
سے زمین کے تمام راستے مشرق اور مغرب مین وخرت لہ الاوثان طرا وارعدت ؞
قلوب ملوک الارض طرا من الرعب ؞ اور اوندھے گرے اسکے واسطے بت تمام اور کانپ
گئے دل زمین کے پادشاہونکے رعب سے ونار جمیع الفرس باخت واظلمت وقد بات
شاہ الفرس فی اعظم الکرب اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی اور تاریک ہوئی اور
رہا شاہ فارس کا بڑی سختی مین وصدت عن الکھان بالغیب جنہا فلا مخبر منہم
بحق ولا کاذب اور باز رہے کاہنون کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نہ رہا
نہ سچ نہ جھوٹھ فیال قصی ارجعوا عن ضلالکم وھبوا الی الاسلام والتزل الرحب
سوائے آل قصی کے تم پھر جاؤ اپنی گمراہی سے اور رہو ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی
طرف ضیافتون کے روایت کئے ہین خرائطی نے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہے کہ ابرہہ
مکے سے بھاگا بعد حبش کو نجاشی بادشاہ کے یہان زید بن عمرو بن نفیل ورقہ بن نوفل ملکر گئے
اسکی ملازمت حاصل ہوئی بعد کہا ای قریشیان مین ایک بات پوچھتا ہون تم راست کہو کہے
بہتر بولا تمھارے یہان کوئی لڑکا تھا کہ اسکو اسکا باپ ذبح کرنا چاہتا تھا پھر قرعہ ڈال کر اسکے
درعوض بہت سے اونٹ ذبح کئے گئے درست ہی پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی بھی اسکا
نام آمنہ اسکو اس سے نکاح کر دئے اسکو حمل ٹھہرا اسمین اسکا شوہر سفر کیا سو مر گیا پوچھا وہ حاملہ
تھی سو جنی کیا نہین کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اسکی پیدایش کی شب کچھ عجائب بھی نمود ہوئے ورقہ
کہے مین اس شب کو بت کے پاس رہا تھا اس کے شکم سے آواز آئی ولد النبی فذلت الاملاک
ونای الضلال وادبر الاشراک پیدا ہوا نبی اور لغزش پائے بادشاہان اور دور
ہوئی گمراہی اور بھاگا شرک پھر وہ بت اوندھا گر پڑا زید کہے مین بھی اس شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف

گیا دیکھا ایک شخص اسکو دیکھوٹے ہین آسمان پر سے اُترے اور قبیس پر کھڑے ہوا بعد مکے کے طرف دیکھکر کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوئے اور مین پیدا ہوا بعد ایک کپڑا اسکے ساتھ تھا سو کھولا اور شرق و مغرب طرف جھکا اور وہ کپڑا آسمان کے نیچے ڈھانپ لیا اور ایک نور چمکا کہ اُس سے آنکھ خیرہ ہوئے اور مجھے گھبراہٹ ہوئی بعد ہاتف اپنے پکھوٹے ہلاکر اڑا اور کعبے پر گرا وتان سے ایک نور روشن ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوئی اور کعبے کے پاس کے بتون طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی بولا مین اس شب کو خلوتخانے مین تھا زمین سے ایک منڈی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندے انکو کنکروں سے مارے اثرم جو حرم پر تعدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا تو نیک بخت ہوا اور جو کوئی اسکو نہ مانا تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھکر مین پکارنا چاہا زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد کیا طاقت نہوئی بعد جب وہ غیب ہوا مین اپنی حالت پر آیا روایت کئے ہین بخاری نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز بتونکے پاس سوتا تھا ایک شخص گائی لاکر ذبح کیا اسمین سے ایک بڑی آواز آئی اتنا بڑا آواز مین کبھی نہ سنا تھا یا جلیح امرٌ نجیحٌ رجلٌ نصیحٌ یقول لا الٰہ الا اللہ ؁ ای جلیح بہتر کام ہے جو نصیحت کرنے والا کہتا کہ لا الہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بھاگے مین اسمین کہا مین یہان سے نہ جاؤنگا جب تک کہ نجانون کہ اسکے بعد کیا ہے پھر دوسرے بار ویساہی آواز آئی بعد تیسرے دفعہ بھی وہی آواز آئی پھر کچھ دیر نہوئی کہ محمدؐ کہنے لگے مین نبی ہون روایت کئے ہین بیہقی نے کہ مازن طائی عمّان مین بتونکا پوجاری تھا ایک روز بت کے پاس جانور کاٹا بت مین سے آواز آئی کہ ای مازن طائی تو ادھر آسُن نبی مبعوث ہوا اور حق بات لایا تو ایمان لا بڑی آتش سے جسکی اندھن پتھر ہین بچیگا مازن بولا یہہ عجب بات ہے بعد چند روز کے بھی جانور کاٹا اسمین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آئی ای مازن تو سنکر خوش ہوئیگی ظاہر ہوئی بدی پوشیدہ ہوئی مُضَر مین ایک نبی مبعوث ہوا اللہ کے یہان سے بڑا دین لایا ہاتھون سے تراشے سو بت کو چھوڑ اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب

میری خوبی کا وقت آیا ہی اور اسی کی دریافت مین تھا کہ ایک شخص حجاز سے آیا مین اُس سے وہانکی
کیفیت دریافت کیا وہ بولا ایک شخص نکلا ہی اسکا نام احمد لوگون کو کہتا ہی مین باللہ کے طرف
تمکو دعوت کرتا ہون مین بولا واللہ مجھے جو بشارت ہوئی اُسکا منشا یہی ہی مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسلام لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے مین اور شراب
اور رنڈیون مین گرفتار ہون میرا تمام مال انہون مین خرچ ہوا اور مجھے اولاد نہین آپ دعا کرو تا اللہ
تعالی یہہ بدیان میرے سے دفع کرے اور مجھے شرم و حیا دیوے اور اولاد ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے یا اللہ اسکو درعوض راگ کے قرآن کی تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور
اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا ہی میرے تمام بدخصلتان دفع ہوئے چار عورتونکو
نکاح کیا اور نہایت شرم مجھے حاصل ہوئی اور حیّان لڑکا پیدا ہوا روایت کیئے ہین ابونعیم اور خرایطی
ابن عساکر نے کہ ختعم کے قبیلے والا ایک شخص بولا ہم بتون کی پرستش کرتے اور قضیے کے فیصلے واسطے
انکے پاس جاتے ایک روز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے کیواسطے گئے ہاتف سے آواز آئی کہ تمھاری
عقل کیا مارے گئی ہی جو بتون سے فیصلے مانگتے ہین دیکھو تمام کا سردار بڑے عدل و انصاف
نبی بلد حرام مین نور اسلام کا لایا ہی لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہی یہہ سنکر لوگ گھبراہٹ
سے بھاگے بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے اور مدینے کو ہجرت
کیئے پھر مین آکر اسلام لایا روایت کیئے ہین ابن سعد اور بزار اور ابونعیم نے جبیر بن مطعم سے کہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے ایک مہینے کے آگے ہم ایک اونٹ نحر کیئے دیو کے پٹ
سے آواز آئی تم نادر بات سنو مکے مین نبی احمد نام مبعوث ہوا اب یثرب کو ہجرت کریگا اسکے
باعث جن آسمان پر جانے سے منع ہوئے اگر گئین تو انپر انگارے پڑتے ہین ہمکو اس سے تعجب ہوا
پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے روایت کیئے ہین ابونعیم نے تمیم داری سے کہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم جن ایام مین مبعوث ہوئے مین شام کے ملک مین تھا ایک کچھ کام کیواسطے کسی
قریئے کو گیا شب ہونے سے ایک بیابان مین اترا اور جاہلیت کے دستور موافق بولا کہ اس بیابان کے

پڑے جنکی پناہ مین ہون بعد مین لیٹا تو ہاتف سے آواز آئی کہ اب اللہ کی پناہ مانگنا جِن سکو اپنی پناہ
مین لے نہین سکتے مین بولا تو کیا بات کہتا ہی وہ بولا رسول امین نکلے اور انکے پیچھے ہم حجون مین نماز پڑھے
اور اسلام لائے اور تابع ہوئے جنون کا فریب دینا جاتا رہا انپر انگارونکا مار ہوتا ہی تو محمد پاس جا
وہ رب العالمین کے رسول ہین اور انپر اسلام لا صبح کو مین ایک راہب سے یہہ قصہ بولا وہ کہا سچ ہے
کہ ایک نبی حرم مین نکلنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرنا ہی اور وہ سب انبیا سے افضل ہین تو اسکے
پاس جانے مین سستی مت کر روایت کیے ہین ابو نعیم نے خُوَیلد نصری سے کہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے
اسکے اندر سے آواز آئی جن کا بیٹھنا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انپر انگارے پڑتے ہین
سبب اسکا وحی آنے سے ہی ایک نبی پر جو مکے مین مبعوث ہوا نام انکا احمد اور ہجرت گاہ یثرب حکم
کرتے ہین نماز روزے اور نیکی اور صلہ رحم کی ہم وہان سے نکل کر دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ مکے
مین ایک نبی مبعوث ہوئے انکا نام احمد ہے روایت کیے ہین ابو نعیم اور ابن جریر وغیرہ عباس بن
مرداس سے کہے کہ مین ایک بت کی پرستش کرتا تھا اسکا نام ضمار ایک روز اسکے پیٹ مین سے آواز آئی
قُلْ لِلْقَبَایِلِ مِنْ سُلَیْمٍ کُلِّهَا ؛ هَلَكَ الْاَنِیْسُ وَعَاشَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے
والون کو کہ انیس ہلاک ہوا اور جیے مسجد والے اَوْدیٰ ضِمَارٌ وَکَانَ یُعْبَدُ مُدَّةً ؛ قَبْلَ الْكِتَابِ اِلَی النَّبِیِّ
مُحَمَّدٍ صیت کیا ضمار اور تھا عبادت کیے جاتا ایک مدت پیش از کتاب اترنے کے نبی محمد پر اِنَّ الَّذِیْ
وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰی ؛ بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ قُرَیْشٍ مُهْتَدِیْ بیشک وہ جو وارث ہوا
نبوت اور ہدایت کا مریم کے فرزند کے پیچھے قریش سے راہ نما ہی عباس کہا یہہ بات مین کسی سے ظاہر نکیا
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے پھرے مین ذات عرق مین عقیق پاس اپنے اونٹ چراتا تھا
ایک بڑا آواز سنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص شتر مرغ کے کچھوٹونپر کھڑا ہی اور کہتا ہی دوشنبے کے
روز سہ شنبے کے شب کو نور جو پیدا ہوا تھا غضبا اونٹنی کے صاحب کے ساتھ ہی دوسرے طرف سے
ہاتف اسکو جواب دیا جن کو نخیر ہوا سو دیکھہ اونٹنی اپنے اوپر کی جھول رکھی ہی اور آسمان پر چوکیان بیٹھے
ہین مین گھبراہٹ سے اٹھا اور جانا کہ محمد سچ رسول ہین روایت کیے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے

عمرو بن سعید ہذلی سے کہے کہ مین سُواع بُت کے پاس ذبح کیا اسکے اندر سے آواز آئی کہ عجب ہی نبی عبدالمطلب
مین نبی مبعوث ہوا احمد نام زنا اور بت پر ذبح حرام کیا آسمان پر نگھبان بیٹھے اور ہم پر انگارے پڑکر ہمکو متفرق
کئے مین وہان سے نکل کر مکے کو آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال کچھ معلوم نہوا پھر مین ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے ملاقات کرکر پوچھا کہ کوئی شخص اُسکا نام احمد یہان کیا نکلا ہی اور لوگون کو اللہ کے طرف دعوت
کرتا ہی ابوبکر کہے تم کیا واسطے دریافت کرتے ہین مین یہہ قصہ بیان کیا ابوبکر کہے درست محمد بن
عبداللہ بن عبدالمطلب اللہ کے طرف دعوت کرتے ہین اور وہ مقرر اللہ کے رسول ہین روایت کئے
ہین بیہقی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آکر ایمان لایا اور عرض کیا مین اپنا اونٹ بھاگا سو ڈھونڈھنے نکلا صبح کے وقت ایک
آواز ہاتف سے آئی کہ اللہ تعالی حرم مین ایک نبی مبعوث کیا ہاشم کی اولاد مین تاریکی دفع کرنے
مین اطراف پھر کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا مین بولا ای ہاتف وہ کیا ہی سو بیان کر پھر آواز آئی
کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالی محمد کو خوشخبری دینے کے واسطے بھیجا اللہ کا شکر کہ خلق کو عبث
نہ پیدا کیا اور بہتر نبی احمد کو بھیجا جبتک کہ سوار حج کیا کرینگے اسپر درود بھیجو جب روز روشن ہوا میرا اونٹ
ملا روایت کئے ہین ابوسعید نے شرف المصطفی کتاب مین جعد بن قیس مرادی سے کہے کہ جاہلیت مین
مین اور تین شخص حج کے واسطے نکلے یمن کے ایک بیابان مین اترے اور جانورونکو باندھے اور
اُس بیابان کے بڑے جن کی پناہ لئے شب ہوئی تمام لوگ سو گئے مین جاگتا تھا ہاتف سے آواز آئی
الا یا ایہا الرکب المعرس بلغوا : اذا ما وقفتم بالحطیم و زمزما ای سواران جو شب
باشی کرتے ہین پہنچاؤ جب تم اترینگے حطیم اور زمزم کے پاس محمد المبعوث منا تحیۃ : تشیعہ
من حیث سار و یمما احمد کو جو مبعوث ہوے ہمارے طرف سے تحیت جو ساتھ رہے انکے
جہان جاوے اور قصد کرے وقولوا لہ انا لدینک شیعۃ : بذلک اوصانا المسیح ابن
مریما اور کہوا انکو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین ہمکو یہی وصیت کئے ہین مسیح بیٹے مریم کے
روایت کئے ہین ابن عساکر نے زمل بن عمرو عذری سے کہے کہ بنی عذرہ مین ایک بت تھا اُسکا نام

حام نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے بعد اسکے پھر آواز آئی بنی بدر بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا
حام اور تو ہوا شرک کے تئین اسلام ہم یہہ سنکر گھبرائے بعد چند روز کے بھی آواز آئی ابی طارق ای طارق
مبعوث ہوا نبی صادق وحی کا ناطق تہامے مین پکارنے والا پکارا کہ اسکی تائید کرنے والون کو ہی
سلامت اور اسکے مخالفون کو ہی ندامت اب تیری اور میری جدائی ہی تا بقیامت اور بت اوندھا
گرا زمین کو پھر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت کے پاس آکر اسلام لائے اور یہہ آواز سنے
سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ بات جن بولا اور آیت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور
ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خریم بن فاتک کہتے تھے کہ اپنے اسلام کا سبب یہہ تھا
کہ مین اپنے اونٹون کو ڈھونڈھنے نکلا اور شب ہوئی سو مین پکار کر بڑے آواز سے بولا اس بیابان
مین عزیز شخص کے پناہ مین ہون ہاتف سے آواز آئی اس مضمون سے کہ تو خدائے ذوالجلال کی پناہ
مین آ یا لعد سورۂ انفال کی آیتان پڑھ اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت ڈر یہہ سنکر مجھے نہایت خوف
ہوا اور بے حواس بن گیا جب اپنے تئین حواس آئی بولا تو مجھے سچ بات ارشاد کرتا ہی یا گمراہی
بتاتا ہی پھر آواز دیا یہہ نبی اللہ کا رسول نجات کی دعوت کرتا ہی اور یٰس اور حٰم وغیرہ سورتان لایا
ہی اسمین حرام حلال کی تفصیل ہی اور نماز روزیکا حکم کرتا ہی اور بد چیزون سے منع کرتا ہی
ایک روایت مین آیا ہی پھر مین اُسکو کہا تو کون شخص ہے سو بولا کہا مین عمرو بن اُثال ہون نجد کے
جنون کا جمعدار مسلمان ہوا ہون اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آئے تک تیرے اونٹون
کی نگاہبانی کرتا ہون خریم کہتے ہین یہہ سنکر مین مدینے کو آیا اور مسجد کے طرف چلا راہ مین ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ ملاقات کر کر کہے تمہارے اسلام کی خبر ہمکو معلوم ہوئی چلو میرے ساتھ پھر مسجد مین لیگئے حضرت
خطبہ پڑھتے تھے مین جا کر اسلام لایا حضرت فرمائے تیرے اونٹون کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافظت
سے انکو تیرے لوگون پاس پہنچا دیا اسکے سوائے اور بھی روایتان اس مضمون کے ہین لیکن سخن بہت
دراز ہونے کے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا **فصل دوسرا معجزون کے بیان مین**
معجزے کا معنی لغت مین عاجز کر دینے والا اور یہان مراد وہ ہی کہ جبنے آپ کے تئین رسول اللہ

قرار دیتا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جو لاتا ہی اسکا نام معجزہ ہی او معجزے کے چند شروط ہین پہلی شرط یہہ کہ وہ معجزہ عادت کے برخلاف رہنا اگر عادت کے مخالف نہو وئے مثلاً آفتاب ہر روز نکلنا اور ٹھنڈ کالے مین ٹھنڈ زیادہ ہونا اوسکو معجزہ نہ کہینگے دوسری شرط یہہ کہ لوگ اسکا مقابلہ کرنے کے واسطے عاجز ہونا نہین تو تیسری شرط نبوت کا دعوی کرنیوالا اسکو ظاہر بین علانیہ کرنا چوتھی شرط دعوی کے موافق ہونا اگر بولا مین مردے کو زندہ کرتا ہون پھر وہ نہ کرکر پہاڑ کو گویا کروایا تو اسکو معجزہ نہ کہینگے پانچوین شرط اُسنے جو ظاہر کیا اُسکو جھٹلانے والے نہونا مثلاً بولا مین اس مرغ کی زبان سے سخن کرواتا ہون پھر مرغ بولا کہ یہہ شخص جھوٹا ہی تو وہ معجزہ نہین چھٹوین شرط وہ معجزہ دعوے پر مقدم نہونا اگر ہوا تو اسکو معجزہ نہ بولینگے بلکہ وہ از قبیل کرامات ہی اسکو ارہاص کہتے ہین اب اسنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کئے اور معجزہ انکے ہاتھون پر ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی ہین حضرت کے معجزے دو طور کے تھے حسی[۱] اور عقلی حسی معجزے تین[۳] قسم پر ہین ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شق ہونا اور جانور اطاعت کرنا اسکے مانند دوسرا قسم جو حضرت کی ذات مقدس مین احوال موجود تھے مثلاً نور جو حضرت کے آبا کی پیشانی پر چلے آتا تھا اور دونون شانون مین مہر نبوت تھی اور صورت مقدس ایسی جو فراست سے نبوت پر دلالت کرتی تھی تیسری قسم حضرت مین چند صفات تھے اُسکو جاننے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی کے یا کوئی حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بد کام پر کبھی اقدام نہ کئے نہ پیش از نبوت نہ بعد از نبوت اور اعدا کے مقابلے سے کبھی منھہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبے مین اور دنیا کی محبت انکے دلمین بالکل نہ تھی یہانتک قریش بولے تمکو جو چاہے سو ہم مہیا کر دیتے ہین تم اپنے دعوے سے باز آؤ تو انھونکی بات کی طرف التفات نکئے اور سخن حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلونمین تھا اور دنیا دارونکے ساتھ نہایت بے پروا تھے اور فقرا مساکین کے ساتھ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریقے پر تھے یہہ اوصاف تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین مجتمع رہنا نبوت پر بڑا معجزہ ہی آمدا عقلی معجزے ایک تو یہہ ہی

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نادانون مین بڑے ہوئے اور کسی عالم یا حکیم کے پاس تربیت نہ پائے اور
نبوت کا دعوی کیکر اللہ تعالی کی ذات وصفات اور اسکے افعال اور احکام کو ایسے دلایل سے ثابت کئے
کہ اعدا کے تئین مجال دم مارنے کی نرہی اب جسکو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہی وہ سمجھتا ہی کہ یہہ احوال
میسر نہوگے جب تک تعلیم ربانی اور ہدایت یزدانی نہو دوسرا یہہ ہی کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پیش از اظہار کرنے نبوت کے دعوی کے مسایل الٰہیہ کا ذکر کبھی زبان پر نہ لائے اور دعوی نبوت
کا بالکل زبان شریف پر جاری نہوا جسکی عمر چالیس برس کی گذر چکی اور اس قسم کے مسایل زبان
پر جاری نہوے اور یکایک اسکی تعلیم دینا شروع کئے اور کلام لاے کہ اسکے معارضے سے تمام جہان
کے لوگ عاجز آئے اور اب بارا سو پچاس پر پانچ برس گذر گئے کسی کو معارضے کی طاقت نہین تو
بداہت عقل گواہی دیتی ہی کہ یہہ اللہ کے یہان کی وحی ہی تیسرا وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
رسالت کے پہنچانے مین اقسام کے مشقتان اور تعب کھینچے اور خویش وبیگانے بلکہ تمام جہان کو
اپنا دشمن گروانے لیکن حضرت کے عزم مین کچھہ قصور نہ آیا جب تمام دشمنون پر غالب آئے اور
لشکر بڑا جمع ہوا اور کمال قوت وقدرت حاصل آئی اور بنی الاصفر کا بادشاہ ڈرنے لگا لیکن وہ
حضرت اپنا زہد وتقوی نچھوڑے اور بچھونے کی ایک تاہ کو دو تاہ کرنا سوتے وقت گوارہ نہ کئے جو
کوئی ذرا انصاف کرکے دیکھا تو معلوم ہوتا ہی کہ دغاباز سے یہہ بناؤ نہین ہوسکتا اور اسکی بناوٹ
جمتی نہین دغاباز اپنی دغا اور جھوٹ کو رواج نہین دیتا مگر دنیا حاصل کرنے دنیا ملے اور آپ
اس سے کچھہ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین و دنیا دونون ضایع کیا عقلمند ایسا نکریگا معلوم
ہوا کہ یہہ تمام مشقتان اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کی دعایان مقبول ہوتے تھے اگر جھوٹا
ہوتا تو دعا مقبول نہوتی پانچوان غیب کی بہت خبرون کی خبر دیئے بموجب حضرت کے مقولے
کے وجود مین آیا ان دلائل سے یقین معلوم ہوا کہ وہ حق رسول تھے اللہ تعالی کے طرف سے
اور ان تمام معجزون سے بہت چیزون کا بیان سابق مذکور ہوا اب جو معجزے سابق مین ذکر نہ پائے
ہم یہان لکھتے ہین **قرآن شریف کا معجزہ** یہہ بڑا معجزہ ہی جو اب تک باقی ہی اور یہہ

معجزہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑھکر ہی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام مردونکو زندہ کرتے تھے اور مادر زاد
کے اندھے بوڑھے کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہہ کام کرنے کی طاقت نہ تھی اور یہہ
درست کرنیکا علم انکو حاصل تھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہین بخلاف اس معجزے کے کہ قریش
سخن گوئی کا لاف مارتے تھے اور فصاحت و بلاغت کا ڈنکا بجاتے تھے فی الواقع اُس فن مین
انکو کمال قدرت تھی باایں عاجز ہونا بڑی دلیل ہی کہ وہ مقرر اللہ کا کلام ہی اور سب موافق و مخالف
کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عقل مند تھے باایں عقل علانیہ کہے کہ اس کلام کے مثل
کوئی ہرگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین نہ ہوتا کہ یہہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی تو پیش از انکی عاجزی ظاہر ہونے
کے ایسا نہ کہتے یہان تک فرمائے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا
الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا کہہ اگر جمع ہووین آدمی اور
جن اسپر کہ لاوین ایسا قران نہ لاوینگے ایسا قرآن اگرچہ ہوں ایک کے ایک مددگار بعد اسکے دس
سورتونکے مقدار کہو کر فرمائے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ
وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کیا کہتے ہین باندھلایا ہی اسکو محمد تو
کہہ تم لاؤ ایک دس سورتین ایسی باندھ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوائے اگر ہو تم سچے بعد
فرمائے ایک چھوٹے سورے کے مثل کہو وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ
مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور اگر تم شک مین ہو اس
کلام سے جو اُتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ
کے سوائے اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعوی کرتے کوئی شخص جواب مین نہ آیا اگر انکو طاقت ہوتی
تو البتہ کہتے اور اُسوقت کے بہت کاہنون کو شیطان تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ انسے اعانت چاہتے
جب کوئی معارضہ نکر سکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہی دیکھئے بارہ سو پچپن ۱۲۵۵ سال ہجرت سے گذرے
لاکھون علما فصحا منشی شاعر ہوے اور ہر ایک سخن کو تازے طور کے رونق دیئے پر قرآن کے
مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہی اور قریش کے دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو

کلام الٰہی سمجھتے تھے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ولید بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت پڑھ کے سنائے اسکو بہت رقت
آئی بعد یہہ کیفیت ابوجہل کو معلوم ہوئی سو ولید پاس گیا اور بولا ای چچا ہماری قوم ارادہ کئے ہین کہ
تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا پوچھا کس لئے بولا ہم سنتے ہین کہ تم محمدؐ کی طرف مایل ہوئے شاید تمکو
کچھ مال ضروری ہو جو محمدؐ سے طمع رکھتے ہین ولید بولا قریش سب جانتے ہین کہ مین سب مین زیادہ
مالدار ہون مجھے کیا حاجت ہی کہ محمد کے پاس اس طمع سے جاؤن ابوجہل بولا اس صورت
مین کچھ بات محمدؐ کے حق مین کہہ دیوتا لوگون کو معلوم ہووے کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی
باتان تمکو پسند نہ آئے ولید بولا مین کیا کہون واللہ تمھارے بیچ میرے سے کوئی زیادہ پڑھے ہین
جانتا رجز اور قصیدہ اور جن کے اشعار اور کاہنون کی انشا سب جانتا ہون لیکن محمد جو کہتے ہین
ہین کسی کے ساتھ مشابہت نہین رکھتا اور محمد کے کلام مین ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہے
کہ کسی کے کلام مین نہین اس کلام کا اعلا پھلدار ہی اور اسفل خوشہ دار اور وہ بلند ہی ہوتا پر گرتا
نہین اور وہ توڑتا ہی اپنے ماتحت کو ابوجہل بولا ان باتون سے قوم راضی نہوگی انکے لئے کچھ بات
بناوٹ کی کرنا پھر تجویز کر کر بولا اس کو سحر کہنا جو اس قدر تاثیر رکھتا ہی روایت کئے ہین بیہقی
اور ابونعیم عبداللہ بن عباس سے کہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی
بولا ای قریش تم پر ایسا وقت کدھی نہ آیا تھا محمد کم عمر تھا تو سب سے بہتر تھا اور سب سے زیادہ راست گو
اور بڑا امانت دار اب اسکے بنا گوش مین بال سفید نکلے اور لایا وہ جو لایا تم اسکو کہتے ہین ساحر
ہی واللہ وہ ساحر نہین ہم ساحرون کا منتر اور انکے گنڈے دیکھے ہین کہتے ہین وہ کاہن ہی
واللہ وہ کاہن نہین ہم کاہنون کو دیکھے اور انکے عبارتان سنے کہتے ہین وہ شاعر ہین واللہ وہ
شاعر نہین ہم شعر بولتے ہین اور بہت شاعرون کا سخن سنے ہین اور شعر کا ہزج اور رجز جانتے ہین
کہتے ہین اسپر شیطان ہی واللہ اسپر شیطان نہین شیطان لگا سو اسکو دیکھے ہین اسکا گلا دابنا اور
وسوسہ اور پریشانی اس مین نہین واللہ بہت بڑا امر آیا ہی تم اسکو ماعل کرو اور خوب دریافت

کرو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ و بیہقی جابر بن عبد اللہ سے کہے ایکروز ابو جہل قریش
کی مجلس مین بیٹھکر بولا محمدؐ کا چرچا ہوتا چلا کسی کو جو سحر اور کہانت اور شعر سے خوب واقف ہو محمدؐ
کے پاس بھیجکر اسکا حال دریافت کرنا عتبہ بن ربیعہ کہا مین شاعران اور کاہنان اور ساحران
کا سخن سنا ہون اور اس فنون مین مجھے خوب مہارت ہی اگر محمد کا کلام اس ہی قبیل کا ہی تو
مجھپر مخفی نرہیگا پھر وہان نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا اے محمدؐ تم بہتر ہو یا ہاشم
تم بہتر ہو یا عبد اللہ حضرت اسکا جواب کچھ نہ فرمائے بعد بولا ہمارے خدایان کو تم بد کیا واسطے
بولتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہی کی نسبت کیا سبب کرتے ہین اگر تمکو ریاست منظور
ہو تو سب ملکر اپنا رئیس کرتے ہین اور سب تمھاری متابعت کرتے ہین اگر تم کو عورتان منظور ہو
تو دس عورت خوبصورت تمکو نکاح کر دیتے ہین اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو اتنا مال جمع
کر دیتے ہین کہ تمھاری اولاد تک بھی کفایت کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے جب ان
اپنے باتون سے فراغت پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ
تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ یہان تک کہ اس
آیت کو پہنچے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ یعنے پھر تو کہہ مین نے خبر
سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسا کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر عتبہ یہہ سنتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
منہہ پکڑکر رحم کے قسمان دیا اور بولا اب بس کرو اور وہان سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قریش
بہت دیر تک اسکی انتظاری کھینچے پر نہ آیا ابو جہل بولا مین سمجھتا ہون کہ عتبہ صابی ہوا اور محمد
کا کہنا اسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت کچھ درپیش تھی سو یہہ حیلہ کیا اور ابو جہل اپنے ساتھ چند
لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اسکو بولا ہم سمجھے ہین کہ تو محمد کا تابع ہوا اگر تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ
ہم پیسے دینگے تا تجھے محمدؐ کے کھانے کی احتیاج نہو عتبہ غصہ سے قسم کھایا کہ مین محمدؐ سے کبھی بات نہ کرونگا بعد
بولا مین بڑا مالدار ہون سو تمکو معلوم ہی لیکن مین محمد سے ایسا کلام سنا کہ اسکا جواب دیا سو واللہ نہ
سحر ہی نہ شعر نہ کہانت جب اُنے بولا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ مین اسکا

منہہ پکڑکر رحم کی قسم دیا تو وہ اُسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوٹی نہین کہتا مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید عذاب اتر جاوے روایت کئے ہین ابن اسحٰق اور بیہقی نے زہری سے کہے کہ ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سو سُننے کے واسطے ابوجہل اور ابوسفیان اور اخنس بن شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہین تھی اور یہہ ہر ایک علاحدہ علیحدہ جگہہ پر بیٹھے صبح کو تینون وہانسے پھرے راہ مین تینون کی ملاقات ہوئی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر عوام الناس ہمکو دیکھین تو ہم سے بدگمان ہوجائینگے پھر سب ملکر عہد کئے کہ دوسرے بار ہم نہ جائینگے دوسری شب کو ویسا ہی تینون بھی آکر سنے اور صبح کو پھرے سو بھی ملاقات ہوئی ایک کو ایک ملامت کیا تیسری شب بھی ویسا ہی اتفاق ہوا سو اس روز قسم کھائے کہ بار دیگر ہم نہ آئینگے غرض گھرون کو گئے بعد صبح ہوئی تو اخنس نے ہاتھ مین عصا لیکر ابوسفیان کے یہان گیا اور اس سے پوچھا ای ابوحنظلہ محمد کا کلام تو جو سُنا سو کیا کہتا ہی ابوسفیان بولا مین بات ان جانتا سو ہی سنا اور اس سے غرض کیا ہی سو بھی معلوم ہی اخنس بولا مین بھی یہہ کہتا ہون اور اخنس وہاسے نکلکر ابوجہل کے گھر کو گیا اور اسکو بولا ای ابوالحکم محمد کا سخن تو سنا سو کیا کہتا ہی ابوجہل بولا مین کیا کہون ہم اور عبد مناف کی اولاد شرافت اور بزرگی کا جھگڑا کئے انھون نے لوگون کو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے اور سواریان دینے لگے ہم بھی دنیا کئے اور انعامات دینا شروع کئے ہم بھی دیئے یہان تک کہ ہم انکے گرگون سے گھٹنے لگا کر بیٹھے اور شرط کے دو گھوڑون کے سے برابر ہوئے تو کہنے لگے ہمارے مین نبی ہے آسمان سے پر وحی آتی ہی یہہ بزرگی ہمکو ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اسپر کبھی ایمان نہ لائیگے روایت کئے ہین بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین ابوجہل ملکر جاتے تھے راہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی حضرت ابوجہل کو فرمائے ای ابوالحکم مین تجھے دعوت کرتا ہون تو خدا کی اور اسکے رسول کی طرف آ ابوجہل بولا ای محمد تو کیا ہمارے خداؤنکو بد بولنے سے باز نہین آتا واللہ تو کہتا سو اسکو مین حق جانون تو ایمان لاؤن پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور ابوجہل میری طرف متوجہ ہوکر بولا واللہ مین جانتا ہون محمد کہتے سو حق ہی

لیکن قصی کی اولاد بولے کعبے کی دربانی ہمکو ہی تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو مجلس مین بڑے پن ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ نشان اٹھاتا ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کعبے کا آبد رخانہ رکھنا ہی ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی کھلانے یہان تک کہ ہم اُنکی برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی واللہ ہم اسکو قبول نہین کرتے روایت کئے ہین مسلم نے ابی ذرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی اُنیس مکے سے آکر بولا مین وہان ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہی اللہ تعالی اپنے تئین رسالت دیکر بھیجا ہی مین اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اسکو کیا کہتے ہین بولا کہتے ہین شاعر ہی ساحر ہی کاہن ہی اُنیس بھی شاعر تھا کہا مین کاہنون کا سخن سُنا ہون لیکن وہ انکا قول نہین اور اسکو شعر کے وزنون پر تولکے دیکھا تو برابر نہین پڑتا واللہ وہ نبی سچہ ہی اور یہہ لوگ جھوٹے ہین ابو ذرہ کہتے ہین مین مکے کو جاکر تیس روز رہا وہان زمزم کے پانی کے سوائے مجھے کھانیکو کچھہ نہ ملا مگر مین اُسکے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پر جُھکڑیان پڑے اور بھوک کی کچھہ مجھے تاثیر نہوئی اور اسلام لایا روایت کئے ہین ابو نعیم نے زُہری سے کہ عقبے کی بعیت کے روز اسعد بن زرارہ نے عباس سے کہے ہم اپنے قرابتون اور دوستون سے مخالفت کئے اور یہہ گواہی دیتے ہین کہ محمد اللہ کے رسول ہین مقرر اللہ تعالی انکو رسالت دیکے بھیجا ہی اور انھون جھوٹے نہین اور کلام جولائے ہین بشر کے کلام سے مشابہت نہین الغرض جسکو عربی زبان کا کچھہ شعور ہوا تو اسکو یقین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن بشر کا کلام نہین اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہین اور قرآن معجزہ ہونے کا وجہ اسکی حسن تالیف ہی اور ایک عبارت دوسری عبارت کے ساتھہ ملی رہنا فصاحت کے ساتھہ اور اقسام کی ایجاز بلاغت کی رعایت کے ساتھہ اور اس کا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہی عرب کے اسلوب کے اور اسکی آیتون کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے باہر کہ کوئی فصیح و بلیغ اسکے مثل نہ بولا اور غیب کے باتان اور آیندہ ہونہار چیزون کی خبر دینا اور اسکے مطابق نمود مین آنا جیسا اس آیت مین قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا

الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ
تو کہہ یہودیون سے اگر تمکو ملنا ہی گھر آخرت کا اللہ کے یہان الگ سوائے اور لوگونکے تو تم مرنیکی
آرزو کرو اگر تم سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی وہ یہود نہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ
انکے اور اللہ خوب جانتا ہی گنہ گارون کو سو موت کی آرزو اُنکے اختیار مین رہتے پر وہ ایسی
آرزو نہ کرینگے کرکر کہنا اور آج تک کوئی یہودی وہ آرزو نکرنا اور لوگونکے دلون مین جو باتان تھین
انسے آگہی دینا اور اگلے لوگونکا احوال اور گذری شریعتون کی اختبار جو یہود اور نصارے کے بڑے
عالمون کے سوائے دوسرون کو اطلاع نہ تھی اور وہ ایک مدت محنت مشقت کرکر جو حاصل کئے
تھے اسکو راست بیان فرمانا حالانکہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے لکھنے پڑھنے نہین جانتے
تھے اور کسی عالمون کی صحبت مین رہکر تربیت نہین پائے تھے سو یہہ وجوہات دلالت کرتے ہین قرآن
معجزہ ہونے پر **شق القمر کا معجزہ** یہہ بڑا معجزہ ہی جس کی تاثیر افلاک پر ظاہر ہوئی اور اس معجزے
کو انس اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور علی مرتضی اور خدلفیہ اور جبیر بن
مطعم اور انکے سوائے بہت سے صحابہ روایت کئے ہین اور انسے بھی بہت سے تابعین نقل کئے
ہین اور اُنسے ایک جماعت کثیر روایت کئے ہین یہانتک ہمکو متواتر معلوم ہوا اور قرآن مین بھی
اسکے طرف اشارہ ہی کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے نزدیک آپہنچی گھڑی
اور پھٹ گیا چاند اور بعضے جو کہتے ہین کہ اس آیت مین شق القمر کا مذکور ہوا سو اشارہ آیندہ
قیامت مین ہونیکا ہی سو غلط ہی اور اسکی بعد کی آیت اس قول کو رد کرتی ہی وَاِنْ یَّرَوْا
اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھین کوئی نشانی ٹال دین اور کہین یہہ جادو ہی چلا آتا کیونکہ
قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہینگے اس معجزے کا حاصل قصہ یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش از
ہجرت کے حج کے ایام مین منے مین تشریف رکھتے تھے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور
عاص بن وائل اور اسود بن المطلب اور نضر بن الحارث اور انکے سوائے بہت سے کافران
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعوے مین صادق ہو تو چاند کو دو ٹکڑے کر دو

شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک سے چاند کو اشارہ کیئے چاند دو ٹکڑے
ہوکے ایک ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ کے طرف اور ایک ٹکڑا قعیقعان پہاڑ کے طرف گرا حضرت فرمائے اُسکو
خوب دیکھو بعد ایک ساعت کے وہ ٹکڑے پھر ملگئے کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہ تم کو سحر کیا اُن مین
کے دانا لوگ کہے مسافران آئے تو اُنسے یہہ دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھین ہو تو محمد سچ کیا
قافلے آئے بعد دریافت کیئے جو قافلہ آیا سو خبر دیا کہ ہم دیکھے چاند دو ٹکڑے ہوا صحیح حدیثون
مین یہہ قصہ ایسا ہی مذکور ہی عوام مین جو مشہور ہی کہ چاند گریبان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے جاکر آستین سے نکلا بے اصل اور غلط ہی مخالفان اس معجزے کے انکار مین بحث کرتے
ہین کہ فلکیات کا خرق التیام ممکن نہین اور اس پر عقلی دلائل جو قایم کرتے ہین سو یہ جاننا ہی
اول تو وہ دلایل ثابت نہین متکلمان اس دلایل کو باطل کیئے ہین اور چاند خدا ئیعالی کا
بنایا ہوا ہی وہ جو چاہے سو کرے نبی کے معجزے واسطے اسکو شق کرنا عقل پاس محال نہین
اور وہ جو کہتے ہین اگر چاند شق ہوتا تو تمام اہل جہان پر عیان ہوتا تمام ملک کے لوگ اسکو دیکھتے
اور ایسے نادر حال کو منجمان اور مورخان لکھتے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ معجزہ شب کے وقت ہوا
وہ وقت اکثر لوگون کے سونے کا ہی اور جو ہوشیار رہتے ہین وہ بھی گھرون مین رہتے ہین
چاند کو تکتا ہوا کوئی نہین بیٹھتا ہی اور اسکا شق ہو التیام ایک لحظے مین ہوا اس لئے کوئی اسکو
نہ دیکھا چاند گران اور سورج گران ہونے کی خبر منجم اپنے حساب دیکھ کر دیا کرتے ہین اس لئے
لوگون کو معلوم ہوتا ہی نہین تو کسی کو اسکی خبر نہوا اور بعضے اوقات شہاب نہایت روشن مہتاب
سا گرتا ہی اسکو اور کوئی شخص دیکھتا ہی تمام لوگ نہین دیکھتے انکے نہ دیکھنے اور نہ لکھنے سے وقع
مین نہونا لازم نہین آتا اسکے سوائے آفتاب غروب ہوکر کسی شہر مین شب ہوتی ہی اور کسی
شہر مین غروب نہین ہوتا کسی ملک کی شب بارہ گھنٹونکی ہوتی ہی کہین چار گھنٹے کہین سولہ گھنٹے
کہین اس سے بھی زیادہ یا کم ہوتے ہین جب چند روز سورج کے طلوع غروب مین اتنا تفاوت ہو تو مکے مین
شق القمر ہوا اسو روم والون کو مثلاً وسنا جو ہنوز وہان شب نہین ہوئی ہی کیا امکان چاند سورج

کو حیدرآباد دہلی مین گھسن لگتا سو دستنا ہی لیکن مدراس مین دن یارات باقی رہنیکے سبب وہ نہین دستنا اور شق القمر ہوا سو وقت روے زمین پر تمام کفار تھے اللہ تعالی کا نور بجھانا اور محمد کی نبوت کا ظہور نہ ہونا اور انکے معجزے چرچا نہ پانا تمام کو منظور تھا اگر دیکھین یا لکھین ہون تو بھی یقین ہے کہ اسکو نکالدین اور ملیوارکے راجہ کے یہان مسلمان آئے اور اس سے شق القمر کا معجزہ بیان کئے اُسنے اپنے قدیم پوتیان منگوا کر دیکھا اسمین لکھا تھا کہ فلانے وقت فلانی تاریخ مین چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھکر اسلام لایا سو ملیوار کے تاریخون مین لکھا ہوا ہی **آفتاب غروب ہوے بعد نکلا سو معجزہ** روایت کئے ہین ابن مندہ اور ابن شاہین اور طبرانی نے اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مانڈی پر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پر وحی اُتری تھی اسمین آفتاب غروب ہوا اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عصر کی نماز نہین پڑھے تھے جب حضرت کو افاقہ ہوا فرمائے یا اللہ علی تیری طاعت اور تیری رسول کی طاعت مین تھا تو اسکے لئے آفتاب کو پھیر سورج غروب ہوگیا تھا سو پھر نکلا علی مرتضی وضو کر کر نماز پڑھے بعد غروب ہوا اور یہہ قصہ صہبا مین واقع ہوا ہی **مینہہ برسا سو معجزہ** روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم تبوک کو گئے سو موسم نہایت تابستان کا تھا ایک منزل مین پانی نہ تھا لوگ تشنگی سے بے تاب ہوئے نوبت یہہ ہوئی کہ اب سب مرجائینگے بعضے لوگ تاب نہ لا کر اپنے اونٹون کو نحر کر کر اُنکے پوٹھون کو نچوڑ کر پئے اور باقی رہا سو اُسکا پانی اپنے جگر پر ڈالے یہہ حال دیکھکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرنا اللہ تعالی آپکی دعا مین خوبیان رکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتان اٹھاکے دعا مانگے ہنوز ہاتھ نہین چھوڑے تھے کہ ابر نمود ہو کر برسنے لگا لوگ سیراب ہوے اور اپنے ساتھہ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو مینہہ لشکر مین برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا تھا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجرہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے بعد سنہ نون ہجری مین بنی فزارہ کی وفد دس نفر

شخص آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے ملک مین مینہہ برسا نہین سو جانور ضایع ہوے
اور باغان خشک ہوے اور اہل وعیال تباہ ہو گئے خدا تعالی سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر سوار ہو کر فرمائے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ
نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا سُقْيَا رَحْمَةٍ لَا سُقْيَا عَذَابٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰهُمَّ
الْغَيْثَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْاَعْدَاءِ حضرت یہہ دعا مانگے بعد ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ اٹھہ کر عرض
کئے یا رسول اللہ خرما مربدون مین ہی مینہہ برسے تو ضایع ہو گا حضرت فرمائے یا اللہ مینہہ
برسا یہان تک کہ ابولبابہ برہنہ ہو کر اپنے لنگ سے مربد کی موہری بند کرے پھر مینہہ شروع ہوا
چھے روز تک آسمان نظر نہ آیا اور ابولبابہ اپنی مربد کی موہری لنگ سے بند کئے لوگ عرض کرنے لگے یا
رسول اللہ مال ضایع ہوا اور راہ چلنا اٹک گیا دعا کرو مینہہ موقوف ہووے حضرت دعا کئے
اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ
بمجرد یہہ دعا مانگتے ہی مدینے پر سے ابر سرک گیا اور اطراف مین برسنے لگا روایت کئے ہین
ابونعیم نے کعب بن مرہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم پر مینہہ برسنا کر کر دعا کئے سو
قحط ہوا پھر مین حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ اپکو اللہ تعالی نصرت دیا اور بخشش کیا اپکی
دعا مستجاب کیا آپکی قوم ہلاک ہوتی ہی انکے لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہہ برسا روایت
کئے ہین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ لوگ ایمان نہ لاتے سو دیکھہ کر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ یا اللہ انپر سات سال لا ایسے جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے
سو ایسا قحط آیا تمام اناج سر گیا یہان تک لوگ چمڑے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھین
تو بھوکھہ سے دھوان دستا ابوسفیان اکر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو اللہ کی طاعت اور
صلہ رحم کا اور تمہاری قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے
اور برسات ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد اور ابونعیم نے کہے کہ بنی مرۃ کی وفد آئی سو بارش
نہین کر کر شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد وہ لوگ اپنے ملک کو گئے دریافت کئے

تو معلوم ہوا جس روز حضرت دعا کئے اسی روز وہان برسات ہوئی روایت کئے ہین واقدی نے
کہ سلامہ کی وفد آئی سو مدینہ کی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک
کو گئے بعد معلوم ہوا کہ جس وقت حضرت دعا کئے وہی وقت وہان برسات ہوئی تھوڑا کھانا
بہت لوگون کو کفایت کیا سو معجزہ روایت کئے ہین ابن اسحٰق نے علی رضی اللہ عنہ
سے کہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
امر فرمائے بکری کا ایک دست اور کھانا ایک صاع کا تیار کر و اور دودھ ایک بادیہ لے
آ و بموجب حکم کے مین تیار کیا بعد عبد المطلب کی اولاد کو دعوت کئے چالیس آدمی تھے یا ایک
کم یا زاید ہوگا ان مین حضرت کے چچا یان ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی تھا
مین وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمین کا ایک ٹکڑا لیکر اپنے دندان مبارک سے
توڑ کر بھی اس مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام لوگ پیٹیان بھر کر فراغت سے کھائے
بعد دودھ لاکر پلائے سب پیکر سیر ہوے انمین کا ایک شخص ایسا خوراکی تھا کہ وہ تمام کھاجاوے
اور وہ دودھ تمام پیجاوے غرض کھانے سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا
چاہے اسمین ابو لہب جلدی کر کر بولا دیکھو محمد کیا سحر کر دیا لوگ متفرق ہوگئے حضرت کو کچھ فرمانے
کا اتفاق نہوا دوسرے روز بھی تاکید کئے کہ کل کے موافق آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کر کر
لوگون کو دعوت کئے سب جمع ہو کر فراغت سے کھائے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای
اولاد عبد المطلب کی مین ایسی بہتر چیز لایا ہون کہ واللہ عرب کا کوئی شخص وہ نہ لایا مین دنیا
و آخرت کی خوبیان لایا ہون روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ ذات الرقاع کے غزوے مین ایک روز علبہ بن زید حارثی تین انڈے لاکر عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ انڈے شتر مرغ کے گھونسلے مین مجھے ملے سو لایا ہون حضرت فرمائے ای
جابر اسکو بریان کر کر لاؤ مین اسکو تیار کیا اور روٹی ڈھونڈھا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ کے
ساتھہ ملکر اس انڈون کو کھاکے سیر ہوے بعد مین دیکھا تو انڈے جس قدر تھے سو اتنے ہی موجود

ہین بعد جتنے لوگ ہمراہ تھے سبھونکو وہ کھلایا روایت کیئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ خندق کے جنگ مین جب خندق کھودا کرتے ہین مین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسنہ ہین مین گھر کو جا کر اپنی عورت سے دریافت کیا کہ ایک صاع جو
تھے اسکو پیسوایا اور ایک بکری تھی خوب فربہ اسکو ذبح کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہوکر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہون آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت
تمام لشکر والون کو پکار کر فرمائے جابر ضیافت کی مجلس جماتا ہی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے
تاکید کرو مین آئے تک چولے پر سے دیک نہ اُتارے اور آٹے کے روٹیان نہ بناوے پھر حضرت
تشریف لاکر آٹے پر اور دیگ مین دعا پڑھکر پھونکے بعد کھانا تیار ہو حضرت دس دس شخص کو بلا کر
کھلانے لگے غرض ہزار آدمی آکر اسکو کھائے اور دیگ مین گوشت ویساہی جوش کھا رہا تھا اور
آٹے سے روٹیان بن رہے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی پھر وہ کھائے بعد جو باقی رہا
سو لوگون کے گھرون کو بانٹے اور تمام روز کھلاتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھارے
وہ کھانا سر گیا روایت کیئے ہین واقدی اور ابن عساکر نے عبداللہ بن مغیث بن ابی ہریرہ
انصاری سے کہے کہ جنگ خندق مین ام عامر اشہلیہ عورت تھی ایک قعب مین حیس ڈالکر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیرے مین ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے پاس تشریف رکھے تھے پھر ام سلمہ اس سے اپنا جی لگے اتنا کھائے بعد حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو لیکر باہر تشریف لائے اور لوگون کو دعوت کیئے کہ شب کا کھانا کھانے یہان آؤ
تمام لشکر کے لوگ حاضر ہو کر کھائے اور سب سیر ہوئے اور حیس قعب مین جس قدر تھا سو تھا روایت
کیئے ہین بیہقی اور ابی نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلو مین تھوڑا خرما ڈالکر
اپنے مرد کے اور بھائی کے واسطے بھیجی وے لوگ خندق کے کھودنے مین مشغول تھے رسول
اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو دیکھکر بلائے اور اپنا کپڑا بچھا کر اور اُسکے پاس کا خرما لیکر کپڑے
مین ڈالے تو وہ دانے کپڑے کے ایک کونے مین لگے بعد لشکر کے تمام لوگونکو بلا کر کھلائے سب

کھا کر چھک گئے اور خرما کپڑے مین نہ سما کر باہر گرتا تھا روایت کئے ہین مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ ہم ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلے کھانا سرگیا لوگون کو نہایت
تصدیع ہوئی ارادہ کئے اونٹان نحر کر کر کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی سو فرمائے لوگون کے
پاس جسقدر توشہ باقی ہی اسکو حاضر کرو اور ایک سنی بچھا کر جو لایا سو اسپر ڈالنے لگے سب جمع ہوا
بعد مین اسکا اندازہ کیا تو بکری بیٹھی اُتنی ڈھیگ ہوئی لوگونکو کھانے کا حکم کئے چودہ سو آدمی سب
کھا کر چھک گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے بیہقی وغیرہ کی روایت مین ہی کہ یہہ قصہ حدیبیہ
کے غزوے مین ہوا روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی عمرہ انصاری
رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ مین تھے لوگون پر فاقہ کشی
کی نوبت پہنچی بعضے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے اونٹون کو
ہم ذبح کرتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یارسول اللہ کل دشمن سے مقابلہ ہوا اور ہم بھوکے
اور پیادہ رہین تو کیسا ہوگا اگر مرضی شریف ہووے لوگون کو حکم فرمانا کہ جس کے پاس کچھہ توشہ ہوا اسکو
حاضر کرین اور آپ دعا کرنا آپکی دعا کی برکت سے ہم اپنے مقصد کو پہنچینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
خوب پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک لپ سو لایا کوئی دو لپ سو غرض بہت کسی نے لایا سو ایک صاع لایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھکر دعا کئے اور لشکر کے لوگون کو حکم کئے اپنے باسن بھر لین لوگ جسقدر
ظروف تھے بھر لئے پھر وہان جو جمع تھے سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ تبوک کے جنگ مین لوگون پر کھانیکی تصدیع ہوئی صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اونٹون کو
نحر کر کر گوشت کھاتے ہین اور چربی بدن کو لگاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یارسول اللہ اونٹون
کو نحر کرین تو سواری کو اونٹ نرہینگے لیکن توشے منگوا کر آپ دعا کرے تو یقین ہی کہ اللہ تعالی اس
مین برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو چمڑا بچھا کر توشے کچھہ جو باقی تھے لائے کوئی ایک مٹھی جو ارہی
لایا کوئی مٹھی خرما لایا کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا غرض چمڑے پر کچھہ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم دعا کر کر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیو لشکر مین جسقدر ظروف تھے اسمین وہ

توشہ بھر لیئے بعد باقی رہا سو اسکو تمام کھاتے کھاتے چھک گئے اسپر بھی وہ توشہ کچھ نچ گیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہے کہ تبوک کے جنگ مین گھی کا بدلا میرے ہی اختیار مین تھا سو گھی سرگیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا پکایا اور بدلے کو دھوپ مین رکھا تا بدلا گرم ہوکر کچھ اس سے نکلے اور مین سو گیا ہوشیار ہوکر دیکھا تو بدلا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہی مین ڈورکر اسکا منہہ ہاتھہ سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکر فرمائے اگر تم اسکا منہہ نہ پکڑتے تو گھی کی ندی بہتی۔ روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ مین مین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک شب حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھہ ہو تو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہوگئے انمین کچھہ نہین حضرت فرمائے پھر دیکھو کچھہ ملیگا بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر جھٹھکنے لگے کس مین سے ایک دانہ کسی مین سے دو دانے خرمے کے ملے غرض سات دانے جمع ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دانون کو ایک بادیہ مین ڈالکر اپنا دست مبارک اسپر رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم تین شخص کھانے لگے مین کھا کر اس کے تخم بائین ہاتھہ مین جمع کرتا تھا تا شمار کرون مین کتنا کھاتا ہون سو بعد کھائیکے شمار کیا تو چون دانے ہوئے اور میرے سوائے دو شخص تھے سو بھی ویسا ہی شمار کئے غرض ہم تینون شخص پیٹ بھر کر کھائے بعد مین دیکھا ساتون دانے ویسے ہی باقی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو فرمائے اسکو اٹھا لیو اسکو جو کھایگا تو سیر ہوگا بعد دوسرے روز بھی بلال کو فرمائے ان دانون کو حاضر کرو پھر اپنا دست مبارک اسپر رکھکر فرمائے کھاؤ ہم دس شخص تھے پیٹ بھر کر کھائے وہ دانے جتنے تھے سو اتنے ہی تھے حضرت فرمائے اگر خدا سے شرم نہ آتی تو ان دانون کو ہم سب مدینے کے تئین گئے تک کھاتے بعد ایک لڑکے کو بلواکر وہ دانے دیئے وہ کھاتا چلے گیا روایت کئے ہین امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مزینہ اور جہینہ کے لیکر حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو جو حکم کرنا تھا فرماکر رخصت کئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمائے

یہہ لوگون کو توشہ کر دیو عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول میرے پاس کچھہ نہین مگر تھوڑا خرما ہے
حضرت فرمائے اس ہی ہین دیو عمر جا کر خرما دیکھے تھوڑا تھا سوا و نٹ بیٹھے اُتنی ڈھیگ
ہو گئی انسمین چار سو سوار کو توشہ باندھکر دیئے بعد اس خرمے کو دیکھے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہی
اس ڈھیگ مین کا ایک دانہ بھی کم نہوا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ
سے کہ ایکبار ابوطلحہ نے ام سلیم کو کہے آج مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے چہرے
پر نہایت ضعف معلوم ہوتا ہی تمھارے پاس کچھہ ہو تو دیو وہ بی بی جو کی روٹی کے ٹکڑے
چند اپنے پاس تھے سو انس کے حوالے کر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے انھون نے جا کر
آہستہ حضرت سے عرض کئے حضرت اپنے ساتھہ والون کو فرمائے اٹھو چلو انس کہتے ہین
مین جلد آکر ابوطلحہ سے بولا ابوطلحہ نے ام سلیم کو کہے رسول اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف
لاتے ہین ہمارے پاس ان تمام کو کھلائے اتنا نہین ام سلیم بولے اللہ اور اُس کا رسول دانا
ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فرمائے ام سلیم تمھارے پاس کیا ہی سو لاؤ پھر وہ
ٹکڑے حاضر کئے فرمائے اسکو توڑ کر چورے کرو ام سلیم انکو چور کر سالن کے واسطے اسپر گھی ڈالے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا پڑھکر فرمائے دس دس آدمی کو بلوا کر کھلاؤ بموجب حکم کے بلوا کر کھلانے
شروع کئے ستر یا اَسّی شخص کھا کر تمام چھک گئے روایت کئے ہین ابونعیم اور ابن عساکر نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح کئے سو روز میرے والدہ
ام سلیم کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج نوشہ ہین ناشتے کو کچھہ نہوگا بیٹا تو جا کر ایک مد خرما لے
آمین خرما لایا اسکا حلوا بنا کر پتھر کے کونڈے مین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بھیجی حضرت مجھے فرمائے اسکو یہان رکھہ کر تم جاؤ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور فلانے
فلانے کو بلواؤ ان کے سوا مسجد مین جو لوگ رہتے ہین اور راہ مین تمکو جو دستے ہین تمام کو بلاؤ
مجھے اچنبا لگا کھانا تھوڑا لوگ اتنے آوین تو کفایت کا ہیکو کریگا غرض مین جا کر دعوت کیا لوگ
گھر بھر کر جمع ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے وہ باسن یہان لاؤ اور اسمین اپنے تین انگلیان

ڈالے وہ کھانا بڑھنے لگا پھر تمام لوگ پیٹیان بھر کے کھائے اور باسن مین حلوا جتنا تھا سو اتنا ہی
تھا بعد فرمائے اسکو زینب کے روبرو رکھو انس سے پوچھے یہہ کھائے سو لوگ کتنے تھے بولے بہتر
آدمی تھے روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہے
مسجد نبوی مین ایک صُفّہ تھا اسمین محتاج لوگ رہتے تھے ایکبار وہان کے بیس شخص بھوک
سے بیتاب ہوکر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے حضرت انکا احوال سنکر محل سرا مین
جاکر دیکھے تو روٹی کے کچھہ ٹکڑے اور تھوڑا دودھہ ہی سو اس ٹکڑون کو چور کر دودھہ مین ڈالے
اور مجھے فرمائے ان مین سے دس شخص کو یہان بلوا پھر ان کو فرمائے اللہ کا نام لیکر کھائیو اور باسن کے
اطراف سے لیجیو بیچ مین ہاتھہ نڈالو برکت بیچ مین سے آئیگی وہ لوگ بفراغت کھا کر گئے بعد باقی
کے دس شخص کو بلاکر ویسا ہی کھلائے وہ بھی کھا کر گئے اور باسن مین کھانا وہین باقی تھا اور مین
تعجب کرکرا تھا روایت کئے ہین دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم
نے سمُرہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کٹورا
کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت
آتی روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفایت کرے اتنا کھانا پکا کر لایا مجھے
فرمائے تم جاکر انصار کے فلانے فلانے کو بلواؤ اور انصار کے عمدہ تینس ۳۰ شخص کا نام لئے کھانا کم
رہنے سے مین تغافل کیا بھی تاکید سے فرمائے کہ انکو بلواؤ مین لاچار انکو بلایا وہ آکر فراغت سے
کھائے اور گواہی دیئے کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہین بعد فرمائے بھی ساٹھہ شخص کو بلواؤ غرض
ایک سو اسی ۸۰ مرد انصار کے وہ کھانا کھائے روایت کئے ہین بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی
اللہ عنہما سے کہے ایک بار ہم ایک سو تینس ۳۰ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت پوچھے
کھانے کو کسی کے پاس کچھہ ہی تو ایک شخص ایک صاع کے شمار مین آٹا حاضر کیا حضرت اسکو گوندھنے
کا حکم فرمائے اتنے مین کسی نے بکریان ہکالتا لایا اس کے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے اور تیار کرنے

حکم کئے اور کہے اسکے کلیجے بھوالاؤ اللہ کی قسم اسکو بھونے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکڑا اس کلیجے کا دیئے جس نے حاضر تھا اسکو دیئے اور جو کوئی حاضر نہ تھا اسکا حصہ رکھ چھوڑے بعد اس کھانے کو پکا کر دو کونڈون بھر کر حضور مین حضرت کے لائے پھر تمام لوگ اسکو پیٹ بھر کے کھائے اس پر بھی وہ کونڈون مین کھانا بچ رہا اسکو اونٹ پر رکھ کر لیچلے روایت کئے ہین ابن سعد نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم شب کو بھوکے رہگئے صبح کو مین تلاش کرنے سے ایکدرہم ملا اسکا کھانا گوشت خرید کر کے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لا دیا بی بی اسکے روٹیان تیار کی اور گوشت دیگچے مین ڈالکر چولے پر چڑھائے اور کہے میرے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن تو بہتر ہی دونہین اٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آئے اور سنے کہ حضرت یہہ فرماتے ہین اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے کہ وہ بد رفیق ہی حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے یہان کھانا تیار ہی آپ تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر دیکھے دیگچہ چولے پر جوش کھاتا ہی حضرت فرمائے اس مین سے عایشہ کے یہان ایک حصہ بھیجو بموجب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے حفصہ کو بھیجو بعد دوسرے بی بیونکو بھیجو غرض نوؤن محل مین حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکالکر دیو بعد فرمائے تم اپنے واسطے لیو اور تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جون تھا سو وونہین تھا اسکو رکھ کر جبتک اللہ تعالی چاہا تھا کھائے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلکر فرمائے ابوہریرہ صفی والون کو بلاؤ مین جا کر انکو بلوایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورہ لائے اسمین جو پکے ہوئے تھے ایک مد کے شمار حضرت اسپر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسی آدمی کے قریب تھے بفراغت کھائے اور جسقدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط انگلیونکے نشان دیستے تھے روایت کئے ہین طبرانی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ کھانا پکا کے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلواؤ مین آکر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگون کو فرمائے چلو پچاس آدمی حضرت کے ہمراہ ہوئے پھر حضرت

دس دس شخص کو کھلا کر روانہ کیے تمام لوگ فراغت سے کھا کر گئے اسپر بھی باسن مین جیسا تھا سو
ویسا ہی تھا روایت کیے ہین ابو نعیم نے صُہَیب رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے کھانا تیار کروا کر حضرت کے پاس آیا حضرت ایک مجمع مین تشریف رکھے ہین مین
شرما کر کھڑے رہا حضرت میرے طرف نگاہ کیئے مین اشارے سے بلایا فرمائے کیا یہہ تمام لوگون کو
لاؤن مین بولا نہ حضرت خاموش رہے اور مین اسی جگہہ کھڑے رہا میرے طرف دیکھے پھر اشارہ
کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤن مین عرض کیا مین تھوڑا کھانا آپ کھائے اتنا تیار کیا ہون آیندہ
آپکی مرضی حضرت اس ذخل کو ساتھ لیکر تشریف لائے اور تمام لوگ فراغت سے کھا اُٹھ گیا
روایت کیئے ہین احمد اور ابن اسعد اور ابو نعیم نے طہفہ غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہمان جمع ہوئے تو اپنے لوگون کو فرماتے ہر ایک آدمی ایک دو
مہمان کو اپنے یہان لیجائے غرض ایکبار شب کو مسجد مین مہمان بہت جمع آے حضرت فرمائے
ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاؤ اور حضرت چند مہمان کو اپنے یہان لیگئے مین بھی انھین مین
تھا حضرت بی بی عایشہ کے گھر کو جا کر پوچھے کھانا ہے بی بی کہی تھوڑا حَیس ہے آپکے افطار کے واسطے
رکھی ہون اور چھوٹی رکابی مین ڈال کر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھہ اسمین سے تناول کر کر باقی
ہمارے روبرو رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسکو اتنا کھائے کہ پھر اسکے طرف نہ دیکھے بعد
پوچھے پینے کچھہ ہے بی بی تھوڑا دودھ کٹورے مین لائے حضرت اسمین سے کچھہ پیکر باقی ہم کو دیئے
ہم بفراغت پیکر اسکی طرف نہ دیکھے روایت کیئے ہین ابو یعلی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین چند روز کھانیکو کچھہ نہ ملا بہت بھوکے ہو کر بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے یہان گئے اور پوچھے کھانے کو کچھہ ہے حضرت بی بی عرض کئے کچھہ نہین حضرت پھر
کر گئے بعد کسی پڑوسی کے یہان سے دو روٹیان اور گوشت کا ایک ٹکڑا آیا بی بی اسکو ڈھانپ
رکھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان گئے اور عرض کئے آپ تشریف لیگئے بعد کسی نے کچھہ کھانا
ہمکو بھیجا سو آپکے لئے رکھی ہون حضرت فرمائے اسکو یہان لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت کے

پاس لاکر کھولے تو باسن بھر کر روٹیان گوشت ہی بی بی اُسکو دیکھکر متعجب ہوے اور معلوم کیے
کہ اللہ تعالی کی طرف کی برکت تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکر پوچھے کہ اتنا کھانا کہان
سے آیا ہی بی بی کہے اللہ کے یہان سے ہی اللہ جسکو چاہے اسکو بیشمار دیتا ہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوائے پھر اسکو آپ اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن
اور حسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ پیٹان بھرکے کھائے بعد باسن مین جسقدر
تھا سو اتنا ہی تھا پھر تمام ہمسایے کے لوگون کو بھیجے روایت کیئے ہین ابن سعد نے اسما بنت
یزید رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہمارے مسجد مین مغرب کی نماز
پڑھے مین اپنے گھر کو جاکر بکری کے ہاڑ کا ایک ٹکڑا اور چند روٹیان حاضر کرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے ساتھ والونکو فرمائے اللہ تعالی کا نام لیکر کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
کے ساتھ والے اور گھر مین رہنے والے تمام ملکر چالیس آدمی اسکو کھاے اور روٹیان اور گوشت
ھنوز ویساہی باقی تھا روایت کیئے ہین طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری بھیجا پھر مین کچھ کام کے واسطے گیا حضرت آدھی
بکری آپ لیکر باقی ہمکو ہی بھیج دیئے مین آکر گوشت گھر مین دیکھا اور میری عورت اُم خناس سے
پوچھا یہہ گوشت کہان کا ہی بولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اسمین سے حضرت
نے آدھی آپ لیکر باقی ہمکو بھیجدیئے مین بولا بچون کو کیا واسطے کھانے نہین دیئے بولی سب
بچے کھاکر یہہ باقی رہگیا سو ہی اور ہمیشہ ایسا تھا کہ اگر دو تین بکریان کاٹین تو کفایت نہین
کرتے تھے روایت کیئے ہین طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی علیہ وسلم ایک روز
مجھے فرمائے ہمارے گھر کو جاکر جو کھانا ہو سو لے آو مین جاکر عصیدہ جسمین خرما پڑا تھا ایک
پیالے مین لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسجد والون کو بلاؤ مین بولا میری خرابی آئی
کھانا تھوڑا اتنے لوگ آوین مجھے ملنے کی کیا صورت غرض بلانے سے گزیر نتھا سب کو بلایا لوگ
حاضر ہوئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیان اُسکے اطراف مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام

لیکر کھاؤ تا ہم فراغت سے کھائے اور رہین بھی پیٹ بھر کر کھایا جب اس باسن کو اُٹھایا تو
اسمین جسقدر کھانا تھا اتنا ہی تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیان کا نشان تھا روایت کئے
ہین بخاری اور مسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہان مہمان جمع ہوئے انمین کے تین شخص کو میرے والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے
ہمراہ ضیافت کرنے لائے اور انکو کھلانے ہم کو تاکید کرکر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سدھارے
ہم کھانا تیار کرکے اُن صاحبون کو کہے وہ بولے گھر کا صاحب آوے تک ہم نہ کھائینگے ہم انکی
فہمایشین بہت کئے پر تماہ بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آکر پوچھے مہمانان کو کھانا کھلائے تو بولے
وہ نہ کھاکے آپکی انتظار مین ہین ابو بکر غصے مین آکر فرمائے قسم ہی اللہ کی مین کھانا نہ کھاؤنگا
مہمان بولے ہمکو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاوے تو ہم بھی نکھائینگے ابو بکر لاچار ہوکر کھانے کو بیٹھے نوالہ
اٹھائے بعد اس سے زیادہ باسن مین موجود ہوتا تھا سب بفراغت کھائے بعد دیکھے اول سے
زیادہ باقی ہی پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے حضرت بھی اسمین سے تناول کئے اور
جنگ کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اس سے توشہ دئے وہ بارہ جمعدار تھے ہر ہر کے ساتھ کتنی
جمعیت تھی اللہ ہی جانے غرض وہ کھانا ان تمام کو کفایت کیا روایت کئے ہین بیہقی اور
ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین اسلام لائے بعد میرے پر تین مصیبت ہوے جو ویسی
مصیبت کبھی نہ ہوئی ایک وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قتل عثمان کا تیسرا توشہ دان
گم ہونا لوگ پوچھے توشہ دان کیا کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھا حضرت
فرمائے ای ابو ہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہی غرض کیا یا رسول اللہ خرمے کے چند دانے
ہین فرمائے لے آ مین اسکو حاضر کیا اکیس ۲۱ دانے تھے اُسپر دعا پڑھکر فرمائے دس شخص کو بلاؤ
مین دس شخص کو دعوت کیا وہ آکر بفراغت کھائے بعد فرمائے بھی دس شخص کو دعوت کر غرض یہی
طرح لشکر کے تمام لوگ کو بلاکر کھلائے اور خرما جتنا تھا سو اتنا ہی تھا اسکو توشہ دان مین ڈالکر فرمائے
ای ابو ہریرہ تجھے جب احتیاج ہو تو اسمین ہاتھ ڈالکر لیا کر لیکن اسکو اوندھا کر کر نہ جھٹک پھر وہ

توشہ دان مین رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اسمین سے نکال لیتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت
تک میرے پاس تھا و سو وسق کے شمار مین اسمین سے لیا عثمان کا قتل جب ہوا اور لوگ میرا گھر لوٹے
توشہ دان بھی لوٹ مین گیا روایت کئے ہین بخاری نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تب میرے پاس گھڑے مین تھوڑے جو تھے اسمین سے مین جو نکالکر
کھایا کرتی تھی بہت روز ہوئے بعد اسکو نکالکر پیمایش کئی سو جلد سرگئے روایت کئے ہین بخاری
او مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ہین میرے والد اُحد کے جنگ مین شہید ہوئے انپر قرض تھا قرض
خواہان کو بولا میرے باغ کا خرما جسقدر رہی اُسکو لیکر باقی قرض معاف کردیو وہ نمانے مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لاکر خرمے کے ڈھیگون مین پھرے اور ایک
ڈھیگ پر آپ تشریف رکھکر فرمائے تیرے باپ کے قرض خواہون کا قرض ادا کرمین خرما ماپ
ماپ کردینا شروع کیا تمام قرض ادا ہوا بعد دیکھا تو خرما جسقدر تھا سو اتنا ہی باقی ہی روایت
کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی جابر سے کہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی
انصاری کے باغ مین تشریف لیگئے اسنے درختون کو پانی باندھتا تھا حضرت فرمائے تیرے باغ
کے سب درختون کو مین پانی پہنچایا تو مجھے کیا دیگا بولا مین تمام روز مشقت کرتا ہون پر تمام درختون
کو پانی پہنچا نہین سکتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے خرمے کے سو وسق دے مین تمام
درختون کو پانی بنتا ہون پھر اس نے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈول لیکر چند ڈول ڈالے
کہ اسمین تمام درختون مین پانی ہی ہوگیا اور باغ والا کہنے لگا کہ اب ہاتھ رکھو نہین تو میرا
باغ ڈوب جائیگا اور وہ سو وسق لاکر حاضر کیا حضرت انکو تناول کئے اور ہمراہ جو لوگ تھے
انکو بھی کھلائے سب فراغت پائے بعد اسکے سو وسق اسکو پورے دیئے روایت کئے
ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ام مالک ایک عورت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین
ہدیے مین گھی بھیجا کرتی اسکے بچے سالن مانگین تو بدلے مین دیکھتی اسمین گھی موجود ہوتا بہت روز
تک ویسا ہی نکلتا تھا ایک بار اسمین کا تمام گھی نتھار لئے سو وہ سرگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عرض کئی فرمائے اگر اسکو نہ جھاڑتی تو کبھی وہ نہ سرتا روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی نے ام اوس
بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہے کہ مین ایکبار بدلے مین گھی ڈالکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی حضرت
سب گھی لیکر تھوڑا میرے لئے چھوڑ دئے اور اسپر دعا پڑھکر پھونکے اور میرے یہان بھیجدئے دیکھی
اسمین گھی بھر کر ہی سمجھی شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول نہ فرماکے پھیر دئے ہین مین روتی
ہوئی حضرت کے پاس گئی حضرت فرمائے مین تو اسمین کا گھی لے چکا پر اللہ تعالی برکت دیا ہی تو اسکو
اب کھایا کر پھر مین اگر اسی گھی کو کھایا کرتی تھی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی کو خرچ کرتی
تھی احتیاج گھی لینے کی نہوئی بعد علیؓ اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے جنگون مین وہ بدلی جاتی رہی
روایت کئے ہین ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ
اپنی بکری کا مسکہ جمع کرکر اسکو پگلائی اور بدلی مین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی
حضرت گھی خالی کرلے کر بدلی دے دیئے مین اسکو لاکر میخ سے لگا دیا بعد ام سلیم بدلی دیکھی تو بھر کر
گھی ٹپک رہا ہی حضور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر تعجب سے عرض کی حضرت فرمائے تعجب
کیا کرتی ہو تم خدا تعالی کے پیغمبر کو جیسا گھی بھیجی ویسا ہی ہمکو اللہ تعالی برکت بھیجا تم اسکو کھایا کرو
اور لوگون کو بھی کھلاؤ ام سلیم اگر گھی اسمین سے نکال نکالکر تمام اپنے دوستون کو تقسیم کئی اور باقی
رہا سو اسکو دو مہینے تک کھاتی تھی روایت کئے ہین بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ
انصار کا کوئی شخص ایک بار اپنے گھر مین آیا دیکھا کھانے کی نہایت تنگی ہی جنگل مین جاکر دعا
کیا یا اللہ ہمکو روٹی دے پھر گھر مین آکر دیکھا طبق مین روٹیان بھرکے ہین اور چکی سے آٹا گر رہا ہے
عورت سے پوچھا بولی اللہ تعالی ہمکو یہہ رزق غیب سے بھیجا چکی جھٹک کر آٹا جھاڑ لئے بعد حضور
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکے یہہ کیفیت عرض کیا حضرت فرمائے اگر اسکو تم نہ جھاڑتے
تو قیامت تک اسمین سے آٹا نکلتا رہتا **تھوڑا پانی بہت ہوا اور پانی زمین سے
نکلا سو معجزہ** روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے
ذات الرقاع کے غزوے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وسیع بیابان مین اترے اور قضائے

حاجت کر کر وضو کے واسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نتھا جابر کو فرمائے فلانا انصاری میرے خاطر پانی رکھا کرتا ہی اسکے پاس جا کر دیکھو مشک مین کچھ ذرہ پانی بھی ہو تو لے آو مین جا کر دیکھا اسکی مشک مین پانی کا ایک قطرہ اتنا ہی اگر انڈیلے تو مشک کی خشکی اسکو جذب کر لیگی مین حاضر ہو کر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مشک کو منگوا کر اپنے دست مبارک مین پکڑے اور کچھ آہستہ پڑھکر اسکو نچوڑنے لگے اور فرمائے کسی کے پاس بڑا کونڈا ہو تو لے آو لوگ کونڈا حاضر کئے حضرت اپنا دستِ مبارک اسمین رکھے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بول کر پانی میرے ہاتھ پر ڈالو پھر پانی کا فوارہ حضرت کے انگلیون سے اڑنے لگا اور کونڈا بھر گیا فرمائے ای جابر لوگون کو کہدیو اگر پانی کی احتیاج ہو تو لیوین لوگ پانی لینے اور مشکان بھرنے لگے پھر سب فراغت پائے بعد نبی صلی علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کونڈا او وہین لبریز تھا روایت کئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حُدَیبیہ مین لوگون کو تشنگی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوے حضرت کے روبرو ایک ڈولچی تھی اس سے وضو کر کر پوچھے لوگ کیا واسطے جمع ہین عرض کئے پینے اور وضو کرنے پانی نہین مگر یہی ڈولچی جو حضور مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اسمین رکھے پانی جوش کھا کر چشمے کے مانند نکلنے لگا لوگ اسکو پیئے اور وضو بنائے جابر سے پوچھے تم لوگ کتنے تھے کہے پندرہ سو آدمی تھے اگر ہم لاکھ آدمی ہو تو ہمکو کفایت کرتا روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم لشکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت ہوئی سو یہہ نوبت ہوئی آدمی اور گھوڑے اور اونٹ تشنگی سے مر جائین یہہ حال دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھگل منگوائے اسمین پانی کچھ تھوڑا سا باقی تھا اور اپنے انگلیان اسمین ڈالے انگلیون مین سے پانی کا فوارہ نکلنے لگا لوگ آپ پیئے اور تمام جانورون کو بھی پلائے آدمی تیس ہزار تھے اور اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی نتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسید بن حُضیر کو پانی کے لئے روانہ کئے وہ صاحب جا کر ایک عورت کو حاضر کئے جس کے پاس پانی کی ایک چھگل تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگ کر لوگون کو فرمائے اسمین سے پانی لیو لوگ تمام پانی پئے اور اپنے گھوڑے

اونٹون کو پلائے اور مشکان بھر لئے اور اس جنگل مین اتنے پر بھی جوش سے اُبل رہا تھا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہان پانی نہتھا بدقت کسی نے کٹورے مین تھوڑا پانی لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دستِ مبارک اس باسن مین رکھے انگلیون سے پانی اُبلنے لگا اور جو لوگ حاضر تھے تمام اُس سے وضو کئے اور مین شمار کیا تو اسّی شخص تھے جو اس سے وضو کئے بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ یہہ معجزہ قبا مین واقع ہوا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لوگ پانی نہین کرکر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک شخص کو دیکر فرمائے تم دونون پانی کہان ہی سو تلاش کرکر آؤ یہہ صاحبان جاتے جاتے راہ مین دیکھے ایک عورت اونٹ پر پکھال ڈالکر پانی بھر لیجاتی ہی اسکو پوچھے پانی کہان ہی بولی مین کل کے روز اس وقت پانی بھر کر نکلی ہون اسکو بولے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل پوچھی کیا وہ جسکو لوگ صابی کہا کرتے ہین کہے ہو غرض اسکو حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کو کسی ظرف مین ڈلوا کر آپ اسمین کلّی کئے اور فرمائے اُس پانی کو بھی پکھال مین بھر دیؤ اور لوگون مین منادی کرو پانی کی احتیاج جسکو ہو آکر لین لوگ آئے اور کوئی تو آپ پیا اور کوئی جانور کو پلایا بعد تمام اپنے ساتھہ کے مشکان بھر لئے اور وہ عورت کھڑی ہو کر دیکھہ رہی تھی کہ اپنے پانی کو کیا کرتے ہین غرض تمام لوگ فراغت پائے بعد دیکھی اول سے اب زیادہ پانی ہی بہت متعجب ہوئی نبی صلی اللہ علیہ و سلم فرمائے اسکو کچھہ توشہ دیو پھر خرما اور آٹا اور ستو بہت سا جمع کرکر اسکو دیئے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھہ تیرا پانی جسقدر تھا سو اتنا ہی ہی ہم لینے سے کچھہ تیرا نقصان نہوا لیکن اللہ تعالی ہمکو پلایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو گئی اسکے لوگ پوچھے کیا تجھے آج دیر لگی بولی آج مین ایک عجب تماشا دیکھی دو شخص آکر میرے تئین فلانے کے پاس لیگئے مین گئی بعد پانی کا یہہ قصہ ہوا اور تمام گذرا سو بیان کئی اور بولی یا وہ آسمان و زمین کے درمیان کا بڑا ساحر ہی یا مقرر اللہ کا

رسول ہی الغصہ صحابہ اسکے اطراف کے قبیلے والون کو غارت کرتے اور اسکے قبیلے کا قصد نہین کرتے وہ لوگ اپنے لوگونکو ایکروز بولے دیکھو وہ لوگ اس پانی لینے کا خاطر کر ہمارا تاخت وتاراج نہین کرتے ہین ہم انکا دین قبول کرنا بہتر ہی اسکی رہنمائی سے وہ تمام قبیلہ ایمان لایا روایت کئے ہین مسلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کئے سو ایکبار شب کو چل کر آخر شب کو اترے اور آرام کئے اور لوگ بھی تمام سوگئے ہوشیار نہین ہوے مگر جب افتاب کی گرمی بدن پر لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میضاۃ میرے پاس سے لیکر وضو کئے اور فرمائے (وضو کرنے کا برتن) اسمین کا پانی جتن رکھہ اسکا ایک شان ہوگا غرض وہان سے کوچ کئے اور دن چڑھا پانی مینہ آیا لوگ کہنے لگے ہم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کاہیکو ہلاک ہوتے پانی پینے کا کٹورہ لاؤ اور میرے پاس سے میضاۃ لیکر پانی کٹورے مین ڈالے اور ابو قتادہ کو کہے تمام کو پلاؤ پھر تمام لوگ فراغت سے پیئے اور کوئی تشنہ نرہا روایت کئے ہین احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایک روز صبح کو لشکر مین پانی نہتا سو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے کچھہ تھوڑا پانی بھی ہو تو لاؤ غرض کسی نے تھوڑا پانی ایکظرف مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیان اسمین ڈالے پھر مین دیکھا انگلیون سے پانی کا جھرا نکلتا تھا بلال کو فرمائے لوگون مین منادی کر دیو آکر وضو کرین روایت کئے ہین ابونعیم نے علی سلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک بار آکر قاحہ مین جس کو سقیا کہتے ہین اترے وہان پانی نتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بیابان کے اپرا ٹھے روانہ کئے اس عرصے مین ایک صاحب وہان لیٹے تھے سو کنکرونکو اپنی انگلی سے کھکورتے تھے دیکھے تو مٹی مین کچھہ تراوت نمود ہوئی بھی تھوڑی مٹی سرکائے یکایک پانی کا جھرا نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کئے حضرت تشریف لاکر آپ بھی پیئے اور تمام لوگون کو جو ساتھہ تھے پلائے اور فرمائے سقیا سقاکمو اللہ تعالی یعنے یہہ پانی کا خصہ ہی جو تمکو اللہ تعالی پلایا اور وہ چشمہ ہمیشہ جاری ہوا اور اسکا نام سقیا کر کر مشہور ہوا روایت کئے ہین طبرانی اور ابونعیم نے ابی لیلی انصاری

بسم اللہ بولکر ایک ایک کنکر ڈال پھر ہم ویساہی ڈالے کوا اسقدر گہرا ہوا کہ انتہا اسکا نہین لگتا تھا اور کبھی اسکا پانی خشک نہوا روایت کئے ہین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے قبا مین ایک کوا تھا ایک پکھال پانی اس سے سیندین تو پانی اسمین نہین رہتا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا پانی ایک ڈولچی منگوا کر وضو کئے یا اپنا لعاب شریف اسمین ڈالے اور فرمائے اس پانی کو کوے مین ڈالو پھر کبھی وہ کوا خشک نہوا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایک روز ابو طالب چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالمجاز مین تشنگی سے بے تاب ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انکے ہمراہ تھے التجا کئے حضرت اپنی ایڑی زمین پر مارے زمین سے پانی جاری ہوا اور انھون پیئے ان حدیثون کے سوائے اور کئی بار پانی نکلا ہی چنانچہ سابق غزوات کے بیان مین مذکور ہوا

دودھ بہت ہوا سو اور پاٹ بکری دودھ دی سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہی اسکی جو اسکے سوائے کوئی اللہ نہین مین بھوک سے اپنے جگر کو زمین سے لگاتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایکبار بہت بھوکا تھا رستے پر جا بیٹھا ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے انسے قرآن کی آیت پوچھا شاید مجھے اپنے ساتھ لیجاکر کھانا کھلاوے لیکن آیت پڑھکر چلے گئے بعد عمر رضی اللہ عنہ گذرے انسے بھی پوچھا وہ بھی آیت پڑھکر گئے بعد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھکر تبسم کئے اور میرے دلکا مطلب سمجھکر فرمائے میرے ساتھ آ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے مین تشریف لیگئے مین بھی جاکر اذن چاہا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح مین دودھ ہی پوچھے یہہ کہان سے آیا گھر کے لوگ کہے فلانا شخص ہدیہ بھیجا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اے ابوہر اہل صفہ کو بلا وہ چند مسلمان تھے محتاج کہ انکا کوئی نتھا اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان مہمان تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ صدقہ آوے تو آپ اسکو نہین کھاتے انھین کو دیتے اور کہین سے ہدیہ آوے تو آپ بھی کھاتے اور انکو بھی کھلاتے غرض انکو بلانیکا حکم کئے سو میرے جی کو اچھا نہ لگا اور دلمین لولا صفہ والے آوین تو یہہ دودھ کہان بس ہوتا مجھے امید تھی کہ یہہ دودھ تمام مین پیاؤن تا مجھے قوت آوے اب

وہ لوگ آوین تو مجھے فرمائینگے انکو پلا پھر میرے تک پہنچا گیا صورت لیکن اللہ تعالی کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے بن گزیر نتھی لاچار جاکر انکو بلوایا سب جمع ہوئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایے ای ابو ہریرہ یہہ قدح لیکر لوگون کو پلا مین قدح ایک ایک کے پاس لیجاتا تھاوہ فراغت سے پیکر سیر ہوتا اور قدح میرے حوالے کرتا جتنے لوگ جمع تھے تمام پیئے مین قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لیگیا حضرت قدح اپنے دست شریف مین لیکر میرے طرف دیکھے اور تبسم کرکر فرمائے ابو ہریرہ اب مین اور تو ہینا باقی ہی مین عرض کیا درست فرمائے بیٹھکر پی مین خوب سا پیا فرمائے اور بھی پی سو مین پیا فرمائے اور پی آخر مین عرض کیا یارسول اللہ قسم ہی اسکی جو آپکو رسول برحق کرکر بھیجا اب پینے کی جگہہ نہین تب حضرت قدح میرے پاس سے لیکر اللہ تعالی کا حمد کئے اور بسم اللہ بولکر باقی جو رہا تھا آپ پیئے روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن السکن نے نافع بن حارث بن کلدہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام مین اترے اور ہم چار سو آدمی کے قریب تھے وہان پانی نتھا لوگ تشنگی کی شکایت کرنے لگے یکایک ایک بکری جنگل سے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا دودھ نچوڑکر تمام لوگون کو پلائے بعد مجھے فرمائے ای نافع اس بکری کو تو لے لیکن مین سمجھتا ہون تو اسکو رکھہ سکیگا غرض مین میخ زمین مین گاڑکر اسکو مضبوط باندھا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کئے بعد لوگ بھی اپنے ٹھکانون مین سوگئے جب اٹھے تو دیکھے بکری کی رسی کھل گئی ہی اور بکری نہین مین جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے مین اول ہی کہدیا تھا کہ تم اسکو نرکھہ سکوگے جس نے اسکو بھیجا وہی اسکو لیگیا روایت کئے ہین طیالسی وغیرہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے ہین لڑکا تھا مکے مین عقبہ بن ابی معیط کے بکریان چراتا سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کافرون کی اذیت سے نکل آئے اور مجھے فرمائے کچھہ دودھ ہمکو پلادیگا مین بولا مین امین ہون غیر کا مال کیسا دیؤن حضرت فرمائے پاٹ بکری جسپر نر ارو نہین کیا ہو تو لے

آمین ویسی بکری لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے کاس کو ہاتھ لگا
کر دعا مانگے کاس مین دودھ بھر آیا ابوبکر دیکھکر ایک ڈونگا پھر لائے حضرت اسمین دودھ نچوڑ کر
آپ بھی پئے اور ابوبکر کو پلائے بعد مجھے بھی پلائے اور کاس کو بولے چڑھجا سو کاس چڑھ گئی روایت
کئے ہین بیہقی نے ابی العالیہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ جمع تھے حضرت
انکے واسطے کھانا منگوائے حضرت کے نون محل سے کچھہ نہ آیا بعد گھر مین ایک پاٹے بکری کی تھی
اسکے کاس پر دست مبارک پھرائے کاس بھر آئی کونڈا منگواکر دودھ نچوڑے اور محلات مین
ایک ایک کونڈا بھیجے بعد بھی نچوڑ کر سب کو پلائے روایت کئے ہین احمد اور طیالسی اور ابن سعد
اور بیہقی نے لڑکی سے خبّاب بن الارث رضی اللہ عنہما کے کہی خبّاب جنگ کو گئے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لاکر خبر لیا کرتے اور ہمارے یہان بکری تھی اسکو مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس دودھ نچوڑنے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے یہان باسن کوئی
بڑا ہو تو لاؤ پھر مین آٹا گوندھتے سو کونڈا لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دودھ نچوڑے سو وہ بھر گیا
حضرت فرمائے تم بھی پیو اور اپنے ہمسائے والون کو بھی پلاؤ پھر مین ہر روز اس بکری کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتی وونہین دودھ نچوڑتے بعد خبّاب آئے سو انھو نچوڑے تو ویسا نہوا
اور سابق مین جسقدر دیا کرتی تھی اتناہی دئی میری والدہ کہی ہماری بکری کو تم بگاڑ دئے کہے
وہ کیا بولی ہر روز یہہ کونڈا بھرکے دودھ دیتی تھی تم نچوڑے سو کچھہ دودھ نہ نکلا خبّاب پوچھے
روز کون دودھ نچوڑتے تھے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خباب بولے واللہ وہ حضرت کے ہاتھ کی برکت
تھی کیا مجھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کرتی ہو روایت کئے ہین ابونعیم نے ابی قرصافہ سے
رضی اللہ عنہ کہے میرے اسلام لانیکا سبب یہہ تھا مین یتیم ہوا میری والدہ اور خالہ پرورش کرتے
اور مین بکریان چراتا خالہ بولتی تو محمدؐ کے پاس مت جا تجھے گمراہ کریگا مین انکی بات نہ مان کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور حضرت کا سخن سنا کرتا اور شام کو بکریان ہانک
کر گھر کو لے آتا چارہ نہونے کے باعث بکریان دودھ نہین دیتے گھر مین پوچھتے بکریان کیا واسطے

دودھ نہین دیتے ہین کہا مجھے معلوم نہین غرض ایک روز مین جاکر اسلام لایا اور بکریاں کا احوال
عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ بکریان میرے پاس لے آ پھر مین بکریان سب حضرت کے
پاس لیگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کانون پر اور پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرے اور دعا کئے بکریان
فربہ ہو گئے اور کاس دودھ سے بھر گئے مین گھر کو لیگیا خالہ دیکھکر بولی ہان ایسا چرانا مین یہہ قصہ جو گذرا
سو بولا پھر میری خالہ اور والدہ دونو ایمان لائے روایت کئے ہین مسلم نے مقداد بن اسود رضی اللہ
عنہ سے کہے ہین اور میرے دو آشنا تھے نہایت فاقہ کشی مین قریب تھا کہ سماعت اور بصارت
جاتی رہین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے حضرت ہم کو تین بکریان دیکر
فرمائے تم ان کا دودھ پیا کرو پھر ہم انکا دودھ نچوڑکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک
حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر سلام ایسا کرتے
ہوشیار ہو سو شخص سنتا اور سوتا سو شخص ہوشیار نہوتا اور وہ دودھ تناول فرماتے غرض ایک
روز شیطان میرے دل مین ڈالا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے یہان سے تحفے آیا
کرتے ہین اور اس دودھ کی احتیاج نہین وہ بھی پی جا پھر مین اسکو لیکر پیگیا بعد مجھے بہت ندامت
ہوئی مین اپنے تئین کہنے لگا تو یہہ کیا حرکت کیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاینگے
اور دودھ نہین سو دیکھ کر تجھے بد دعا کرینگے اور تو ہلاک ہوگا اسی گفتگو مین تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑھنا تھا سو ادا کئے بعد دیکھے دودھ
نہین سو ہاتھان اُٹھائے مین سمجھا کہ اب بد دعا کرتے ہین اور مین ہلاک ہوتا ہون اور فرمائے
یا اللہ مجھے جو کھلاوے تو اسکو کھلا اور جو پلاوے تو اسکو پلا یہہ سنکر مین اُٹھا اور چھرا لیکر چلا
ان بکریون سے ایک اچھی بکری ذبح کرکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤن دیکھا تو سب
بکریون کے کاس بھرے ہین مین باسن لیکر دودھ اتنا نچوڑا کہ کف اوپر آیا پھر حضرت کو لاکر پلایا
روایت کئے ہین بیہقی نے بنی قیس کے ایک شخص سے کہا ایکبار ہمارے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے ہمارے یہان ایک اونٹنی تھی بہت شریر لوگ اسکے نزدیک نہین جاتے سو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گئے اور اپنا دست شریف اسکے کاس کو لگائے کاس مین دودھ اترا اسکو نتھار کر پیئے روایت کئے ہین ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے کہے دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھہ کام کے واسطے روانہ کئے وہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم کو کھانے کچھہ نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک چھگل لاؤ اور اسمین پانی ڈالو پھر چھگل مین پانی بھر کر اسکا منھہ بند کئے اور فرمائے اسکو لیکر فلانے مقام پر جاؤ اللہ تعالے تمکو کھانا دیگا غرض وہ دونون شخص اس مقام پر پہنچکر چھگل کھولے تو اسمین دودھ اور مسکہ ہی وہ دونون اسکو کھائے **حضرت کی دعا سے بھوکھ پیاس گئی سو معجزہ۔** روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑی ہوئی حضرت انکے چہرے کیطرف نظر کئے بھوکھ سے چہرہ زرد ہوگیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھکر فرمائے اَللّٰهُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَةِ وَرَافِعَ الْوَضِيْعَةِ اِرْفَعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ عمران کہتے ہین پھر مین بی بی کے چہرے پر دیکھا تو چہرے پر سے زردی دفع ہوئی پھر بعد مین بی بی سے ملکر پوچھا تو فرمائی ای عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوکھ نہ لگی روایت کئے ہین قاسم بن ثابت نے مسور بن مخرمہ سے کہے نفش بن عقیل کے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ستو کھلائے سو انکو بھوکھ پیاس نہ لگی **جمادات اور حیوانات سنجن کئے سو معجزہ** روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکھے تھے راہ مین ایک یہودیہ طبق سر پر لیکے آئی اس مین گوشت بکری کا بھونا ہوا تھا اور عرض کئی یا محمد مین خدا سے نذر کئی تھی اگر تم جنگ سے بچکر آوگے تو یہہ بکری بھونکے کھلاؤنگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالی گوشت کو گویا کیا سو پکارا اٹھا کہ یا رسول اللہ آپ تناول نہ فرماکہ اسنے زہر ملائی ہی روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہے غزوہ ذات الرقاع سے جب ہم پھرے ایک اونٹ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا حضرت فرمائے یہہ اونٹ اپنے صاحب کی شکایت کرتا ہی کہ

سا لہا اپنے سے محنت لیا اب کاٹنے کا ارادہ رکھاہی اور جابر کو فرمائے تم جا کر اسکے صاحب کو بلواؤ جابر کہے وہ کون ہی سو مین نہین جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاؤ وہ اپنے صاحب کو بتاویگا پھر اونٹ میرے روبرو چلد چلنے لگا اور اپنے صاحب کے پاس لیجا کے کھڑا ہوا مین اسکو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا حضرت پوچھے اس اونٹ کا کیا قصہ ہی اسنے بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال کی ہوئی اب ہم اسکو نحر کرنا چاہے حضرت فرمائے اسکو بیچو مین خرید کرتا ہون مالک عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو مفت دیا ہون حضرت فرمائے ایسا ہی تو تم اسکی اجل آئی تک خبر لیا کرو روایت کئے ہین خطیب نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلتے تھے ایک ناگ سیاہ رنگ آیا اور اپنا سر حضرت کے کان کے پاس رکھکے کچھ بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اسکے کان کے پاس رکھکر کچھ فرمائے بعد ایسا غیب ہوا گویا زمین نگل گئی مین عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اُسکے بہت اندیشہ ہوا کہ آپ کو ایذا کچھ کہان پہنچا تا ہی حضرت فرمائے وہ جنون کے یہان سے ایلچی آیا تھا ایک سورہ بھول گئے سو پوچھنے بھیجے تھے پھر مین اسکو یاد دلوایا روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے بُریدہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین اسلام لایا ہون آپ کچھ معجزہ بتلاؤ تا یقین مجھے زیادہ ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہی سو کہہ بولا اس درخت کو آپ بلوانا حضرت فرمائے تو جا کر اسکو بلا اعرابی اس درخت کے پاس جاکر کہا تیرے تئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے ہین درخت سیدھے اور بائین طرف ہلکے اکھڑا اور حضرت کے پاس آکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعرابی بولا اب اسکو حکم کرنا تا اپنے مکان پر جاوے حضرت اس درخت کو کہے اب تو مکان پر جا وہ درخت اپنے مکان پر گیا روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین تشریف لیجاتے تھے پیچھے سے آواز آئی یا رسول اللہ حضرت پھر کر دیکھے تو کوئی نہین مگر ایک ہرن باندھی ہی حضرت کو دیکھکر عرض کئی یا رسول اللہ یہان تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس جاکر بولے کیا کہتی ہی ہرن فصیح زبان سے عرض کئی یا

رسول اللہ اس پہاڑ مین میرے دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑے تو مین اُنکو دودھ پلا کر آتی ہون
حضرت فرمائے اگر تو نہ آوے تو کیا کرنا وہ عرض کی اگر مین نہ آؤن تو اللہ تعالی مجھے عشار کا
عذاب دیوے حضرت اُسکو چھوڑ دئیے وہ اپنے بچون کو دودھ پلا کر پھر آئی نبی صلی اللہ علیہ و
سلم اسکو باندھتے تھے کہ اتنے مین ہرن کو باندھ رکھا تھا سو اعرابی ہوشیار ہوا اور عرض کیا یا
رسول اللہ آپ کو کچھ حاجت ہی حضرت فرمائے ہان اسکو چھوڑدے اعرابی ہرن کو چھوڑ دیا
ہرن اُڑنے اور کہنے لگی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ روایت کئے ہین
احمد اور ابن سعد اور بزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ ابی سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک چرویہ
حرّہ پاس بکریونکو چراتا تھا سو لانڈگا ایک بکری کو پکڑا چرویہ چاہا کہ اسکے منہ سے چھڑاوے لانڈگا بولا اللہ تعالی
مجھے دیا سو رزق کو کیا واسطے چھڑاتا ہی چرویہ بولا تعجب لانڈگا بات کرتا ہی لانڈگا بولا اُس سے زیادہ
تعجب وہ ہی کہ رسول اللہ دو حرون کے بیچ لوگون کو گذرے قصون کی اور ہونہار چیزون کی خبر
دیتے ہین اور تم ایمان نہین لاتے یہ سنکر چرویہ مدینے کو آیا اور ایمان لایا اور اپنے پر بیتیا سو قصہ بیان کیا روایت
کئے ہین ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیبر کی غنیمت جو ہاتھ لگی اسمین ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہی بولا یزید بن شہاب
اور بولا میرے اجداد مین ساٹ دراز گوش ہوئے اُن تمام پر انبیا ہی سوار ہوتے آئے اب میری
جد کی نسل ہین میرے سوائے کوئی باقی نہین اور انبیا مین آپ کے سوائے کوئی نہین مجھے آرزو تھی
کہ آپ مجھپر سوار ہونا سو مین ایک یہودی کے یہان تھا اسکو عمدا گراتا تھا اور وہ مجھے چارا پیٹ
بھر کے نہین دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی سواری خاص مین رکھے
اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہی غرض وہ حضرت کی سواری مین تھا حضرت کے تئین کسیکو بلوانا
منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جا کر اُس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا جب وہ
نکلے تو اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیجاتا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش غم
سے جا کر اَبُو الْهَیْثَم بن التَّیِّهَان کے کوے مین پڑا اور اسمین موا روایت کئے ہین طبرانی وغیرہ نے

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگو مین تشریف رکھے تھے ایک
اعرابی گھوڑ پھوڑ لایا اور بولا لات وعزیٰ کی قسم مین تم پر ایمان نہ لاؤن گا جب تک یہہ جانور ایمان
نہ لاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے ای گھوڑ پھوڑ اسنے زبان فصیح سے بولا لَبَّیْكَ
وَسَعْدَیْكَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمائے تو کس کی بندگی کرتا ہی بولا اسکی بندگی کرتا ہون
کہ آسمان پر اسکا عرش ہی اور زمین پر اسکی سلطنت اور دریا مین اسکی راہ او جنت مین اسکی
رحمت اور دوزخ مین اسکا عذاب بعد فرمائے مین کون ہون بولا رسول رب العالمین اور
خاتم النبیین جسنے آپ کی تصدیق کیا تو فلح پایا اور جو کوئی تکذیب کیا تو ہلاک ہوا یہہ سنکر اعرابی
ایمان لایا روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے ایکروز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور حضرت تنہا تھے سو مین آکر حضرت کے پاس بیٹھا بعد
ابوبکر آئے بعد عمر بعد عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات کنکر تھے انکو ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے ہاتھ مین دئے وہ کنکر انکے ہاتھ مین تسبیح کرنے لگے شہد کی مکھیان کی آواز کی سا آتا
تھا بعد زمین پر انکو رکھے تو وہ آواز بند ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ مین دیئے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح بعد رکھے تو چپ ہوے پھر انکو عثمان رضی اللہ
عنہ کے ہاتھ مین دئے انکے پاس بھی آواز آئی بعد رکھ دیئے انس کی روایت مین آیا ہی پھر بعد
ان کنکرون کو دوسرے لوگون کے ہاتھ مین دیئے تو آواز نہ ائی روایت کئے ہین ابو نعیم نے
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے حضر موت سے چند لوگ آئے اشعث بن قیس بھی
انھین مین تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل مین کچھہ گانٹے ہین آپ نبی ہو تو بیان
کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کاہن سے پوچھتے ہین کاہن اور کہانت
دوزخ مین ہین پھر انھون کہے آپ نبی ہین کر کر ہم کیسا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی مین کنکر
اٹھا کر فرمائے یہہ کنکر گواہی دیتے ہین سو کنکر دست شریف مین تسبیح کرنے لگے اور لوگ ایمان
لائے روایت کئے ہین ابو الشیخ کتاب العظمہ مین انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس ثرید لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کھانا تسبیح کرتا ہی لوگ عرض کیئے
یا رسول اللہ کیا آپ آواز سنتے ہین فرمائے ہان بعد فرمائے اس باسن کو فلانے کے پاس لیجاؤ
انھون بھی آواز سنے بعد کہے فلانے کے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے وہان سے کہے فلانے کے پاس
لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہان لے آؤ ایک شخص عرض کیا یا رسول اگر یہہ تمام لوگون
کے پاس لیجاوین تو بہتر ہی حضرت فرمائے اگر کسی کے پاس آواز نکرین تو کہینگے کہ اس سے کچھہ
گناہ صادر ہوئی ہی جو اس پاس آواز نہ آئی اور وہ ظرف اپنے پاس منگوائے روایت
کیئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی ہین خرمے کا ایک تنڈ تھا اس پاس
کھڑے رہکر حضرت خطبہ پڑہا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اسپر کھڑے ہوست وہ تنڈ رونے لگا بچہ
روئے سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترکر اسکو اپنے گلے سے لگائے وہ سسکتا تا چپ ہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے پاس ذکر الہی جو موقوف ہوا اُسکے فراق پر وہ رویا دارمی
کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لیجاکر اپنا دست مبارک اسپر
رکھے اور فرمائے اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھتا ہون سابق ہین جیسا تھا ویسا ہی
رہ نہین تو تجھے بہشت ہین بوونگا وہان کے نہرون کا پانی پیکر تو اگیگا بار آور ہوگا اور اللہ تعالے
کے دوستان تیرے پھلون کو کھائینگے پھر وہ بہشت ہین رہنا اختیار کیا روایت کیئے ہین بیہقی
اور ابو نعیم نے ابی اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ و
وسلم فرمائے مجھے تم سے کچھہ کام ہی سبان تم اور تمھارے بچے کہین مت جاؤ غرض علی الصباح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر کو تشریف لیگئے اور اپنی چادر عباس پر اور انکی اولاد پر
اُڑھاکر فرمائے ای رب اُنھون میرے چچا ہین اور یہہ سب میرے اہل بیت ہین انکو تو آتش
سے چھپا جیسا مین چادر سے چھپایا ہون پھر دہلیز اور دیوارون سے آواز آئی آمین آمین آمین روایت
کیئے ہین ابن عساکر نے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا آپ ایمان لانے کے
قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے فرمائے قریش اور انکے غیر

سے کوئی شخص باقی نرہا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور زمین جاہلیت مین ایک
روز درخت کے نیچے بیٹھا تھا ڈالی یکایک جھک کر میرے سر پر آئی مین تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر
وہ ڈالی سے آواز آئی فلانے روز نبی نکلیگا تو اسکے پاس سب سے زیادہ سعادت حاصل کر جمادات
اور حیوانات اطاعت کئے سو معجزہ روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین ہم ایک وسیع بیابان مین اترے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے واسطے تشریف لیگئے ستر کے واسطے کچھ نہ ملا
دیکھے بیابان کے آخر دو درخت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس جاکر اسکی
ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے اونٹ کی مہار کھینچے تو جیسا چلتا ہی درخت
ویسا چلا اسکو دوسرے درخت کے پاس لاکر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے
ملجاؤ وہ دونون درخت باہم پیوست ہوے حضرت انکے آسرے مین بیٹھکر قضائے حاجت سے
فراغت پائے جب وہان سے نکلے پھر وہ دونون جدا ہو کر اپنی حالت اصلی پر آئے روایت
کئے ہین ابو نعیم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے غزوۂ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبداللہ دیکھہ قضائے حاجت کرنے کہین گوشے کی جگہہ ہی سو مین
دیکھ کر عرض کیا ایک درخت ہی فرمائے اور بھی کچھہ ہی کیا دیکھہ مین عرض کیا تھوڑے فاصلے پر
ایک درخت ہی فرمائے اُن دونون درخت کو جاکر بول رسول اللہ کہتا ہی تم دونون ملجاؤ
پھر مین بموجب کہتے ہی دونون درخت اپنی جگہہ سے جدا ہوئے اور باہمدیگر پیوست ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم انکے آسرے مین بیٹھکر قضاء حاجت سے فراغت پائے بعدہ وہ درخت
اپنے مقام پر پھر آگئے روایت کئے ہین امام احمد وغیرہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہے ایک اعرابی نبی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول
ہین سو مین کیون سمجھون حضرت فرمائے یہہ درخت پر سے خرمے کا خوشہ مین بلوانے سے آوے
تو تو مجھے رسول اللہ ہون کر کو سمجھیگا بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشے کو بلوائے خوشہ

جھاڑ پر سے جدا ہوکر حضرت کے پاس آیا حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا اعرابی بولا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہین ابو یعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب رو حا مین اترے حضرت مجھے فرمائے آسرے کے واسطے درخت یا پتھر ہو تو دیکھو مین عرض کیا متفرق چند درخت خرمے کے اور پتھرون کی کچھ ڈھگا رہی حضرت فرمائے انکو جاکر کہو رسول اللہ فرماتے ہین مین قضاء حاجت کے واسطے آتا ہون تم باہم ملجاؤ اور پتھرون کو بھی ایسا ہی بولا مین جاکر انکو کہا درخت اپنی جگہہ سے اکھڑ کر باہم چسپیدہ ہوئے اور پتھر بھی ملگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لیجاکر قضاء حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو کہو اپنے مقام پر جاوین مین جاکر پیغام دیا تمام اپنے مقامون پر گئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پر یا حرا پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤن سے اسکو مار کر فرمائے ثابت رہ تیرے پر نبی ہی اور صدیق اور دو شہید روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار جنگ سے فراغت پا کر آتے تھے میرا اونٹ چلنے سے رہگیا مین لاچار ہوا اتنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا حال سنکر دست مبارک مین لکڑی تھی سو اُس سے اونٹ کو مارے اور مجھے فرمائے اب سوار ہو سو ایسا جلد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی بڑھنے پایا پھر مین اسکو تھامنے لگا روایت کئے ہین بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے خیبر مین ایک چرویا بکریان چراتا تھا اسکو پکڑے وہ ایمان لایا اور عرض کیا یہہ بکریان لوگون کی امانت ہین اسکو مین پہنچانا ضرور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کنکر یک مشت لیکر اس بکرون کے منہہ پر مار اپنے مالکون کے پاس چلے جاوینگے اسنے یکمشت کنکر لیکر بکریون کے منہہ پر مارا بکریان بھاگ کر اپنے مالکون کے یہان چلے گئے روایت کئے ہین بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلعم مین کسی کا اونٹ پانی باندھتا تھا سو بھڑک گیا لوگون پر حملے کرنے لگا لوگ لاچار ہو کر خدمت مین رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کئے حضرت باغ کے دروازے پر تشریف لیگئے لوگ عرض کرنے لگے
کہ آپ اندر تشریف نہ لیجایا آپ پر چوٹ کریگا حضرت فرمائے چلو کچھ اندیشہ نہین سو اونٹ حضرت کو
دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو سجدہ کیا حضرت فرمائے تمھارے اونٹ کو پکڑ لیو اور اسکو
مہار ڈالو ایک روایت مین آیا ہی حضرت اسکے مالک بلوا کر فرمائے تو چارا انہین ڈالتا کر کرا اونٹ
شکایت کرتا ہی اور تاکید کئے چارا برابر دیا کرو روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ مین تشریف فرمائے وہان دو اونٹ پکار
اور لوگون پر حملے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی گردنون کو زمین پر رکھدئے
روایت کئے ہین ابن حبان کتاب الصحابہ مین اور طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میری سانڈنی ماندی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو زجر کئے پھر تمام پر پڑ گیھی
روایت کئے ہین ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کسی انصار
کے باغ مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور چند انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ
مین بکریان چرتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ
اللہ ہم آپ کو سجدہ کرنا احق ہی حضرت فرمائے میری امت کو روا نہین کوئی کسی کو سجدہ کرے
اگر سجدہ کرنا روا ہوتا تو مین حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے روایت کیے ہین ابو نعیم
اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین
بیٹھے تھے لانڈگا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ درندون کا
پیغام لایا ہی کہ تم اگر سالانہ کچھہ مقرر کرین تو تمھارے جانورون کے متعرض نہون نہین
تو تمھارے جانور پکڑا کرینگے اور تم کو جانورون کی احتیاط کرنا ضرور ہوگا لوگ پوچھے کس قدر
مقرر کرنا فرماتے مندے مین سے سال کو ایک بکری لوگ عرض کئے ہم راضی نہین حضرت اسکو اشارہ
سے فرمائے تمکو سالانہ مقرر کرنے کی مرضی نہین تمکو جب قابو پڑے تو لیا کرو پھر وہ لانڈگا جھپٹتا
گیا روایت کئے ہین بیہقی نے جعیل رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو

گیا میری سواری مین گھوڑا تھا بہت سست نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کوڑا مارے اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے مین برکت دے پھر وہ گھوڑا تمام سے جلد ہوا یہان تک کہ مین اسکو سنبھالنا دشوار ہوا روایت کئے ہین بخاری او رمسلم نے انس رضی اللہ عنہ کہے ایکبار مدینے مین دشمن آیا کرکر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور وہ غل جدھر مچا تھا اودھر جاکر آئے اور لوگون کو فرمائے کچھ نہین تم اندیشہ نکرو اور فرمائے یہہ گھوڑا دریا کی سی تھا وہ گھوڑا نہایت سست تھا پھر اتنا جلد ہوا کہ اس پر کوئی گھوڑا بڑھ نہین سکتا تھا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے واسطے تشریف فرمائے اور دوپہر کو انکے یہان آرام فرماکر ٹھنڈے وقت نکلنا چاہے سعد اپنے دراز گوش پر زین باندھکے حاضر کئے وہ دراز گوش نہایت سست تھا سو حضرت سوار ہوتے ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور ابن منده اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے مین جہاز پر سوار تھا جہاز پھوٹ گیا میرے ہاتھ ایک تختہ لگا سو اسپر بیٹھ کے ساحل کو پہنچا دیکھا وہان کوی مین باگ ہی مجھے دیکھ میری طرف چلدیا مین اسکو بولا ای ابو الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باگ سر جھکاکر دم ہلاتا میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرے ساتھ چل کر راہ پر مجھے چھوڑا اور جاتے وقت کچھ باریک آواز نکالا مین سمجھا کہ وہ میرے سے رخصت مانگا اعیان متغیر ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے جنگ خندق مین عین خندق کھودتے سو موقع مین پتھر سخت آیا کہ اسپر کسی کا کام نہ کرسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر آپ پھاوڑا مارے بالو کے سا پھوٹ گیا روایت کئے ہین بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار بدر کے جنگ مین لوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئے وہ بہتر براق تلوار ہوئی فتح ہوئی تک اس سے جنگ کئے پھر عکاشہ مرنے تک اپنے پاس وہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہین عبد الرزاق کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار احد کے روز لوٹ گئی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئے سو وہ اُنکے ہاتھہ مین تلوار ہوگئی روایت کئے
ہین زبیر بن بکار نے کہ ذی قرد کے غزوے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چشمے پر
پہنچے لوگ عرض کئے یارسول اللہ اس چشمے کا نام بَیسان ہی لیکن پانی اسکا کھارا ہی حضرت
فرمائے ایسا نہین بلکہ اسکا نام نعمان ہی اور وہ شیرین ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا
نام بدل دئے اور اللہ تعالی اُس پانی کو بدل دیا سو نہایت شیرین ہوا بعد اسکو طلحہ رضی اللہ
عنہ خرید کر کے لوگون کے لئے وقف کئے روایت کئے ہین بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ڈھال لائے اُسپر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر اپنا
دست مبارک پھرائے سو وہ تصویر جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **دست شریف کی
برکت کا معجزہ** - روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بغوی اور ابن مندہ نے
کہ بشر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بشر کے منہہ پر دست شریف پھرائے اور دعا دے پھر انکے منہہ پر وہ جگہہ روشن
تھی اور کسی بیمار پر بشر ہاتھہ پھیرے تو وہ بیمار صحت پاتا روایت کئے ہین ابن سعد کہ خزیمہ بن
ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے منہہ پر اپنا دست
شریف پھرائے پھر وہ موضع انکے منہہ پر روشن تھا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن مندہ اور
بغوی اور بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور مین بچون کے ساتھہ تھا مجھے پوچھے تو کون ہی مین عرض کیا
سائب ہون یزید کا فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھہ پھرائے اور فرمائے بارک اللہ
بعد جب سائب بوڑھے ہوئے اور انکا سر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے سو
جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے محمد بن انس سے رضی اللہ
عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو آئے سو وقت مین دو ہفتون کا تھا مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے حضرت میرے سر پر ہاتھہ رکھے اور دعا دئے پھر بعد بوڑھے ہوئے

تو انکا تمام سر سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہین ابن عساکر
بشر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہے میرے والد اُحد کے جنگ مین شہید ہوے تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا واسطے روتا ہی کہ تو خوش نہین اس سے کہ باپ تیرا مین
ہون اور ما تیری عایشہ ہی اور میرے سر پر ہاتھ رکھے انھون بوڑھے ہوئے بعد تمام سر سفید
ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان مین لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ و
سلم اپنا لعاب مبارک ڈالے سو انکی لکنت جاتی رہی اور انسے پوچھے تیرا نام کیا ہی کہا بُحَیر فرمائے
نہین تیرا نام بشیر ہی روایت کئے ہین بغوی اور بیہقی نے عمرو بن ثعلب جہنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم میرے سر پر ہاتھ رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست مبارک لگا سو جگہہ کے
بال سفید نہین ہوئے تھے روایت کئے ہین ترمذی اور بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم میرے سر اور منہہ پر ہاتھ رکھکر فرمائے اَللّٰہم جَمِّلْہُ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی
ڈاڑھی مین سفیدی نہ آئی اور منہہ پر جھلڈیان نہین پڑے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی العلا سے
کہے قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے منہہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے تھے سو انکا
منہہ اتنا چکنا تھا گویا تیل لگائے ہین مین انکی عیادت کو ایکبار گیا تھا کسی نے راستے سے گذرا تو اسکا
عکس قتادہ کے چہرے مین نمایان ہوا روایت کئے ہین ابن شاہین نے خزیمہ بن عاصم عکلی سے کہے
کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہہ پر ہاتھ پھرائے سو مرنے تک منہہ انکا تازہ
تھا روایت کئے ہین ابن سعد نے اپنے طبقات مین کہ مُہلَّب بن یزید بن عدی کے سر مین بال نہتے
سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھرائے تو انکے سر مین بال نکلے روایت کئے ہین
مدائنی نے کہ اسید بن ابی آیاس کے منہہ اور سینے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے سو
انکا منہہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی مین جاوے تو مکان روشن ہوا کرتا حیران روشن
ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عیسی بن جبر رضی اللہ عنہ
سے کہے مین بھی حارثیہ مین رہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھکر وہان جاتا سو ایک شب

نہایت تاریک تھی اور مینہہ برستا تھا مین نکلا میرے ہاتھہ مین عصا تھا سو روشن ہو گیا اسی
کی روشنائی مین اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہین بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب وہان سے رخصت ہوے تو شب تاریک تھی سو انکے
روبرو دو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسکی روشنی مین چلے جب دونون جدا ہوئے روشنی بھی
جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت مین ان
صاحبان کا نام عبّاد بن بشر اور اُسید بن حُضیر کر کر آیا ہی روایت کئے ہین ابو نعیم نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب ابی بکر رضی اللہ عنہ کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر
رضی اللہ عنہ باتان کرتے تھے جب وہان سے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھہ ہوئے شب تاریک
تھی سو دونون صاحبونکے ہاتھہ مین کے عصے روشن ہوئے اسی روشنائی مین اپنے گھرون
کو پہنچے روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابو نعیم نے حمزۂ اسلمی رضی اللہ عنہ
سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین تھے ایک شب تمام لوگ متفرق ہو گئے شب
نہایت تاریک تھی سو میرے انگلیان روشن ہوئے یہان تک میرے پاس تمام لوگ جمع ہوئے
روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب مینہہ برستا تھا اور نہایت
تاریکی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلتے ہی ایک لحظہ کا چمکات ہوا بعد قتادہ بن نعمان کو دیکھکر
فرمائے تم نماز سے فراغت پا کر جاتے وقت مجھے اطلاع کرو پھر وہ نہین اطلاع کئے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم انکو خرمے کی چھڑی دیکر فرمائے تم اسکو ہمراہ لیجاؤ اسکی روشنائی آگے دس ہاتھہ پیچھے دس ہاتھہ
رہیگی پھر اُنھون گئے تو ویسا ہی روشن ہوا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک شب حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب
دونون صاحبزادے جانا چاہے بجلی کی سی ایک روشنائی ہوئی اور دونون صاحب زادے
اپنی والدہ کے یہان گئے تک وہ نہین باقی رہی روایت کئے ہین ابن سعد نے حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ
عنہ سے کہے تبوک کی راہ مین منافقون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو گھاٹھہ پر ہنکارے اسپر

کا اسباب گرگیا وہ وقت شب کا تھا سو میرے پانچون انگلیان روشن ہوئے تمام اسباب گرا سو اسی روشنائی مین اٹھایا یہان تک کوڑا اور رسّی **حضرت کی دعائین مقبول ہوئے سو معجزہ** روایت کئے ہین بیہقی نے کہ طفیل بن عمرو دوسی ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ مجھے کچھ نشان ہو تو میری قوم کو ایمان کی دعوت کرتا ہون حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اسکو کچھ نشان دے سو انکی پیشانی پر چراغ کی سا ایک نور چمکنے لگا طفیل کہے یا اللہ یہہ نور پیشانی پر نہو تو بہتر ہے کیا واسطے کفار بولینگے پیشانی پر داغ دئے ہین پھر وہ نور انکے کوڑے پر قندیل کی سا روشن ہوا او طفیل اپنی قوم کو جا کر دعوت کئے انکی قوم نہ مانی پھر آکر عرض کئے یا رسول اللہ دوس کی قوم میری بات نہ مانی آپ ان پر بددعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ دوس کو نیک راہ بتا اور طفیل کو فرمائے اب جاؤ اور دو بارہ انکی دعوت کرو پھر طفیل جا کر دعوت کئے ستّر اسی گھر والے ایمان لائے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب کا لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین بے ادبیان کرتا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کئے اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِنْ کِلَابِكَ یعنے یا اللہ اس پر تیرے درندون سے ایک درندون کو مسلط کر جب اسنے تجارت کو شام کے طرف نکلا تو ابو لہب لوگون کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہی محمدؐ کی بددعا کا پھر راہ مین اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت کپڑے اڑا کر چھپاتے غرض ایک منزل مین باگ کر لوگون کو سونگنے لگا اور اسکے پاس جا کر پھاڑ ڈالا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے قریش اسلام لانے مین تاخیر کئے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ یعنے یا اللہ مجھے اعانت کر ان پر سات برس یوسف کے سات برس کی سی پھر ایسا قحط ہوا کہ قریش مردار کھائے انکھ اٹھا کر دیکھے تو دھوان دستا قریش عاجز ہو کر عرض کئے اگر یہہ عذاب اُٹھ جاوے تو ہم ایمان لاوینگے جب قحط گیا بھی اپنے کفر پر قایم ہوئے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنے جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین سو یہہ بدلا جنگ بدر مین لیا روایت کئے ہین عبد الرزاق

ئے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا دودھ نچوڑا حضرت اسکو دعا دے کہ اللّٰہم جمّلہ
یعنے یا اللہ اسکو جمال دیے سو اسکی ڈاڑھی سفید تھی سو سیاہ ہوگئی اور نوّ دبرس کا ہوا پر بوڈھا
نہین دسنا تھا روایت کیئے ہین بیہقی اور ابن سعد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو نکلتے وقت دعا کئے کہ یا اللہ مسلمان برہنہ ہین انکو لباس
دے بھوکھے ہین انکو سیر کر سو بدر کا فتح ہوا ہر آدمی کو ایک اونٹ دو اونٹ کا بوجا غنیمت ملی
لباس پہنے سیر ہوے روایت کیئے ہین واقدی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدر کے روز فرمائے یا اللہ نوفل بن خویلد کو تو کافی ہو بعد اسکا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضی کرم
اللہ وجہہ کہے یا رسول اللہ مین اسکو قتل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا
کا شکر میری یہ دعا اسکے حق مین مقبول کیا روایت کیئے ہین عبدالرزاق نے مقسم رضی اللہ عنہ
سے کہے اُحد کے جنگ مین عتبہ بن ابی وقاص نے مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان شریف توڑا
سو حضرت اسکے حق مین فرمائے یا اللہ پر سال گذرنے کے قبل کفر پر مار پھر برس کے اندر وہ کفر پر مرا روایت
کیئے ہین واقدی اور بیہقی ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک روز مین بکری کا مول
چکاتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معاملے مین برکت دے
اس روز سے مین جب کچھ بیچتا ہون یا خرید کرتا ہون تو مجھے نفع ملتا ہی روایت کیئے ہین ابونعیم نے
جریر رضی اللہ عنہ سے کہے مین گھوڑے پر بیٹھ نہین سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر ایسا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے سینے پر
اٹھا اور حضرت فرمائے یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو راہنما با پھر مین گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت
کیئے ہین ابن عدی اور بیہقی اور ابونعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین صبح کی اذان دیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے دیکھے مسجد مین لوگ جمع نہین میرے سے پوچھے لوگ کہان ہین وہ
ایام سرمے کے تھے سو مین عرض کیا ٹھنڈ کے لئے نہین آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی ٹھنڈ دور کر
پھر مین دیکھا لوگ حرارت سے پنکھا کرنے لگے روایت کیئے ہین امام احمد نے حنظلہ بن حذیم سے کہ انکا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر دست شریف پھیر کر فرمائے بُورِکَ فِیْکَ یعنے تیرے مین برکت ہووے
سو ان پاس کاس سجی ہوئی بکری وغیرہ او مرتہ یا ورم والا آدمی آوے تو اُسپر ہاتھ پھیرتے پھر وہ
درست ہوتا روایت کئے ہین ترمذی اور حاکم نے قیس بن سعد سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
سعد کے حق مین دعا کئے یا اللہ سعد جب دعا مانگے تو اسکو تو قبول کر پھر سعد جو دعا مانگے تو وہ مستجاب
ہوتی تھی روایت کئے ہین ابن مندہ اور ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ سلولی سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکی اولاد مین برکت دے پھر انکو اسّی فرزند ہوئے روایت
کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو نابغہ جعدی نے اپنے اشعار پڑھے
حضرت فرمائے تو خوب بولا اللہ تعالی تیرے دانتھ نہ گراوے سو نابغہ کی عمر سو برس کے اوپر ہوئی پر
انکا کوئی دانتھ نہ گرا روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمر بن الحمق سے کہے ایکبار
مین دودھ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا حضرت فرمائے یا اللہ اسکو جوانی سے برخوردار کر سو انکی
عمر اسّی برس کی ہوئی سفید بال اسکو نہ نکلے اور جوان ہی دستے تھے روایت کئے ہین طبرانی کہ ضمرہ
بن ثعلبہ بہزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرو تا اللہ تعالی مجھے شہادت
نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اسکا خون مشرکون پر حرام کر سو انکی عمر دراز ہوئی اور جنگون مین
کافرون پر حملہ کیا کرتے اور اُنکے صفون کو چیرتے دھستے پھر بچکر نکلتے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو مال اور اولاد بہت دے
اور جو دیتا ہی اسمین برکت رکھ انس کہتے ہین میرا مال بہت ہی اور بچے سَو کے قریب ہین روایت
کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے زمین پر مرد یا عورت جو مسلمان ہی مجھے دوست
رکھتا ہی انسے پوچھے تمکو کیسا معلوم ہوا کہے مین میری والدہ کو اسلام کی دعوت کرتا وہ قبول
نہین کرتی لاچار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ والدۂ ابو ہریرہ کی ایمان
نہین لاتی ہی آپ دعا کرو حضرت دعا کئے مین گھر کو گیا تو میری والدہ اسلام لائی پھر مین خوشی
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور خوشی سے مجھے رونا آیا جیسا غم کے وقت رونا آتا ہی اور

عرض کیا یا رسول اللہ آپکی دعا اللہ تعالی قبول کیا اور ابوہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت اب دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندون کے پاس اور مومن بندون کو ہمارے پاس دوست رکھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ یا اللہ تیرے اس بندے کو اور اسکی والدہ کو مومنون کے پاس اور مومنون کو انکے پاس دوست کر سو کوئی مومن مرد یا عورت نہین جو مجھے دوست نہین رکھتا روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے عُروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا کئے کہ اللہ تعالی میری خریدی مین برکت دیوے سو انھون اگر مٹی بھی خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا ایک روایت مین آیا ہی عروہ کہے ہین اگر کوفہ پر جا کر کھڑے رہون پھر گھر کو نہ آؤن تاکہ چالیس ہزار درم کا فایدہ ملجاتا ہی روایت کئے ہین بخاری نے ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبداللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبداللہ کی والدہ زینب بنت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا کر کہی یا رسول اللہ اس سے بیعت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ ہنوز لڑکا ہی پھر انکے سر پر ہاتھ پھرائے اور انکو دعا دئے ابو عقیل کہتے ہین مین اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا پھر اناج خرید کرتے تو انسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر ملاقات کر کر کہتے ہم کو بھی تمھارے ساتھ شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر کر دعا فرمائے ہین پھر انھون کو شریک کرتے سو بعضے اوقات مین انکو فایدے مین پورا اونٹ ملجاتا تو اسکے تئین اپنے گھر کو بھیجتے روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام کو اُضحیہ خرید کرنے کیو اسطے ایک دینار دیکر بھیجے انھون نے ایک دینار کو بکری خرید کر دو دینار سے بیچے بھی جا کر ایک دینار سے ایک بکرا خرید کئے اور بکرا اور دینار لا کر حضرت کو دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا دئے کہ اللہ تعالی انکی تجارت مین برکت دیوے پھر انھون جب کچھ خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنے مرد کی شکایت کئی سو حضرت اسکا اور اُسکے مرد کا سر ملا کر فرمائے یا اللہ ان دونون مین اُلفت دے سو دونون مین نہایت الفت ہوئی روایت کئے ہین مسلم نے سلمہ بن الاکواع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شخص بائین ہاتھ سے کھاتا تھا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے سیدہے ہاتھہ سے کھا انے تکبر کی راہ سے بولا کہ مین سیدھے ہاتھہ سے کھا
نہین سکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ناہی رکھے سو اسکا ہاتھہ پھر منہہ پاس کدھی نہ آیا روایت
کئے ہین مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے مجھے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو
بلوا مین بلوایا تو وہ کھانا کھاتے تھے مین اکر عرض کیا بعد فرمائے انکو بلوا پھر وہ کھانا کھاتے تھے تیسرے
بار بھی بلوائے تو وہ کھاناہی کھاتے تھے حضرت فرمائے اللہ تعالی اسکا پیٹ نہ بھراوے سو انکا پیٹ
کبھی نہ بھرا روایت کئے ہین ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
دیکھے بالون کو مٹی نہ لگنا کر کر سجدے کیوقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اُسکے بالون کو تباہ کر سو
اسکے بال جھڑ گئے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے یمن کو بھیجنے کا ارادہ کئے مین عرض کیا یا رسول اللہ مین ہنوز جوان قضیہ چکانا جانتا نہین سو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارکر فرمائے اَللّٰھُمَّ اَھْدِ قَلْبَہٗ وَثَبِّتْ
لِسَانَہٗ پھر کبھی مجھے قضیہ چکانے مین تردد نہوا روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی نے اوسط مین
اور ابونعیم نے عبدالرحمن بن ابی الیلی سے کہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ گرمی کے ایام مین قبا واٹ پنبہ
وار پہنتے اور سرمے مین اکہیر اکپڑا باریک پہنتے گرمے اور سرمے سے کچھہ پروا نہین کرتے ان
حضرت رضی اللہ عنہ سے اسکا سبب کسینے پوچھا تو فرمائے خیبر کے جنگ مین رسول اللہ علیہ وسلم
میرے ہاتھہ مین نشان دینے وقت فرمائے یا اللہ اسکو گرمی اور سردی سے بچا رکھہ سو اس روز سے
مجھے نہ ٹھنڈ ہوتی ہی اور نہ گرمی **حضرت کی دعا سے بیماران درست ہوے سو معجزہ**
روایت کئے ہین ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابوطالب بیمار ہوئے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کیواسطے تشریف لیگئے ابوطالب کہے مین درست ہونے کیواسطے تمھارے
خدا سے جسکی تم عبادت کرتے ہین دعا کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو
ابوطالب اسی وقت درست ہوئے گویا پاؤن سے بند کھولدئے ابوطالب کہے تم جس رب کی عبادت
کرتے ہین وہ تمھاری بات سنتا ہی حضرت فرمائے چچا تم اگر خدا تعالی کی اطاعت کروگے تمھاری بات

بھی سینگا روایت کئے ہین ابن عدی وغیرہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ سے کہے بدر کے جنگ مین میری
آنکھ کا حدقہ مار لگ کے نکل پڑا لوگ چاہے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک
سے آنکھ کو لگاوئے سو اول سے بہتر آنکھ ہوئی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ یہہ قصہ جنگ احد مین
ہوا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ مین
تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی روایت
کئے ہین بیہقی نے کہ کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کرنیکے واسطے لوگ جو گئے تھے ان ہین سے حارث
بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر انکو اٹھا لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف
لگائے زخم درست ہوا اور کبھی اسمین درد نہوا روایت کئے ہین ابو یعلی نے کہ احد کے جنگ مین ابو ذر
رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوئی روایت
کئے ہین بغوی نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہے خندق کے جنگ مین میرے بھائی کے پاؤن کو
خندق کا گھسٹا لگ کر لہو جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بسم اللہ بولکر اسکو پونچے
سو زخم درست ہوا اور اسمین پھر کچھ درد نہوا روایت کئے ہین بخاری نے کہ عبد اللہ بن عتیک
رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کو مار کر اترتے وقت گر کر انکا پاؤن ٹوٹ گیا پھر انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت انکے پاؤن پر اپنا دست مبارک پھراتے ہی پاؤن درست ہوا گویا کچھ شکایت
نتھی روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذی قرد کے جنگ مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکے بالون مین اور پوست مین برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم
لگا سو دیکھ کر پوچھے یہہ کیا ہی مین عرض کیا کہ دشمن کی تیر لگی پھر مجھے اپنے نزدیک بلوا کر اپنا لعاب
شریف لگائے معا درست ہوئی پھر نہ درد ہوا اور نہ پیپ پکڑا اور ابو قتادہ مرتے وقت ستر برس
کی عمر تھی دیکھنے کو پندرہ برس کے دستے تھے روایت کئے ہین بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ
عنہ کی پنڈری پر زخم کا نشان تھا انکو پوچھے یہہ کاہی کی زخم ہی کہے خیبر کے جنگ مین مجھے زخم
لگی لوگ کہے سلمہ مارے گیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضرت اسپر دم کئے زخم

درست ہوگئی اور آج تک اسمین کچھ شکایت نہوئی روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم کہ جب بشر بن زرام یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی دماغ کے پردے تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگاسے اسی وقت درست ہوئے اور مرتے تک اسمین کچھ شکایت نہوئی روایت کئے ہین حاکم اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عاید بن عمر سے کہے حنین کے جنگ مین میری پیشانی پر تیر لگی اور خون جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے دست مبارک سے پونچکر دعا کئے سو زخم درست ہوئے اور دست مبارک جو لگا تھا سو وہ جگہہ روشن بھی روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حنین کے جنگ مین زخم لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگائے سو زخم درست ہوئے روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین بہت بیمار ہوا مرنے کا حال قریب پہنچا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت فرمائے تو اپنا سیدھا ہاتھ اپنے بدن پر سات بار پھرا اور ہر بار یہہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مین وونہین کیا میری شکایت دفع ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رسولی آنی بڑی ہوئی کہ اونٹ کی مہار پکڑنے سے عاجز ہوئے سو یہہ شکایت حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح مین پانی منگوا کر اسپر مارنے اور دست شریف پھرانے لگے پھر وہ گل گئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ حضرموت کی وفد آکر ایمان لائی سوانمین مخرس بن معدی کرب بھئے عرض کئے یا رسول اللہ میری زبان مین لکنت ہی آپ دعا کرنا تا وہ دفع ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر انکی زبان درست ہوئی روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کئی یا رسول اللہ یہہ لڑکا جوان ہوا یہہ ہنوز بات نہین کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو پوچھے مین کون ہون تو فصیح زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے جنیب بن قید بک سے کہے میرے والد مجھے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے میرے

والد کے آنکھون کو کچھہ دستا نتھا سفید ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھون کو کیا ہی عرض کیا
یا رسول اللہ میرا پاؤن سانپ کے انڈون پر پڑا سو آنکھین جاتی رہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی آنکھون
مین اپنا لعاب شریف لگائے آنکھین درست ہوین اور اسّی برس کی عمر ہوئی تھی سوئی مین تاگا پروتے
تھے۔ روایت کئے ہین بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے کہے کہ ایک شخص کے پاؤن مین زخم تھا اطبا اسکے علاج
سے عاجز آئے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت اپنا لعاب شریف انگلی سے لئے اور اسے
مٹی پر لگائے پھر وہ مٹی زخم رکھکر فرمائے اَللّٰھُمَّ رِیْقُ بَعْضِنَا تُرْبَۃُ اَرْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ
رَبِّنَا پھر اُسکی زخم درست ہوئی روایت کئے ہین بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہے ایکبار مین دیگ
پر گر کر ہاتھہ جل گیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے حضرت اپنا لعاب شریف اسپر
لگائے اور فرمائے اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ پھر مین اسی وقت درست ہوگیا روایت
کئے ہین طبرانی اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرجیل جعفی سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھہ مین مسّہ اتنا بڑا ہوا ہی کہ مین تلوار پکڑ نہین سکتا ہون نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف اُسپر پھرائے پھر وہ گل گیا پھر اُسکا اثر کچھہ باقی نرہا روایت کئے
ہین ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عورت اپنے لڑکے کو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکر عرض
کئی یا رسول اللہ اس لڑکے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہین دعا کرو تو وہ مر بھی جاے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون تا اسکو شفا حاصل ہوے اور نیک
بخت جوان ہو کر راہ خدا مین شہید ہووے اور بہشت مین جاوے سو دعا کئے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور
جوان صالح ہو کر راہ خدا مین شہید ہوا۔ روایت کئے ہین ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم
نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے ہم وہان سے ہنوز اٹھے نتھے کہ
اسکا روح قبض ہوا ہم اسکی آنکھہ بند کر کر چادر اُڑھائے اور اسکی ماں بہت بوڑھی تھی آنکھہ کو دستا
نتھا ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مر گیا ہم بولے ہان وہ بوڑھی ہاتھان اٹھا کر
کہی یا اللہ تو دانا ہی کہ مین تیرے اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کئی ناسختی کے وقت تو میری فریاد

کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا ہنوز ہم وہان سے نکلے نہتے کہ وہ زندہ ہو کر ہمارے ساتھ
کھانا کھایا اور ایک مدت زندہ رہا روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایکبار عبداللہ بن رواحہ کو دانتون
کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسارے پر رکھکر سات بار فرمائے
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمُبَارَکِ الْمَکِیْنِ عِنْدَکَ پھر انکا
درد اسی وقت رہگیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہتے
ہین ایکبار چربی کا ٹکڑا کھایا سو میرے پیٹ مین درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی
آخر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ پر دست
شریف پھرائے وہ ٹکڑا سبز ہو کے پیٹ سے نکلا پھر میرے پیٹ مین کبھی شکایت نہوئی روایت
کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے عروہ سے کہتے ہین ملاعب الاسنہ آکر شکایت کیا کہ اپنے تئین ناسور ہوا
ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے تھوڑی مٹی اٹھا کر اسمین تھوکے اور فرمائے اسکو پانی مین گھول کر
پی سو پیتے ہی درست ہوئے روایت کئے ہین ابن سعد نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے
کہتے ہین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ کے پاس تشریف لاکر ڈول مین وضو کئے اور وہ پانی کوے
مین ڈالے اور کوے مین تھوک کر بعدہ پانی پیئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کوئی شخص بیمار
ہوتا تو حضرت فرماتے بضاعہ کے پانی سے اسکو غسل دیو غرض پھر غسل دیتے ہی وہ درست ہوتا گویا بند
سے چھوٹا ہی روایت کئے ہین طبرانی اور ابن مندہ اور باوردی کہ ثابت بن یزید آکر عرض کیا
یا رسول اللہ میرے پاؤن مین لنگ ہی پاؤن زمین پر رکھہ نہین سکتا سو حضرت دعا کئے پاؤن درست ہو کر
زمین پر لگنے لگا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق سے باندی سعد کی کہتی ہی ایکبار مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان گئی دروازے پر بات کرنے کا آواز آیا لیکن کوئی نہ وسا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پوچھے تو کون ہی کہی مین اُمِّ مِلْدَم ہون یعنی تپ حضرت فرمائے لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَھْلًا بعد
فرمائے کہ قبا کے لوگونکے پاس جاتی ہی تو بولی بہتر سو وہانکے لوگون کو تپ آن لگے وہ لوگ آکر شکایت
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم چاہتے ہو تو مین دعا مانگتا ہون اور تم کو صحت ہوگی

اگر صبر کروگے تو تمھارے حق مین پاکی ہی پھر وہ لوگ پاکی اختیار کئے بعضے روایتون مین آیا ہی کہ چند
روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ صحت پائے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی
الطفیل سے کہے ایک شخص کو بنی لیث سے کے اسکا نام فراس بن عمرو درد سر تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت اسکی پیشانی کا چمڑا پکڑکر کھینچے سو درد جاتا رہا اور حضرت کا دست شریف لگا
سو جگہہ بال نکلے بعد اسنے خوارج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھڑ گئے
اور لوگ اسکو ملامت کرنے لگے پھر وہ توبہ کیا سو بال نکلے **شیاطین دفع ہوئے سو معجزہ**
روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ذات الرقاع کے غزوے
مین ہم واقم کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کئی یا رسول اللہ
اسپر سایہ ہی آپ دعا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کا منہہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے اور تین
بار فرمائے اِخسَ عدوَّ اللہِ انا رسول اللہِ بعد اسکو فرمائے اب تیرے لڑکے کو لیجا کبھی اسکو
سایہ دکھائی ندیگا سو اسکو کبھی وہ حالت نہوئی روایت کئے ہین ابو نعیم نے عثمان بن العاص
رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طایف کو روانہ کئے سو مین وہان جاتے ہی میرا
یہہ حال ہوا کہ نماز پڑھا تو معلوم نہین ہوتا کہ کیا پڑھا ہون پھر مین آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا
احوال بیان کیا حضرت فرمائے یہہ شیطان ہی میرے نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوا میرا منہہ کھولکر
اپنا لعاب شریف ڈالے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے ای عدو اللہ نکلجا تین بار یہہ کہہ کر مجھے فرمائے
اب تو اپنے کام پر جا پھر کبھی مجھے وہ نہوا روایت کئے ہین احمد اور طبرانی نے دارع رضی اللہ عنہ سے کہے
مین ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہمراہ ہمارے ایک شخص تھا اسکو
شیطان لگا تھا سو مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا حضرت اپنی چادر کا پلو اٹھا کر اس شخص کے
پیٹ پر مارے اور فرمائے ای عدو اللہ نکل پھر اسپر کا شیطان اترگیا روایت کئے ہین خطیب نے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین ایک قریے مین اترے وہان کے لوگ
ایک لڑکی لائے نہایت حسین گویا بادل مین کا چاند اور عرض کئے یا رسول اللہ اسپر آسیب ہی خدا واسطے

اسکو دعا کرو حضرت اُس لڑکی کو بلاکر فرمائے مین رسول اللہ ہون تو اسکو چھوڑ دے شیطان اسی وقت
دفع ہوا لڑکی شرم سے منھہ پر کپڑا اوڑہی روایت کئے ہین ابویعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ
عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب روحا کو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت
کے پاس آتی ہی حضرت اُسکے لئے اپنی سواری کھڑے کئے وہ آکر عرض کئی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا
ہوا سو روز سے آج تک ہوشیار نہین ہوا حضرت لڑکے کو اُسکے پاس سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور
اپنا لعاب شریف اسکے منھہ مین ڈالے اور فرمائے ای عدو اللہ نکل مین رسول اللہ ہون اور لڑکے
کو اس عورت کے حوالے کر کر فرمائے لے اب اسکو کچھ اندیشہ نہین پھر وہ لڑکا درست ہوا روایت
کئے ہین حاکم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا
کوئی اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہی حضرت پوچھے کیا بیمار ہی عرض کیا اسکو شیطان
لگا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بھائی کو بلوا کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چند آیتان اُسپر پڑھے معاً
وہ درست ہوا گویا کچھ شکایت نتھی **آیندہ کی چیزون کی خبر دئے سو معجزہ** - روایت
کئے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے
سو قیامت تک جو کام ہونے والے تھے بیان کئے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت کئے
ہین بیہقی اور ابونعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حیرہ کا شہر
میرے روبرو مثال لیکر آیا اور تم عنقریب فتح کروگے ایک شخص کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ
اگر حیرہ فتح ہوگا تو نفیلہ کی بیٹی مجھے دینا حضرت فرمائے مین اُسکو تجھے دیا غرض جب فتح ہوا اُس شخص
کو نفیلہ کی بیٹی دیئے بعد اس لڑکی کا باپ ہزار درم دیکر اپنی لڑکی خرید کیا طبرانی وغیرہ کی روایت مین
آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے اُلٹے بعد فرمائے حیرہ کے سفید حویلیان مجھے دستے
ہین اور شہبا بیٹی نفیلہ کی سفید خچر پر بیٹھکر اور سیاہ دامنی اوڑکر جاتی ہی پھر خریم بن اوس بن حارثہ
رضی اللہ عنہ عرض کیے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ مین داخل ہوکے اور حضرت فرمائے کے موجب مین دیکھون
تو وہ عورت مجھے عنایت فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر خریم کہتے ہین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی خلافت مین مسیلمہ کے جنگ سے ہم فراغت پاے بعد حیرہ کو تسخیر کرنے کیواسطے متوجہ ہوئے ہم جانتے ہی
اول شہوا بیٹی نفیلہ کی حضرت کے فرمائے مطابق ہمکو ملی پھر مین اسکو پکڑلیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو مجھے دیئے ہین لشکر کے سردار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرے سے شاہدان مانگے پھر محمد بن
مسلمہ او محمد بن بشر کی مین شاہدی گذارا سو مجھے دئیے پھر اسکا بھائی آکر اسکو مانگا مین بولا دس
سو درہم سے کم کو مین نہ بیچونگا پھر مجھے ہزار درم دیا اور بولا اگر لاکھ درم کہتا تو مین دیتا خزیم کہتے ہین
دس سو سے بڑھکر کوئی عدد نہوگا سمجھکر مین اتنا ہی بولا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے عبد اللہ بن حوالہ
سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عنقریب تمھارے پاس فوجان جمع ہونگے ایک فوج شام مین
اور ایک فوج عراق مین اور ایک فوج یمن مین سو اسی بموجب فوجان جمع ہوئے روایت کئے ہین مسلم
نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم ایک ملک عنقریب فتح کروگے
جو وہان قیراط کی چلاؤنی ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ ملک کا نام مصر ہے سو تم وہان کے لوگونکے
ساتھ در پیش آؤ کیونکہ انکو ذمہ اور قرابت ہے یعنے اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ انہین قوم سے تھی
سو اسلئے قرابت ہے کرکے فرمائے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے گھر تشریف لیجاکر آرام کئے سوہنستے ہوشیار ہوئے ام حرام پوچھی یا رسول
اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہین فرمائے مجھے دکھائے ایک جماعت کو میری امت سے جو دریا پر جہاد
واسطے سوار ہوگی بادشاہ ہونگے سا تخت پر ام حرام عرض کئی یا رسول اللہ دعا کرو مین بھی انہون
مین رہون حضرت فرمائے تو انھون مین ہے بعد بھی آرام فرماکر ہنستے اٹھے اور فرمائے میری امت
سے چند لوگ دریا پر سوار ہونگے بادشاہ ہونگے سا تخت پر ام حرام عرض کئی یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین
بھی انھون مین رہون حضرت فرمائے تو اول کے لوگون مین ہے غرض ام حرام اپنے شوہر عبادہ
بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہوکر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کو گئے
جنگ سے جب پھرے ام حرام کی سواری کیواسطے جانور لائے وہ بی بی اسپر سے گرکر وفات پائی ؛
روایت کئے ہین بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت

ہوگی یہانتک تم خوز و کرمان مین عجم کی ایک قوم سے جنگ کروگے جنکے رنگ سرخ ہین اور چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھ موٹا منہہ گویا ڈھال ہی کوٹا ہوا اور قیامت نہوگی جب تک تم جنگ نہ کروگے ایک قوم کے ساتھ جو چپل بالون کی پہنیگی دیکھئے یہہ معجزہ وقوع مین آیا اور خوز و کرمان مین ترکون سے مسلمانون نے جہاد کئے اور بابک خرّمی کر کرا ایک زندیق تھا بڑی شوکت بہم پہنچایا تھا اور اسکے لوگ بالونکی چپل پہنا کرتے تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفے کے وقت مارے گئے روایت کئے ہین بیہقی اور نعیم نے عبداللہ بن بسر سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہے اسکی کہ جی محمد کا اسکے دست قدرت مین ہی تم فارس اور روم کو فتح کروگے دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام و نشان باقی نرہا اور روم کا پایۂ تخت قسطنطنیہ مسلمانونکے ہاتھ آیا اور بہت سی مملکت اُنکے اختیار سے نکل گئی روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسری ہلاک ہوئے بعد بھی کسری نہین اور قیصر ہلاک ہوئے بعد بھی قیصر نہین قسم ہی اسکی کہ جی میرا اسکی دست قدرت مین ہی انھونکے خزانونکو خدا کی راہ مین تم خرچ کروگے سنئے فارس کے بادشاہ کو کسری کہتے ہین پھر وہ کسری ہلاک ہوئے بعد کوئی بادشاہ نہوا اور دمشق اور قسطنطنیہ جسکے اختیار مین ہوا اسکو قیصر کہتے ہین پھر یہہ مملکت مسلمانون کے ہاتھ آئی بعد کوئی اُنسے یہہ دونون کا مالک نہوا روایت کئے ہین بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دسیگا جب کسری کے کپڑے پہنیگا سو جب کسری کا ملک فتح ہوا کسری کے کپڑے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کپڑے پہنائے اور کہے الحمد للہ کسری بن ہرمز کے کپڑے سراقہ بن مالک اعرابی کے ہاتھ مین ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کسری کے کپڑے اور حمایل اور تاج سب انکو پہنائے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے مین سے بارہ خلیفے ہونگے اور ابوبکر صدیق میرے بعد تھوڑے دن رہنگے اور عربستان کی چکی کا صاحب خوبی سے جیگا اور شہید مریگا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمائے عمر بن الخطاب بعد عثمان طرف دیکھکر فرمائے اللہ تعالی تمکو پہنایا سو پیرہن کو لوگ چاہینگے

نکالنا قسم ہی اسکی جو مجھے بھیجا برحق اگر تم اسکو نکالوگے تو بہشت مین نہ جاوگے جبتک کہ اونٹ سوئی
کے ناکے سے نکلے روایت کئے ہین ابو یعلی اور حارث ابن اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور
ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنانا شروع کئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ
ایک پتھر لاکر رکھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ رکھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
میرے بعد کام کے والیان یہی لوگ ہین ایک روایت مین آیا ہی پہلا پتھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد
ابو بکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرمائے میرے خلیفے یہی لوگ ہین روایت کئے ہین احمد نے ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرمائے تو لوگونکے کام کا والی ہوگا تو اللہ
تعالی سے ڈر اور عدل کر سو معاویہ کہے اس روز سے مجھے خیال تھا کہ مین والی ہونگا یہان تک کہ
اللہ تعالی مجھے اس کام مین مبتلا کیا روایت کئے ہین حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے بنی امیہ جب چالیس ہوگے تو اللہ تعالی کے بندون کو اپنے غلام سمجھے گے اور کتاب اللہ
کو دغا روایت کئے ہین ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے ہین ایک کے بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو برا لگا تب یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور بھی یہہ آیت اتری اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
یعنے ہم اسکو اتارے شب قدر مین تجکھو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سے
حضرت فرمائے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک رہینگے سو قاسم بن فضیل کہتے ہین ہم بنی امیہ سے سلطنت
کے ایام کا حساب کئے تو ہزار مہینے ہوئے نہ ایک مہینا زاید نہ کم روایت کئے ہین احمد اور حاکم اور بیہقی اور
ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک شب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا سو فرمائے
آسمان پر کوئی ستارے دیکھتے ہین تو مین کہا ثریا دیکھتا ہی حضرت فرمائے اسکے ستارون کے موافق تمہاری
اولاد مین خلیفے ہونگے روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے میرے تئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو الخلفا کہے اور فرمائے انھین مین سفاح ہوگا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم

نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام مین تشریف رکھے
تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ آپکا اذن چاہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اذن دیؤ اور بشارت
دیؤ بہشت کی انکو سے یرجو ان پر ہوگا روایت کیے ہین حاکم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دونون کنپٹی طرف اشارہ کرکہ فرمائے تم اُدھر ایک زخم اور اودھر ایک زخم
کھاؤگے اور تمھاری ڈاڑھی خون مین تر ہوگی روایت کیے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور
عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے پتھر حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ
تیری پر نبی ہی یا صدیق شہید روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم ثابت بن قیس بن شماس
رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای ثابت تم کو اسکی خوشی نہین کہ خوبی سے
زندگانی کرے اور شہید مرے اور بہشت مین جاوے مین عرض کیا ہو البتہ وہ ثابت خوبی
سے زندگانی کئے اور مسیلمہ کذاب کے جنگ مین شہید ہوئے روایت کیے ہین حاکم اور بیہقی
نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے کہے مین حسین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی
اور حضرت کے گود مین بٹھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے اشک جاری ہین فرمائے
جبرئیل خبر دئے کہ میری اُمت اسکو قتل کریگی اور قتل گاہ کی طرح مٹی میرے تئین دیکھائے بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ فرمائے اس زمین کا نام کربلا ہی روایت کیئے ہین مسلم نے جابر بن
سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت آنیکے قبل تیس شخص ہونگے جھوٹے
دغاباز ہر ایک دعوی کریگا کہ مین نبی ہون اور اس حدیث کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیئے اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص نبوت کا دعوی کئے اور انکو شوکت
و قوت ہوئی اور اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کیا چنانچہ اسود عنسی یمن مین دعوی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے وفات کے قبل مارا گیا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مسیلمہ کذاب یمامہ
مین نکلا اور مارے گیا اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد مین نکلا پھر بعد توبہ کیا اور بنی تمیم مین ایک عورت

سجاح نام نکلی پھر بعد توبہ کی اور ابن الزبیر کی خلافت مین مختار بن ابی عبید ثقفی نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت مین حارث بن کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت مین بھی چند شخص نکلے اور سب کے آخر مسیح الدجال نکلیگا اور عیسی علیہ السلام آسمان پر سے اترکر اسکو قتل کرینگے روایت کیئے ہین مسلم نے اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے حجاج بن یوسف کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین ثقیف مین دو شخص ہونگے ایک کذاب دوسرا مبیر یعنے لوگونکو قتل کرنیوالا کذاب کو تو دیکھی یعنے مختار بن ابی عبید اور مین سمجھتی ہون مبیر تو ہی ہی روایت کیئے ہین بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ عنہ کیتین لیکر فرمائے میرا یہہ لڑکا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی اسکے سبب مسلمانون کی دو بڑی جماعتون مین مصالحت کرواویگا سو اس فرمودیکے بموجب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث سے مسلمانون مین صلح ہوا اور خلافت معاویہ کے لیے چھوڑدیئے روایت کیئے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے سو پوچھے فتنے کے مقدمے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہین کسکو یاد ہی مین بولا مجھے یاد ہی کہے بیان کرو مین بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسایہ مین ہی اسکا کفارہ نماز اور صدقہ ہی عمر کہے یہہ نہین پوچھتا مین اس فتنے کو پوچھتا ہون جو سمندر کی سی موج ماریگا مین بولا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپ کو کچھ اندیشہ نہین تمھارے اور اسکے درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے وہ دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹیگا مین بولا ٹوٹ جائیگا عمر کہے پس اس صورت مین وہ کبھی بند نہوگا حذیفہ بولے ہان بعد حذیفہ سے پوچھے دروازے سے مراد کون ہے کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا سان کے دن ورلی رات آنا یقین ہی کیونکہ مین اسکو غلط حدیث نہ بولا روایت کیئے ہین بزاز اور طبرانی اور ابو نعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے یہہ قفل ہی فتنے پر جب تک وہ زندہ رہیگا فتنے کا دروازہ بند رہیگا روایت کیئے ہین بزاز اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایکروز امہات المومنین سب جمع تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین سے کونسی ہوگی جو سرخ اونٹ پر

بیٹھکے کہا کی اسکو دیکھکر حواب کے کتے بھونکینگے اور اُسکے گرد و پیش بہت لوگ مارے پڑینگے مرتی مرتی
بچیگی حاکم اور بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ بی بی عایشہ یہہ سنکر ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ای حمیرا دیکھ کہین تو بھی نہووے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر حضرت فرمائے ای علی
اگر تم اس امر کے والی ہوگے تو عایشہ کے ساتھہ نرمی کرو احمد اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور
ابو نعیم روایت کئے ہین کہ جب عثمان شہید ہوئے بی بی عایشہ انکے قاتلون کا بدلا لینے نکلی تو بنی
عامر کے گھرونکے پاس گئے انکو بھونکنے لگے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا پوچھی اس پانی کا نام کیا ہے
لوگ بولے حواب عایشہ اپنے ساتھہ والون سے کہی یہانسے پھر جانا بہتر ہی زبیر رضی اللہ عنہ
کہے اور تھوڑا اڑھنا کیونکہ تم آئے سو دیکھکر لوگ صلح کرینگے بی بی عایشہ کہے پھر کر جانا بہتر ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین حواب کے کتے بھونکنے لگے سو وقت کیسا ہوگا روایت کئے ہین حاکم
نے کہ جمل کے جنگ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تم کو یاد نہین ایکروز مین اور
تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے سو تم کو فرمائے ای زبیر علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی
دوستی سے مجھے کیا مانع ہی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز ہوگا کہ تم ناحق علی پر نکلینگے اور
اس سے جنگ کروگے پھر یہہ سنکر زبیر نے یاد کئے اور جنگ سے باز آئے روایت کئے ہین بخاری اور
مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری اُمت کا ہلاک قریش کے
چھوکرون کے ہاتھہ پر ہوگا یہہ سنکر مروان نے بولا اُن پر اللہ کی لعنت چھوکرے ہین ابو ہریرہ بولے
اگر تو چاہتا ہی تو مین ایک ایک کا نام لیکر بیان کرتا ہون فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد روایت
کئے ہین احمد اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ہین پناہ مانگو اللہ کی ساٹ سال کے شروع سے اور چھوکرون کی امارت سے بیہقی روایت
کئے ہین کہ ابو ہریرہ دعا مانگا کرتے کہ یا اللہ ساٹ سال کے سرے پر مجھے مت رکھہ دیکھئے سنہ
ساٹ ہجری شروع ہوئی بعد یزید خلیفہ ہوا اور اقسام کے فساد شروع ہوئے اور اللہ تعالی ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کیا سو انکا وفات سنہ ۵۸ اٹھاون یا انسٹ ہجری مین ہوا روایت

کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمّار
کو فرمائے تجھے باغیون کی جماعت قتل کریگی سو عمّار رضی اللہ عنہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے
صفّین کے جنگ مین مخالفون کے ہاتھ سے شہید ہوئے روآیت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے ایام مین ایک شب عشا کی نماز پڑھکر فرمائے آجکی
شب جو لوگ زمین پر ہین انسے سو برس کے بسرے پر کوئی باقی نرہیگا دیکھئے اسوقت کے لوگون
سے سو برس کے بعد کوئی پردہ زمین پر نرہا حضرت غیب کی چیزون سے خبر دئے سو
معجزہ روآیت کئے ہین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہجرت کے بعد ایکبار
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمرے کے ارادے سے مکے کو گئے سعد مین اور امیہ بن خلف مین
نہایت دوستی تھی سو امیہ کے یہان اترے اور کعبے کی طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا
انتظار کرو دوپہر کے وقت لوگ غافل ہوگے تو میرے ساتھ چلکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے
تھے کہ ابو جہل آیا اور بولا تم محمدؐ اور اسکے ساتھ والون کو پناہ دئے ہو اور طواف کعبے کا پھرچین سے
کرتے ہو اسپر سعد کا اور ابو جہل کا قضیہ ہوا امیہ نے سعد کو بولا ابو الحکم اس بیابان کا سردار ہی
اس سے مت لڑو سعد بولے اگر تم کعبے کے طواف سے ہمکو منع کروگے ہم تمکو شام کے طرف تجارت
کے واسطے جاتے سو منع کرینگے امیہ سعد کو روکنے لگا سعد اسکو بولے تو کیا کہتا ہی محمدؐ فرمائے ہین
تجھے ہم قتل کرینگے امیہ بولا کیا مجھے قتل کرینگے کہے ہان تجھے قتل کرینگے کرکر فرمائے ہین امیہ بولا واللہ محمدؐ
جھوٹ نہین کہتے پھر امیہ جاکر اپنی عورت سے بولا اسکی عورت بھی بولی واللہ محمدؐ جھوٹ نہین
کہتے القصہ جب کفار بدر کے جنگ کو جانے کا تہیہ کئے امیہ کی عورت بولی تو کیا سعد بولے سو بات
بھول گیا امیہ نے جواب دیا مین جاتا نہین ابو جہل آکر کہا ای امیہ تو اس بیابان کا سردار
ہی تو نہ نکلیگا تو لوگ کوئی نہ آئینگے ہمارے ساتھ ایک دو منزل آ پھر اسکو بھوند کے لیگیا اور
جنگ مین مارے پڑا روآیت کئے ہین مسلم اور ابو داؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونے کے قبل شب کو فرمائے اللہ چاہے تو صباح فلانا کا فراس

مقام ہے اور فلانا اس مقام پر مریگا اور زمین پر ہاتھ رکھکر اشارہ کئے واللہ جس جس کا جو جو مقام بتلائے تھے اُس ہی مقام پر گرے روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی وغیرہ نے کہ بدر کے جنگ مین عباس اسیر ہوئے سو چھوڑنے کے وقت اُنسے فدیہ مانگے عباس کہے میرے پاس کچھ نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جنگ کو نکلتے وقت تم مال گاڑکر ام الفضل کو کہے اگر مین جنگ مین مارے جاؤن تو یہہ مال میرے بچون کو دیو پھر وہ مال کیا ہوا عباس کہے وہ مال گاڑا سو سوائے میرے اور ام الفضل کے کسیکو اطلاع نہین مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر کے جنگ مین اسیر ہوا چھوڑنے کیواسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ نہین حضرت فرمائے جدے مین مال تھا سو تیرا کیا ہوا اور وہ مال وہان تھا سو کسی کو اطلاع نہین تھی پھر نوفل بولا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور اُسی مال سے فدیہ دیا روایت کئے ہین بیہقی نے کہ قباث بن اشیم کنانی بدر کے جنگ مین کافرون کے ساتھ تھا اسکے نظرون مین مسلمان بہت کم دستے تھے اور کافرون کے سوار و پیادہ بہت جب کافرون کو ہزیمت ہوئی اور کافران چارون طرف منتشر ہوئے اور قباث بھی بھاگا اور اسوقت اپنے دل مین بولا ایسا مین نہ دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان غرض خندق کا جنگ ہوئے بعد قباث نے اسلام لانے کے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت اسکو دیکھکر فرمائے ای قباث بدر کے روز تو ہی کہا تھا ایسا مین نہ دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان قباث بولا مین گواہی دیتا ہون کہ تم بیشک خدا کے رسول ہو یہہ بات اوس روز میرے دل مین گذری پر مین اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی نہوتے تو اللہ تعالی آپکو اسپر مطلع نہ کرتا روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے کہ کافران بدر مین ہزیمت پاکر مکے کو گئے سو ایک روز صفوان بن اُمیہ تنے حجرے مین بیٹھا تھا وہان عمیر بن وہب جمحی بھی آکر بیٹھا صفوان بولا بدر مین اتنے لوگ مارے گئے بعد زندگی مین کچھ خوبی نہین عمیر بولا میرے پر قرضداری ہی اور اسکو ادا کرنے کی طاقت نہین اور عیال و اطفال کی پرورشی ضرور ہی نہین تو مین جاکر محمد کو قتل کرتا اور میرا لڑکا انکے یہان اسیر ہی سو اسکو چھڑانے کا بہانہ مجھے وہان جانے بس تھا صفوان خوش ہوکے بولا تیرا قرض میرے ذمے پر ہی اور تیرے عیال و اطفال

میرے عیال و اطفال کے برابر ہین مین انکو پرورش کرونگا تو جاکر سب کا بدلا لے پھر صفوان نے اسکے لئے
سفر کا اسباب مہیا کر دیا اور عمیر کی تلوار کو باڑ پکڑا کر اسکو زہر پلایا اور تاکید کیا کہ یہہ کیفیت کسی سے ظاہر
نہ کرنا پھر عمیر روانہ ہوا اور مدینے مین پہنچا اور مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ باندھا اور تلوار لیکر حضرت
کا قصد کیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر تلوار پکڑ لئے اور حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو
چھوڑ دیو پھر اسکو پوچھے ای عمیر تو کیا واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمھارے یہان قید ہی سو اسکو چھڑانے
آیا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سچ بول کہا محض اسی واسطے آیا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے حجرے مین بیٹھکر تو صفوان سے کیا شرط کیا تھا عمیر گھبرا کر بولا مین کیا شرط کیا حضرت فرمائے
تو یہہ بولا نہین کہ محمد کو قتل کرتا ہون اور تیرے قرض کا اور عیال و اطفال کی پرورشی کا ذمہ صفوان پر
ہی ای عمیر تیرے اور تیرے اس ارادے کے درمیان اللہ تعالی حایل ہی عمیر بولا مین گواہی دیتا ہون
تم بیشک رسول ہو خدا کے یہہ شرط جو ہوئی سو میرے اور صفوان کے سوائے کسی کو معلوم نہین یقیناً اللہ
تعالی آپکو اسپر مطلع کیا پھر عمیر ایمان لایا اور مکے کو جاکر لوگونکو اسلام کی دعوت کیا بہت لوگ انکی دعوت
سے مسلمان ہوے روایت کئے ہین بخاری نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جابر
رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اب سے ہم قریش پر
جنگ کو جاینگے وہ ہم پر نہ آئینگے سو ویسا ہی قریش جنگ کو نہ گئے روایت کئے ہین بیہقی نے کہ بنی
قریظہ کے بندی وانون مین ریحانہ کینتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند کئے اور اسکو اسلام لانے
پر ترغیب دیئے وہ اسلام نہ لائی حضرت اسکو نکالدئے اور اُن اسلام نہ لانے سے حضرت کے دلکو
بُرا لگا غرض حضرت صحابہ مین تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کی آواز آئی حضرت فرمائے یہہ آواز
ابن شعبہ کی نعلین کا ہی ریحانہ ایمان لائی کر کر بشارت دینے آیا ہی سو اُن آکر وہی بشارت دیا
روایت کئے ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو جاکر آتے تھے سو مدینے
کے قریب پہنچے کہ آندھی ایسی چلی کہ سوار گڈ جاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک منافق موا اسو
اسکے واسطے یہہ آندھی چلی جب مدینے کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ اُسی روز ایک منافق بڑا موا تھا

روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی المصطلق کے جنگ سے پھر کر آتے وقت اونٹ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا گم ہوا لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اُسوقت ایک منافق اپنی مجلس مین لوگون سے بولا محمد بڑے
بڑے خبران دیا کرتے سو کیا اپنا اونٹ کہان ہی سو اللہ خبر نہین دیا پھر یہہ کہکر حضرت کیا فرماتے
سو سننے آیا اللہ تعالی اسکے سخن پر حضرت کو مطلع کیا اسکو دیکھکر حضرت فرمائے اونٹ میرا گم
گیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کیا اونٹ کہان ہی سو اللہ تعالی مطلع نہین کرتا سو سننے غیب
کی بات سوا اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین اب اللہ تعالی مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلانے مقام مین
ہی اسکی مہار درخت مین اٹکی ہی لوگ وہان جاکر اسکو لائے اور وہ منافق حضرت پاس سے جلد اپنی
مجلس مین آیا دیکھا سب لوگ بیٹھے ہین سب کو قسم دیکر پوچھا مین بولا سو بات کوئی یہان سے
جاکر کسی سے بولا کہے واللہ ہنوز کوئی یہان سے گیا نہین وہ منافق بولا مین یہان بولا سو بات ان کی اطلاع محمد دئے
اور مجھے انکے احوال مین اب تک شک تھا اب مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین +
روایت کئے ہین ابن عساکر نے عبد اللہ بن زیاد سے کہے مریسیع کے جنگ مین جویریہ بنت حارث بند
مین ائی حارث انکا باپ اپنی بیٹی کو چھڑانے واسطے اونٹان لایا اور عقیق کو پہنچا سو دو اونٹ بہتر دیکھکر
پہاڑ کے درے مین چھپایا باقی اونٹ لاکر حضرت سے عرض کیا ای محمد یہہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت
فرمائے دو اونٹ جو تو فلانے مقام مین چھپایا سو کہان ہین تد حارث بولا مین دونون اونٹ جو چھپایا
تھا اللہ تعالی کے سوا کسی کو معلوم نتھا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ تعالی کے رسول ہو پھر اسلام
لایا روایت کئے ہین بیہقی نے ابو شیم مزنی سے کہے کہ خیبر کے یہود کی کمک کو عیینہ بن حصن نے اپنی قوم کے
تئین لیکر نکلا اتنا راہ مین سنا کہ مخالف اپنے مکانون پر آیا پھر بھاگ کر اپنے ٹھکان پر گیا وہان دیکھا مخالف
نہین پھر لوگون کو جمع کر کر آیا اور خیبر کے نزدیک پہنچا ایک شب اُترے عیینہ بولا اب خوش ہو ذو الرقبہ پہاڑ مجھے
خواب مین دئے ہین واللہ مین محمد کے رقبہ یعنے گردن کا مالک ہونگا غرض ہم خیبر کو عیینہ کے ساتھ پہنچے سو دیکھے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کئے ہین عیینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا اور بولا تمھاری خاطر سے
مین اپنے دوستون کی کمک نکیا مجھے بھی غنیمت سے حصہ دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹھہ بولتا ہی

راہ مین آواز غنیم کی اپنے ملک طرف سنکر تو بھاگا تھا بولا کچھ سخاوت کرو حضرت فرمائے تجھے ذوالرقیبہ دیا
عُیَینہ بولا وہ کیا ہی حضرت فرمائے پہاڑ جو تو خواب مین دیکھا تھا تجھے دیئے تھے عُیَینہ نا امید ہو کر
اپنے شہر کو گیا وہان حارث بن عوف اسکے نزدیک آیا اور بولا مین اول ہی تجھے کہدیا تھا تُو جا نا بیجا ہی
محمدؐ مشرق سے مغرب تک جو کوئی ہی اُنپر غالب ہونگے ہمکو یہہ ہوا مینہ کہا کرتے تھے واللہ ابو رافع سلام بن
ابی حقیق سے مین نے سنا ہون کہتا تھا ہارون علیہ السلام کی اولاد سے نبوت جاکر محمدؐ کو آئی سو انسے حسد
کرتے ہین واللہ مقرر محمدؐ اللہ کے رسول ہین یہود میری اطاعت نہین کرتے اور ہمارا فتح انکے ہاتھون
پردو بار ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین حارث کہتا ہی پھر مین سلام سے پوچھا کیا محمدؐ تمام زمین کے
مالک ہونگے تو بولا توریت کی قسم ہانگے روایت کئے ہین بخاری نے زید بن خالد جہنی سے کہے ایک شخص
اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر مین موا پھر اسکا جنازہ حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم لوگون کو کہے تم اسپر نماز پڑھو حضرت نماز نہین پڑھنے سے لوگون کے چہرے متغیر ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسنے غنیمت سے کچھ داب رکھا تھا اسلئے مین نماز نہین پڑھتا پھر اسکا
اسباب کھول کر دیکھے تو ایک قلادہ نکلا اور اسکی قیمت دو درم کی نہوگی روایت کئے ہین ابن
سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے کہ فتح مکے کے بعد ایک روز ابو سفیان بیٹھکر منصوبے کر رہا تھا کہ محمدؐ
سے جنگ کرنے کے واسطے پھر لوگ کو جمع کرنا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر فرمائے
ایسا ارادہ کریگا تو اللہ تعالی تجھے رسوا کریگا ابو سفیان بولا میرے دل کی بات آپ فرمائے اب مجھے
یقین ہوا کہ آپ تحقیق نبی ہین روایت کئے ہین بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسری کو پہنچے بعد کسری نے صنعا کے حاکم کو لکھا کہ تیری زمین طرف ایک
شخص نکلکر مجھے اپنے دین کے طرف بلاتا ہی تو اسکو تنبیہ کر نہین تو مین تجھے سزا دیونگا صنعا کا حاکم
یہہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ قاصدونکو پندرہ روز رکھکر بعد فرمائے
تمھارے صاحب کو جاکر بولو میرا رب تمھارے رب کو آجکی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم
ہوا کہ اسی شب کسری مارے گیا ابن سعد کی روایت مین آیا ہی کہ کسری کا نایب جو صنعا مین تھا

اسکا نام باذان اور اسہی روایت مین آیا ہی کہ حضرت فرمائے آجکی شب کو سات گھنٹے گذرے
بعد کسری پر اسکے فرزند شیرویہ کو مسلط کیا سو اُسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا روایت کئے
ہین ابویعلی او رہیقی نے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے سخن کرتے کرتے فرمائے اب
تھوڑے عرصے مین اسطرف سے ایک جماعت آیگی کہ وہ بہترین اہل مشرق ہین پھر عمر رضی اللہ
عنہ اٹھکر اس جانب مین گئے دیکھے کہ عبدالقیس کی وفد آتی ہی روایت کئے ہین حاکم نے انس رضی اللہ
عنہ سے کہے عبدالقیس کی وفد ہجر سے آئی سو حضرت پاس بیٹھی حضرت اُنسے انکی بستی کا احوال بیان
فرمانے لگے اور کہے تمھارے ملک مین ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام غرض اُنکے ملک مین جتنے
قسم خرمے کے سب کے نام بیان کئے ان قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ ما باپ میرے آپ
پر سے فدا و اللہ آپ ہجر مین پیدا ہوئے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم میرے پاس بیٹھتے ہی تمھاری
زمین مجھے نمود ہوئی مین اول سے آخر تک اسکو دیکھا اور خرمے کے اقسام مین تمھارے یہان
برنی بہتر ہی اسکو کھاوے تو مرض دفع ہوتا ہی اور اسمین کچھ مضرت نہین روایت کئے ہین بیہقی نے
جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے کہے پہلے بار مین مدینے کو آیا سو باہر رہکر لباس ڈھیلا پہنا پھر مسجد مین
داخل ہوتے ہی لوگ مجھے دیکھنے لگے میری بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے دیکھ رہے
ہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کچھ مذکور فرمائے اُسنے بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا ذکر
بخوبی کئے خطبہ پڑھتے تھے کہ اسمین وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمائے اب ایک شخص اس دروازے
سے آتا ہی یمن والون مین بہتر ہی اور اسکے منہہ پر فرشتہ ہاتھ پھیرا ہی روایت کئے ہین بیہقی اور
بخاری اپنی تاریخ مین وایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا سو سنکر مین حاضر ہوا
میرے آنیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک والونکو فرمائے کہ فلانا آتا ہی روایت کئے ہین بیہقی
اور ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد الخیف مین بیٹھا تھا دو
شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حضرت کے پاس آے حضرت انکو فرمائے تم کسواسطے آئے سو مین

کہون یا تم کہتے ہین وہ دونون عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہی فرمانا تا ہمکو یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی کو فرمائے تم آئے ہو اپنی شب کی نماز اور اپنا رکوع اور اپنا سجود اور روزہ غسل جنابت سے پوچھنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے اپنا نکلنا گھر سے حج کے ازادے اور اسکا کیا ثواب ہی اور عرفات مین کھڑے ہونا اور سر مونڈھنا اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور جمرون پر کنکر مارنا یہہ سنکر وہ دونون شخص کہے قسم ہی اسکی جو آپکو برحق رسول کر کر بھیجا ہم اسی چیزون کا سوال کرنے آئے تھے روایت کئے ہین احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معاذ کو یمن کیطرف روانہ کئے سو وصیت کرتے انکے ساتھ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے ای معاذ شاید تم مجھے سال آیندہ نہ دیکھوگے میری قبر اور مسجد پر گذروگے یہہ سنکر معاذ روئے اور حضرت کے وفات کے بعد یمن سے آئے روایت کئے ہین بیہقی نے ام کلثوم سے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ کو نکاح کئے بعد فرمائے مین مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اُسنے مرگیا اور وہ ہدیہ اب پھر کر آئیگا سو ویساہی پھر کر آیا روایت کئے ہین حاکم اور طبرانی نے سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایکروز مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کسی نے آکر پوچھا تم کون ہو حضرت فرمائے مین نبی ہون پوچھا نبی کون فرمائے اللہ تعالی کے طرف سے پیغام لانے والا پوچھا قیامت کب آویگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی نہین جانتا بولا تمھاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار اُسکے ہاتھ مین دیئے اسنے تلوار کھینچ کر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو ارادہ کیا ہی وہ نہ ہوسکیگا بعد فرمائے یہہ شخص آتے وقت ارادہ کیا تھا تلوار میرے ہاتھ کی لیکر مجھے قتل کرنا روایت کئے ہین احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے وابصہ اسدی رضی اللہ عنہ سے کہے مین بِرّ اور اِثم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین سوال کرنیکے قبل فرمائے ای وابصہ تم کیا واسطے آئے سو مین کہون مین عرض کیا فرمانا کہے بِرّ اور اِثم کا معنی پوچھنے آئے ہو مین عرض کیا قسم ہی اسکی جو آپ کو رسول برحق کر کر بھیجا مین اسی کا معنی پوچھنے آیا بعد فرمائے بِرّ وہ کہ اُسکے کرنے پر دل کھلے اور اِثم وہ کہ دل مین خلش کرے روایت کئے ہین بیہقی نے عقبہ بن عامر

جُہنی سے کہے چند شخص اہل کتاب کے اپنی کتابان لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مین آکر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیا حضرت فرمائے کیا واسطے مجھسے پوچھا کرتے ہین مین بھی ایک بندہ
ہون کچھہ جانتا نہین مگر وہ جو اللہ تعالی مطلع کیا پھر وضو کر کر مسجد مین تشریف لائے اور دو رکعت
نماز ادا کئے اور پھرے تو چہرۂ مبارک پر خوشی کے علامتان ظاہر ہوئے اور مجھے فرمائے انکو بلوا پھر وہ
آئے حضرت فرمائے تم چاہتے ہین تو مین بولتا ہون کہ تم کیا واسطے آئے کہے فرمانا حضرت فرمائے
تم ذوالقرنین کا قصہ پوچھنے آئے ہین انکا احوال یہہ ہی پھر وہ لوگ حضرت کی تصدیق کئے روایت
کئے ہین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ابر کا ٹکڑا ایک آیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اس ابر پر فرشتہ جو موکل ہی میرے پاس آکر سلام کیا اور کہا اس ابر کو یمن کے ایک بیابان مین جسکا
نام ضریح ہی برسانے لیجاتا ہون بعد یمن سے سواران آئے انسے دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ اسی
روز اس بیابان مین برسات ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابی شہم سے
کہے مین مدینے کے راستے مین چلتا تھا ایک باندی کسی گذری مین اسکی کمر پر ہاتھ ڈالکر کھینچا غرض
اسکے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ بیعت کرنے آئے اور مین بھی آیا جب مین
بیعت کے واسطے ہاتھ دراز کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ہی نہین جو کل اسکو کھینچا سو مین عرض
کیا یا رسول اللہ میرے سے بیعت لینا اب سے ایسی حرکت نہ کرونگا فرمائے بہتر اور بیعت لئے روایت
کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کئی حضرت اسکے یہان تشریف
لیگئے اور ایک لقمہ منہہ مین ڈال کر فرمائے یہہ گوشت ناحق لئے سو بکری کا ہی بعد دریافت کئے تو
معلوم ہوا کہ وہ بکری کو اُسنے اپنے ہمسائے کی عورت کے یہان سے بے اذن اسکے شوہر کے لئی تھی
مخالفون سے بچے سو معجزہ روایت کئے ہین ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین مخالفون سے اپنے تئین حفاظت کیا کرتے اور اپنی نگاہبانی
کے واسطے لوگون کو بٹھلاتے جب یہہ ایت نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنے اللہ تعالی
تجھکو بچالیگا لوگون سے سو لوگون کو جو محافظت کے واسطے تھے کہدئے تم جاؤ اب اللہ تعالے

لوگونکے شر سے مجھے نگاہ رکھے روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ابوجہل بولا محمد تمام کے روبرو آکر اپنا منہہ مٹی پر رکھتا ہی لات و عزیٰ کی قسم ایسا کرتا سو مین اب دیکھون تو اسکی گردن کھندلون غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت کھندلنا کر کر چلا پھر کا ہاتھون سے اپنے تئین بچاتا ہوا پچھے پاؤن لوٹا لوگ پوچھے یہہ کیا ہی بولا میرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہی اور بکھو دستے ہین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر وہ میرے نزدیک ہوتا تو فرشتے اسکی ایک ایک پیری جدا کرتے روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے کہ ایک شخص مکے مین آکر اپنے اونٹان ابوجہل کے پاس بیچا ابوجہل اسکو قیمت نہ دیکر ستانے لگا وہ بیچارہ ایک مجلس مین کہ جہان قریش جمع تھے آکر بولا ابو الحکم میرا حق نہین دیتا اور مین غریب مسافر ہون اسکے پاس سے کون حق دلوائیگا قریش نے اشارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کرکر کہے ان پاس جا وہ تیرا حق دلوادینگے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر التجا کیا حضرت اسکے ساتھ جاکر ابوجہل کے دروازے پر مارے پوچھا کون ہی کہے محمد ہون ابوجہل گھبرا کر نکلا اور رنگ اسکا متغیر ہوا حضرت فرمائے اسکا حق دے بولا بہتر سو گھر مین جاکر اسکا حق لادیا لوگ کہے ای ابا الحکم تیرے سے بہت تعجب کی بات ڈر کر حق دیا بولا مین کیا کرون دروازے پر مارتے ہی میرے دل مین اسکا رعب ہوا اور باہر نکلکر دیکھا تو انکے پاس ایک بڑا اونٹ بڑا سر اور بڑے دانتون کا کھڑا ہی اور اتنا بڑا اونٹ مین کبھی دیکھا نتھا اگر مین اسکا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھاجاتا روایت کئے ہین بیہقی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہے ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنیکی تجویز کئے سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ولید کو مارنے بھیجے حضرت نماز پڑھتے سو جگہہ ولید آیا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہین آتے جاکر دوسرون کو اطلاع کیا سب جمع ہوکر آئے اور حضرت جس جگہہ نماز پڑھتے تھے وہان آئے تو آواز دوسری جانب سے آنے لگی پھر وہان گئے تو دوسری جہت سے آئی آخر لاچار ہوکر چلے گئے روایت کئے ہین ابو نعیم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرم مین پکار کر قرآن پڑھا کرتے قریش کو اس سے ایذا ہوتی ایک روز چاہے حضرت کو پکڑنا

سو ہاتھہ انکے اکڑ گئے اور آنکھان اندھے ہوئے پھر حضرت کے پاس آکر خدا کی اور رحم کی سوگند دینے
لگے حضرت دعا کئے سب درست ہوئے روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم کہ نضر بن حارث نے اکثر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا اور متعرض ہوا کرتا ایک روز دوپہر کا وقت تھا حضرت قضاء حاجت کے
واسطے تشریف لیگئے عادت شریف تھی قضاء کیواسطے دور جاتے سو ثنیۃ الحجون پاس پہنچے کہ نضر بن الحارث
حضرت کو دیکھا دل مین بولا ایسی فرصت کا وقت نہ ملیگا کسی داؤسے محمد کو آج مارنا اس ہی ارادے سے حضرت
کے نزدیک ہوا پھر پکایک ڈرکر بھاگا راہ مین ابو جہل ملکر پوچھا کہان گیا تھا بولا مین محمد کو داؤسے مارنے انکے
ساتھہ ہوا دیکھا تو باگان منہہ کھولکر میرے پر حملہ کرنے لگے مین ڈرکر بھاگا ابوجہل بولا محمد کا یہہ سحر ہی روایت
کئے ہین واقدی اور بیہقی نے کہ احد کے جنگ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ مین تھے چارون طرف سے تیران آتے
تھے اور اللہ تعالی اسکو پھیر دیتا تھا عبداللہ بن شہاب پکارتا نکلا محمد کہان ہی مجھے بتاؤ اگر وہ بچے تو مین
نہین بچتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بازو سے کھڑے تھے پر وہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت
کرنے لگا کہ محمد تیرے بازو سے تھے کیون نہین مارا تو بولا واللہ مین انکو نہین دیکھا مین خدا کی قسم کھا کر بولتا
ہون محمد ہمسے محفوظ ہین ہم چار شخص قسم کھا کر انکو مارنے نکلے پر کوئی ان تک پہنچ نسکا **وحی کے وقت
علامات ظاہر ہوتے تھے سو معجزہ** روایت کئے ہین ابن ابی الدنیا نے ابی جعفر سے کہے
جبرئیل نے باتان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آتا پر انکو نہ دیکھتے +
روایت کئے ہین احمد اور ترمذی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وحی اترتی تو چہرۂ شریف کے پاس شہد کے مکھیون کی آواز کی سی آتی روایت کئے ہین بخاری اور مسلم
نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے مین دیکھی ہون نہایت سرمے کے ایام مین جب وحی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اترتی تو بدن شریف سے عرق جاری ہوتا روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی اروی دوسی
رضی اللہ عنہ سے کہے مین دیکھا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار رہتے اور وحی اترتی تو اونٹ
کے منہہ سے کف نکلنے لگتا اور پیر خم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب پاؤن ٹوٹ جاوینگے اور اکثر اوقات
اونٹ بیٹھہ جاتا روایت کئے ہین امام احمد اور بخاری اور طبرانی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے

کہے میرے تئین یہہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي
سَبِيلِ اللهِ لکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسمعین ابن مکتوم اندھے تھے سو آکر عرض کئے یا رسول اللہ
مجھے طاقت ہوتی تو البتہ جہاد کرتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُتری اُسوقت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ماندسی میری مانڈی پر تھی اسقدر میرے پر وزن ہوا کہ مجھے میرا پاؤن ٹوٹ جانے کا اندیشہ
ہوا پھر جب افاقہ ہوا اور غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ نازل ہوئی **متفرق معجزونکا بیان** روایت
کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا رسول اللہ آپ سے احادیث بہت سنتا ہون پھر بھول جاتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہاری
چادر بچھاؤ سو مین چادر بچھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے کچھ ڈالے ساکئے اور فرمائے اسکو اپنے سے لگا
سو مین اپنے سے لگالیا پھر بعد مین کوئی حدیث نہین بھولا روایت کئے ہین حاکم او ربیہقی اور طبرانی نے
عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہے حکم بن عاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھتا اور حضرت باتان کرے تو چڑھایا کرتا ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اُسکا
منہہ ٹیڑھا ہوا اور مرتے تک وو نہین تہا روایت کئے ہین حاکم نے عبداللہ بن عامر بن کریز کو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت اُسپر لعاب شریف ڈالے اور دعا پڑھے وہ لڑکا لعاب شریف
چاٹنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ لڑکا مسقی یعنے سیراب کرنیوالا ہوگا سو عبداللہ جہان
کہین زمین کھودتے تو وہان سے پانی نکلتا روایت کئے ہین ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمائے اس انگھوٹھی پر محمد بن عبداللہ کا نقش کندہ
کرواؤ وہ انگوٹھی روپیے کی تھی مہر کند کے پاس دئے اسنے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لادیا علی
مرتضی فرمائے مین تجھے یہہ کھودنے کا حکم نہ کیا تھا مہر کند بولا مین وہی نقش کھودتا تھا لیکن اللہ تعالے
میرا ہاتھ پھیر دیا اور مجھے اسپر اطلاع نہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکر فرمائے مین رسول اللہ
ہون روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن مردویہ انس رضی اللہ عنہ
سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد شریف مین وہان چند شخص ہاتھان اٹھا کر دعا مانگتے تھے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ہاتھون مین جو دیکھتا ہون سو تم دیکھتے ہو تو مین عرض کیا آپ کیا دیکھتے
ہین فرمائے انکے ہاتھون مین نور ہی مین عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا مانگو تا وہ نور مجھے بھی دسے سو
دعا کئے اور وہ نور مجھے دسنے لگا۔ روایت کئے ہین امام احمد اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن مغفل سے
کہے حدیبیہ مین صلح نامہ لکھتے تھے کہ تیس جوان ہتھیار باندھے ہوئے دغا کے ارادے سے روبرو چلے
انکو دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اللہ تعالی انکی انکھہ لے لیا ہم اٹھکر انکو پکڑ لئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انسے پوچھے تمکو کون امان دیا ہی اور کسکے امان مین آئے ہین کہے کوئی نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم انکو چھوڑ دئے اُسی پر یہہ آیت نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ الآیہ یعنے
وہی ہی جسنے روک رکھا انکے ہاتھہ تم سے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم کہ بدر کے جنگ کے روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت بالو لیکر مشرکون پر پھینکے کافرون سے کوئی باقی نرہا مگر اسکی انکھہ
مین بالو پڑی مشرکان کی انکھین ملنے لگے اور کدھر جانا نہ سُدھا روایت کئے ہین بیہقی نے حذیفہ بن
الیمان رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب کے جنگ مین ایکشب بارا شدت سے چلا ٹھنڈ نہایت ہوئی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کون جا کر کافرون کی خبر لائیگا تو وہ قیامت مین ہمراہ رہیگا کوئی جواب
ندیا دوسرے بار بھی فرمائے کوئی جواب نہ دیا بعد حضرت نے حذیفہ کا نام لیکر پکارے حذیفہ جواب
دیئے حضرت فرمائے کیا واسطے اول ہی جواب ندیئے حذیفہ عرض کئے یا رسول اللہ ٹھنڈ کے لئے جواب
نہ دیا فرمائے تم جا کر کافرون کی خبر لاؤ اور وہان جا کر آئے تک تمکو ٹھنڈ نہو گی پھر حذیفہ جا کر خبر
لائے انکو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام مین ہین پھر جا کر آئے بعد ٹھنڈ ہونے لگی بعضی روایتو مین
آیا ہی حذیفہ جانے وقت عرض کئے یا رسول اللہ مجھے مارے پڑنے کا اندیشہ نہین مگر اسیر ہونے
کا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر نہوگا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عمر بن عبد نعیم سے کہے حدیبیہ کی
صلح مین ہم ثنیۃ الحنظل پاس پہنچے وہان کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دوال اکیلا گذرنا مجھے وہان
سے دشوار معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ اسقدر کشادہ ہوئی کہ لوگ شب کو صفان باندھکر گذرے اور
اللہ تعالی اس شب کو ایسی روشن کیا گویا چاندنی پڑتی ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے

آجکی شب ہمارے ساتھ جتنے لوگ تھے سبھون کو اللہ تعالی بخشا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کون ہی سو صحابہ دریافت کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمرہ کا ہی سیف البحر مین رہنے والو سے لوگ اوسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل تیرے لئے مغفرت مانگینگے بولا میرا اونٹ گم گیا سو ملنا میرے پاس اہم ہی مغفرت مانگنے سے غرض وہ اونٹ ڈھونڈھنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر گر کر مرا اور جانور اسکو کھائے روایت کئے ہین احمد ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے میرے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ کر کر نام رکھے اسکا سبب یہہ ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ نکلے سامان کا اُن پر بوجا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا مین چادر بچھایا سامان تمام لوگونکا اسمین ڈال کر میرے سر پر دھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اس روز سے مین اگر سات اونٹ کا بوجا اٹھاؤن تو مجھے گران نہین وستارہ روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت بھیجے ایک کو کسری کے طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو مقوقس طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی طرف یہہ لوگ سو کر ہشیار ہوئے تو جو شخص جسطرف جانے مقرر ہوا تھا سو اُس ملک کی بولی اسنے بولنے لگا روایت کئے ہین اور ابن عساکر نے معیقیب یمامی سے کہے حجۃ الوداع مین حج سے فراغت پاکر مین ایک گھر مین گیا وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور یمامی کے لوگون سے ایک شخص کو بچا اُسی روز پیدا ہوا تھا سو حضور مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس لڑکے سے پوچھے امی لڑکے مین کون ہون بولا آپ اللہ کے رسول ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بارک اللہ تو سچ بولا بعدہ وہ لڑکا بات نہ کیا یہان تک کہ جوان ہوا اُس لڑکے کو ہم مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

باب چوتھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ مین جو امت پر لازم

ہین اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی آداب مین** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب کی رعایت کرنا امت پہ فرض ہی جو شخص آداب مین قصور کرے اور اس جناب شریف مین کلمہ بے ادبی کا کہے تو کافر ہوتا ہی زجملہ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہین کہ حضرت کے

حضور میں سخن پکار کر یا گھرک کر نہ کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ اى ایمان والو اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو گہرک کر جیسے گھرکتے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت ہوجاوین تمہارے کئے اور تمکو خبر نہو مقرر جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جن کے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک بڑا دیکھیے اللہ تعالی کس تاکید سے فرماتا ہی پھر اگر کوئی اتفاق کے رو سے یا بے پروائی سے ادب کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت ڈر کر کرتے تھے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اتنا آہستہ کرتے تھے گویا خلوت کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ اس قدر آہستہ کہتے تھے بدون دُہرانے کے معلوم نہین ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کیا کرتے تھے سو یہہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل اکارت گیا کر کر گھر مین بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھون نہین آنے کا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا اس آیت کے نازل ہونے سے وہ گھبرائے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلوا کر فرمائے تمہارا عمل اکارت نہوا اور تم بہشت مین جاؤگے سو ثابت یمامہ کے جنگ مین شہید ہوئے اور یہہ ادب جیسا حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب بھی قبر شریف پاس اور مسجد نبوی مین اور احادیث پڑھنے کے وقت بات پکار کر نہ کرنا حرمت اور عزت رسول اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی مین تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی ہے الغرض کسی بات مین امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت نہ کرنا تا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماوے یا نہی کریا اذن دیوے اللہ سبحانہ فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اى ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی اور جانتا

یہہ حکم جیسا حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت تک باقی ہی
منسوخ نہین ہوا احکام سُنن جو اس جناب سے ہی اُسپر بڑھکر اپنی عقل سے نکہنا یہان سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی کرکہ ظاہر مین معلوم ہو اس پر اشکال نہ کرنا او رقیاس سے حضرت کے قول
پر اعتراض نکرنا او عقل کے مطابق اسکو کرنے کی تاویل نہ کرنا از انجملہ حضرت محل سرا مین تشریف رکھے
تو باہر سے نہ پکارنا آئے تک صبر کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ
اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جو لوگ پکارتے ہین تجھکو حجرے کے باہر سے وے اکثر عقل نہین رکھتے اور
اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو انکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان از انجملہ حضرت کا نام
شریف لیکر جیسا آپس مین پکارتے ہین نہ پکارنا بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھہ کہنا اللہ
تعالی فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت
ٹھہراؤ رسول کو پکارنا اپنے اندر اسکے برابر جو پکارتے ہین تم مین ایک کو ایک از انجملہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکارے تو جواب دینا فرض ہی اگرچہ نماز مین رہین اور حضرت کو جواب
دینے سے نماز باطل نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جسوقت
بلاوے تمکو ایک کام پر جس مین تمھاری زندگی ہی از انجملہ کسی مہم کام پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ ہو تو بدون اجازت لئے کے حضرت سے نہ جانا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى
یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
یعنے ایمان والے وے ہین جو یقین لائے ہین اللہ پر اور اسکے رسول پر اور جب ہوتے ہین
اسکے ساتھہ کسی جمع ہونیکے کام مین تو چلے نہین جب تک اس سے نہ لین مقرر جو لوگ تجھسے پروانگی
لے لیتے ہین وہی ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو راعنا نہ کہنا اُنظرنا بولنا اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا
اُنْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ای ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا
اور سنتے رہو اور کافرون کو دکھ کی مار ہی قصہ اسکا یہہ ہی کہ صحابہ مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بیٹھتے اور حضرت کا سخن سنتے جہان کہین انکو مطلب معلوم نہ ہوتا کہتے یا رسول اللہ راعنا یعنے ہمارے
طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سنکر حضرت کو کلمۂ بد راعنا زبان دبا کر کہتے اور وہ لفظ
عبرانی زبان مین گالی تھی سو اللہ تعالی مسلمانون کو ادب سکھایا کہ راعنا مت کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا
کہو کہ اُسکا معنی بھی وہی ہی ازانجملہ حضرت کے گھر مین بدون بلوائے کے کھانے نہ جاوین اور کھائے
بعد باتان کرتے نہ بیٹھین اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ
اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا
طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ
مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنے ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تمکو
حکم ہو کھانیکے واسطے نہ راہ دیکھنی اسکے پکنے کی لیکن جب بلاوے تب جاؤ اور نہ اپس مین جی لگانا
باتون مین تمھاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اور اللہ شرم نہین
کرتا ٹھیک بات بتانے مین اس آیت کا شان نزول یہہ ہی کہ چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کھانے کا وقت تاک کر حضرت کے محل مین آئے اسوقت عورتان چھپنے کا حکم نہ تھا اور کھانا تیار ہونے
کا انتظار کرتے سو اللہ تعالی نے مسلمانون کو ادب سکھایا اور کھانیکا وقت تاک کر جو جایا کرتے
ہین نہ جانا مگر تم کو بلائے تو جاؤ اور کھانا پکنے تک انتظار کرتے نہ ہو بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کا ولیمہ کرے سو لوگون کو دعوت لگئے لوگ آکر کھانے لگے
تمام لوگ کھا کر چلے گئے مگر تین شخص باتان مین لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو
بھی وہ وہین بیٹھے تھے حضرت کی مزاج شریف مین شرم و ملاحظہ بہت تھا انکو کچھ نہ فرما کر پھر گئے
پھر وہ تینون شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوا سو تشریف لائے ہنوز دہلیز مین پاؤن نہین رکھے

تھے کہ یہہ اور اسکی بعد کی آیت عورتونکو چھپانے کے حکم مین اتری از انجملہ حدیث کی روایت کی تعظیم
سے کرنا عبدالرحمن بن مہدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگون کو تاکید
کرتے خاموش رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا نتھا ویسا ہی
حضرت کی حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہین اور ایکبار سعید بن المسیب لیٹے تھے کوئی
آکر اُن سے حدیث پوچھا انھون بیٹھکر جواب دئے اُسنے بولا تم کاہی کو اٹھے کہ تمکو مشقت ہوئی
تو بولے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو لیٹکر بولنا مین مکروہ جانتاہون اور محمد بن سیرین ہنستے
رہتے اُسوقت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آجاوے تو نہایت خشوع اور فروتنی کرتے اور سلف کے
علماسے منقول ہی کہ بے وضو حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہین امام مالک
حدیث کی روایت کرنا چاہتے تو کپڑے پاک پہنتے اور باوضو رہتے کوئی مالک سے اسکا سبب
پوچھا تو کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن ہی اسکو آسان نہ سمجھنا اور مطرف سے
روایت ہی کہ امام مالک کے یہان لوگ آوے تو باندی کو بھیجکر دریافت کرواتے کہ تم مسئلہ پوچھنے
آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکلکر آتے اور اُنکے مسئلے کا جواب
دیتے اگر کہتے ہم حدیث سننے آئے ہین تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کپڑے پہنتے سبز دستار باندھتے
طیلسان سبز یا سیاہ اوڑکر نکلتے اور تخت تھا اسپر بیٹھتے اور بہت خشوع و خضوع سے حدیث بولتے
اور فراغت پانے تک بخور جلایا کرتے اور عبداللہ بن المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز امام
مالک حدیث روایت کرتے تھے بچھو انکو سولہہ بار کاٹا چہرہ متغیر ہوا اور رنگ زرد پڑا پر حدیث کو
قطع نکئے مین بولا آج آپ کی حالت دیکھکر مین بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعظیم و اجلال واسطے مین صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہوکر کرنا
مکروہ جانتے تھے ایکبار ہشام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک اُن کو
بیس دُرّے مارے پھر مہربان ہوکر انکو بیس حدیث بولے ہشام کہے بیس دُرّون سے زیادہ مارتے تو بہتر
تھا تا مین اس سے زیادہ حدیثان سنتا **فصل دوسری حضرت کے حقوق مین حقوق**

اس حضرت کی امت پر بہت بڑا حق یہہ ہے کہ حضرت پر ایمان لانا اور نبوت کا اقرار کرنا کہ یہہ ایمان کا جز بڑا ہی بدون اسکے ایمان صحیح نہین جب ایمان لانا فرض ہوا تو حضرت کی اطاعت اور پیروی کرنا بھی فرض ہوا اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالی کی قرآن مین فرماتا ہی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جن نے حکم مانا رسول کا اُسنے حکم مانا اللہ کا غرض اس بیان مین بہت سی آئتیان آئے ہین انکا ذکر کرنا تطویل ہی **فصل تیسری حضرت سے محبت رکھنے کے بیان مین** محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہی صحیح حدیث مین آیا ہی ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک نہ ہون مین اسکے پاس دوست زیادہ اسکے باپ اور بیٹے سے روایت کئے ہین بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے مین حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہین مگر میرے جی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک مین اسکے پاس زیادہ دوست و محبوب رہون اسکے جی سے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم ہی اُس خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ میرے پاس زیادہ محبوب ہین میرے جی سے حضرت فرمائے اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ یعنے اب تو پہچانا حقیقت حال کو معلوم کرین کہ انسان اپنے جی کو محبت رکھنا جبلی ہی سو اسلئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میرا جی جب انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے بھی زیادہ ہووے تو انکی جبلی تغیر پائی اور محبت حضرت کی اُنکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارے اس مار کی برکت سے اُنکے دل مین محبت بڑھ گئی معلوم کرین کہ محبت کا نتیجہ یہہ ہی کہ محب کو محبوب کے ساتھ روحانی اتصال ہوتا ہی اگرچہ جسم کے دیکھتے جدائی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیگا تو حضرت کے ساتھ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص

حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا ہی اُسنے بولا مین کچھ بہت سی نمازان اور روزہ اور صدقہ مہیا کیا نہین مگر مین اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جسکو دوست رکھتا ہی اسکے ساتھ ہو رہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت علامتان ہین منہا حضرت کی اقتدا کرنا ہی یہہ محبت کی بڑی علامت ہی جن نے حضرت کی اقتدا کریگا اور حضرت کی سنت پر قایم رہیگا اور حضرت کے طریقے پر چلیگا اور ہدی اور سیرت پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر توقف کریگا اور ملت کے احکام سے قدم باہر نہ ڈالیگا تو اس شخص کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل ہی اور جسقدر ان چیزون مین نقصان آویگا تو اُسقدر محبت کم رہیگی اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے ای محمد صلعم کہہ اگر ہوگے تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ دیکھئے اللہ تعالی اپنی محبت کی دلیل اور علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو اور اللہ تعالی کی محبت اور رسول اللہ علیہ وسلم کی محبت دونون ایک ہی ہین اور ایک دوسرے کو لازم پڑی ہی منہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہی کیونکہ جس نے کسی چیز کو دوست رکھتا ہی تو اسکا یاد بہت کرتا ہی بعضی محبت کا معنی یہی لکھتے ہین کہ محبوب کا یاد بہت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنیکی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو مطالعہ کرنے والونکو حاصل ہی اور علم حدیث والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نسبت خاص اور مخصوص ایک آشنائی ہی کہ دوسرون کو نہین اسلئے کہ احوال اور صفات شریف حضرت کے ہمیشہ انکی ذکر زبان اور ورد جان ہی اور احوال متبرکہ کی دریافت اور صفات مقدسہ کی شناخت انکو خوب حاصل ہی اور جمال باکمال کی مثال گویا انکے انکھون کے روبرو کھڑی ہی جب وے لوگ نام شریف لیتے ہین تو انکے باطن مین ایک

لذت حاصل ہوتی ہی اور اس جناب کی عظمت انکے دلون مین مشاہدہ ہوتی ہی الحاصل صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک طور کی مشارکت ہی اگرچہ ظاہری محبت سے محروم رہین منہا جب ذکر شریف آوے تو تعظیم توقیر کرنا اور خشوع وخضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع وخضوع ظاہر ہوتا اور حضرت کی ہیبت وتعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین اور انکے بعد کے علماء بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہی ابو ابراہیم تجیبی کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہی خشوع وخضوع کرنا اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس مین ہوتے تو جیسا ادب اور ہیبت واجلال کرتے ویسا ہی ادب اور اجلال کرنا اور ایوب سختیانی کے پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روتے کہ لوگ انپر رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج مین ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبدالرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو انکا رنگ بدلجاتا اور ہیبت سے زبان خشک ہوتی لوگ انسے پوچھے تمہاری یہہ حالت کیا واسطے ہوتی ہی تو بولے مین دیکھا ہون سو تم دیکھتے تو انکار نہ کرتے پوچھے وہ کیا تو کہے مین محمد بن المنکدر کو دیکھا ہون وہ قاریونکے پیشوا تھے انسے ہم جب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے تو انکو رونا آتا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا تو ہیبت سے انکے منہہ پر خون کی ایک چھٹک نرہتی اور زبان خشک ہوتی اس قبیل کے بہت سے احوال تابعین اور انکے بعد کے علما سے منقول ہی **منہا** حضرت کی لقا کا شوق رکھنا بھی محبت کی علامتون سے ہی کیونکہ محب کو سوا اپنے حبیب کے دیکھے کے چین نہین رہتی خالد بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اپنا شوق بیان کرتے اور انصار ومہاجرین سے ایک ایک کا نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکے یاد مین ہی اور شوق بہت ہوا ہی یارب تو جلد مجھے انکی طرف کھینچ اور نیند آئی تک یہی بیقراری انکو رہتی اور بلال رضی اللہ عنہ کو موت کا وقت پہنچا انکی بی بی واحزناہ کرکر رونے لگی تو بلال کہے واطرباہ صباح ملیگی ہم دوستون سے محمد اور انکے اصحاب سے **منہا** اہل بیت کی محبت نبی صلی اللہ علیہ

کی محبت کی علامت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اور قرابت والون کو اور عترت کو اور
ازواج مطہرات کو دوست رکھنا فرض ہی انکی محبت مین احادیث بہت سے وارد ہین حضرت فرماتے
ہین عنقریب مجھے خدائیتعالی کے یہان سے بلاؤا آویگا تومین جاؤنگا اور ہین تمھارے پاس دو
بھاری چیز چھوڑ جاتا ہون ایک تو اللہ تعالی کی کتاب کہ وہ رسی ہی دراز آسمان سے زمین تک
یعنے ہدایت کے واسطے وہ نور ہی کہ آسمان سے زمین تک پھیلا ہی دوسری میری عترت میری
اہل بیت اور اللہ لطیف خبیر مجھے خبر دیا کہ وہ دونو حوض پر جدا نہ ہونگے سو دیکھئے میرے بعد انکی
ساتھ کیا سلوک کروگے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لوگون کو تم محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اہل بیت کی محافظت کرو انکو اذامت دیو مراد اہل بیت سے وہ لوگ ہین جن پر
صدقہ لینا حرام ہی انکے نامونکی تفصیل بڑی کتابون مین ہی مگر مین یہان تفصیل ازواج
مطہرات کی اور حضرت کی اولاد کی دو چمن مین لکھتا ہون **چمن پہلا ازواج مطہرات
کے بیان مین** اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ
اُمَّہَاتُہُمْ یعنے نبی سے لگاؤ ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتین
انکی مائین ہین اور یہہ حکم مان ہونیکا حرمت مین انکے نکاح کرنے اور انکی تعظیم و توقیر کرنے
مین ہی انکو دیکھنا اور خلوت کرنا اسمین یہہ حکم نہین حضرت کے گیارہی بیان مین اختلاف
نہین ہم اول جو متفق ہین انکا ذکر کرتے ہین خدیجہ بنت خویلد اسد بن عبد العزی بن قصی بن
کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ان بی بی کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے
ساتھ قصی مین ملتا ہی انھون اول نکاح مین ابی ہالہ بن نباش تمیمی کے تھے اسکے بعد انکو عتیق
بن عابد مخزومی نکاح کیا اس کے بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش از نبوت کے نکاح کئے اسوقت
خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیسوان سال وہ بی بی بہت عقلمند ہشیار
تھی عالی نسب بہت تونگر انکے شوہر کا وفات ہوئے بعد قریش کے اکثر اشراف پیام کئے وہ قبول
نکئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نبوت کے نشانیان دیکھ کر حضرت کے نکاح کے راغب

ہوئی پھر انکے باپ خُوَیلد بیس اونٹ کے مہر سے حضرت کے نکاح مین دئے مروی ہی کہ بی بی خدیجہ
پیش از حضرت کے نکاح کے خواب دیکھے تھے آفتاب آسمان پر سے انکے گھر مین آیا اور اسکا نور تمام
منتشر ہوا اور مکے کے گھر تمام اس سے روشن ہوئے پھر یہہ خواب وَرَقہ بن نوفل سے کہی وَرَقہ اسکی
تعبیر کئے کہ پیغمبر آخر الزمان تجھے نکاح کرینگے سو ویسا ہی ہوا پھر بعثت کے بعد تمام کے اول حضرت کی تصدیق
کئے اور اپنے اموال حضرت کی رضا جوئی مین صرف کئی انکی زندگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری
بی بی کو بیاہ نہ کئے اور حضرت کی اولاد تمام انہین سے ہوئی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے
بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام آکر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہے خدیجہ آپکے لئے کھانا لاتی ہی انکو اللہ تعالی اپنا سلام کہا ہی اور بشارت دیا ہی ایک
گھر کی بہشت مین موتی کا کہ جس مین رنج و تعب نہین اور امام احمد روایت کئے ہین ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت کی عورتون مین افضل خدیجہ ہی خُوَیلد کی بیٹی اور فاطمہ
محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت اسکے سوا بہت سے احادیث فضائل
مین ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین افضل سب سے انہین ہین بعثت کے دسوین سال
رمضان مین وفات ہوا حجون مین دفن کئے پینسٹھ برس کی عمر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ پچیس سال رہے سَودَہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن
حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشیہ عامریہ انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوی
مین ملتا ہی اول نکاح مین سکران بن عمر بن عبد شمس کے تھی ابتدائے بعثت مین ایمان لاکر اپنے شوہر
کے ساتھ حبش کی دوسری ہجرت گئی پھر مکے کو آئی بعد انکے شوہر کا وفات ہوا بعد چند روز
وہ نہین بیوہ رہی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بعثت کے دسوین سال نبی صلی
اللہ علیہ وسلم چارسو درم کے مہر سے نکاح کئے مروی ہی کہ سودہ رضی اللہ عنہا حبش سے آئی
بعد خواب دیکھی کہ رسول اللہ علیہ وسلم انکے پاس آکر گردن پر پاؤن رکھے سو یہہ خواب اپنے
شوہر سے کہی اسنے بولا اگر تو راست کہتی ہی تو مین مرونگا اور پیغمبر تجھے چاہینگے پھر ایک روز خواب

دیکھی کہ آپ تکیہ لگا کر بیٹھی ہی اور آسمان سے چاند اسپر گرا ہی یہہ خواب بھی شوہر سے کہی انھون نے
کہے عنقریب مین مرونگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کرینگے انھین چند دنون مین
سکران بیمار ہوکر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو ہجرت کیئے بعد حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقان کو وہان سے بلائے اور انکی عمر زیادہ
ہونے سے ہجرت کے آٹھوین سال حضرت چاہے طلاق دینا سو بی بی سودہ یہہ سنکر ایک شب
بی بی عایشہ کے گھر کو جانیکی راہ مین بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس راستے سے گذرے
تو عرض کئی یا رسول اللہ مجھے اب ایسی کچھہ طمع نہین اور مرد کی خواہش اب باقی نرہی مگر
یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کے دن آپکے بی بیون مین میرا حشر ہو نا میرا دن بھی مین عایشہ کو بخشتی
ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے طلاق سے درگذرے اور انکا روز بی بی عایشہ کو دیئے شوال
مین سنہ چوپن ہجری انکا وفات ہوا بقیع مین دفن کیئے عایشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق عبد اللہ
بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشیہ تیمیہ
حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ مین نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتا ہی شوال مین
بعثت کے دسوین سال نکاح کیئے بی بی کی عمر اسوقت چھے سال کی تھی ہجرت سے دوسرے سال مدینے
مین انکا زفاف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت انکی عمر اٹھارہ برس کی تھی انکے
سوائے کسی کنواری عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ کیئے بخاری وغیرہ روایت کیئے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپ کے پاس کون آدمی بہت دوست ہی تو فرمائے عایشہ
وہ پوچھا مردون سے کون تو فرمائے اسکا باپ بخاری وغیرہ روایت کیئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عایشہ کی فضیلت بی بیون پر ثرید کی فضیلت کی سی ہی کھانون پر اسکے
سوائے بہت سی احادیث انکی فضیلت مین آئے ہین اور انکی برات مین دس آیت اترے ہین
بڑے فقیہ عالمہ فصیح تھے اور قرآن کی معانی اور حلال اور حرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے
خوب ماہر تھے اور اپنے وقت مین فتوے دیتے تھے بسبب ذکاوت وفہم کے سخن کرنے پر حضور مین عقل

۱ سطر بعد لفظ [illegible] ۱۲

اللہ علیہ وسلم کے بڑی جرأت تھی اور حضور مقدس مین انکو ناز و نیاز تھا جیسا محبان اور محبوبان مین
رہتا ہی سنہ اٹھاوّن ہجری مین وفات ہوا بقیع مین دفن کیے چھاسٹھ برس کی عمر انکی ہوئی حفصہ
بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزّیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی بن غالب قرشیہ عدویہ بعثت کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوئی اور خنیس بن خذافہ
سہمی کے نکاح مین آئی اور اسلام لا کر انھین کے ساتھ مدینے کو ہجرت کئی بدر کے جنگ کے بعد خنیس کا
وفات ہوا پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیے بی بی کی کچھ بدخلقی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خفا ہو کر ایک طلاق رجعی دیئے عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رنج ہوا کہ اسمین جبریل وحی لائے
کہ اللہ تعالی حکم کیا ہی حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رہتی ہی اور شب کو نماز بہت پڑھتی
ہی اور وہ تمھاری عورت ہی بہشت مین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رجعت کیے سینتالیس
ہجری مین وفات ہوا عمر ساٹھ برس کی تھی زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف
بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان ہلالیہ عامریہ
انھون فقرا کو بہت کھلایا کرتے تھے انکو ام المساکین کہتے ہین طفیل بن حارث کے نکاح مین تھی اسنے
طلاق دیا بعد اسکا بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا بعد بدر کے جنگ مین شہید ہوا پھر
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تیسرے سال ہجری کو نکاح کیے بقولے وہ بی بی عبد اللہ بن جحش کے
نکاح مین تھی احد مین عبد اللہ شہید ہوئے بعد حضرت نکاح کئے چند مہینونکے بعد وہ بی بی
کا وفات ہوا بقیع مین ازواج مطہرات کے انکو دفن کیے انکی عمر تیس برس کی تھی ام سلمہ انکا نام
ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ
مخزومیہ نکاح مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کے تھی حبش کے دونون ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ کئی
بعد مدینے کو ہجرت کیے ابو سلمہ احد کے جنگ مین زخم کھائے تھے سو زخم درست ہو کر جمادی الاخرے
کی آٹھوین سنہ چار ہجری مین ٹانکے ٹوٹ کر وفات پائے پھر عدت کے ایام تمام ہوے بعد انکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیام کیے بی بی عرض کئی یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہی اور سابق کے

شوہر کے بچے یتیم میرے پاس ہین اور میری مزاج مین رشک وغیرت بہت ہے اور آپکو عورتان بہت ہین پھر کیا صورت بناؤ ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیئے میری عمر تمھاری عمر سے بڑی ہی اور تمھارے بچے سو میرے بچے ہین مین انکو پرورش کرونگا اور رشک بہت ہی جو کہے سو مین اللہ تعالی کے پاس دعا کرتا ہون تا اللہ تعالی اس رشک کو تمھارے دل سے نکالدیگا سو دعا مانگے حسد انکے دل سے جاتا رہا اور شوال سنہ چار ہجری مین حضرت انکو نکاح کیئے مہر دس درم کا اسباب دیے سنہ یکسٹ ۶۱ یا باسٹ ۶۲ ہجری مین انکا وفات ہوا بقیع مین دفن کیئے عمر چوراسی برس کی تھی امہات المومنین مین سب کے بعد موے زینب بنت جحش بن رماب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدیہ حلیفان قریش کے انکی والدہ امیمہ پھپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت نے انکوا پنے متبنی زید کے لئے خواستگاری کیئے تو زینب اور انکے بھائی عبد اللہ قبول نکئے اور بولے آزادی غلام کو ہم نکاح نکر دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا پھر انھون رستادگی کیئے تب یہہ آیت اتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنے کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دوے اللہ اور اسکا رسول کچھہ کام کہ انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر پھر زینب اور انکے بھائی بولے ہم کو کیا مجال کہ خدا کے اور رسول کے حکم کو نہ مانین اور گنہگار بنین غرض زید کے ساتھہ انکا نکاح کردئے انکے نکاح مین ایک سال سے زاید رہے بعد حق تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین مطلع کیا کہ ہمارے علم قدیم مین ایسا مقرر ہوچکا ہی کہ زینب تیری عورتون مین داخل ہونا پھر ایسا ہوا کہ زید مین اور زینب مین ناموافقت ہوئی زینب سے بے اعتدالیان ظاہر ہونے لگے زید تنگ ہوکر حضور مین عرض کیئے کہ مین اسکو طلاق دیتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دے اور خدا سے ڈر زید چند روز صبر کیئے آخر بیزار ہوکر حضور مین عرض کیئے یا رسول اللہ مین زینب کو طلاق

وے چکا پھر جب انکی عدۃ تمام ہوئی تو حکم آلہی ہوا کہ زینب کو نکاح کر انبی صلی اللہ علیہ وسلم زید کے ہی زبانی انکو پیام دئے زینب کہی جناب باری سے جب تک مین اسکی مشورت نہ کرون جواب نہ دونگی پھر نماز پڑھکر سجدے مین گئی اور مناجات کئی یا اللہ تیرا رسول مجھے خواستگاری کرتا ہی اگر مین اس جناب کے لایق ہون تو مجھے نکاح مین دے فی الحال اُنکی دعا مستجاب ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری کہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی عرض ہمنے نکاح کر دیا تجھے اسکو تا نرہے مومنونکو گناہ نکاح کر لینا جورون سے اپنے لیپالکون کے جب وے تمام کرین انسے اپنی عرض اور رہی اللہ کا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر کو تشریف لیگئے زینب سر کھلا بیٹھی تھی سو عرض کئی یارسول اللہ بدون نکاح کا عقد ہوئے اور گواہ کے آپ کیسا تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی نکاح باندھا گواہ جبرئیل ہی یہہ نکاح ہجرت کے چوتھے سال ہوا بی بی کی عمر اسوقت پنتیس ۳۵ برس کی تھی بی بی عایشہ کہتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین میرے مرتبے کے برابری تھی تو زینب کو ہی تھی انکا وفات سنہ بیس ۲۰ ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے اور عمر ترپن ۵۳ برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے اول وفات انھی کا ہوا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے مین جسکے ہاتھہ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد سبی بیان اپنے ہاتھہ مانپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھہ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو سمجھے ہاتھہ دراز رہنے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھہ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عایذ بن مالک بن جُذیمۃ المصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن مُذیقیا بن عامر ماء السما مُصطلقیۃ سابق نکاح مین مسافع بن صفوان مصطلقی کے تھے سنہ پانچ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی

مصطلق سے جنگ کئے تو جویریہ بندیوانون مین آئی سو حصہ مین ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے
گئی اُنھون نے لکھدے کہ تو نون اوقیہ دُئی تو آزاد ہی بی بی کو حسن وجمال لغایت اور منہہ پر بھاگ نہایت
تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ مانگنے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت بانٹ کر پانی کے چشمے
پر اترے تھے اور بی بی عایشہ کے پاس تشریف رکھے تھے سو بی بی عایشہ کو اُسکے دیکھنے سے نہایت
رشک ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کہان کرتے ہین غرض جویریہ آکر عرض کی یا رسول اللہ
مین ایمان لائی اور مین بیٹی ہون حارث بن ابی ضرار کی جو پیشوا ہے اپنے قبیلے کا اور مین اسیر ہوکر
حصے مین ثابت بن قیس کی پڑی اسنے آزادی کے واسطے اتنا مال مقرر کیا کہ اسکو ادا کرنا میری مقدور
نہین آپ کچھہ اعانت فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تیرے ساتھہ اس سے بہتر سلوک کرتا ہون
کہی وہ کیا فرمائے تیری کتابت کا مال مین ادا کردیتا ہون اور مین تجھے نکاح کرتا ہون پھر وہ ثابت
کا مال دیکر آزاد ہوئی حضرت اسکو نکاح کئے مہر چارسو درم دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح
کئے سو سنکر ان بی بی کی قوم کے تمام اسیرون کو لوگ آزاد کئے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے
قبیلے پر تاخت لانے کے قبل جویریہ خواب دیکھی تھی چاند یثرب سے سیر کرتا انکے گود مین آیا ہی مہر یہہ خواب
کسی سے ظاہر نہ کر کر امیدوار تھی کہ پردۂ غیب سے اسکی تعبیر کیا ظاہر ہوتی ہی سو انکو اللہ تعالی یہہ دولت نصیب
کیا نکاح کے وقت انکی عمر بیس سال کی تھی انہین زہد و تقوی بڑا تھا عبادت بہت کرتی تھی انکا وفات
سنہ پچاس ہجری مین ہوا عمر پینسٹھ سال کی تھی بقیع مین مدفون کئے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان بن
حرب بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عبد مناف مین ملتا ہے
بعثت کے قبل سترہ برس کے پیدا ہوے اور نکاح مین عبید اللہ بن جحش کے ہی تھی دونو اسلام لاکر حبش
کی دوسری ہجرت گئے وہان جاکر عبید اللہ مرتد ہوا اور دین نصرانی قبول کیا اور شراب پینا اختیار
کیا چند روز مین وہ وہین مرگیا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اُمیہ ضمری کو نجاشی کے پاس بھیجے
تا اُم حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے اُم حبیبہ راضی ہوکر اپنے طرف سے خالد بن سعید بن العاص کو
وکیل کری نجاشی تمام مسلمانون کو جمع کر کر چارسو دینار کے مہر سے نکاح کردیا اور مہر بھی اسی وقت

لیئے یہان سے گن دیا اور لوگونکو کہانا کہلایا اور شرجیل بن حسنہ کے ساتھ مدینے کو روانہ کیا سنہ
سات ہجری مین نکاح ہوا بی بی بہت پاکیزہ ذات اور نیک صفات عالی ہمت بڑی سخاوت والی
تھی سنہ چوالیس ہجری مین وفات ہوا انکی عمر چوہتر برس کی تھی اور بقیع مین دفن کئے صفیہ
بنت حیی بن اخطب بن سعنة بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر بن النحام
بن نحوم اسرائیلیہ نضریہ ہارون علیہ السلام کی اولاد مین تھی بنی النضیر کے قبیلے کے سردار کی بیٹی
سابق نکاح مین سلام بن مشکم کے تھی اسکے بعد نکاح مین کنانہ بن ابی الحقیق کے تھی ان نے خیبر کے
جنگ مین مارے پڑا اور صفیہ بند مین آئی سو دحیہ کلبی آکر حضرت سے ایک باندی مانگے حضرت
ایک باندی لینے کا حکم کئے انھون نے جاکر صفیہ کو لئے کسی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ سردار
ہی بنی قریظہ اور بنی النضیر کی آپ کے سوائے دوسرے کو دینا مناسب نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
صفیہ کو بلاکر دیکھے اور دحیہ کو درعوض اسکے دوسری باندی دئے اور صفیہ کو خیمے مین بھیجے بعد آپ
تشریف لیگئے صفیہ حضرت کو دیکھکر اٹھی اور بچھونا جو اسپر بیٹھی تھی حضرت کے واسطے بچھائی اور آپ
زمین پر بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای صفیہ تیرا باپ ہمارے سے ہر وقت عداوت کرتا تھا سو
اسکو اللہ تعالی ہلاک کیا صفیہ بولی اللہ تعالی ایک بندیکو دوسرے کی گناہ واسطے پکڑتا نہین بعد
فرمائے مین تجھے اختیار دیا ہون اگر چاہتی ہی تو اپنی قوم پاس جا صفیہ بولی مین اسلام لانیکی
آرزو رکھی ہون اور آپ دعوت کرنیکے قبل آپکی تصدیق کری ہون اب مین آپکے یہان آئی بعد پھر
کیا کفر مین جانیکا مجھے اختیار دیتے ہین واللہ آزاد ہوکر میری قوم مین جانے سے میرے پاس خدا
اور رسول دوست زیادہ ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو صفر مین ہجرت کے ساتوین سال نکاح
کئے اور مہر کے درعوض آزادی مقرر کئے اسوقت بی بی صفیہ کی عمر سترہ برس سے کم تھی ابن عمر و سے
مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے صفیہ کی آنکھ کے پاس نیلگون ہوا ہی پوچھے یہہ کیا ہی عرض کئی
مین کنانہ بن ابی الحقیق کی مانڈی پہ سر رکھکر سوتی تھی خواب دیکھی کہ چاند میرے گود مین آیا ہی مین
اٹھی سو خواب کنانہ سے بولی غصے سے مجھے طپانچہ مارا اور بولا کیا تو یثرب کے حاکم کی عورت ہونا

آرزو کرتی ہی چند روز گذرے نہین کہ حضرت تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
صفیہ رضی اللہ عنہا کو عزت اور رتبہ تھا اونٹ پر سوار کرتے وقت اپنی مانڈی رکھے تو صفیہ اُسپر
پاؤن رکھکر سوار ہوتی منقول ہی کہ جب صفیہ مدینے کو پہنچی انکے جمال کا آوازہ سنکر انصار کی
عورتان دیکھنے آئین بی بی عایشہ بھی اپنے تئین کوئی نہ پہچانے سا چادر اوڑکر اور منھہ پر نقاب ڈالکر
آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عایشہ کو پہچان کر جاتے وقت انکے پیچھے ہوئے اور چادر پکڑکر پوچھے
ای شقیرا صفیہ کیسی ہی عایشہ کہی کیا ایک یہودیہ ہی یہودیون مین بیٹھی ہی حضرت فرمائے
ایسا مت بول وہ اسلام لائی ہی اور اسکا اسلام نیک ہوا ہی مروی ہی کہ ایکبار عایشہ نے صفیہ
کی مذمت کی آخر بولی وہ گدھی ہونا مذمت کو بس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عایشہ تو ایسی
بات کہی اگر دریا مین ڈالین اسکا پانی بدبو ہونگا مروی ہی کہ مسافرت مین ایکبار صفیہ کی سواری کا
اونٹ ماندا ہوا بی بی زینب کے پاس اونٹ افزود تھا سو مانگے زینب بولی اس یہودیہ کے واسطے
میرا اونٹ مین نہ دونگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب سے خفا ہوئے دو تین مہینے انکے پاس نہین
گئے مروی ہی کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے پاس تشریف لائے تو صفیہ روتی ہین پوچھے
کیا واسطے روتی ہین بی بی کہی عایشہ اور حفصہ آکر مجھے ایذا دیتے ہین اور کہتی ہین ہم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قوم والیان ہم اشراف ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیون نہین کہتی میرے سے
تم اشراف زیادہ کہان ہوئے میرا باپ ہارون علیہ السلام اور میرا چچا موسی علیہ السلام ہی
وفات انکا سنہ پچاس ۵۰ھ ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے میمونہ بنت الحارث بن حزن بن
بجیر بن الہرم بن رُوَیبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامریہ ہلالیہ اول مسعود بن عمر ثقفی
کے نکاح مین تھی اُسکے بعد ابو رہم کو نکاح گئی اسکے بعد ہجرت کے ساتوین سال ذی القعدہ مین اسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے انھون آخر بی بی ہین جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور سنہ اکاون
ہجری مین مکے سے دس ۱۰ میل پر سرف مین انکا وفات ہوا انکا نکاح اور زفاف بھی وہین ہوا تھا
اور عمر انکی اسی ۸۰ برس کی ہوئی ان گیارہ بی بیون مین بی بی خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات مین وفات پائے باقی نون بی بیان حضرت کے وفات کے وقت
زندہ تھین انکے سوائے چند عورتین کہ انسے بعضون کو نکاح کئے لیکن پیش از زفاف کے انسے فرقت
ہوگئی اور بعضونکا خطبہ یعنے منگنا کرکر چھوڑ دئے انکے نامان تہجی کے ترتیب پر یہان اختصار کے
ساتھ لکھتا ہون **اسما** بنت الحارث بن شراحیل کندیہ سب سیر کے علما کا اتفاق ہی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بعد طلاق دئے پر سبب طلاق کا بعضے کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو اپنے دولت سرا مین طلب کئے تو بولی تم میرے گھر کو آو حضرت خفا ہوکر طلاق دئے
بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت سے پناہ مانگی اسلئے طلاق دئے پھر بعد اُس عورت کو بہت ندامت
ہوئی بولا کرتی تھی مین شقیہ ہون بعضے کہتے ہین کہ وہ نہایت حسین تھی سو دوسری عورتان نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے رشک سے اسکو تعلیم کئے کہ وہ آوے تو انسے پناہ لے تجھے پیار بہت
کرینگے **اُمیمہ** بنت النعمان بن شراحیل جونیہ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر اسکو
یہان جاکر سخن کئے تو باتان سخت تند کہنے لگی دست شریف اُسپر رکھنا چاہے تا اسکو تسکین
ہو تو بولی اللہ کی پناہ تمھارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نپاہ لی پناہ کی جگہہ اب
اپنے لوگون کے پاس جا پھر اسکو طلاق دئے بعضے اسکو اور اسما جو سابق مذکور ہوئے ایک ہی
سمجھتے ہین **برصا** بنت یزید کلابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو اسکے باپ سے خواستگاری کئے
تو بولا اسکو کوڑہی حالانکہ اسکو کوڑ نہ تھا جاکر دیکھا تو کوڑہ ہوگیا ہی اور بعضے اس عورت کا نام ہند
کہتے ہین **خولہ** بنت المنذر بن ہبیرہ بن ثعلبہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے تو شام مین بھی
لے آتے وقت راہ مین مرگئی اور اُسکے باپ کا نام بعضے ہندیل کہتے ہین اور اسکی مان کا نام خرنق بنت
خلیفہ بہن دحیہ بن خلیفہ کلبی کی **سنا** بنت اسما بن الصلت سلمیہ کہتے ہین کہ انکو بھی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نکاح کئے پیش از زفاف کے انتقال ہوا اور بعضے کہتے ہین حضرت نکاح کئے سو سنکر خوشی سے شادی
مرگ ہوئی اور اسکے نام کو بعضے وسنا اور بعضے سبا کہتے ہین **سنا** بنت سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ
اسکو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیش از زفاف کے موئی **شراف** بنت خلیفہ کلبیہ ہمشیرہ دحیہ

کلبی کی کہتے ہین کہ خولہ جو اس بی بی کی بھتیجی تھی اور حضرت اسکو نکاح کیئے بعد راہ مین وفات پائی
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کیئے وہ بھی راہ مین پیش از زفاف کے وفات پائی صفیہ
بنت بشامتہ تمیمتہ کہتے ہین کہ یہہ عورت بند مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اگر تیری مرضی ہو تو تجھے
مین نکاح کرتا ہون نہین تو اپنے لوگون پاس جا اسنے اپنے شوہر پاس جانا اختیار کی حضرت اُسکو
چھوڑ دیئے اُن جب اپنی قوم مین گئی تو تمام لوگ اسکے اسپر لعنت کیئے ضباعہ بنت عامر بن قرط
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کیئے اسکا لڑکا سلمہ بن ہاشم پیام لیگیا ان نے راضی ہوئی سکوت
حضرت سے عرض کیا حضرت سکوت کیئے کہتے ہین کہ اسکا لڑکا گئے بعد حضرت کو معلوم ہوا کہ ضباعہ
بوڑھی ہوئی ہی منہہ پر جھلڑیان پڑے ہین اور دانت گر پڑے ہین حضرت اسلیئے اس کا خیال
چھوڑ دیئے عائشہ بنت ظبیان بن عمرو کلابیہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کیئے پر
زفاف نہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد وہ مدینے کو پہنچی
عمرۃ بنت یزید کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو فضل بن العباس رضی اللہ عنہ نکاح کرکر طلاق دیئے بعد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرکر پیش از زفاف کے طلاق دیئے عمرۃ بنت یزید بن الجون کہتے ہین
کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیئے بعد معلوم ہوا کہ اسکو کوڑہی پھر اسکو طلاق دیئے اور
بعضے کہتے ہین اُن پناہ مانگنے سے اسکو طلاق دیئے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اسکو بعضون نے ازواج
مطہرات مین شمار کرتے ہین فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح کیئے جب آیت تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کئی پھر حضرت اس سے فراق کیئے بعد
وہ عورت جانورون کی مینگنیان چنا کرتی تھی اور کہتی تھی مین بدبخت ہون جو دنیا کو اختیار
کئی اور بعضے کہتے ہین پناہ مانگی سو اوہی ہی قتیلہ بنت قیس بن معدیکرب ہمشیرہ اشعث بن
قیس کی کہتے ہین کہ وہ یمن مین تھی حضرت اسکو نکاح کیئے پیش از پہنچنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وفات ہوا بعضے کہتے ہین حضرت مرض الموت مین اسکو نکاح کیئے اور فرمائے
وہ آئی بعد اسکی مرضی دریافت کرو اگر چاہے تو امہات المومنین مین داخل ہووے اور پردہ

نشینی اختیار کرے نہین تو مختار ہی جسکو چاہے اسکو نکاح کرے سو انسے بعد اکرمہ کو نکاح
کئی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سنکر اسکو سیاست کرنا چاہے تو عمر رضی اللہ عنہ فرماے وہ
امہات المومنین مین داخل نہین اسکو سیاست کیا واسطے کرنا ملیکہ بنت کعب لِنا تیہ کہتے
ہین کہ اسکا حسن شہرۂ آفاق تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا اسکے یہان جاکر بولی تیرے باپ کو قتل کیا سو اسکو نکاح کرنیکو تجھے غیرت نہین آتی پھر اس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی حضرت اسکو طلاق دئے اسکے قرابتیان سنکر حضرت سے
عرض کئے کہ وہ کم عقل تھی لوگونکی تعلیم پر فریب کھائی آپ اسکو قبول کرنا حضرت قبول نکئے
ام شریک کہتے ہین کہ یہہ عورت اپنے تئین نکاح کرنا کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کئی حضرت قبول نہ کئے اور وہ مری تک کسی کو نکاح نہین کئی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ
پھر دوسرے کو بیاہ کئی اس ام شریک کے باپ کا نام کوئی جابر کر کر لکھا ہی اور اسکی نسبت
مین کوئی عفاریہ اور کوئی انصاریہ اور کوئی دوسیہ اور کوئی قرشیہ عامریہ کہتے ہین حضرت
کے حرمونکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو حرم تھے اور بعضے چار کہتے ہین ماریہ بنت شمعون قبطیہ
مصریہ مصر کا بادشاہ مقوقس حضرت کو ہدیہ بھیجا تھا اُسکے پیٹ سے ابراہیم پیدا ہوئے سنہ سولہ ہجری
مین انکا انتقال ہوا بقیع مین دفن کئے ریحانہ قرظیہ بنی قریظہ کے سبی مین آئی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم چاہے آزاد کر کر اسکو نکاح کرنا وہ عرض کی مجھے آپکی باندی پنے مین رہنا بہتر ہی سو ویسا ہی
رکھے بعضے کہتے ہین آزاد کر کر نکاح کئے دسوین سال ہجری حجۃ الوداع سے تشریف لاے بعد انکا انتقال
ہوا اور بقیع مین دفن کئے انکے سوائے دوسرے دو حرم جو کہے ہین انکا نام معلوم نہین ایک کو
بی بی زینب بنت جحش دئی تھی اور دوسری کسی جنگ مین بندیوانون مین آئی تھی چمن دوسرا
حضرت کی اولاد کی بیان مین قاسم یہہ حضرت کے بڑے فرزند ہین انھین کے نام سے حضرت کی کُنیت
ابوالقاسم ہوئی بعثت کے قبل انکا انتقال ہوا عمر دو برس کے قریب تھی ابراہیم ذی الحجہ مین سنہ اٹھ
ہجری انکا تولد ہوا اور ربیع الاول کی دسوین سنہ دس ہجری مین انتقال پائے اور بعضے کہتے ہین

عمر سولہ مہینونکی ہوئی تھی انکے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے حضرت کے گود ھ مین لاکر انکو ڈالے انکو دیکھکر حضرت کی آنکھہ سے اشک جاری ہوئے اور فرمائے آنکھہ اشک بہاتی ہی اور دل درد کرتا ہی اور ہم ایسی بات نہین کرتے جو ناخوش ہو رب اور تیرے فراق مین ابراہیم ہم غمگین ہین زینب انھون حضرت کی بڑی لڑکی ہین اسمین کچھہ خلاف نہین لیکن قاسم بڑے تھے یا زینب اختلاف ہے زینب کی ولادت بعثت کے قبل دس برس کے تھی بی بی خدیجہ کا بھنجا ابو العاص بن الربیع کو ان سے نکاح کردئے زینب بعد بعثت کے اسلام لاکر ہجرت کئی اور ابو العاص کو شرک کے باعث ترک کئے ابو العاص آکر اسلام لائے بعد زینب کو انکے حوالے کئے سنہ آٹھہ ہجری مین زینب کا انتقال ہوا انکو ایک لڑکا تھا اسکا نام علی فتح مکے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سانڈنے پر سوار تھا اور حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پایا بلوغیت کے قریب پہنچا تھا اور ایک لڑکی تھی اُمامۃ نام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیاہ کئے علی مرتضی کے وفات کے بعد اُمامۃ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انہین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور انکو مغیرہ سے ایک فرزند ہوا اسکا نام یحیی تھا اور بعضے کہتے ہین دونون سے انکو اولاد نہ ہوئی رُقیۃ بعثت کے قبل سات برس کے تولد ہوئے عتبہ بن ابی لہب کے نکاح مین دئے اور ام کلثوم کو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کردئے تبت کا سورہ نازل ہوئے بعد ابو لہب اپنے لڑکون کو کہا کہ انھون کو طلاق دین پیش از دخول کے وہ دونون طلاق دیئے پھر رقیہ کو مکے مین عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھہ نکاح کردئے عثمان کے ساتھہ انھون ہجرت حبش کی اور مدینے کی کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام مین انکا وفات ہوا بقیع مین دفن کئے انکو عثمان سے ایک لڑکا حبش مین پیدا ہوا عبد اللہ نام اپنے والدہ کے قبل ایک سال کے وفات پایا اُم کلثوم بعثت کے قبل اونکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کردئے تھے اُن نے طلاق دیا بعد سنہ تین ہجری مین رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کردئے سنہ نو ہجری مین وفات ہوا ان کو اولاد نہین ہوئی فاطمہ زہرا بتول

بعثت کے قبل پانچ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام مین کعبے کی مرمت کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین
بعثت کے قبل ایک سال کے ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار انپر بہت تھا منبر پر حضرت
فرمائے فاطمہ میرے گوشت مین کا ٹکڑا ہی اسکو جو ایذا دیوے تو وہ مجھے ایذا دیا اور بھی فرمائے
فاطمہ تو جسپے خوش رہی تو اللہ بھی اسپے خوش رہتا ہی اور تو جسپر ناخوش ہوتی تو اللہ بھی
ناخوش ہوتا ہی اور فرمائے فاطمہ بہشت کی عورتون کی سرداری ہجرت کے دوسرے سال بی بی کو
حکم آلہی سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کر دئے بی بی کی عمر اسوقت پندرہ برس کی
تھی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اکیس برس تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چھے مہینون کے
بعد خاتون کا وفات ہوا سہ شنبہ کی شب رمضان کی تیسری سنہ گیارہ ہجری مین بی بی کی وصیت
تھی کہ اپنے جنازے پر کسی کی نگاہ پڑھنے ندو سو شب ہی کسی کو اطلاع نہ کر کر دفن کئے انکو تین لڑکے
دو لڑکیان ہوے حسن حسین محسن ام کلثوم زینب سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین
ہجری مین رمضان مین تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اہل عراق حضرت سے بیعت
کئے اور معاویہ کی تنبیہ کو روانہ ہوئے معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ مین
مسلمانون کی تباہی ہی صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے امام کا وفات سنہ انچاس ہجری مین ہوا
اور فرمائے مجھے زہر دئے ہین سو میرا جگر ٹوٹ کر گرتا ہی پر زہر کون دیا سو اسکا نام نہ بولے کہتے ہین
کہ یزید نے حضرت کی عورت جعدہ کو ورغلان کر زہر دلایا اور حسین رضی اللہ عنہ کا تولد سنہ چار ہجری
مین تھا یزید جب خلیفہ ہوا حضرت اسکی بیعت نہ کر کر مکے کو تشریف لیگئے کوفے کے لوگ حضرت کو خطوط
لکھ کر طلب کئے حضرت اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ کئے کوفیان پچاس ہزار آدمی تک
انسے بیعت کئے یزید نے کوفے کا احوال سنکر عبداللہ بن زیاد کو کوفے کے بندوبست کے واسطے روانہ
کیا مسلم سے بیعت کئے سو لوگ تن وہی نہ کئے وہ شقی نے مسلم کو شہید کیا اس عرصے مین امام حسین
رضی اللہ عنہ بھی کوفیکو روانہ ہوئے اور کربلا مین جب پہنچے وہ بدبخت نے فوج بھیجا پانی بند کئے
اور عاشورے کے روز جمعہ کا دن سنہ یکسٹ ہجری مین حضرت کو اور حضرت کے ہمراہیونکو شہید کئے

ان مین اہل بیت سے اُٹھارا آدمی تھے اور محسن ایام طفلی مین وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر
رضی اللہ عنہ چالیس ہزار درم کے مہر سے نکاح کئے انکے پیٹ سے ایک لڑکا زیدا ور ایک لڑکی قیہ
پیدا ہوئی پر یہہ دونون کی نسل باقی نرہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن
ابی طالب کو نکاح کئے انکے بعد انکے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح کئے انسے ایک لڑکی ہوکر وفات
پائی پھر محمد کے وفات کے بعد عبداللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا
اور یہہ جو مورخان لکھے ہین کہ عبداللہ بن جعفر کو نکاح کئے اسمین شک ہی کیونکہ جعفر کے نکاح
مین تو انکی بہن زینب تھی پھر ام کلثوم کو کیسا نکاح مین لاتے اور زینب کو علی مرتضی رضی
اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر سے نکاح کئے انسے اولاد ہوئی اور نسل باقی ہی القصہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اولاد جو لکھے ان چھیون مین اتفاق ہی مگر بعضے قاسم اور ابراہیم کے سوائے بھی دو
فرزند ذکر کئے ہین طیب اور طاہر اوس صورت مین حضرت کو چار فرزند ہوئے اور بعضے کہے
ہین طیب اور طاہر لقب ایک ہی فرزند کا ہی اور انکا نام عبداللہ تھا اُس تقدیر مین تین
فرزند ہوئے اور بعضے کہتے ہین عبداللہ کے سوائے دو فرزند تھے طیب اور طاہر اوسوقت پانچ فرزند
ہوتے ہین اور بعضے انکے سوائے بھی دو فرزند ذکر کئے ہین مطیب اور مطہر اس بیان پر ساتھ فرزند
ہوئے اور بعضے کہتے ہین پیش از مبعث کے بھی ایک فرزند ہوئے انکا نام عبدمناف اب آٹھ فرزند ہوے
اصح قول یہہ ہی کہ فرزند تین ہوے قاسم عبداللہ ابراہیم اور عبداللہ کا لقب طیب اور
طاہر تھا اور لڑکیان چار یقین اسمین سب کا اتفاق ہی مگر کسی نے حافظ عبدالغنی کی کتاب مین
عمدۃ الاحکام کی آسامی رجال جمع کیا ہی سو اس نے لکھا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
ایک لڑکی تھی اسکا نام بُرکہ تھا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب اصابہ فی احوال الصحابہ مین
لکھے ہین کہ یہہ جو بولا سو غلط ہی غلطی کا سبب یہہ ہی کہ بُرکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کی بچون کو کھلایا
کرتی قاسم پیدا ہوئے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے باندی کو بہن لکھدیا اسکو
دیکھکر وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا منہا محبت کی علامتون سے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم

کی محبت رکھنا اور انسے عداوت رکھنے والون سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا کہ بہت
حدیثون مین حکم آیا ہی سلف و خلف کے اکثر علما کا اتفاق ہی کہ انبیا اور ملائکہ مقربین کے بعد افضل
صحابہ ہین اور تمام صحابہ مین افضل ابوبکر ہین اور انکے بعد عمر اصحاب سنت جماعت کے تمام علما کا
اتفاق ہی انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی اور بعضے علی کو عثمان پر مقدم رکھتے ہین انکے بعد طلحہ اور زبیر
اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدة بن الجراح غرض محبت اہل بیت کی اور صحابہ کی
واجبات سے ہی انکی محبت یہہ ہی کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا اور
انکے آداب اور اخلاق اختیار کرنا اور انکے کہے پر عمل کرنا اور انکا ذکر خوبی کے ساتھ کرنا اور انکو اوصاف
جمیلہ سے یاد کرنا اور انکے درمیان جو جنگ ہوے سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا
یہی ہی چنانچہ امام نووی شرح مسلم مین لکھے ہین کہ اہل حق اور سنت و جماعت کا مذہب یہہ ہی کہ
صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق مین نیک گمان رکھنا اور انکے درمیان جھگڑے جو ہوئے اس سے باز رہنا
اور انکے درمیان جو جنگ ہوئے سو اسکی تاویل کرنا کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے اور جنگ تاویل سے
کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصد نہ تھا اور محض دنیا منظور نہ تھی بلکہ ہر فرقے کو گمان تھا
کہ مین حق پر ہون اور مخالف باغی اس سے جنگ کرنا واجب ہی تا خدا کے امر طرف رجوع لاوین
لیکن ان مین بعضے ثواب پر تھے اور بعضے خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اس ہین وہ معذور
ہی اور مجتہد کو اجتہاد مین خطا ہو تو اسپر گناہ نہین اور ان جنگون مین یعنے جنگ جمل اور جنگ صفین
مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم کہے سو یہہ مذہب اہل سنت کا ہی تمام ہوا ترجمہ امام
نووی کا اور دوسرے علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور قسطلانی اور شیخ
ابن حجر ہیثمی بھی اجماع اہل سنت کا اسبات پر نقل کئے ہین بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب مین
اسکا خلاف لکھے ہین انکی عبارت نظم تھی سو ان کے کلام کا حاصل یہہ ہی کہ معاویہ سے جو لغزشان
صادر ہوے سو اسمین اہل سنت و جماعت کو دو قول ہین اکثر لوگ صحابہ کے وقت سے اپنے زمانے
تک یہہ کہے ہین کہ معاویہ جو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ گئے سو باغی تھے بڑی خطا پر اور

اس خطا مین اسکو کوئی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہد نہ کہے یہی کہتے تھے کہ وہ صحابی تھا
اسکے حق مین زبان کو نگاہ رکھنا میرا مذہب بھی یہی ہی تبع تابعین کے بعد علما جو ہوے سو کہنے
لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی اور مجھے اس قول سے بہت حیرت ہوتی ہی کیونکہ تین
قرن کے لوگ یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اُسکو مجتہد تھا کر کر نہ بولے جب قرون
ثالثہ والے اُسکو مجتہد کر کر نہ بولے ہون تو لوگ بعد کے اسکو مجتہد بولنا کہان سے آیا اور معاویہ
کے حق مین سلف جو کہے سو مین کہتا ہون کہ ایک روز کسی نے معاویہ کو بد بولا وہان ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ ٹیکا لگا کر بیٹھے تھے سو سیدھے ہوئے اور کہے مین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ ایک جگہہ گئے وہان چند لوگ رہتے تھے اور ان مین ایک عورت حاملہ تھی اور ہمارے ساتھ
ایک بدوی تھا سو جا کر اس عورت سے بولا مین تجھے خوشی کی بات سناتا ہون تو تجھے بیٹا ہوگا
اور ایک بکرا لا کر دے تا مین منترون پھر وہ بکرا لادی غرض ان کچھہ منترا اور بکرا ذبح کر کر ہمکو کھلایا
ہم کھائے بعد وہ بدوی نے اپنا قصہ بولا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسپر غصہ ہوئے اور تمام کھائے
سو قی کر کر نکالے بعد ایک مدت کے اس بدوی کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور کہے کہ ان
انصار کی ہجو کیا ہی عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اس بدوی کو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہوتی
تو مین اسکو تعزیر سخت کرتا دیکھئے ابو سعید نے اُس معذرت پر فقط اکتفا کئے اور مجتہد تھا کر کر نہ بولے
اور کسی نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ علی اور معاویہ کے حق مین کیا کہتے ہین تو امام احمد کہے
علی مرتضی کو دشمنان بہت تھے حضرت کا کوئی عیب نکالنا چاہے تو کچھہ عیب نہ ملا پھر ایسے شخص کے پاس
جمع ہوئے کہ اُس نے حضرت سے جنگ کیا تھا اور علی مرتضی کی عداوت سے اسکو بہت سراہے
اور امام ابو زرعہ کو کسی نے کہا مین معاویہ سے بغض رکھتا ہون پوچھے کیا سبب بولا ان نے
علی مرتضی سے جنگ کیا ابو زرعہ کہے رب معاویہ کا کریم ہی اور اسکا خصم حلیم ہی تو ان کے
درمیان تو کیا واسطے آتا ہی غرض اس ڈھب کے اقوال بہت ہین سب کو ذکر کرنا موجب طوالت
کا ہی سو کوئی نہ بولا کہ معاویہ مجتہد تھا اور اسکو کیا نسبت جو علی مرتضی کے ساتھہ اجتہاد مین

برابری کرے کیا سابقین اولین مین تھا یا مہاجرین مین یا بدریون مین یا بیعت الرضوان والون مین وہ تو طلیق ابن الطلیق تھا یعنے فتح مکے مین اسلام لائے سو لوگ کیا وہ سُنا نہا جو عمر فاروق لوگون کے مجمع مین فرماتے تھے خلافت مہاجرین اولین مین ہی طلقا کو اسمین کچھ حق نہین دیکھو طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عایشہ مجتہد تھین سو اپنے اجتہاد مین خطا ہوئی سو اُسپر متنبہ ہوکر اس سے پھر گئے پھر معاویہ مجتہد تھا تو اُسکا اجتہاد مُسلسل کیسا ہا قطع نظر اسکے اسمین اجتہاد کے شروط کہان تھے سو اسکو مجتہد بولین بھلا وہ مجتہد تھا ہمکو قول تبلاؤ اس اجتہاد کی صورت کیا ہی مجتہد تھا تو طلحہ اور زبیر پھر گئے سا اُن کیون نہ پھرا اور اسوقت تو اسکا اجتہاد عثمان کے قاتلونکے لئے تھا پھر وہ جب مملکت پر دستیاب ہوا تو عثمان کے قاتلون سے قصاص کیون نہ لیا اور جب مدینے مین آیا اور عثمان کی لڑکی عایشہ اس سے قصاص چاہی تو اسکو پھسلا دیا اور شام کی راہ لیا اسکے سوائے اس سے لغزشان بہت ہوے ہین اب اسکو بھی اجتہادی بولنا پر کوئی بولا کہ ان مین وہ مجتہد تھا کیا اسکا اجتہاد علی مرتضی کی ذات ہی کے ساتھ خاص تھا اس تحقیق پر اسکو مجتہد کہنا عذر لنگ ہی دلچسپ نہین مجتہد کی بات بیچ مین نہ لاکر اسکو صحابی تھا کر کر معذرت کرنا بس ہی علما یہہ بات خوب جانتے تھے لیکن عوام کی زبان بند کرنے کے واسطے مصلحتاً اسکو بولے مجتہد تھا اب وہ مصلحت نظر نہین آتی اہل سنت کی یہہ بات سنکر روافض اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت کے تمام باتان ایسے ہی ہین خلاصہ انکے نظم کا تمام ہوا اس عاصی کو اس قول سے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہم سابق امام نووی سے نقل کرچکے کہ معاویہ کے اجتہاد پر اہل سنت کا اتفاق ہی اور وہ اہل حق کا عقیدہ ہی جب امام نووی سا شخص کہ جسکے قول پر امام شافعی کے مذہب کا مدار ہی اور انکا منصب تمام علما کے پاس ثابت ہی اتفاق اہل سنت کا نقل کرے اور دوسرے بڑے بڑے علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ کہ نامان تمام ذکر کرنا تطویل ہی اسبات کو قبول کرکر اجماع اہل سنت کا نقل کرین تو اسمین دو قول ہین کرکر بولنا غلط اور خلاف عقیدہ ہی اگر بعضے معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا انکار کرین ہوتو انکا قول اجماع کے مخالف رہنے کے باعث قابل اعتماد نہین اور یہہ اتفاق نقل کرنے سے معلوم ہوا

کہ عقیدہ سلف کا یہی تھا کیونکہ نیا قول برخلاف سلف کے احداث کرنا جایز نہیں پھر ایمہ خلف ایسے
خلاف کے تئین کا ہیکو روا رکھتے اگر فرض کرین کہ سلف کو دو قول تھے پھر جب خلف ایک قول پر اجماع
کرین تو وہ اجماع حجت اور دلیل قطعی ہوا تھکو کب روا ہی کہ اجماع کے خلاف اپنا ایک عقیدہ مقرر
کر کر عوام کو فریب دین علاوہ یہہ کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کوئی انکو مجتہد بولے نہین کر کر کہنا
دعوی بلا دلیل ہی مقبول نہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور امام احمد اور امام ابو زرعہ رحمہم اللہ
نے جو نقل کئے ہین دعوی کی سند نہین ہو سکتی کسیکے کلام مین تصریح نہین کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے
بلکہ ہر شخص سایل کے سوال کے دیکھتے ایک مناسب جواب دیا اگر انکے پاس ایکبات مقرر ہوتی تو سب ایک
ہی طور کا جواب دیتے اور امام احمد کے جواب سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان مذاکرہ معاویہ کے فضایل کا
تھا سو امام احمد اسپر کہے کہ معاویہ کو لوگون نے بہت سرائے اور اسمین اشارہ کئے کہ معاویہ رضی اللہ
عنہ کی شان مین لوگ احادیث بہت سے وضع کئے ہین اور تامل کرنیوالے پر خوب روشن ہی کہ معاویہ
رضی اللہ عنہ کا عدم اجتہاد انکے اقوال کا نہ منطوق ہی نہ مفہوم پھر ان اقوال کو سند دعوی کی بنانا
اور اسکو مجتہد کوئی نہ بولا کر کر استدلال پکڑنا بیجا اور مناظریکے آداب کا خلاف ہی جو لکھے کہ معاویہ کو علی
مرتضی کے ساتھ برابری نہین سو سچ لیکن اس سے رتبہ اجتہاد کا ساقط نہین ہوتا اور جو لکھے خطا تھی
تو اسپر تنبہ کیا واسطے نہوا اور اس سے کیون نہین پھرا سو یہہ بات بھی مقبول نہین اجتہاد کے شروط
مین کوئی نہ لکھا کہ مجتہد اپنی خطا پر متنبہ ہو کر اس سے پھرتا ہی اور وہ جو لکھے کہ اسمین اجتہاد کے
شروط کہان تھے سو کونسی شرط نہین تھی سو بیان کرنا ضرور تھا اصول فقہ کے کتب مین مجتہد کے شروط
جو لکھے ہین سو یہہ ہی کہ قران کی آیات جو احکام مین آئے ہین انکی معانی و احکام کے ساتھ اور ایسا
ہی احکام کے احادیث اور حدیث مشہور ہی یا متواتر یا احاد اور اسکے رواۃ کا احوال اور مواقع
اجماع کے اور قواعد علم اصول کے اور صرف نحو لغت معانی بیان جاننا اور یہہ تمام شروط قرون
ثلاثہ سے بعد کے مجتہدون کے لئے ضروری اور سلف کے مجتہدونکو صرف نحو لغت معانی بیان جاننے
کی حاجت نتھی انکو اپنی زبان دانی کا کمال سلیقہ تھا علی الخصوص معاویہ کہ جنکو کمال معرفت تھی اسمین ہی

لیاقت کے نظر تے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان منشی گری کرتے تھے اگر انکو علوم ادبیہ مین مہارت نہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے رجال کا احوال بھی جاننا اوس وقت احتیاج نہین رکھتا تھا کہ وہ لوگ حدیثوں کو زبان وحی بیانسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے تھے انکے پاس وہ احادیث نص قطعی تھے اور اس عصر مین فقیہ نہین ہوتا تھا اور فتوی نہین دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی اور فتوی دینی سب پر عیان ہی بخاری روایت کئے ہین ابن عباس سے کہ کہے معاویہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہین تو ابن عباس کہے کہ دَعْهُ فَاِنَّهُ فَقِيهٌ یعنے اسکو چھوڑ دے اور انکار منکر کیونکہ وہ فقہ جانتا ہی سو بدون دلیل کے ایسا نکریگا ابن حزم لکھا ہی کہ صحابہ مین سات شخص بہت فتوی دیا کرتے عمر علی ابن مسعود ابن عمر ابن عباس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انھون سے ایک ایک شخص کے فتوے جمع کرین تو ہر ایک کے فتوون کی بڑی ایک کتاب ہوگی انکے سوائے بیس شخص ہین وہ بھی فتوی دیا کرتے تھے انھون سے ہر ایک کے فتوے علیحدہ جمع کرین تو ہر ایک کا ایک جز ہوگا وہ لوگ یہہ ہین ابو بکر صدیق عثمان ذی النورین ابو موسی اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبد اللہ بن عمرو بن العاص جابر ابو سعید خدری طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف عمران بن حصین ابو بکرہ عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی سفیان ابن الزبیر ام سلمہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم دیکھئے ابن عباس جسکو فقیہ کہے ہی اور صحابہ مین انکا فتوی دینی مقرر رہے اور اُسوقت مجتہد کے سوائے دوسرا کوئی فتوی نہین دیتا تھا سوایسے شخص کو مجتہد نہ کہنا باطل ہی اور ان لوگون کے فتوی کم رہنا بسبب عدم اجتہاد کے نہین ہی بلکہ بعضون کا وفات جلد ہوا فتوی کی احتیاج نہین پڑی اور بعض ملکون کے بند و بست اور اجتہاد مین مشغول تھے فتوی دینے کی فرصت ہوتی نہ تھی اور بعضے عبادت مین مشغول تھے دوسرے لوگ موجود ہین کرکر اس کام طرف متوجہ نتھے طرفہ یہہ ہی کہ وہ بزرگ اپنی کتاب مین ان مفتیو نکا نام لکھے ہین مگر بیس کو انیس لکھکر معاویہ کا نام نکالدئے اپنی کتاب سے نام نکالے تو کیا دوسری کتابون سے بھی انکا نام نکل جاتا ہی خیر وہ جو لکھے معاویہ رضی اللہ عنہ عثمان کے قاتلون سے قصاص اپنے وقت کیون نہین لئے

سو اسکا جواب یہہ ہی کہ اس کام کے جو بانی تھے انمین اکثر لوگون کو قتل کئے چنانچہ محمد بن ابی بکر وغیرہ
کو قتل کئے سو تواریخ کے کتب مین مرقوم ہی جب وہ باقی نرہین تو قصاص کس سے لین اور جو لکھے معاویہ
سے اور بھی لغزشان بہت ہوئے ہین کیا وہ سب اجتہادی تھے سو اسکا جواب یہہ ہی انبیا کے سوائے
دوسرا کوئی معصوم نہین لغزش ہونا بعید نہین لیکن تاریخ والے بہت سے حکایات رطب یابس لکھا کرتے
ہین سو اس باتون کو قابل محبت کے نہ جاننا اور وہ جو لکھے علما اس بات سے آگاہ ہین پر مصلحت کے واسطے
مجتہد بولے سو یہہ بدظنی ہی علماء ربانی پر کیون کہ وہ لوگ بڑے دیندار اور خداترس تھے سلف کے خلاف
پر ہرگز اتفاق نکرتے اور روافض اعتراض کرنے سے اجماع کے خلاف عقیدہ کرنا کتّے بھونکتے کر شہر
سے بھاگنا ہی کیا آج تک روافض نہ تھے اور ان ہی بزرگ کے وقت روافض نکلے بہتّر مذہب والے
اور تمام ملتان والے اہل سنت وجماعت کے قولون پر اعتراض کیا کرتے ہین اور اسکا جواب دندان
شکن پاتے ہین کیا انکے اعتراض کے اندیشے سے دین وآئین چھوڑین گے ضرورت وپیش کے ہونیکے
باعث ہمنے مطلب کے گھوڑے یہان بہت کدائے پھر اب اصل مطلب کے بیان کے درپی ہوئے منہا
محبت کے علامتون سے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت رکھنا اور انکو نفع پہچانے واسطے
سعی کرنا اور انکا ضرر دفع کرنے کو شش کرنا منہا محبت کی علامتون سے ہی علما اور صلحا اور
سنت پر چلنے والون کو دوست رکھنا اور جہّال اور فساق اور بدعتیون سے بغض رکھنا منہا محبت
کی علامتون سے قرآن کی محبت رکھنا اور تلاوت اُسکی ہمیشہ کرنا فی الحقیقت خدا کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کسوٹی قرآن وحدیث ہی محبوب کا کلام بھی محبوب رہتا ہی جسکو محبت
راگ اور مزامیر سے ہو تو وہ نشان ہی باطن کی خرابی پر اور دلکے فساد پر منہا محبت کی علامتون سے
ہی دنیا کو ترک کرنا اور فقر اختیار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین جن نے مجھے دوست
رکھتا ہی تو اُسسے فقر بہت نزدیک سیل سے زیادہ جو اوپر سے گرتی ہی اور ایک شخص آکر عرض کیا یا رسول
اللہ مین آپکو دوست رکھتا ہون حضرت فرمائے فقر کا لباس تیار کر دوسرا کہا یا رسول اللہ مین اللہ
کو دوست رکھتا ہون تو فرمائے بلا کا لباس تیار کر منہا محبت کی علامتون سے ہی حدیث کا علم

شوق سے پڑھنا جسکے دلمین ایمان کی حلاوت ہوتی ہی وہ کوئی جب حدیث سُنے تو اسکا دل قبول کرلیتا ہی اور اسکی لذت اسکو حاصل ہوتی ہی یا آلہ العالمین ہم کو تیرے رسول کی محبت دے اور ہمکو ایمانکی حلاوت چکا اور سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی توفیق دے

فصل چوتھا درود کے بیان مین

اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین رسول پر ای ایمان والو صلاۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر اللہ تعالی درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالی حضرت کی ثنا کرتا ہی اور رحم کرتا ہی اور بخشتا اور انکی تعظیم کرتا ہی اس سے حاصل تشریف اور مرتبے مین حضرت کے زیادتی ہی اور فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی بڑوتی مانگنا اور دعا کرنا او مغفرت مانگنا اور مومنونکو درود بھیجو کر کرام کیا سو اس سے غرض ہماری تقرب ہی جناب باری مین اور اسکی منفعت ہماری طرف ہی رجوع کرتی ہی و گرنہ ہمکو لیاقت جو حضور مین رب العزت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت مین درود بھیجنے کا امر ہی اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہی کر اکثر علما کہے ہین کہ درود بھیجنا فرض ہی ؛ اور ابن جریر طبری اور بعضی فقہا کہے ہین کہ درود بھیجنا مستحب ہی اور جو لوگ کہے ہین فرض ہی تو انمین بھی خلاف ہی مذہب امام شافعی کا یہہ ہی کہ ہر نماز کے تشہد اخیر مین درود بھیجنا فرض ہی درود نہ بھیجین تو نماز صحیح نہین اور اسیطرح جنازیکی نماز مین اور جمعہ اور عیدین وغیرہ کے دونون خطبون مین درود بھیجنا فرض ہی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہے اور مشہور حنفیہ کے پاس تمام عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض ہی دوسرے اوقات مین سنت یا مستحب ہی اور حلیمی اور ایک جماعت شافعیہ کی او طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی اور طرسوسی اور ایک جماعت مالکیہ کی اور بعضے حنابلہ کہتے ہین کہ جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیوے تو درود کہنا واجب ہی ابن عربی مالکی کہے ہی کہ اسقول مین احتیاط خوب ہوتا ہی اور ابو بکر بن بکیر مالکی اور قاضی عیاض مالکی کہتے ہین کہ درود بہت بھیجنا واجب ہی اسکو کچھ تعداد نہین

اور بعضے کہتے ہین کہ ہر مجلس مین ایکبار درود بھیجنا واجب ہی درود کے فضایل بہت سے ہین روایت کیئے ہین مسلم نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو درود بھیجیگا اللہ تعالی اسپر دس بار روایت کیئے ہین نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو اللہ تعالی درود بھیجیگا اُسپر دس بار اور رحم کریگا اُسکے دس گناہ اور بلند کریگا اسکے دس درجے روایت کیئے ہین ترمذی اور بزار نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود جسقدر زیادہ بھیجیگا تو قیامت کے دن اتنا ہی میرے سے نزدیک رہیگا روایت کیئے ہین ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے افضل روزون مین سے جمعہ کا روز ہی سو اس روز درود بہت بھیجو کیونکہ تمھارے درود کو میرے پر عرض کرتے ہیں اسکے سوا بھی بہت سے حدیث درود کے فضایل مین آئے ہین مین نے تھوڑے بطور نمونے کے لکھا اور درود کے فوایداور خواص بھی بہت ہین مجمل یہان انکا بیان کرتا ہون ۱- اللہ تعالی کے حکم کا امتثال ہی ۲- اللہ تعالی کی موافقت درود بھیجنے مین ہی کیونکہ اللہ تعالی بھی درود بھیجتا ہی ۳- فرشتون کی موافقت ۴- ایکبار درود بھیجنے والے کو اللہ تعالی دس اُتنا ثواب دیتا ہی اور دس درجے بلند کرتا ہی اور دس نیکیان اسکے لئے لکھتا ہے اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہی ۵- کوئی دعا کے بعد درود بھیجے تو دعا مقبول ہونے کی امید ہی ۶- سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قیامت کے دن ۷- سبب ہی گناہونکے بخشش کا ۸- سبب ہی مہماتکے آسانیکا ۹- سبب ہی قرب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامتکے دن ۱۰- قایم مقام ہوتا ہی صدقیکا محتاج کو ۱۱- سبب ہی مرادان بر آنیکا ۱۲- سبب ہی اللہ تعالی اور فرشتے اسپر درود بھیجنے کا ۱۳- بھیجنے والیکے حق مین وہ پاکی اور بڑتی ہے ۱۴- سبب ہی جنت کی بشارت ملنے کا پیش از موت کے ۱۵- سبب ہی نجات کا قیامتکے سختیون سے ۱۶- سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسپر درود بھیجنے کا ۱۷- سبب ہی مجلس کی پاکی کا اور حسرت نہونیکا قیامت کے دن ۱۸- کچھ بھول گئے تو درود

بھیجنا سبب ہی وہ یاد آنیکا + ۱۹ سبب ہی فقیری دفع ہونا اور فقیری نہ آنیگا + ۲۰ - درود بھیجنا جنت کی راہ بتاتا ہی اور نہ بھیجنا راہ بھولاتا ہی + ۲۱ - سبب ہی پلصراط پرگذرنیکا + ۲۲ - سبب ہی برکت کا عمر مین اور ذات مین + ۲۳ - سبب ہی اللہ تعالی کی رحمت ملنے کا + ۲۴ - سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا + ۲۵ - سبب ہی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیار کرنیکا + ۲۶ - سبب ہی دلکی حیات کا + ۲۷ - سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کا + ۲۸ - سبب ہی اللہ تعالی کو پہنچنیکا اگر پیر کامل نہ ملے + ۲۹ - سبب ہی بلا دفع ہونیکا اور بدبلاین دور ہونیکا اور دنیا و آخرت کی تمام سختیان آسان ہونیکا + ۳۰ - سبب ہے توبے کی توفیق کا اور توبے پر ثابت رہنیکا + ۳۱ - سبب ہی خوف سے امان کا + ۳۲ - سبب ہی اللہ تعالی سایہ کرنیکا قیامت کے دن جو اسکے سایے کے سواے کسی کا سایہ نہین + ۳۳ - سبب ہی مستجاب الدعوۃ ہونیکا + ۳۴ - سبب ہی وسیع ہونیکا اسکی قبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین + ۳۵ - سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرنیکا + **بیان** ان مواضع کا کہ درود بھیجنا وہان مشروع ہی جو مواضع کہ درود بھیجنا وہان فرض تھا ہم سابق ذکر کر آئے باقی مواضع جو درود سنت و مستحب ہے اسکو یہان لکھتے ہین + ۱ - وضو اور غسل اور تیمم کے سے فراغت پائے بعد + ۲ - نماز مین آیت پڑہین بعد کہ جس مین نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہی قاری ہو یا سامع اسکو شافعی فقہ کی کتاب انوار مین لکھا ہی لیکن امام نووی کہے ہین اس موقع مین درود بھیجنا مندوب نہین + ۳ - پہلے تشہد مین شافعی کے پاس + ۴ - دعاء قنوت کے بعد + ۵ نماز سے فراغت پاے بعد + ۶ اذان کے بعد + ۷ اقامت کے بعد + ۸ تہجد کی نماز کے قبل + ۹ تہجد کی نماز کے بعد + ۱۰ مسجد سے گذرتے وقت ۱۱ - مسجد مین داخل ہوتے اور نکلتے وقت ۱۲ جمعہ کی شب کو اور دن کو + ۱۳ عید کی نماز کی تکبیرون کے درمیان + ۱۴ حج مین تلبیہ کہے بعد اور صفا مروے پر اور حجر اسود کے استلام کے وقت اور طواف مین اور موقف مین اور ملتزم مین اور طواف وداع کے بعد + ۱۵ مدینہ منورہ کی راہ مین اور قبر شریف کے پاس اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی نشانیون کو اور آثار کو دیکھے تو علی الخصوص حضرت کے گھرون کو دیکھین + ۱۶ ذبح کیوقت امام شافعی کے پاس سو یون کہے بسم اللہ و صلی اللہ علی رسولہ

لیکن ابو حنیفہ کے پاس مکروہ ہی امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بھی اسیطرف گئے ہین ۱۷- خرید و فروخت کے وقت + ۱۸ وصیت نامہ لکھتے وقت + ۱۹ صبح و شام اور سوتے وقت اور شبکو بیخوابی ہو تو + ۲۰- سفر جاتے وقت + ۲۱- جانور پر سوار ہوتے وقت + ۲۲- بازار جاتے وقت + ۲۳- دعوت کو گئے + ۲۴- گھر مین جاتے وقت + ۲۵ خطون کے شروع میں ۲۶ شدت اور کرب اور غم کے وقت + ۲۷ طاعون ہوئی سوا یا ہین + ۲۸ غرق کے اندیشہ کے وقت + ۲۹ دعا کے شروع اور وسط اور آخر مین + ۳۰ مرادان بر آمنے کے واسطے + ۳۱ کان مین طنین ہوئی سو وقت + ۳۲ پاؤن من جونٹیان بھر ین سوا یسا کہے یا محمد صلی اللہ علیہ ۳۳ چھینکے بعد سو یون کہے الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال وصلی اللہ علی محمد وعلی اہل بیتہ + ۳۴ کچھ بھولے سو چیز کو یاد آنے واسطے + ۳۵ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے + ۳۶ اپنے دوست سے ملے سو وقت + ۳۷ لوگ جمع تھے سو متفرق ہوتے وقت + ۳۸ قرآن کو ختم کرتے وقت ۳۹ کوئی کتاب یا سخن شان والا شروع کرتے وقت + ۴۰ نام مبارک جب زبان پر گذرا یا لکھے + ۴۱ فتوی دینے کے وقت اور فتوی لکھتے وقت اور سبق پڑھانیکے اول اور وعظ شروع کرتے وقت اور حدیث کا درس شروع کرتے وقت اور آخر ہوتے وقت **درود کی کیفیت**

احادیث مین اور صحابہ اور تابعین اور انکے بعد کے لوگون سے مختلف الفاظ سے وارد ہوئے ہین ان تمام کو لکھنا موجب تطویل کا تھا اس لئے اسکو ترک کیا اور چند درود جن کے پڑھنے سے بہت برکت ہی اور رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر ہوتی ہی سو انکو یہان لکھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اس درود کو شب جمعہ تین سو تیرہ بار پڑھے تو رویت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ جن نے اس درود کو بہت پڑھے اور عدد طاق رہے رویت سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اس درود پر ملازمت کرے تو رویت سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ

فہرست کتب موجودہ بدوکان مہتمم کتاب ہذا کہ جو

اور تاریخ نگارستان فارسی

مجمہ تاریخ ابوالفدا اردو نہایت عمدہ
ہے اور مختصر او کتب تواریخ مین مستند کتاب ہے
پہلا حصہ اسکا نہایت خوشخط اور کاغذ
ولایتی مجلد چھپکر شایع ہو چکا ہی اور
دوسرے حصے اسکے زیر طبع ہین

دیوان ضامن اردو کہ جسمین عمدہ عمدہ
قصیدے اور غزلیات صوفیانہ ہین قابل دید ہے

مختارنامہ اردو کہ جسکا نام سیف الانتظام
ہی نہایت سلیس زبان مین تیار ہی کہ جسکی
خوشخطی وغیرہ دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہی

چمنستان شرح گلستان فارسی
محشی بحواشی عمدہ و مستند مع فرہنگ و حل
لغات مشکلہ خوشخط و کاغذ عمدہ کہ جسکے
صحت کے لئے بہت سے کتب مطبوع
قلمی فراہم کئے گئے اب چھپ کر طیار ہوئی ہے

ثواب الخلفاء الراشدین اردو نظم
خلفاء کبار رضی اللہ عنہم کے تولد و وفات
کا بیان مع تاریخ ورد و بہت خوب کتاب
اور سلیس زبان مین نظم ہی

روح الادویہ اردو مفردات طب مین
عجیب کتاب ہی تصنیف نواب آصف
جنگ بہادر مشہور بہ حکیم حسین مکی

روح الجفر اردو واسطے شائقین اس فن کے
ایک دستور العمل ہی فی الواقعی یہہ کتاب لاجواب
ہی تمام کتب جفر کا لب لباب ہی اسمین
جفر خاقیہ اور جفر احمر اور جفر ابیض اور جفر
جامع وغیرہ کا بیان ہی اکثر قواعد او اعمال
مجرب اسمین ایسے صاف صاف تحریر
کئے گئے ہین کوئی شخص ایک مرتبہ اس کتاب کا
سیر کرے یقین ہی کہ بغیر استاد مطلب
کو سمجھ لے جلد اول چھپ کر شایع ہو چکی
اور جلد ثانی زیر طبع ہی

کلیات میرزا عبدالقادر بیدل
نایاب جسکے مضامین و نکات رقعات
و غزلیات و رباعیات و قطعات و اشارات
و ترجیعات و تمثیلات و تشبیہات و حکایات
و عرفان و دیوان و طور معرفت و مثنوی محیط اعظم کل
بارہ لوح پر ختم ہے نہایت خوشخط
چھپ کر تیار ہوئی ہے قابل دید ہے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنۃ کہ یہہ کتاب برکت انتساب کثیر المنافع و الفوائد و الصلات و العوائد مملو بہ سیر خیر البریہ مسمے بہ فوائد بدریۃ کہ جو افضل العلماء اکمل الفضلاء جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول کشاف دقایق سیر و معانی حلال غوامض و موز نہانی الفہامۃ الالمعی و الدرا کۃ اللوذعی الحاج الحرمین جناب مولوی محمد صبغۃ اللہ صاحب نام قاضی الاسلام مفتی بدر الدولہ بہادر خطاب کے تالیفات سے ہی بہ وفور خواہش شایقین و کثرت شوق طالبین محض بہ نظر افادۂ خاص و عام و نفع کافۂ انام حسن اہتمام سے جناب فیض مآب الحاج الحرمین و الزائر الشہیدین ملا نور الدین جیوا خان صاحب تاجر کتب کے اور جناب قاری سراج الحق صاحب کے صحت سے تاریخ غرۂ ماہ رجب المرجب سنہ ایک ہزار دو سو نو دو نو ہجری بخط محمد ابراہیم مدراسی کے مطبع صفدری کہ جو واقع بھینڈی بازار شہر بمبئی ہے چھپ کر شایع ہوئی خدا عالم اس کتاب کو مفید خاص و عام کرے اور مقبول طبایع انام کرے اور اس کتاب کے مہتمم کو اور مصحح کو اور کاتب کو جزاے خیر دے اور اونکے سعی جمیل کو قبول کرے آمین یا رب العالمین ؛